الحمد للہ کہ اُردو زبان مین حالات صحابہ کی سب سے پہلی اور بینظیر کتاب یعنی

ترجمۂ اُسد الغابہ

جلد دوم

جسمین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے (۷۶۳۰) اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کا
تذکرہ ہے یہ کتاب علامہ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۳۰ھ کی تالیف ہے
علامہ ذہبی نے تجرید اسماء الصحابہ مین لکھا ہے کہ مصنف نے اس کتاب مین سات ہزار
پانچسو تذکرے لکھے ہین اور اگلون سے جو فروگذاشت
ہوگئی تھی اُسکو بھی پورا کیا ہے اور اُنکے اغلاط
بھی بیان کیے ہین ۔ اللہ تعالیٰ
اس کتاب سے مسلمانون کو
منتفع فرمائے

مترجم یعنی بندۂ ناچیز معترف بعجز و قصور محمد عبد الشکور غفر لہ کے اہتمام سے صحیفۂ انجم کیساتھ

عمدۃ المطابع لکھنؤ سے شایع ہوئی

فہرست ترجمہ اسد الغابہ جلد دوم

ترجمہ اسد الغابہ جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الباء و الصاد و العین و الغین

(سیدنا) بصرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بصرہ غفاری - یہ اور انکے والد دونوں صحابی ہیں - انکے والد کے نام میں اختلاف ہو - ان دونوں کا شمار اُن صحابیوں میں ہو جو مصر میں جا کے رہے تھے - ہمیں علی بن ریان بن شبہ نحوی مقری نے اپنی سند سے انھوں نے یحییٰ بن یحییٰ سے انھوں نے (امام) مالک بن انس سے انھوں نے یزید بن ہاد سے انھوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انھوں نے ابو سلمہ سے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں کوہ طور گیا (وہاں سے لوٹتے ہوئے) بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سے ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہو میں نے کہا کوہ طور سے انھوں نے کہا اگر تجھ سے تم سے قبل اسکے کہ تم کوہ طور جاتے ملاقات ہو گئی ہوتی تو تم ہرگز نہ جاتے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو آپ فرماتے تھے سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام (یعنے کعبہ) اور میری مسجد اور مسجد بیت المقدس - ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ حدیث بصرہ بن ابی بصرہ سے اس طرح سوا موطا کے اور کسی کتاب میں نہیں ہو - اور یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو سلمہ سے انھوں نے ابوہریرہ سے انھوں نے ابو بصرہ سے روایت کیا ہو - اور سعید بن مسیب نے اور سعید بن ابی سعید نے بھی اس حدیث کو ابوہریرہ سے اسی طرح روایت کیا ہو ان دونوں نے کہا ہو کہ یہ حدیث ابو بصرہ سے مروی ہو (نہ بصرہ بن ابی بصرہ سے) اور میرا خیال ہو کہ یہ وہم یزید بن ہاد سے ہوا ہو (جو اس سند کا ایک راوی ہی) واللہ اعلم -

میں کہتا ہوں ابو عمر کا یہ کہنا کہ یہ حدیث اس طرح سوا موطا کے اور کہیں نہیں ہو خود انھیں کا وہم ہے - کیونکہ اس حدیث کو واقدی نے عبد اللہ بن جعفر سے انھوں نے ابن ہاد سے امام مالک کی طرح بصرہ بن ابی بصرہ سے روایت کیا ہو پس اس سے معلوم ہوا

کہ وہم یا تو ابن ہاد سے ہوا یا محمد بن ابراہیم سے ہوا کیونکہ ابو سلمہ سے تو محمد کے علاوہ اور لوگون نے بھی روایت کیا ہو اور انھون نے بھی یہی کہا ہو کہ یہ حدیث ابی بصرہ سے مروی ہو - واللہ اعلم - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) بصرہ (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بُسرہ ہو اور بعض لوگ کہتے ہین نضلہ - انصاری - اِنسے سعید بن مسیب نے روایت کی ہو کہ انھون نے ایک کنواری عورت سے نکاح کیا جب اُس سے خلوت کی تو اُسے حاملہ پایا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کے درمیان مین تفریق کردی اور فرمایا کہ جب اُسے وضع حمل ہو تو اُسپر حد جاری کرو اور اُسے آپنے مہر بھی دلوایا بعوض اسکے کہ بصرہ نے اُس سے استمتاع کیا تھا - ہم بُسرہ کے بیان مین اس حدیث کو ذکر کر آئے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) بعجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جذامی - اِنسے ظلیبہ بنت عمرو بن حزابہ نے بہیسہ سے جو انھین کی لونڈی تھین روایت کی ہو وہ کہتی تھین کہ رفاعہ اور بعجہ جو دونون بیٹے زید کے تھے اور حیان اور انیف جو دونون بیٹے ملہ کے تھے بارہ آدمیون کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے جب وہان سے لوٹ کے آئے تو ہم لوگون نے پوچھا کہ تمھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذبح کے متعلق) کیا حکم دیا ہو ان لوگون نے عرض کیا ہمین اس بات کا حکم دیا ہو کہ ہم بکری کو اسکے بائین پہلو پر لٹائین پھر قبلہ رو ہو کر اسکو ذبح کرین اور (ذبح کے وقت) اللہ بزرگ کا نام لین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) بعجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ جذامی - بعض لوگ انکو جہنی کہتے ہین - ابو موسی نے کہا ہو کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو اور اپنی اسناد سے ابو اسحاق سے انھون نے ابو اسماعیل سے انھون نے اسامہ بن زید سے انھون نے بعجہ جہنی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا لوگون پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اس زمانے مین سب سے بہتر وہ شخص ہوگا جو اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے رہے اور جب لڑائی کی خبر سنے تو گھوڑے پر سوار ہو جائے اور موت پر آمادہ ہو جائے یا وہ شخص جو اپنا کچھ مال لیکر کسی گھر سے مین چلا جائے اور نماز پڑھے اور زکوۃ دیتا رہے یہانتک کہ اسکو موت آجائے -

عبدان نے کہا ہو کہ ہمین ان بعجہ کے متعلق کچھ معلوم نہین کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے روایت کی یا نہین ہان انکے والد عبد اللہ بن بدر کا صحابی ہونا البتہ ہمین معلوم ہو - بعجہ اپنے والد سے اور حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہین مگر ہم نے انکا تذکرہ صرف اپنے بعض اصحاب کے موافق لکھدیا -

مین کہتا ہون کہ عبدان نے جو انکو لکھا ہو کہ صحابی نہین ہین یہ صحیح ہو - اور اس قسم کے مراسیل میرے نہین جانتا کہ انکے صحابی ہونیکو

کس طرح ثابت کرسکینگے یہ حدیث جو انھون نے ذکر کی یہ بھی مرسل ہی۔ ہمین ابوبکر محمد بن رمضان بن عثمان تبریزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین استاذ ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن احمد بن عبدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبید بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالعزیز بن معاویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قعنبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے انھون نے بعجہ بن عبداللہ بن بدر جہنی سے انھون نے ابوہریرہ سے نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر وہ شخص ہی جو اپنے گھوڑے کی باگ اللہ کی راہ مین (جہاد کرنے کے لیے) ہاتھ مین لیے رہے جہان کسی گھبراہٹ کی خبر سُنے فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہوکے اُدھر چلدے۔ اس حدیث کو مسلم نے یحیی بن یحیی سے انھون نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے روایت کیا ہی۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ حدیث جو عبدان نے ذکر کی مرسل ہی اس سے بعجہ کا صحابی ہونا ثابت نہین ہوسکتا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) بغیض (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب بن مروان بن عامر بن ضباری بن حجبہ بن کابیہ بن حرقوص بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے گئے تھے حضرت نے انکا نام پوچھا انھون نے عرض کیا کہ بغیض آپ نے فرمایا نہین تم حبیب ہو چنانچہ حبیب کے نام سے مشہور ہوے۔ انکا تذکرہ ہشام کلبی نے لکھا ہی۔

باب الباء والکاف

(سیدنا) بکر (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ ضمری۔ عمرو بن امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن ایاس بن عبد بن یاسر بن کعب بن حدی بن ضمرہ کنانی ضمری۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہی۔ انکی حدیث صرف محمد بن اسحاق نے لکھی ہی۔ ہمین عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نقیب طراد بن محمد نے اگر سماعاً نہین تو اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی بن صفوان بردعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فضل بن غانم خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن اسحاق نے حسن بن فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے چچا بکر بن امیہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ شروع زمانۂ اسلام مین بلاد بنی ضمرہ مین ایک ہمارا ہمسایہ تھا وہ قبیلۂ جہینہ کا تھا ہم اُسوقت مشرک تھے ایک ہمارا دشمن تھا نہایت خبیث

چھوڑ آئے تھے اُنکا نام دیشہ تھا وہ ہمیشہ ہمارے اس جہنی پڑوسی پر زیادتی کیا کرتا تھا اُسکے اونٹ اور اونٹنیاں پکڑ لیجاتا تھا وہ جہنی ہمارے پاس شکایت لیکے آیا کرتا اور ہم یہ جواب دیتے کہ خدا کی قسم ہمیں کوئی تدبیر معلوم نہیں ہوتی کہ ہم اُسے قتل کر دیں خدا اُسے قتل کر دے یہانتک کہ ایک مرتبہ دیشہ نے اُس جہنی پر زیادتی کی اور اسکی ایک نہایت عمدہ اونٹنی پکڑ لے گیا اور اُسے ایک نالہ میں لیجا کر (بے تامل) ذبح کر ڈالا اور اُسکا کوہان اور دوسرے عمدہ مقامات کا گوشت کاٹ کر لے گیا باقی وہیں چھوڑ دیا اس جہنی نے جب اُس اونٹنی کو نہ پایا تو اُسکی تلاش کرنے کے لیے نکلا یہانتک کہ اُسے اُس مقام پر پایا جہاں وہ ذبح کی گئی تھی پس وہ جہنی بنی ضمرہ کی مجلس میں آیا اور نہایت رنج کے ساتھ اُسنے یہ اشعار پڑھے ؎

اظلما دق دیشۃ بال ضمرہ ان لیس لہ علیہ قدرہ ۔ مان یزال شارفا و بکرہ لیطعن منہا فی سواد الثغرہ
بما رمذی رونق او شفرہ اللہم ان کان معتدا فجرہ فاجعل امام العین منہ فجرہ تاکلہ حتی یوا فی الحفرہ

راوی کہتا ہے کہ اللہ نے دیشہ کے دونوں آنکھوں کے سامنے دونوں گوشہ چشم میں جہاں کے لیے اُس جہنی نے دعا مانگی تھی ایک ایک دانہ بیری کے برابر پیدا کر دیا ہم موسم حج میں گئے تھے حج سے لوٹے تو دیکھا کہ دیشہ کے آکلہ ہو گئی ہے جسنے اُسکے تمام سر کو کھا لیا ہے جب ہم لوٹ کے آ گئے تو وہ مر گیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) بکر (رضی اللہ عنہ)

ابن جبلہ کلبی۔ انکا نام عبدعمرو بن جبلہ بن وائل بن قیس بن بکر بن عامر تھا عامر کا مشہور نام جلاح بن عوف ابن بکر بن عوف ابن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے اور آپنے انکا نام بدلدیا تھا۔ انسے مروی ہے کہ انکے پاس ایک بت تھا جسکا نام عتر تھا یہ لوگ اسکی بہت تعظیم کیا کرتے تھے راوی کہتا ہے کہ ایک روز ہم اسکے پاس گئے تو ہم نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص عبدعمرو سے کہہ رہا ہے کہ اے بکر بن جبل کیا تم لوگ محمد کو جانتے ہو بعد اسکے بکر نے اسلام کا اُسنے پورا ذکر کیا۔ انہیں کی اولاد میں ابرش ہیں جنکا نام سعید بن ولید بن عبدعمرو بن جبلہ ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) بکیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ کنیت انکی ابو سفیعہ انصاری ہے حمص میں رہتے تھے عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی نے کہا ہے کہ ابو سفیعہ کا نام بکیر ہے

ف کیا دیشہ نے ضمرہ (قبیلہ) کے دلوں سے موافقت کر لی ہے + کہ اللہ کو اُسپر قدرت نہیں ہے + برابر اُسکے (یعنے میرے) اونٹ اور اونٹنیاں پکڑ لیجاتا ہے + اور اُنکی گردن میں زخم مارتا ہے + تیز تلوار سے یا چھری سے + اے اللہ اگر معتدہ (یعنی اہل عرب) نے مجھسے خلاف عہد کیا ہے + تو تو اُسکی آنکھوں کے سامنے ناسور کر دے + تاکہ وہ ناسور اُسے کھا جائے اور دماغ تک پہونچ جائے ۱۲ سے آکلہ اُس زخم کو کہتے ہیں جو سڑتا چلا جائے اور اسکی وجہ سے جسم گل گل کر فنا ہوتا جائے ۱۲

انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) بکر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ جہنی - انکی حدیث حسن بن بشیر بن مالک بن ناقد بن مالک جہنی نے روایت کی ہے انھون نے کہا ہے کہ مجھسے میرے والد نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے اپنے والد کو اپنے دادا سے روایت کرتے ہوے سنا کہ وہ کہتے تھے مجھسے بکر بن حارثہ جہنی نے کہا کہ مین ایک لشکر مین تھا جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مشرکون سے لڑنے کے لیے) بھیجا تھا پس ہمنے مشرکون کے ساتھ جنگ کی ایک مشرک پر مینے حملہ کیا تو اُسنے اپنا اسلام ظاہر کرکے مجھسے بچنا چاہا مگر مینے اُسے قتل کردیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی تو آپ غضبناک ہوے اور مجھے (اپنے پاس سے) دور کردیا پھر اللہ نے آپ پر وحی نازل فرمائی کہ وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء الایہ بکر کہتے تھے کہ پھر آنحضرت علیہ السلام مجھسے راضی ہوگئے اور مجھے اپنے پاس بلا لیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) بکر (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیب حنفی - ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ بکر بن حارثہ جہنی کی حدیث مین آتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام بریہ رکھا تھا یہ ابو نعیم کا بیان تھا - بکر بن حارثہ کا ذکر ہوچکا ہے مگر انکا اسمین کچھ تذکرہ نہین آیا - اور ابو موسی نے صرف اسی قدر لکھا ہے کہ بکر بن جبیب حنفی ابو نعیم نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ انکا ذکر حدیث مین ہے۔

(سیدنا) بکر (رضی اللہ عنہ)

ابن شداخ لیثی - بعض لوگ انکو بکیر کہتے ہین - یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے اِنسے عبد الملک بن یعلی لیثی نے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے اور یہ اُسوقت بچے تھے جب بالغ ہوے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ابتک تو آپکے گھر مین جاتا تھا مگر اب مین بالغ ہوگیا ہون (اب نہین جاسکتا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم (انکی اس دیانت سے خوش ہوے اور آپ) نے فرمایا کہ اے اللہ انکی بات کو سچا رکھ اور ہمیشہ انھین منصور و مظفر رکھ چنانچہ حضرت عمر بن خطاب کی خلافت مین یہ ایک یہودی کو قتل کر آئے حضرت عمر کو یہ بات بہت ناگوار گذری اور آپ منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا کہ اللہ اکبر کیا میری حکومت مین اور میری خلافت مین لوگ قتل کیے جاینگے مین اُس شخص کو اللہ کی یاد دلاتا ہون جسکے پاس علم ہو کہ وہ مجھے راے دے (کہ اس معاملہ مین کیا کرنا چاہیے) پس بکر بن شداخ

ف مومن سے یہ نہین ہوسکتا کہ کسی مومن کو قتل کردے مگر ہان دھوکہ سے ۱۲ ف نسبت ہے ایک قبیلہ کی طرف ۱۲ ف کہان ہین وہ جو اسلام پر خونریزی کا الزام لگاتے ہین ذرا اس واقعہ کو اور اسکے مثل بیشمار واقعات کو دیکھین کہ ایک کافر کے قتل پر خلیفہ رسول اللہ کی کیا حالت تھی ۱۲

(خود ہی) گھڑے ہو گئے اور کہنے لگے میں راسے دونکا حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ اکبر تو نے خون کا وبال لیا اچھا بعد تو ہی اپنے نجات کی سبیل بتا انھوں نے کہا ہان (میں بتاتا ہون) فلان شخص جہاد میں گیا ہے اور وہ اپنے اہل وعیال کو میری حفاظت میں دے گیا تھا چنانچہ میں اسکے دروازہ پر گیا تو میں نے اسکے گھر میں اس یہودی کو پایا اور وہ یہ کہہ رہا تھا ؎

واشعث غرہ الاسلام منی ۔۔۔ خلوت بعرسہ لیل التمام
ابیت علی ترائبھا و یمسی ۔۔۔ علی قود الاعنۃ والحزام
کان مجامع الربلات منھا ۔۔۔ فیام ینھضون الی فیام

راوی کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے انکے بات کی تصدیق کی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دعا دی تھی کہ اے اللہ انکی بات کو ہمیشہ سچا رکھ۔

میں کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی انکا ذکر لکھا ہے مگر ان دونوں نے انکا نسب نہیں بیان کیا کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور انھوں نے انکا نام بکیر بتایا ہے اور انکے والد کا نام کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ کنانی لیثی یہ بڑے سخت شہسوار تھے انھیں کی نسبت شماخ نے یہ شعر کہا ہے ؎

وغیبت عن خیل بموقان اسلمت ۔۔۔ بکیر بنی الشداخ فارس اطلال

کلبی نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ وہی بکیر ہیں جنکا قصہ مذکور ہوا۔ میں سمجھتا ہون کہ حق وہی ہے جو کلبی نے کہا کیونکہ وہ نسب کے عالم ہیں۔ انکے نسب میں چونکہ شداخ ہیں اسوجہ سے ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو باپ سمجھ لیا حالانکہ وہ قریب کے باپ نہیں ہیں اور غالباً ابونعیم نے ابن مندہ کی پیروی کرکے یہ لکھدیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) بکر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ربیع۔ انصاری۔ انکی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ آپنے فرمایا اپنے بچون کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ اور مسلمان عورت کا شغل اپنے گھر میں کاتنا کیا عمدہ ہے اور جب تیرے ماں باپ (دونون ایک ہی وقت میں) تجھے بلائیں تو ماں کو جواب دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) بکر (رضی اللہ عنہ)

ابن مبشر بن جبر انصاری۔ رضی اللہ عنہ۔ بنی عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔

ترجمہ اسلام کی پیشانی [illegible] بہادر اور [illegible] (یعنی میں نے اسلام کو ذلیل کیا) میں نے اس (مجاہد) کی بی بی سے ایک پوری رات تک خلوت کی [illegible] اسکے پہلوؤں پر پوری رات [illegible] اور [illegible] تمام دن (جہاد میں) گھوڑے کی باگ اور تنگ کھینچا کرتا ہے اسکی [illegible] ہوئی [illegible] کے جھٹکے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک گروہ دوسرے گروہ کی طرف جھکا رہا ہے ۱۲

ترجمہ۔ اور تو انکے لشکر میں نہ تھا جسنے (مقام) موقان میں بکیر بنی شداخ شہسوار کے سامنے سر جھکا دیا ۱۲

ایسی حالت میں جبکہ ماں باپ کے حکم میں [illegible] تو ماں کے حکم کو ترجیح ورنہ باپ کے حکم کو ۱۲

بنی عبید اوس کی ایک شاخ ہین۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہو۔ انسے اسحاق بن سالم نے روایت کی ہو۔ سعید بن ابی مریم نے ابراہیم بن سوید سے انھون نے انیس بن ابی یحیی سے انھون نے اسحاق بن سالم سے جو بنی نوفل بن عدی کے غلام تھے انھون نے بکر سے روایت کی ہو کہ مین عید الفطر اور عید الاضحی کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ جایا کرتا تھا ہم لوگ (وادی) بُطحان کے بیچ مین ہو کے چلتے تھے یہانتک کہ عیدگاہ پہونچکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے پھر وادئی بطحان ہی مین سے ہو کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ لوٹتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ حدیث غریب ہو ہم اسکو صرف اسی سند سے جانتے ہین نہ اس حدیث کی روایت کرنے مین سعید ابراہیم سے متفرد ہین مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے کہا ہو کہ انسے اسحاق بن سالم نے اور انیس بن یحیی نے روایت کی ہو حالانکہ ایسا نہین ہو انیس صرف اسحاق سے روایت کرتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) بُکَیر (رضی اللہ عنہ)

یہ بکیر بیٹے ہین شداد بن عامر بن ملوح بن یعمر شداخ کنانی لیثی کے بکر بن شداخ کے بیان مین انکا ذکر آچکا ہو۔ کلبی نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو۔

باب الباء واللام

(سیدنا) بلال (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عاصم بن سعید بن قرہ بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ۔ کنیت انکی ابو عبد الرحمن مُزَنی۔ عثمان (بن عمرو) کی اولاد کو مُزَینہ کہتے ہین انکی والدہ کی طرف نسبت کرکے جنکا نام مزینہ تھا۔ یہ مدینہ کے رہنے والے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین مُزینہ کے وفد کے ہمراہ رجب ۵ھ ہجری مین آئے تھے بوڑھون اور بچون کو انھون نے مدینہ کے باہر ٹھیرا دیا تھا اور خود مدینہ مین آگئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین عقیق (نامی وادی) معافی مین دی تھی۔ فتح مکہ کے دن قبیلۂ مزینہ کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا۔ اخیر مین انھون نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ انسے انکے بیٹے حارث نے اور علقمہ بن وقاص نے روایت کی ہو۔ ہمین اسمعیل بن عبد اللہ بن علی مذکر اور ابراہیم بن محمد فقیہ نے اور احمد بن عبید اللہ بن علی نے اپنی اسناد سے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے محمد بن عمرو سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے بلال بن حارث

لہ دوسری حدیثون مین جو اس سے زیادہ صحیح ہین وارد ہوا ہو کہ عیدین کی نماز پڑھنے حضرت جس راستہ سے جاتے تھے اُس راستہ سے لوٹتے نہ تھے ۱۲

مزنی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے یہ کہتے ہوے سنا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو آپ فرماتے تھے کہ تم مین سے کوئی شخص کبھی کوئی ایسی بات خدا کی خوشنودی کی کہتا ہو کہ وہ نہین سمجھتا کہ یہ بات کہانتک پہونچیگی مگر اللہ اسکی وجہ سے اپنی رضامندی قیامت تک اسکے لیے لکھدیتا ہو اور بیشک کوئی شخص تم مین سے کوئی بات خدا کی ناخوشی کی ایسی کہتا ہو کہ وہ نہین سمجھتا کہ یہ بات کہانتک پہونچے گی مگر اللہ اسکی وجہ سے اپنی ناخوشی قیامت تک اسکے لیے لکھدیتا ہو۔ اِس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے اور محمد بن فلیح نے اور محمد بن بشیر نے اور ثوری نے اور دراوردی نے اور یزید بن ہارون نے اسی طرح موصول روایت کیا ہو اور محمد بن عجلان نے اور (امام) مالک بن انس نے محمد بن عمرو سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے علقمہ سے انھون نے بلال سے اسکو روایت کیا ہو۔ اور ابن مبارک نے اس حدیث کو موسی بن عقبہ سے انھون نے علقمہ سے انھون نے بلال سے روایت کیا ہو۔

بلال کی وفات سنہ ۶۰ہجری آخر خلافت حضرت معاویہ مین بعمر اسّی سال ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ مگر ابن مندہ نے کہا ہو کہ انسے انکے دونون بیٹے حارث اور علقمہ روایت کرتے ہین حالانکہ جو علقمہ انسے روایت کرتے ہین وہ (انکے بیٹے نہین ہین) وقاص کے بیٹے ہین واللہ اعلم۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انکے نسب مین مُرّہ میم کے ساتھ لکھا ہو حالانکہ وہ قرہ ہو قاف کے ساتھ اسمین بعض راویون کو وہم ہوگیا ہو اور انھون نے حارث بن بلال کو صحابی قرار دیا ہو اسکی بحث انشاء اللہ حارث کے بیان مین ہوگی

(سیدنا) **بلال** (رضی اللہ عنہ)

ابن حمامہ۔ کعب بن نوفل مزنی سے بلال بن حمامہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے مسکراتے ہوے تشریف لائے عبد الرحمن بن عوف آپکے سامنے کھڑے ہوگئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کیون مسکراتے ہین فرمایا کہ ایک خوشخبری کے سبب سے جو اللہ عزوجل کی طرف سے میرے چچازاد بھائی اور میری بیٹی کے حق مین میرے پاس آئی ہو۔ اللہ عزوجل نے جب چاہا کہ علی کا نکاح فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کردے تو اللہ نے رضوان کو حکم دیا کہ (درخت) طوبی کو ہلائے چنانچہ اُسنے ہلایا تو اُس سے کچھ لکھے ہوے رقعہ موافق شمار محبین اہل بیت کے گرے پھر اسکے نیچے سے کچھ فرشتے نور کے پیدا ہوے اور ہر ایک نے ایک ایک رقعہ اُٹھالیا اور جب کل قیامت کے دن سب لوگ جمع ہونگے تو فرشتے تمام مخلوق مین گشت لگائینگے جہان کسی محب اہل بیت کو دیکھینگے اُسے ایک رقعہ دیدینگے جسمین آگ سے آزادی لکھی ہوئی ہو پس میرے چچازاد بھائی یعنے علی مرتضی کے نام پر میری امت کے بہت سے مرد اور عورت دوزخ سے آزاد کیے جائینگے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ حدیث غریب ہو سوا اس سند کے اور کسی سند سے مروی نہین ہو۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بلال بن رباح موذن ہین حمامہ انکی والدہ ہین انھین کی طرف انکی نسبت ہو۔

(سیدنا) بلال (رضی اللہ عنہ)

(موذن رسول خدا و عاشق جانب روے صلی اللہ علیہ وسلم)

ابن رباح - کنیت انکی عبد الکریم اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبد اللہ اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عمرو انکی والدہ کا نام حمامہ ہے - مکہ کے مولدین[1] مین سے ہین بنی جمح کے غلام تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سراۃ کے مولدین مین سے تھے - حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کیے ہوے ہین انھون نے پانچ اوقیہ مین انھین مول لیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین سات اوقیہ مین اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ نو اوقیہ مین اور مول لیکر محض اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لیے انکو آزاد کر دیا تھا -

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن اور خزانچی تھے - بدر مین اور تمام مشاہد مین شریک ہوے - اسلام کی طرف سبقت کرنے والون مین تھے اور اُن لوگون مین تھے جنھین اللہ عزوجل کی راہ مین (کفار کی طرف سے) سخت تکلیف دی جاتی تھی اور یہ اُس تکلیف پر صبر کرتے تھے - ابوجہل انھین منھ کے بل دھوپ مین لٹاتا تھا اور چکی کا پاٹ انکے اوپر رکھ دیتا تھا یہانتک کہ دھوپ انھین بھون دیتی تھی اور وہ انسے کہتا تھا کہ محمد کے پروردگار کا انکار کر دو مگر یہ کہتے تھے کہ احد احد -

ایک مرتبہ انھین ایسی ہی تکلیف دی جا رہی تھی کہ ورقہ بن نوفل[2] کا گذر ہوا تو انھون نے کہا کہ اے بلال احد احد (کہے جاؤ) خدا کی قسم اگر اس حالت مین مر جاؤ گے تو ہم تمھاری قبر کو (بارگاہ الٰہی مین) وسیلہ رحمت بنائینگے - بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی جمح کے غلام تھے اور امیہ بن خلف انھین تکلیف دیتا تھا اور پے درپے انھین عذاب کرتا تھا پس اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایسا کیا کہ بلال ہی نے بدر مین اسکو قتل کر دیا - سعید بن مسیب بلال کا ذکر کرکے کہتے تھے کہ وہ اپنے دین پر بڑے حریص تھے انھین سخت سخت تکلیفین دی جاتی تھین جب مشرک لوگ انکو اپنے پاس بلاتے تھے تو یہ اللہ اللہ کہتے تھے - سعید بن مسیب کہتے تھے کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا کہ اگر ہمارے پاس کچھ ہوتا تو ہم بلال کو مول لے لیتے حضرت ابوبکر رض عباس بن عبد المطلب کے پاس گئے اور انسے کہا کہ بلال کو ہمارے لیے خرید دو چنانچہ عباس گئے اور بلال کی مالکہ سے کہا کہ کیا تم اس غلام کو بیچو گی قبل اسکے کہ اسکی بھلائی جاتی رہے اُسنے کہا کہ اس غلام کو تم کیا کرو گے یہ خبیث ہے اور ایسا ہے اور ایسا ہے (غرض اُسنے ٹالدیا) پھر (دوبارہ) عباس اس سے ملے اور اسی قسم کی گفتگو کی غرض انھون نے اس سے بلال کو مول لے لیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجدیا بعض لوگون کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رض نے انھین اس حال مین مول لیا تھا کہ وہ پتھر کے نیچے دبے ہوے تھے اور انھین تکلیف دی جا رہی تھی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کے اور ابو عبیدہ بن جراح

---

[1] مولدین اُن لوگون کو کہتے ہین جو خالص عرب نہون ۱۲ [2] ورقہ بن نوفل زمانہ جاہلیت مین نصرانی ہو گئے تھے اور انجیل کا ترجمہ سریانی سے عربی مین کیا کرتے تھے اعلیٰ درجہ کے موحد تھے ۱۲

کے درمیان مین مواخاۃ کرادی تھی - بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بھر موذن رہے سفر مین بھی حضر مین بھی - یہی سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے اسلام مین اذان دی - ہمین یعیش بن صدقہ بن علی فرابی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن معدان بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسن بن اعین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے ابراہیم سے انھون نے اسود سے انھون نے حضرت بلال سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اذان کے آخری الفاظ یہ ہین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ -

پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو انھون نے چاہا کہ ملک شام کی طرف چلے جائین حضرت ابوبکرؓ نے انسے کہا کہ نہین تم میرے پاس رہو انھون نے کہا کہ اگر آپنے مجھے اپنے نفس کے لیے آزاد کیا ہو تو مجھے روک لیجیے اور اگر آپنے مجھے اللہ عزوجل کے لیے آزاد کیا ہو تو مجھے چھوڑ دیجیے کہ مین اللہ عزوجل کی طرف چلا جاؤن حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اچھا جاؤ یہ شام کی طرف چلے گئے اور وہین رہے یہانتک کہ انکی وفات ہوگئی - اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت مین بھی اذان دی ہمین ابو محمد بن ابو القاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے چچا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو طالب بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمٰعیل بن عبد اللہ بن ابی اویس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرحمن بن سعد بن عمار بن سعد موذن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عبد اللہ بن محمد بن عمار بن سعد نے اور عمار بن حفص بن سعد اور عمر بن حفص عمر بن سعد نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو بلال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اے خلیفہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ میری امت کے اعمال مین سب سے افضل جہاد فی سبیل اللہ ہو لہذا مینے ارادہ کیا ہو کہ محض اللہ کی خوشنودی کے لیے سرحد پر رہون یہانتک کہ قتل ہوجاؤن حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اے بلال مین تمھین اللہ کی قسم دلاتا ہون اور اپنے حق و حرمت کا واسطہ دیتا ہون (کہ تم میرے ہی پاس رہو) کیونکہ مین اب بوڑھا ہوا اور میری موت قریب آئی چنانچہ بلال حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہگئے یہانتک کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی تو بلال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انسے وہی کہا جو حضرت ابوبکرؓ سے کہا تھا حضرت عمرؓ نے بھی نامنظور کیا جس طرح حضرت ابوبکرؓ نے نامنظور کیا تھا مگر بلال نے نہ مانا -

(۱) اللہ کی طرف جانیگا مطلب یہ ہو کہ ایسے مقام پر چلے جائین جہان باطمینان عبادت کا موقع ملے مدینہ مین سرور عالم صلعم کے مقامات خالی دیکھکر انکو سخت بے چینی رہتی تھی ۱۲

بعض لوگون کا بیان ہو کہ جب اُنسے حضرت عمر نے کہا کہ تم میرے پاس رہو اور انھون نے نہین مانا تو حضرت عمر نے پوچھا کہ تمھین اذان دینے سے کون چیز مانع ہو بلال نے جواب دیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اذان دی یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی پھر مینے حضرت ابوبکر کے حکم سے اذان دی کیونکہ وہ میرے ولی نعمت تھے یہانتک کہ انکی بھی وفات ہوگئی اور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سن چکا ہون کہ اسے بلال کوئی عبادت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھکر نہین ہو (لہذا اب مین جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہون) چنانچہ بعزم جہاد شام کی طرف چلے گئے - جب حضرت عمر (فتح بیت المقدس کے لیے) شام تشریف لے گئے تو انکے کہنے سے وہان ایک مرتبہ حضرت بلال نے اذان دی (راوی کہتا ہو کہ) اُس دن سے زیادہ ہم نے رونے والے نہین دیکھے - اِنسے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور کعب بن عجرہ اور اسامہ بن زید اور جابر اور ابو سعید خدری اور براء بن عازب نے روایت کی ہو (یہ سب صحابی ہین) اور اِنسے مدینہ اور شام کے بڑے بڑے تابعین کی ایک جماعت نے بھی روایت کی ہو - حضرت ابو الدرداء نے روایت کی ہو کہ حضرت عمر بن خطاب جب فتح بیت المقدس کے بعد مقام جابیہ مین گئے تو انسے بلال نے درخواست کی کہ انھین شام مین رہنے دین چنانچہ انھون نے منظور کر لیا بلال نے کہا اور میرے بھائی ابو رویحہ کو (بھی اجازت دیدیجیے) جنکے اور میرے درمیان مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات کرادی تھی حضرت عمر نے فرمایا اچھا تمھارے بھائی کو بھی مینے اجازت دی چنانچہ یہ دونون خولان کے ایک محلہ مین فروکش ہوے حضرت بلال نے اِنسے کہا کہ ہم تمھارے پاس نکاح کی درخواست کرنے کو آئے ہین - ہم پہلے کافر تھے اب اللہ نے ہمین ہدایت کردی ہم غلام تھے اللہ نے ہمین آزاد کر دیا ہم فقیر تھے اب اللہ نے ہمین مالدار کر دیا پس اگر تم اپنی (لڑکیون کا) نکاح ہمارے ساتھ کردو تو الحمد للہ اور اگر ہماری درخواست نامنظور کرو تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ اُن لوگون نے اِنکے ساتھ نکاح کر دیا - بعد اسکے بلال نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین اے بلال کیا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تم ہماری زیارت کے لیے آؤ صبح کو حضرت بلال نہایت رنج کی حالت مین بیدار ہوے اور مدینہ کی طرف چلدیے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس پر حاضر ہوے اور قبر اطہر پر منہ رکھکر رونے لگے اتنے مین حضرت حسن اور حسین آگئے حضرت بلال نے انکو لپٹا لیا اور انھین پیار کرنے لگے حضرات حسنین نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ آج صبح کی اذان تم دو چنانچہ (یہ اذان دینے کے لیے) مسجد کی چھت پر چڑھے جب انھون نے کہا کہ اللہ اکبر اللہ اکبر تو سارا مدینہ ہل گیا پھر جب انھون نے کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ تو اور زیادہ جنبش ہوئی پھر جب انھون نے کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ تو عورتین اپنے پردون سے باہر آگئین اُس دن سے زیادہ رونے والے مرد اور رونے والی عورتین کبھی نہین دیکھی گئین -

ہمین ابو جعفر بن احمد بن علی نے اور اسماعیل بن عبید اللہ بن علی نے اور ابراہیم بن محمد بن مہران نے اپنی سند سے

ابو عیسی ترمذی سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین علی بن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک دن صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو بلایا اور فرمایا کہ اے بلال کیا وجہ ہو کہ تم جنت مین مجھسے آگے رہتے ہو جب کبھی مین جنت مین داخل ہوا تو مینے تمھارے چلنے کی آواز اپنے آگے سنی - ہمین عمر بن محمد بن معمر وغیرہ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمین ہبۃ اللہ بن عبد الواحد منشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طالب محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو منصور بن سلیمان بن محمد بن فضل مجلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے سلیمان تیمی سے انھون نے ابو عثمان نہدی سے نقل کرکے خبر دی کہ بلال نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی وجہ یہ بیان کی کہ آپ آمین مین مجھسے آگے نہین ہوتے - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ابو بکر ہمارے سردار تھے اور انھون نے ہمارے سردار یعنے بلال کو آزاد کیا -

مجاہد نے بیان کیا ہو کہ سب سے پہلے جن لوگون نے مکہ مین اسلام ظاہر کیا سات آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر خباب صہیب عمار بلال سمیہ والدہ عمار - پس بلال کو تو خدا کی راہ مین بہت ذلت حاصل ہوئی انکی قوم نے انکی تذلیل کی انکو پکڑا اور انکی مشکین کس دین اور رچھال کی بٹی ہوئی ایک رسی انکی گردن مین ڈالی اور اپنے لڑکون کے حوالہ کردیا لڑکے انکے ساتھ برا برتاؤ کرتے تھے یہانتک کہ جب تھک جاتے تو انکو چھوڑ دیتے اور باقی لوگون کے حالات انکے نامون مین آئینگے شبابہ نے ایوب بن سیار سے انھون نے محمد بن منکدر سے انھون نے جابر بن عبد اللہ سے انھون نے ابو بکر صدیق سے انھون نے بلال سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مینے ایک سخت سردی والے دن صبح کی اذان دی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپنے مسجد مین کسی کو نہ دیکھا تو آپنے فرمایا کہ اور لوگ کہان ہین مینے عرض کیا کہ سردی کے سبب سے نہین آئے آپنے فرمایا کہ اے اللہ سردی کو اُن لوگون سے دور کردے پس (فوراً ہی) مینے دیکھا کہ وہ لوگ نماز کے لیے چلے آرہے ہین - اس حدیث کو حمانی وغیرہ نے ایوب سے نقل کیا ہو اور انھون نے ابو بکر کا ذکر نہین کیا - محمد بن سعد کاتب واقدی نے کہا ہو کہ بلال کی وفات سنہ ۲۰ھ مین دمشق مین ہوئی اور باب الصغیر مین مدفون ہوے اس وقت عمر انکی ۶۰ سال سے کچھ اوپر تھی - بعض لوگون کا بیان ہو کہ سنہ ۱۷ھ یا سنہ ۱۸ھ مین انکی وفات ہوئی - اور علی بن عبد الرحمن نے بیان کیا ہو کہ حضرت بلال کی

سلہ یہ آگے رہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر انکی فضیلت کو ثابت نہین کرسکتا خدام لوگ اپنے آقا کے آگے بھی چلتے ہین پیچھے بھی چلتے ہین مگر ہان آگے رہنا انکے اختصاص و تقرب کی دلیل ضرور ہو ۱۲ سلہ یعنی مین آپکی آمین کیساتھ ہی آمین کہتا ہون اسکی بہت بڑی فضیلت حدیث مین آئی ہو دوسری صحیح احادیث مین وارد ہوا ہو کہ حضرت بلال نے

وفات حلب مین ہوئی اور باب الاربعین مین مدفون ہوے - حضرت بلال کا رنگ تیز گندمی تھا نحیف الجثہ اور طویل القامۃ تھے رخسارون پر گوشت کم تھا - ابو عمرو نے لکھا ہو کہ ایک انکے بھائی تھے انکا نام خالد تھا اور ایک بہن تھین جنکا نام عفرہ تھا وہ آزاد کی ہوئی عمر بن عبد اللہ مولی عفرہ محدث کی تھین حضرت بلال نے کوئی اولاد نہین چھوڑی -

(سیدنا) بلال (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک مزنی - انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کے ساتھ بنی کنانہ کی طرف بھیجا تھا چنانچہ یہ لوگ گئے اس جنگ مین صرف ایک گھوڑا انکا زخمی ہوگیا تھا - یہ واقعہ ۵ھ ہجری کا ہے - انکا تذکرہ ابو عمر نے اسیطرح مختصر لکھا ہے

(سیدنا) بلال (رضی اللہ عنہ)

ابن یحیی - انکا تذکرہ حسن بن سفیان نے وحدان مین کیا ہے - ہمین محمد بن عمر بن ابی عیسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد یعنے ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مقدمی یعنے محمد بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حبیب بن سلیم نے بلال بن یحیی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے خبر دی آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالی کی بخشش بندے پر دنیا مین یہ ہو کہ اسکے گناہون کو دنیا مین چھپائے اور سب سے پہلی رسوائی خدا کی طرف سے یہ ہو کہ اسکے گناہ ظاہر کردیے جائین ابو نعیم نے کہا ہو کہ مین ان بلال کو عبسی کوفی سمجھتا ہون جو حضرت حذیفہ کے شاگرد تھے صحابی نہین ہین - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) بلال (رضی اللہ عنہ)

یہ انصار مین سے ایک شخص ہین حضرت عمر بن خطاب نے انھین عمان کا حاکم مقرر فرمایا تھا پھر انھین معزول کرکے عمان کی حکومت بھی عثمان بن ابی العاص کو دیدی - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مجھے انکا نسب معلوم نہین مگر انکا یہ قصہ مشہور ہے -

(سیدنا) بلز (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین انکا نام برز ہو اور بعض لوگ کہتے ہین رزن ہو اور بعض لوگ کہتے ہین بالک بن قطبہ ہو کنیت انکی ابو العشراء دارمی - انکا تذکرہ کنیت مین اور انکے اور نامون مین انشاء اللہ تعالی آئیگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) بلیل (رضی اللہ عنہ)

ابن بلال بن احیحہ بن جلاح کنیت انکی ابو لیلی - عمران کے بھائی ہین یہ دونون بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور

دونوں احد میں اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے یہ عدوی کا بیان ہی۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے کیا ہی۔

باب الباء والنون والهاء والياء

(سیدنا) بُنّہ (رضی اللہ عنہ)

جُہنی۔ بعض لوگ انکو بِنہ کہتے ہیں اور بعض لوگ نبیہ کہتے ہیں۔ معاذ بن ہانی اور یحییٰ بن بکیر نے ابن لہیعہ سے انھوں نے ابوالزبیر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جو تلوار کو برہنہ لیے ہوئے ایک دوسرے کے ہاتھ میں دے رہے تھے آپنے فرمایا کہ کیا مینے تمھیں اس سے منع نہ کیا تھا۔ جو شخص ایسا کرے اُسپر خدا کی لعنت۔ اِس حدیث کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہی اور انھوں نے نبیہ کہا ہی اور اسی کے مثل ابن معین اور ابن وہب نے بھی کہا ہی جو ابن لہیعہ سے روایت کرنے میں بڑے ثابت قدم ہیں اور ابن سکن نے اپنی کتاب میں جو انھوں نے صحابہ کے حالات میں لکھی ہی۔ بِنّہ بے اور نون مشدد کے ساتھ لکھا ہی اور اسکو انھوں نے محمد بن عبد اللہ مقری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابن لہیعہ سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہی۔ اِس اختلاف کو ابو عمر نے ذکر کیا ہی اور انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) بُہز (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو بہزی کہتے ہیں۔ یمان بن عدی نے ثبیت سے انھوں نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دانتوں کے عرض میں مسواک ملتے تھے[۲] اور پانی چوس کر پیتے تھے اور درمیان میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ زیادہ خوش گوار اور پسندیدہ اور باعث صحت ہی۔ اس حدیث کو عباد بن یوسف نے ثبیت سے اور انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ اس حدیث کی سند ٹھیک نہیں ہی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) بَہزاد (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو مالک۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہی۔ جعفر بن عبد الواحد نے محمد بن یحییٰ توزی سے انھوں نے اپنے والد مسلم بن عبد الرحمن سے انھوں نے یوسف بن مالک بن بہزاد سے انھوں نے اپنے دادا بہزاد سے روایت کیا ہی کہ انھوں نے کہا (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا کہ ابوبکر کے بارے میں میرے

---

[۱] اسکے منع کرنے میں حکمت ہو گی کہ برہنہ تلوار ہاتھ میں رکھنے سے بہادروں کو ایک جوش پیدا ہوتا ہی اور اہل عرب میں باہم زمانہ جاہلیت میں سخت عداوت تھی کہیں ایسا نہو کہ اس جوش کیساتھ وہ عداوت یاد آجائے اور فتنہ برپا ہو جائے اسکے علاوہ یوں بھی تلوار کا برہنہ رکھنا خلاف عقل ہی زخم لگجانیکا اندیشہ ہی ۱۲ [۲] دانتوں کے طول میں مسواک ملنے سے مسوڑھوں کے مضرت کا اندیشہ ہوتا ہی ۱۲

حقوق کی حفاظت کرو کیونکہ جب سے وہ میرے ساتھ ہوے کبھی انھون نے مجھے رنج نہین دیا عبدان نے کہا ہو کہ یہ حدیث
صرف انھین لوگون سے معلوم ہوئی جنسے ہم نے روایتین لکھی ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) بہلول (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب - ابو موسی نے کہا ہو کہ بسند غیر متصل ابوہریرہ سے مروی ہو کہ انھون نے کہا معاذ بن جبل رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین سخت زار زار روتے ہوے گئے تو اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ کیون روتے ہو
معاذ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ایک جوان دروازے پر کھڑا ہوا ہو جسکا جسم تر و تازہ اور رنگ چمکدار ہو صاف کپڑے
پہنے ہوے ہو خوبصورت ہو وہ اپنی جوانی پر ایسا رو رہا ہو جس طرح مان اپنے بچے کے مرجانے سے روتی ہو وہ آپ کے پاس
آنا چاہتا ہو - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ اُس جوان کو میرے پاس لے آؤ اور اُسے دروازے پر نہ رو کو حضرت
ابوہریرہ رض کہتے ہین کہ معاذ نے اُس جوان کو اندر بُلا لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جوان تو کیون رو رہا ہو اُسنے عرض کیا
کہ یارسول اللہ مین کیون نہ روؤن مین سخت گنہگار ہون اگر کسی گناہ پر مواخذہ ہو گیا تو مین ہمیشہ کے لیے دوزخ مین پڑجاؤنگا -
اور مین یہی سمجھتا ہون کہ اللہ تعالی عنقریب مجھسے مواخذہ کریگا راوی نے پوری حدیث ذکر کی وہ کہتا تھا کہ وہ جوان روتا ہوا چلا گیا
یہانتک کہ مدینہ کے کسی پہاڑ مین جاکر چھپ گیا اور اُسنے ایک کمل پہنا اور اپنے ہاتھون کو لوہے کی زنجیر سے گردن کے پاس
کس لیا اور چلّایا کہ اے میرے معبود اے میرے آقا اور میرے مولا یہ بہلول بن ذویب ہو جو زنجیرون مین جکڑا ہوا اپنے
گناہون کا اقرار کر رہا ہو - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہو کہ یہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا گیا
اور اسی قسم کا قصہ منقول ہو اور اُس شخص کا نام اِس روایت مین نہین ہو - بعض روایتون مین آیا ہو کہ انکا نام ثعلبہ تھا مگر یہ اکثر
باتین ثابت نہین ہوئین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) بہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ہیثم بن عامر - یہ بنی ابی انصاری اوسی حارثی مین سے ہین حارثہ بن حارث کی اولاد سے ہین بیعت عقبہ اور احد مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے - اسکو ابو الاسود نے عروہ سے روایت کیا ہو - یہ طبری کا قول ہو اور ابن اسحاق نے
انکو اُن لوگون مین ذکر کیا ہو جو بیعت عقبہ مین شریک تھے بعض لوگ کہتے ہین انکا نام نہیر ہو نون کے ساتھ انکا تذکرہ
انشاء اللہ وہان بھی آئیگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) بہیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمی تمیمی - انھون نے کہا ہو کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ کسی مسلمان کو اپنے بھائی مسلمان کا مال

لینا جائز نہین مگر جو وہ اپنی خوشی سے دیدے - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) **بولی** (رضی اللہ عنہ)

ابو موسی نے کہا ہو کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو اور اپنی اسناد سے خطاب بن محمد بن بولی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرم[۱] کھانے کے کھانے سے بچو کیونکہ وہ برکت کو دور کر دیتا ہو تم ٹھنڈا کھانا کھاؤ کیونکہ وہ خوش گوار ہوتا ہو اور اسمین برکت زیادہ ہوتی ہو انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **بوذان** (رضی اللہ عنہ)

ابو موسی نے کہا ہو کہ انکا تذکرہ علی بن سعید عسکری نے افراد مین کیا ہو اور ابوبکر بن علی نے بھی انکا ذکر کیا ہو ہمین ابو موسی اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے قاضی ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عمر نے جو میرے والد کے چچا تھے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن یزید اشجعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے ابن جریج سے انھون نے ابن مینا سے انھون نے بوذان سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کے سامنے اسکا بھائی مسلمان عذر کرے اور وہ اُسکے عذر کو قبول نکرے اُسپر اسقدر گناہ ہوگا جسقدر عذر نکرنے والے کا گناہ ہوگا - ابو موسی نے ایسا ہی لکھا ہو مگر مشہور نام انکا جوذان ہو جو جیم کی ردیف مین انشاء اللہ آئیگا -

(سیدنا) **بجیرہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر - انکی حدیث رحال بن منذر عصری نے اپنے والد منذر سے روایت کی ہو کہ انھون نے اپنے والد بجیرہ بن عامر کو یہ کہتے ہوے سنا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور اسلام لائے اور ہمنے آپ سے درخواست کی کہ نماز عشاء ہمسے معاف کر دیجیے کیونکہ ہم اُسوقت اپنے اونٹون کے دودھ دوہنے مین مشغول ہوتے ہین حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ تم اپنے اونٹون کا دودھ بھی دوہ لوگے اور نماز بھی پڑھ لوگے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو عمر نے انکا تذکرہ بجراۃ کے نام مین کیا ہو اور اس حدیث کو بھی ذکر کیا ہو -

(سیدنا) **بحرج** (رضی اللہ عنہ)

ابن اسد طاحی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہین مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چند روز بعد آئے تھے یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہو - اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انھون نے مدینہ آنے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا - زبیر بن خریت نے ابو لبید سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ایک شخص عمان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

---

[۱] گرم کھانے کی ممانعت سے مراد اسقدر گرم کھانے کی ممانعت ہو جو تکلیف دے اور بدقت کھایا جائے ۱۲

ہجرت کرکے آئے جنکا نام بیرح بن اسد تھا جب وہ مدینہ پہونچ گئے تو انھون نے دیکھا کہ حضرت کی وفات ہو چکی مدینہ کے راستہ مین انھین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملے حضرت عمر نے انسے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ تم اس شہر کے رہنے والے نہین ہو انھون نے کہا ہان مین عمان کا ایک شخص ہون پس وہ انکو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے اور کہا کہ یہ اُسی سرزمین کے رہنے والے ہین جسکا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا- ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمین یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جریر نے زبیر بن خریت سے اسی کے مثل روایت کرکے خبر دی ہان الفاظ اسکے مختلف ہین- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

حرف التاء باب التاء واللام والمیم

(سیدنا) تلب (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن ربیعہ بن عطیہ بن اُخیف- اخیف کا نام مُجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم بن مر تمیمی ہین عنبری ہین- خلیفہ بن خیاط نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابن قانع نے کہا ہو کہ اخیف بن حارث بن مجفر- بصرے مین رہتے تھے- شعبہ کہتے تھے انکا نام ثلب ہو ثاے مثلثہ کے ساتھ مگر شعبہ کی زبان مین لکنت تھی وہ تے کو صاف ادا نہ کرسکتے تھے پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہو- انسے انکے بیٹے ہلقام نے روایت کی ہو- ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہا ہون مینے حشرات الارض[1] کی حرمت آپ سے نہین سُنی- اور غالب بن حُجرہ بن ہلقام ابن تلب نے ہلقام بن تلب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لیے استغفار کیجیے چنانچہ حضرت نے انکے لیے استغفار کیا- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) تمام (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی- قرشی ہاشمی- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے- علما نے انکے صحابی ہونے مین اختلاف کیا ہو- انکی والدہ ایک رومی کنیز تھین اسکے حقیقی بھائی کثیر بن عباس ہین- ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا

[1] حشرات الارض اُن جانورون کو کہتے ہین جو زمین کے اندر رہتے ہین جیسے چوہا وغیرہ ۱۲

وہ کہتے تھے ہمین اسمٰعیل بن عمر یعنی ابو المنذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے ابو علی صیقل سے انھون نے جعفر
ابن تمام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے خبر دی کہ آپنے فرمایا کہ (ایکدن)
صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تو آپ نے فرمایا کہ کیا وجہ ہی کہ مین تمھارے دانتون کو زرد دیکھتا ہون
مسواک کیا کرو۔ اگر مجھے یہ خیال نہوتا کہ میری امت مشقت مین پڑجائیگی تو مین اُنپر مسواک فرض کر دیتا جس طرح وضو انپر
فرض ہی۔ اِس حدیث کو جریر نے منصور سے اسی کے مثل روایت کیا ہی اور سریج بن یونس نے اس حدیث کو ابو حفص ابار سے
انھون نے منصور سے انھون نے ابو علی سے انھون نے جعفر بن تمام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عباس سے
اسی کے مثل روایت کیا ہی۔

تمام حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب جب عراق کیطرف
گئے تو سہل بن حنیف کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھر انکو معزول کرکے اپنے پاس بلا لیا اور سہل کے بعد تمام بن عباس کو مدینہ کا
حاکم مقرر کیا پھر انکو بھی معزول کرکے ابو ایوب انصاری کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا پھر ابو ایوب (خود ہی) حضرت علی کے پاس چلے
گئے اور مدینہ کا حاکم اپنی جگہ ایک انصاری کو کر گئے وہی انصاری مدینہ کے حاکم رہے یہانتک کہ حضرت علی شہید ہو گئے۔
یہ مضمون ابو عمر نے خلیفہ سے نقل کیا ہی اور زبیر بن بکار کہتے تھے کہ حضرت عباس کے دس بیٹے تھے تمام اُن سب مین چھوٹے
تھے حضرت عباس انکو گود مین اُٹھاتے تھے اور فرماتے تھے ؏

تمّوا بتمام فصار وا عشرۃ   یارب فاجعلهم کراما بررہ   واجعل لهم ذکرا وانم الثمرہ[1]

ابو عمر نے لکھا ہی کہ حضرت عباس کے سب بیٹون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی ہان فضل اور عبد اللہ نے حضرت سے
حدیثین بھی سُنی ہین اور آپ سے روایت کی ہی۔ ہر ایک کا ذکر انشاء اللہ تعالی اُسکے مقام مین آئیگا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی
مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے شروع تذکرہ مین تمام بن عباس کا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ تمام بن قثم بن عباس ہین
اور یہ نہایت ہی عجیب بات ہی کیونکہ تمام بن عباس مشہور ہین رہگئے تمام بن قثم بن عباس تو اگر مراد اس سے قثم بن عباس
بن عبد المطلب ہین تو زبیر بن بکار نے کہا ہی کہ قثم بن عباس کے کوئی اولاد نہ تھی ہان تمام بن عباس کا ایک بیٹا تھا اُسکا
نام بھی قثم ہی شاید یہی شبہہ انکو ہو گیا ہو مگر یہ بعید ہی کیونکہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہین پایا اُنکے والد کے صحابی
ہونے مین اختلاف ہی چہ جائیکہ وہ خود۔ شاید ابو نعیم کو وہ حدیث ملی ہو جو مسند احمد بن حنبل مین ہی جو ہم سے معاویہ بن ہشام
نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے ابو علی صیقل سے انھون نے تمام بن قثم یا قثم بن تمام سے انھون نے اپنے والد سے

[1] ترجمہ تمام کو پیدا ہو نے سے میرے بیٹے پورے دس ہوگئے + اے میرے پروردگار انھین نیک اور برگزیدہ کر + اور انکا ذکر باقی رکھ اور انکی نسل کو ترقی دے ۱۲

نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا تو آپنے فرمایا کہ تم لوگوں کا کیا حال ہے کہ تمھارے دانت زرد رہتے ہیں کیا تم مسواک نہیں کرتے اگر مجھے یہ خیال نہوتا کہ میری اُمت مشقت میں پڑ جائیگی تو بیشک میں اُنپر مسواک فرض کر دیتا غالباً ابونعیم کی کتاب میں عن ابیہ کا لفظ رہگیا ہوگا صرف تمام بن قثم یا قثم بن تمام ہوگا اور صحیح قثم بن تمام بن عباس ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) تمام (رضی اللہ عنہ)

ابن عبیدہ۔ زبیر بن عبیدہ کے بھائی ہیں۔ غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ کی اولاد سے ہیں۔ اُن لوگوں میں ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ پھر مہاجرین رفتہ رفتہ مدینہ میں آتے گئے بنی غنم بن دودان مسلمان تھے مدینہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے تھے اور جن لوگوں نے معہ اپنی عورتوں کے ہجرت کی تھی انمیں سے تمام بن عبیدہ ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) تمام (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بحیرا اور ابرہہ کے ساتھ آئے تھے۔ انکا ذکر ہم ابرہہ کے بیان میں کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید۔ بعض لوگ انکو اسد بن عبد العزی بن جعونہ بن عمرو بن قین بن زراح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو خزاعی کہتے ہیں۔ یہ اسلام لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانات حرم کی تجدید انکے متعلق کی۔ آخر میں یہ مکہ میں رہنے لگے تھے یہ محمد بن سعد کا قول ہے انسے عبداللہ بن عباس نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپنے کعبہ کے گرد تین سو کئی بت دیکھے جو رانگ سے جڑے ہوئے تھے پس آپ ایک لکڑی سے جو آپکے ہاتھ میں تھی اُن بتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے اور فرماتے تھے جاء الحق و زہق الباطل ان الباطل کان زہوقا پس جب آپ کسی بت کے منہ کی طرف اشارہ کرتے تھے تو وہ اپنی گدی کے بل گر پڑتا تھا اور جب آپ کسی کے گدی کی طرف اشارہ کرتے تھے تو وہ منہ کے بل گر پڑتا تھا تمیم نے اسوقت یہ شعر کہا ۞

و فی الانصاب معتبر و علم ۔۔۔ لمن یرجو الثواب او العقابا

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے

۞ ترجمہ۔ بتوں کے حالت عبرت اور علم حاصل کرنے کے لائق ہے اُس شخص کے لیے جو ثواب یا عذاب کی اُمید رکھتا ہو۔

کہ تمیم بن اسد خزاعی - عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو اور کہا ہو کہ ہم نے انکی کوئی روایت نہین دیکھی یہ وہ مضمون تھا جو ابوموسی نے عبدان سے نقل کیا ہو اور یہ صحیح نہین کیونکہ ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہو اور عبدان نے جو یہ کہا ہو کہ ہم نے انکی کوئی روایت نہین دیکھی تو یقیناً تجدید نشانات حرم کی روایت جو ہم نے نقل کی ہو انکو نہین ملی -

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید عدوی - عدی بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ - یہ عدی قبیلۂ رباب سے ہین انکو لوگ عدی رباب کہتے ہین کنیت انکی ابورفاعہ ہو - لوگون نے انکے نام مین اختلاف کیا ہو بعض لوگ انکو تمیم بن اسید کہتے ہین یہ احمد بن حنبل اور ابن معین کا قول ہو اور بعض لوگ تمیم بن نذیر کہتے ہین اور بعض لوگ تمیم بن ایاس کہتے ہین یہ ابن مندہ کا قول ہو - انسے حمید بن ہلال نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے مینے کہا کہ مین مسافر ہون اپنے دین کی باتین پوچھنے آیا ہون مین نہین جانتا کہ میرے دین مین کیا باتین ہین وہ کہتے تھے کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوے اور خطبہ چھوڑ دیا ایک کرسی چھوہارے کی چھال سے بنی ہوئی لائی گئی جسکے پائے لوہے کے تھے اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور مجھے وہ باتین تعلیم کرنے لگے جو اللہ عز وجل نے آپکو تعلیم کی تھین ابوعمر نے کہا ہو کہ دارقطنی نے ابورفاعہ کے بیان مین اس بات کا یقین کر لیا ہو کہ یہ تمیم بن اسید ہین ابوعمر نے کہا ہو کہ دارقطنی نے ایک دوسرے مقام پر یحیی بن معین اور ابن صواف اور عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انھون نے اپنے والد سے تمیم بن نذیر روایت کیا ہو - یہ ابوعمر کا بیان تھا اور ابن مندہ نے تو وہی لکھا ہو جو اوپر بیان ہوا اور ابونعیم نے انکو کسی کی طرف منسوب نہین کیا بلکہ پورا تذکرہ لکھنے کے بعد کہا ہو کہ انکا نام تمیم بن اُسید ہو اور بعض لوگ ابن ایاس کہتے ہین واللہ اعلم - اور امیر ابونصر نے نُذَیر یعنے ابوقتادہ عدوی کے بیان مین لکھا ہو کہ تمیم بن نذیر انسے محمد بن سیرین اور حمید بن ہلال نے روایت کی ہو پس کنیت مین انھون نے مخالفت کی اور اُسید یعنے ابورفاعہ کے بیان مین لکھا ہو کہ تمیم بن اُسید اور بعض لوگ ابن اَسید کہتے ہین مگر ضمہ زیادہ مشہور ہو اور بعض لوگ ابن اسد کہتے ہین یہ عدوی ہین بصرے مین رہتے تھے امیر ابونصر نے کہا ہو کہ شباب نے حوثرہ بن اشرس سے روایت کی ہو کہ انکا نام عبداللہ بن حارث ہو سجستان مین عبدالرحمن بن سمرہ کے ساتھ انکی وفات ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن خارجہ بن سود بن خزیمہ اور بعض لوگ انکو سواد بن خزیمہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بن عدی بن عمرو بن سبا کہتے ہین - ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو انکی کنیت ابورقیہ
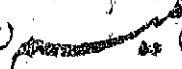
انکی ایک بیٹی تھیں جنکا نام رقیہ تھا انکے سوا اور کوئی اولاد انکی نہ تھی ۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ (انکے دادا کا نام) خارجہ بن سواد ہی اور اسکے سوا اور کچھ منقول نہیں ہوا اور ہشام بن محمد نے کہا ہو کہ تمیم بیٹے ہیں اوس بن خارجہ بن سود بن جذیمہ بن ذراع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم بن عدی بن حارث بن مرہ بن ادد بن زید بن یشجب بن عریب بن زید بن کہلان بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان کے پس انھوں نے سبا اور عمرو کے درمیان میں کئی پشتیں قائم کردیں اور دوسرے ناموں میں بھی تغیر کردیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو ۔

انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جساسہ[۱] کی حدیث بیان کی تھی اور وہ صحیح حدیث ہے ۔ انسے عبداللہ بن وہب اور سلیمان بن عامر اور شرحبیل بن مسلم اور قبیصہ بن ذویب نے روایت کی ہو ۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے قصص[۲] و حکایات بیان کیے انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسکی اجازت چاہی تھی تو آپ نے انھیں اجازت دیدی تھی ۔ یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے مسجد میں چراغ روشن کیے ۔ یہ ابونعیم کا قول ہو ۔ انھوں نے فلسطین میں قیام کیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں فلسطین میں مقام عینون معافی میں دیا تھا اور ایک تحریر انھیں لکھدی تھی یہ مقام اب تک بیت المقدس کے پاس مشہور ہو ۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ پہلے مدینہ میں رہتے تھے پھر حضرت عثمان کی شہادت کے بعد شام چلے گئے تھے یہ پہلے نصرانی تھے سنہ ۹ ہجری میں اسلام لائے ۔ نماز تہجد بہت پڑھا کرتے تھے ایک شب کو (نماز تہجد پڑھنے) کھڑے ہوے یہانتک کہ صرف ایک آیت پر صبح کردی روتے جاتے تھے اور رکوع کرتے تھے اور سجدہ کرتے تھے وہ آیت یہ تھی ۔ ام حسب الذین اجترحوا السیات الآیہ

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی اسناد سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالمغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شرحبیل بن مسلم خولانی نے بیان کیا کہ روح بن زنباع تمیم داری کی زیارت کو گئے تو انھیں دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے کے لیے جو صاف کر رہے ہیں اور انکے گھر والے سب انکے گرد بیٹھے ہوے ہیں روح نے انسے کہا کہ کیا ان لوگوں میں کوئی ایسا نہ تھا جو اس کام کو کر دیتا انھوں نے کہا ہاں (تھا) مگر میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہو کہ جو مسلمان اپنے گھوڑے کے لیے جو تیار کرے اور اُسکو کھلائے اللہ ہر دانہ کے عوض میں اُسکے لیے نیکیاں لکھتا ہو ۔ اس حدیث کو طاہر بن روح بن زنباع نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے کہا

---

[۱] جساسہ ایک جانور کا نام ہو اسکو جساسہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ ادھر ادھر کی خبروں کا تجسس کرکے دجال سے جاکر بیان کرتا ہو اسکا مفصل تذکرہ احادیث میں ہو ۱۲

[۲] قصص و حکایات سے چھوٹے قصے کہانیاں مراد نہیں ہیں بلکہ وہ عبرت انگیز اور نصیحت آمیز واقعات مراد ہیں ۱۲
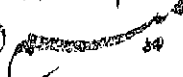
میرا گذر تمیم داری پر ہوا اور وہ اپنے گھوڑے کے لیے جَو تیار کر رہے تھے تو میں نے اُنسے کہا الخ - انکی روایت سے اور احادیث بھی ہیں - بہت خوش وضع اور خوش پوش تھے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن عمرو بن حارثہ بن کعب بن زید مناۃ بن حارث بن خزرج - احد میں شریک تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن جراشہ ثقفی ہیں - ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے اور اُنسے مروی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قبیلۂ ثقیف کے وفد کے ساتھ آیا تھا ہم سب لوگ اسلام لائے اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لیے ایک تحریر لکھدیں جسمیں چند باتوں کی اجازت ہو حضرت نے فرمایا تم خود لکھ لاؤ جو تمہاری سمجھ میں آئے پھر اسکو میرے پاس لاؤ (حضرت علی مرتضی سے ہم نے کہا آپ لکھ دیجیے چنانچہ وہ لکھنے بیٹھے) ہمنے اُس تحریر میں اپنے لیے سود اور زنا کی اجازت مانگی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسکے لکھنے سے انکار کر دیا پس ہم خالد بن سعید بن عاص کے پاس گئے (اور اُنسے لکھنے کے لیے کہا) علی نے اُنسے کہا کہ تم جانتے ہو تمکو کیا لکھنا پڑیگا سعید نے کہا جو کچھ یہ لکھواینگے میں لکھدونگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم دینے کے لیے مختار ہیں چنانچہ (انھوں نے لکھدیا اور) ہم وہ تحریر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے آپ نے پڑھنے والے سے فرمایا کہ اسکو پڑھو چنانچہ جب وہ سود کے بیان پر پہونچا تو آپ نے فرمایا کہ اس تحریر کے اس مقام پر میرا ہاتھ رکھدو پس آپ نے اپنا ہاتھ اُسپر رکھکر فرمایا یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا الآیہ بعد اسکے اُس عبارت کو آپ نے مٹا دیا ہمارے دل میں اطمینان آگیا اور ہم نے پھر آپ سے نہیں کہا پھر جب زنا کے بیان پر پہونچا تو آپ نے اپنا ہاتھ اُسپر رکھکر فرمایا ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ الآیہ بعد اُسکے آپ نے اُسے مٹا دیا اور حکم دیا کہ اب یہ تحریر ہم لوگوں کو لکھکر دیدی جائے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قرشی سہمی - حبش کے مہاجرین میں سے تھے اور سرزمین شام کی مقام اجنادین میں شہید ہوئے یہ بھائی ہیں سعید اور ابو قیس اور عبد اللہ اور سائب کے یہ سب بیٹے حارث کے تھے - یہ سب لوگ اسلام لائے تھے - انکا ایک چھوٹا بھائی اور تھا جو بدر کے دن گرفتار کر لیا گیا تھا - انکا باپ حارث (مسلمانوں کے ساتھ

ترجمہ اے مسلمانو اللہ سے ڈرو اور جسقدر سود (تمہارا لوگوں کے ذمہ) باقی رہگیا ہے اُسکو چھوڑ دو ۱۲ ترجمہ زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ وہ بیحیائی ہے ۱۲

مسخر اپن کرنے والوں میں تھا اور یہ وہی ہو جسکو لوگ ابن الغیطلہ کہتے تھے غیطلہ اسکی ماں کا نام تھا وہ قبیلہ کنانہ سے تھی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ ابن اسحاق نے مہاجرین حبش میں تمیم کا ذکر نہیں کیا بلکہ انکے عوض میں بشر بن حارث کا ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حجر کنیت انکی ابو اوس اسلمی۔ یہ قبیلہ اسلم کی بستی میں عرج کی طرف سے آکے اُترا کرتے تھے۔ یہ محمد بن سعد کاتب واقدی کا قول ہو۔ یہ تمیم بُریدہ بن سفیان کے دادا ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ ابن سعد کو وہم ہو گیا صحیح وہ ہو جو ایاس بن مالک بن اوس بن عبداللہ بن حجر نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا اوس سے روایت کیا ہو کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ہجرت انکی طرف سے ہو کر گذرے تو انھوں نے اپنے غلام مسعود کو حضرت کے ہمراہ کر دیا تھا اوس کے نام میں یہ واقعہ بیان ہو چکا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حمام انصاری۔ جنگ بدر میں شہید ہوئے۔ اور انکے اور انکے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات[1]۔ انکا ذکر ابن مندہ نے کیا ہو اور اسکو محمد بن مروان سے انھوں نے محمد بن سائب سے انھوں نے ابو صالح سے انھوں نے ابن صالح سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہو۔

ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض وہم کرنے والوں نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انمیں تصحیف کر دی ہو انکا نام عمیر بن حمام ہو۔ حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ کی اولاد سے ہیں۔ انکے نام میں جس شخص نے تصحیف کی وہ محمد بن مروان سدی ہیں اور بعض لوگوں نے اس تصحیف میں انکی پیروی کر لی ہو انکا تذکرہ انشاء اللہ عمیر کے بیان میں آئیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

خراش بن صمہ انصاری کے غلام تھے اپنے آقا خراش کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک تھے انکا تذکرہ عروہ بن زبیر نے اور زہری نے اُن لوگوں میں کیا ہو جو جنگ بدر و احد میں شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور خباب غلام عتبہ بن غزوان کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ بن زید جہنی اسلام لائے

[1] ترجمہ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انکو مردہ نہ کہو ۱۲

اور حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور درخت کے نیچے آپ سے بیعۃ الرضوان کی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے - اور ہشام نے انکا تذکرہ جمہرہ میں لکھا ہے -

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن زید - عبد اللہ بن زید انصاری مازنی کے بھائی ہیں - کنیت انکی ابو عباد ہے - انکا شمار اہل مدینہ میں ہے انسے انکے بیٹے عباد نے روایت کی ہے - ہمیں یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی شیبہ نے اور ابو بشر یعنے بکر بن خلف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن ابی ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الاسود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عباد بن تمیم نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو فرمایا اور اپنے دونوں پیروں پر پانی پھیر لیا اور نیز انسے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کسی شخص کو حالت نماز میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا اُسے حدث ہو گیا آپ نے فرمایا اسکا وضو نجائیگا جب تک کہ وہ آواز نہ سنے یا اُسے بو نہ معلوم ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ تمیم انصاری مازنی جو عباد کے والد تھے بعض لوگ انکا نام تمیم بن زید کہتے ہیں اور بعض لوگ تمیم بن عاصم کہتے ہیں انکی کنیت ابو الحسن ہے انسے انکے بیٹے عباد نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے وضو کیا اور پانی اپنے پیروں پر پھیر لیا یہ حدیث ضعیف السند ہے - اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے جو روایت کی ہے وہ صحیح ہے اور میں تمیم کو صرف اسی روایت کے ذریعہ سے جانتا ہوں حالانکہ اس روایت میں و نیز انکے صحابی ہونے میں کلام ہے پھر ابو نعیم نے انکے بھائی کے بیان میں لکھا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن ہے انصاری مازنی ہیں مازن بن نجار کی اولاد سے - مشہور کنیت انکی ابن ام عمارہ تھی - احد میں شریک ہوئے اور بدر میں شریک نہیں ہوئے پھر ابو نعیم نے کہا ہے کہ انسے انکے بھتیجے عباد بن تمیم نے روایت کی ہے - پس جب ابو نعیم عباد کی روایت کو انکے چچا سے صحیح کہتے ہیں پھر وہ تمیم کو کیوں نہیں جانتے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد تمیمی - یہ قبیلہ تمیم کے وفد میں تھے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا تھا یہ سب لوگ اسلام لائے - ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے -

ف۵۱ اصل الفاظ عربی کا یہ ہے مسح الماء علی رجلیہ - ہمارے زمانہ کے بعض دھوکا دینے والوں نے اپنے رسالۃ الوضو میں اسی مسح کے الفاظ بعض حدیثوں سے نقل کر کے ظاہر کیا ہے کہ اہلسنت کے یہاں بھی وضو میں پیرون کا مسح آیا ہے ۱۲

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ - انکی حدیث خالد حذار نے بواسطہ ایک شخص کے انسے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا اس حال مین کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ یکایک ایک شخص آپکے پاس سے لوٹا مینے اُنسے پشت کی طرف سے دیکھا کہ وہ عمامہ باندھے ہوے تھا اُسنے اپنا عمامہ کچھ پیچھے بھی لٹکایا تھا مینے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ کون شخص ہو آپنے فرمایا کہ یہ جبریل علیہ السلام ہین انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ تابعین مین بھی ایک شخص تمیم بن سلمہ ہین وہ ابو الزبیر سے اور تابعین سے روایت کرتے ہین مین انکو ان تمیم کے علاوہ سمجھتا ہون واللہ اعلم - اور ابو موسی نے کہا ہو کہ ہمین ابو زکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد بن عیسی وراق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبید اللہ بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مسعر نے زیاد بن فیاض سے انھون نے تمیم بن سلمہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر (رکوع سجدے سے) اُٹھا لیتا ہو اس بات سے نہین ڈرتا کہ اللہ تعالی اسکا سر گدھے کے سر کے مثل کر دیگا -

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو کنیت انکی ابو الحسن - مازنی - حضرت علی بن ابی طالب کی طرف سے مدینہ کے حاکم تھے جبکہ سہل بن حنیف (حاکم مدینہ) حضرت علی کے پاس عراق چلے گئے - اس مضمون کو ابو نعیم نے اپنی سند سے ابن اسحاق تک نقل کیا ہو اور ابو موسی نے ابو حفص بن شاہین سے نقل کیا ہو کہ انھون نے کہا تمیم یعنے ابو الحسن بن عبد عمرو بن قیس بن محرث بن حارث ابن ثعلبہ بن مازن بن نجار - انکا تذکرہ محمد بن ابراہیم نے محمد بن یزید سے انھون نے اپنے راویون سے نقل کیا ہو - انکا تذکرہ ابو نعیم نے اور ابو موسی نے لکھا ہو کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ اس سے مفصل آئیگا -

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

غنمی - بنی غنم بن سلم بن مالک بن اوس بن حارثہ انصاری اوسی بدری کے غلام تھے یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہو - ابو عمر نے کہا ہو کہ بالاتفاق سب قائل ہین کہ یہ جنگ بدر اور احد مین شریک ہوے اور ابو عمر نے لکھا ہو کہ ہشام نے بیان کیا ہو کہ یہ سعد بن خیثمہ کے غلام تھے اور سعد بنی غنم کے سردار تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)
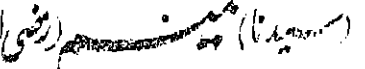
ابن غیلان بن سلمہ ثقفی - انکا نسب انکے والد کے بیان مین آئیگا - بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے - انسے انکے بیٹے فضل نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابو سفیان بن حرب کو اور مغیرہ بن شعبہ کو اور ایک اور شخص کو جو انصاری تھا یا خالد بن ولید تھے بھیجا اور انھین حکم دیا کہ قبیلۂ ثقیف کے بُت کو توڑ ڈالین (اور وہان ایک مسجد بنادین) ان لوگون نے عرض کیا کہ یارسول ہم اُنکی مسجد کہان بنائین آپ نے فرمایا جہان انکا بتخانہ ہو تاکہ اللہ کی پرستش اُس مقام پر کی جائے جہان اُسکی پرستش نہوتی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث انصاری۔ اوسی۔ حارثی۔ احد مین اپنے والد معبد کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے انکے والد کے ذکر مین کیا ہے۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن نسر بن عمرو۔ انصاری خزرجی۔ بنی خزرج مین سے ہین۔ اُحد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابن ماکولا نے کیا ہے اور انکو نسر کے نام مین ذکر کیا ہے اور انھون نے سفیان بن نسر کا بھی ذکر کیا ہے اور ان دونون کو علحدہ علحدہ لکھا ہے۔ اور ابن کلبی نے لکھا ہے کہ سفیان بن نسر بن عمرو بن حارث بن کعب بن زید مناۃ بن حارث بن خزرج بدر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے ابو عمر نے سفیان کے نام مین انکا ذکر کیا ہے۔ تمیم کے نام مین کسی نے انکا ذکر نہین کیا۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ اور بعض لوگ ابن زید کہتے ہین۔ انکا حال کچھ معلوم نہین۔ ابو الملیح رقی نے ابو ہاشم جعفی سے انھون نے تمیم بن یزید سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم مسجد قبا مین گئے فجر کی روشنی خوب پھیل گئی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو حکم دیا تھا کہ نماز پڑھادیا کرین اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

ابن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج بن حارثہ۔ جنگ بدر مین شریک تھے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی کہا ہے کہ یہ خدری ہین اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ خدارہ بن عوف کی اولاد سے ہین جو خدرہ کے بھائی تھے۔ اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ یہ تمیم بیٹے ہین یعار بن نسر بن عمرو انصاری خزرجی کے احد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے انھون نے کہا ہے کہ علی بن عمر دارقطنی نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ مین کہتا ہون کہ ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

(سیدنا) تمیم (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انسے [illegible] نے انکے قصہ مین ایک حدیث روایت کی ہے مگر وہ حدیث صحیح نہین ہے

ابو عمرو نے لیث بن سعد سے انھون نے موسی بن علی سے انھون نے یزید بن حصین سے انھون نے تمیم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سبا کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ عورت ہے یا مرد اسکے بعد انھون نے پوری حدیث ذکر کی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

باب التاء مع الواو و مع الیاء

(سیدنا) توام (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو دخان ہے - انکی حدیث عباس انرسی نے ہذیل بن مسعود سے انھون نے شعبہ بن دخان بن توام سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شعر موزون کلام عرب کا نام ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) تیہان (رضی اللہ عنہ)

ابو الہیثم بن تیہان کے والد ہین - محمد بن جعفر مطین نے ہناد بن سری سے انھون نے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انھون نے ابو الہیثم بن تیہان سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اثنائے سفر خیبر مین عامر بن اکوع سے یہ فرماتے ہوے سنا [اکوع کا نام سنان ہے] کہ ہمین کچھ اپنے اشعار سناؤ تو عامر اتر پڑے اور انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رجز پڑھنا شروع کیا اور یہ اشعار پڑھے [۱]

واللہ لولا اللہ ما اہتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا

ہم سے یہ حدیث ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک اسی کے مثل بیان کی یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ یہ صحیح ہے کہ اس حدیث کو ابراہیم بن ابی الہیثم اپنے والد سے روایت کرتے ہین - ابو نعیم نے انکی حدیث محمد بن سوقہ سے انھون نے اسعد بن تیہان سے روایت کی ہے جو ہم اسکے بعد والے تذکرہ مین ذکر کرینگے انھون نے ان دونون کو ایک کر دیا ہے اور ابن مندہ نے انھین دو قرار دیا ہے -

(سیدنا) تیہان (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک مجہول شخص ہین - ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکی حدیث کی سند مین کلام ہے - ابو عبد اللہ جعفی نے محمد بن سوقہ سے انھون نے

[۱] ترجمہ قسم اللہ کی اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے پس اے اللہ تو ہم پر اطمینان نازل کر اور جب ہم (دشمن سے) مقابلہ کرین تو (زمین پر) ثابت قدم

اسعد بن تیہان انصاری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپنے مؤذن کی آواز سنکر ویسا ہی فرمایا (یعنے یہ کہ ہمین اپنے شعر سناؤ) ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ حدیث غریب ہو صرف اسی سند سے مروی ہو صرف ابن مندہ نے اس تذکرہ کو لکھا ہو اور ابو نعیم نے اس حدیث کو تیہان والد ابو الہیثم کے بیان مین لکھا ہو اور کہا ہو کہ اس حدیث مین اور اس حدیث مین جو اس سے پہلے گذر چکی کلام ہو۔

حرف الثاء ۔ باب الثاء والالف

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن اثلہ انصاری اوسی۔ خیبر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہید ہوے انکا تذکرہ عبدان نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب ثقفی کے غلام تھے جو بنی زہرہ بن کلاب کے غلام تھے۔ ثابت مہاجرین مین سے تھے پھر مصر چلے گئے تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ یہ عبدان کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن اقرم بن ثعلبہ بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن غنم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی۔ یہ عمرہ بن جناب بن عدی بلوی کے چچازاد بھائی ہین انصار سے انکی حلف کی دوستی تھی۔ عروہ اور موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے اور غزوہ موتہ مین جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے پھر جب عبد اللہ بن رواحہ شہید ہوے تو جھنڈا انھین دیا گیا مگر انھون نے وہ جھنڈا خالد بن ولید کو دیدیا اور کہا کہ تم فن حرب کو مجھسے زیادہ جانتے ہو۔ یہ ثابت ۱۱ھ ہجری مین قتال مرتدین مین شہید ہوے اور بعض لوگ کہتے ہین ۱۲ھ ہجری مین انکو طلیحہ اسدی نے قتل کیا تھا اور عکاشہ بن محصن بھی انھین کے ہمراہ شہید ہوے تھے طلیحہ اور اسکے بھائی نے ملکے ان دونون کو قتل کیا اسکے بعد طلیحہ مسلمان ہو گئے تھے۔ اور عروہ نے کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا تھا اسکے سردار ثابت بن اقرم تھے اسی واقعہ مین ثابت بن اقرم شہید ہوے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن جذع۔ جذع کا نام ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن

تزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم السلمی - ابن اسحاق نے کہا ہو کہ یہ ثابت بیعت عقبہ میں شریک تھے اور زہری نے کہا ہو کہ یہ بدری ہیں - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ انصاری - جنگ بدر میں شریک تھے - انکا شمار اہل بصرہ میں ہو - انسے حارث بن یزید نے روایت کی ہو کہ انہوں نے کہا یہود کی عادت تھی کہ جب انکا کوئی چھوٹا بچہ مرجاتا تو کہتے کہ یہ صدیق ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی تو آپنے فرمایا کہ یہود جھوٹ بولتے ہیں اللہ تعالی جب کسی جان کو ماں کے پیٹ میں پیدا کرتا ہو تو اسیوقت وہ شقی و سعید (بھی لکھدیتا) ہو پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ہو اعلم بکم اذ انشاکم من الارض و اذ انتم اجنۃ فی بطون امہتکم الآیہ - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان بن عمرو - بنی عدی بن نجار سے ہیں - انکی کوئی اولاد نہ تھی - بدر میں شریک تھے - یہ زہری کا قول ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن نعمان بن خنسا بن عسیرہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک - بنی تیم اللہ سے ہیں - انکا نسب ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہو - اور ابوعمر نے کہا ہو کہ یہ ثابت بیٹے ہیں خالد بن نعمان بن خنسا بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار کے جنگ بدر میں شریک تھے - یہ اور ابوایوب عبد بن عوف میں جا کے ملجاتے ہیں - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو - ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں بنی غنم سے ثابت بن خالد بن نعمان کا ذکر کیا ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ موسی بن عقبہ نے انکو بنی تیم اللہ سے لکھا ہو اور ابن اسحاق نے شرکائے بدر میں ابن اسحاق کی طرح انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ بنی تیم اللہ سے ہیں -

میں کہتا ہوں بیشک ابن مندہ نے یہ گمان کیا ہو کہ بنی غنم اور ہیں اور بنی تیم اللہ اور ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہو - غنم بیٹے ہیں مالک ابن نجار کے اور نجار کا نام تیم اللہ ہو نام انکا تیم اللات تھا مگر تیم اللہ مشہور ہوا نجار انکا لقب ہے انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے - یہ ثابت احد میں بھی شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیر معونہ میں شہید ہوئے - واللہ اعلم -

---

سالہ یعنی لفظ علم سے یہ بات کہتے ہیں وہ چھوٹے بچہ کی بابت علیاء اسلام مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ سب ناجی ہیں بعض کہتے ہیں قطعا سب ناجی نہیں ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہو حنفیہ کا مسلک اس بارے میں سکوت ہے ۱۲ اسلام ترجمہ وہ (اللہ) تمہیں خوب واقف ہو جبکہ اسنے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جبکہ تم اپنی ماں کے شکم میں بچے تھے ۱۲

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن خنسا بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری - صرف واقدی کے قول کے موافق یہ جنگ بدر میں شریک تھے - انکا تذکرہ ابوعمر نے اور ابوموسی نے لکھا ہی - ابوموسی نے کہا ہی کہ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے ثابت بن خالد بن نعمان بن خنسا کا ذکر لکھا ہی جو بنی تیم اللہ سے تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوے - میں نہیں سمجھتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور ہیں -
میں کہتا ہوں کہ بلاشک یہ اور ہیں کیونکہ نسب میں باپ دادا کا نام مختلف ہی پھر ثابت بن خالد بنی مالک بن نجار سے ہیں اور یہ بنی عدی بن نجار سے ہیں - پس میں نہیں سمجھتا کہ یہ بات ابوموسی پر کیونکر مشتبہ ہوگئی -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن وحداح - اور بعض لوگ کہتے ہیں دحداحہ بن نعیم بن غنم بن ایاس - کنیت انکی ابوالدحداح ہی - بنی انیف میں سے ہیں یا بنی عجلان میں سے - بنی زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کے حلفا میں سے ہیں - محمد بن عمر واقدی نے کہا ہی کہ عبداللہ بن عمار خطمی کہتے تھے کہ ثابت بن دحداح احد کے دن سامنے آئے اور مسلمان اسوقت متفرق ہو رہے تھے اور پریشان تھے پس یہ پکارنے لگے کہ اے گروہ انصار میرے پاس آؤ میں ثابت بن دحداحہ ہوں اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مقتول ہوگئے (تو ہو جانے دو) اللہ زندہ ہی کبھی نہ مریگا لہذا تم اپنے دین کی طرف سے لڑو اللہ تمہیں غالب کریگا اور تمہاری مدد کریگا چنانچہ ایک جماعت انصار کی انکے پاس جمع ہوگئی اور وہ مسلمانوں کو اپنے ساتھ لیکے (کفار پر) حملہ کرنے لگے - انکے مقابلہ پر کافروں کا ایک سخت لشکر آیا جسمیں انکے سردار تھے خالد بن ولید اور عمرو بن عاص اور عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن خطاب یہ سب لوگ ملکر ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے ثابت پر خالد بن ولید نے نیزہ سے حملہ کیا اور نیزہ انکے پار کر دیا کہ یہ جان بحق ہوگئے گر پڑے اور انکے ساتھ اور جس قدر انصار تھے وہ بھی شہید ہوگئے پس اسی وجہ سے کہا جاتا ہی کہ اُس دن سب مسلمانوں کے آخر میں یہی لوگ شہید ہوے - واقدی نے کہا ہی کہ ہمارے بعض راوی کہتے تھے کہ ثابت اُن زخموں سے اچھے ہوگئے تھے اور اپنے بستر پر انکا انتقال ہوا تھا اسی زخم کی وجہ سے جو اُسدن اُنھیں لگا تھا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیبیہ سے لوٹتے وقت یہ زخم کھل گیا تھا - اور سماک بن حرب نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہی کہ انھوں نے کہا ہم نے ابن دحداح پر جو انصار کے ایک شخص تھے نماز پڑھی پھر جب ہم انکی نماز سے فارغ ہوے تو ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا لے آیا اور آپ اُسپر سوار ہو کے لوٹ آئے یہ روایت بھی اُسی قول کی تائید کرتی ہی کہ وہ اپنے بستر پر مرے - ہم نے انکا تذکرہ انکی کنیت میں کیا ہی -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن دینار - ابراہیم بن جنید نے کہا ہو کہ یہ ثابت بیٹے ہین عازب کے بھائی ہین براء بن عازب کے اور والد ہین عدی ابن ثابت کے - انکا تذکرہ ابو عبداللہ بن ماجہ نے اپنی سنن مین نماز کے بیان مین کیا ہو - انھون نے محمد بن یحیی سے انھون نے ہیثم بن جمیل سے انھون نے ابن مبارک سے انھون نے ابان بن تغلب سے انھون نے عدی بن ثابت سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوتے تھے تو آپکے صحابہ آپکی طرف منھ کرکے بیٹھ جاتے تھے - ابن ماجہ نے کہا ہو کہ مین اس سند کو متصل سمجھتا ہون - ابو موسی نے کہا ہو کہ عدی بن ثابت انھین ثابت کے بیٹے ہین اور ابو عمر نے ذکر کیا ہو کہ عدی بن ثابت (ان ثابت کے بیٹے نہین ہین بلکہ وہ) ثابت بن قیس بن حطیم کے بیٹے ہین واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع - عبدان نے انکا تذکرہ اپنی سند سے یزید بن حبیب سے روایت کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ابن ربیع کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حالت نزع مین مبتلا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین آواز دی مگر وہ بولے نہین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اور فرمایا کہ اگر وہ میری آواز کو سنتے تو ضرور جواب دیتے اسوقت انکی ہر ہر رگ کو موت کا صدمہ بہت شدت کے ساتھ محسوس ہو رہا ہو عورتین بھی رونے لگین اسامہ بن زید نے انھین منع کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہین انکو رونے دو مگر جس وقت انکی جان نکلجائے اسوقت پھر مین کسی رونے والی کی آواز نہ سنون - عبدان نے اس حدیث کو ایسا ہی لکھا ہو اور یہ حدیث جابر یا جبر بن عتیک کی روایت سے مشہور ہو اور اُس روایت مین یہ ہو کہ یہ واقعہ عبداللہ بن ثابت کا ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ - بنی عوف بن خزرج کی اولاد سے ہین پھر بنی حبلی مین داخل ہوگئے تھے نام انکا سالم بن غنم بن عوف بن خزرج ہو - انصاری ہین - موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور کہا ہو کہ یہ یقینی بات نہین ہو بلکہ مشکوک ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ انصاری - انکا ذکر اُس حدیث مین ہو جو قتادہ نے مرسلا روایت کی ہو کہ ثابت بن رفاعہ کے چچا جو انصار مین سے ایک شخص تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور ثابت اُس زمانے مین یتیم تھے

اور انھین کی تربیت مین تھے انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ثابت یتیم ہو اور میری تربیت مین ہو مجھے اسکے مال سے کس قدر نفع اُٹھانا جائز ہو آپ نے فرمایا اسقدر کہ تم دستور کے موافق کھالو بغیر اسکے کہ اپنا مال بچا کر انکا مال صرف کرو (یعنی جب تمھارے پاس نہو تو انکے مال سے کھالو ورنہ نہین) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن رفیع۔ بعض لوگ انکو ثابت بن رویفع کہتے ہین۔ انصاری تھے بصرہ مین رہتے تھے پھر مصر کیطرف چلے گئے تھے۔ انسے صرف حسن (بصری) نے اور اہل شام نے روایت کی ہو حسن نے روایت کی ہو کہ انھین لشکر کی سرداری اکثر ملا کرتی تھی یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خبردار غنیمت مین خیانت نکرنا (یہ بھی خیانت ہو کہ) کسی عورت سے قبل تقسیم کے نکاح کر لیا جائے بعد اسکے وہ تقسیم کے لیے حوالہ کی جائے (یہ بھی خیانت ہو کہ) کوئی شخص (مال غنیمت کا) کپڑا قبل تقسیم کے پہن لے یہانتک کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اسکو تقسیم کے لیے حوالہ کرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابو نعیم نے انکا نام صرف ثابت رفیع لکھا ہو اور ابن مندہ اور ابو عمر نے ثابت رفیع لکھکر کہا ہو کہ بعض لوگ انکو ثابت بن رویفع کہتے ہین۔

مین کہتا ہون کہ بعض علما نے ثابت رفیع کو ذکر کیا ہو اور وہی حدیث بیان کی ہو جو اوپر مذکور ہوئی اور کہا ہو کہ یہ تصحیف ہو۔ ابو سعید بن یونس نے اہل مصر کی تاریخ مین بھی ایسا ہی لکھا ہو اور کہا ہو کہ (انکا صحیح نام) ثابت بن رویفع بن ثابت بن سکن (ہو) انصاری ہین۔ انھون نے ابن ابی ملیکہ بلوی سے روایت کی ہو اور انسے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہو۔ اور حسن بصری نے ثابت بن رفیع سے جو اہل مصر مین سے تھے اور اکثر سردار لشکر کیے جاتے تھے غنیمت مین خیانت کرنیکی ممانعت روایت کی ہو ابو سعید نے کہا ہو کہ مین سمجھتا ہون کہ یہ بھی ثابت بن رویفع بن ثابت ہین انکے والد رویفع بن ثابت تھے اور میرے نزدیک یہ وہی ہین جنسے حسن (بصری) نے روایت کی بعض علما نے یہ بھی کہا ہو کہ ابو سعید اپنے شہر والون کے حال سے خوب واقف ہین اور اہل مصر کے بارے مین اکثر ائمہ انھین کی طرف رجوع کرتے ہین یہ بات بہت صحیح ہو کیونکہ ثابت بن رویفع اگر یہ نہین ہین تو پھر وہ کون ہین واللہ اعلم۔ اسی کی تائید کرتی ہو وہ روایت جو ہمسے ابو الفرج بن ابی الرجا اصفہانی نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابو بکر بن ابی عاصم تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبید اللہ بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسرائیل نے ابو یوسف سے انھون نے حسن سے انھون نے ثابت بن رویفع سے جو اہل مصر مین سے تھے اور لشکر کے سردار بنائے جایا کرتے تھے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ خبردار غنیمت مین خیانت نکرنا (یہ بھی خیانت ہو کہ) کسی عورت سے

قبل تقسیم کے نکاح کر لیا جائے پھر وہ تقسیم کے لیے واپس کی جائے یا کوئی شخص کپڑا پہنے پھر جب وہ پُرانا ہو جائے تو اُسے تقسیم کے لیے واپس کرے۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن زید حارثی۔ بنی حارث بن خزرج کی اولاد میں سے ہیں۔ انصار میں سے ہیں۔ کنیت انکی ابوزید ہے۔ یہ وہی ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ قیس بن زعورا کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن سکن بنی عدی بن نجار سے ہیں جیسا کہ انس بن مالک نے ذکر کیا ہے حضرت انس سے جب پوچھا گیا کہ قرآن کس نے کس نے جمع کیا تھا تو انھوں نے کہا کہ معاذ نے اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت نے اور میرے ایک چچا ابوزید نے۔ ہشام کلبی بھی اسی طرف گئے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن مالک بن عبد کعب بن عبد الاشہل۔ انصاری اوسی اشہلی۔ سعد بن زید کے بھائی ہیں جو جنگ [illegible] میں شریک تھے۔ کنیت انکی ابوزید ہے۔ عباس بن محمد دوری نے یحییٰ بن معین سے روایت کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ ابوزید یہ وہی ہیں جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا۔ انکا نام ثابت بن زید تھا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ سوا یحییٰ بن معین کے اور کوئی اسکا قائل ہے بعض لوگوں نے اسکے سوا اور باتیں بھی کہی ہیں عنقریب انکے متعلق اختلافات کنیت کے باب میں ابوزید کے نام میں آئینگے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے ابن معین کے قول میں اعتراض ہے کیونکہ انھوں نے اُن ابوزید کو جنھوں نے کہ قرآن جمع کیا تھا بنی عبد الاشہل سے قرار دیا ہے حالانکہ حضرت انس نے کہا ہے کہ وہ میرے چچا تھے پس وہ بنی نجار میں سے ہونگے اور بنی نجار خزرج کی ایک شاخ ہے اور بنی عبد الاشہل اوس کی شاخ ہے پس یہ بنی عبد الاشہل سے نہیں ہو سکتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ودیعہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید بن ودیعہ۔ انکا ذکر ثابت بن ودیعہ اور ثابت بن یزید کے بیان میں آئیگا۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے ثابت بن ودیعہ کے بیان میں کیا ہے۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی ہیں اور انکے بیٹے سماک اور حارث احد میں شریک تھے حارث ذی [illegible] میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن سماک بن ثابت بن سفیان بن عدی۔ یہ پوتے ہیں اُن ثابت کے جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا یہ بھی احد میں شریک تھے۔ ابن شاہین نے ان دونوں کا تذکرہ کیا ہے پس یہ ثابت اور انکے والد اور انکے دادا سب جنگ احد میں شریک تھے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن صامت انصاری۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عبادہ بن صامت کے بھائی ہیں۔ انکی حدیث اسماعیل بن ابی اویس نے ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ سے انھوں نے عبدالرحمن بن ثابت بن صامت سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی عبدالاشہل کی مسجد میں دیکھا کہ آپ ایک چادر پر بیٹھے ہوئے اور اسکو لپیٹے ہوئے تھے زمین کی خنکی کے سبب سے۔ ابن ابی حبیبہ کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے تو وہی کہا ہے جو ہم نے بیان کیا (یعنے اسماعیل) اور بعض لوگوں نے عبدالرحمن بن عبدالرحمن بن ثابت کہا ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن صامت اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ثابت بن صامت انصاری اشہلی۔ انکی حدیث انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ثابت بن صامت زمانہ جاہلیت ہی میں انتقال کر چکے ہیں انکے بیٹے عبدالرحمن البتہ صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اگر یہ اشہلی ہیں جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے تو پھر یہ عبادہ بن صامت کے بھائی نہیں ہو سکتے کیونکہ عبادہ خزرجی ہیں اور عبدالاشہل قبیلہ اوس کی شاخ ہے اور ابوحاتم بن حبان نے کہا ہے کہ ثابت بن صامت اشہلی بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں مگر اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ ہیں اور وہ فن حدیث میں ضعیف سمجھے گئے ہیں یہ قول ابوعمر کے اس بیان کی تائید کرتا ہے کہ وہ اشہلی ہیں۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عبدالرحمن کے نام میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالرحمن ابن ثابت بن صامت بن عدی بن کعب انصاری اشہلی۔ ان دونوں نے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن ثابت بن صامت بن عدی بن کعب انصاری اشہلی۔ ان دونوں نے کہا ہے کہ بخاری نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور مسلم بن حجاج نے تابعین میں۔ یہ بیان بھی اسی کی تائید کرتا ہے کہ یہ اشہلی ہیں اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ ثابت بن صامت بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل بن جشم یہ عبادہ بن صامت کے بھائی نہیں ہیں کیونکہ عبادہ اور انکے بھائی اوس قبیلہ خزرج سے ہیں اور انھوں نے اپنی سند سے علی بن مبارک صنعانی سے انھوں نے ابن ابی اویس سے انھوں نے ابن حبیبہ سے انھوں نے

عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ثابت بن صامت سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد الاشہل کی مسجد مین کھڑے ہوسکے یہ بیان انھین لوگون کی تائید کرتا ہو جو انکو عبادہ کا بھائی نہین کہتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن صہیب بن کرز بن عبد مناہ بن عمرو بن عیان بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی۔ احد مین شریک تھے طبری نے انکو ذکر کیا ہو۔ ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن ضحاک بن امیہ بن ثعلبہ بن جشم بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابو عمر نے (انکے نسب مین) سالم کو عمرو بن عوف بن خزرج کا بیٹا لکھا ہو اور کلبی نے کہا ہو کہ سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج۔ کنیت انکی ابو یزید ہو۔ شام مین رہتے تھے پھر بصرہ چلے گئے تھے۔ یہ بھائی ہین ابو جبیرہ بن ضحاک کے۔ ثابت بن ضحاک جنگ خندق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سواری پر سوار تھے اور مقام حمراء الاسد کیطرف جنگ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رہبر بھی تھے۔ یہ اُن لوگون مین ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ یہ اُس زمانے مین کم سن تھے۔ یہ سب بیان ابو عمر کا ہو مگر اسمین اعتراض ہو کیونکہ جو شخص مقام حمراء الاسد تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رہبر ہو یہ سنہ ۳ ہجری کا واقعہ ہو اور بیعۃ الرضوان سنہ ۶ ہجری کا واقعہ ہو وہ بیعۃ الرضوان مین صغیر السن کیونکر ہوگا جبکہ وہ اس سے پہلے رہبر بن چکا تھا کیونکہ رہبر تو بڑا ہی آدمی ہوتا ہو[۵] - اور ابو عمر کا یہ کہنا بھی صحیح نہین کہ وہ ابو جبیرہ کے بھائی ہین کیونکہ ابو عمر نے ابو جبیرہ کا نسب اس طرح بیان کیا ہو ابو جبیرہ بن ضحاک بن ثعلبہ انصاری اشہلی اور کلبی نے بھی انکا نسب بنی عبد الاشہل مین اسی طرح بیان کیا ہو پس یہ ابو جبیرہ کے بھائی کس طرح ہو سکتے ہین ابو جبیرہ تو قبیلۂ اوس سے ہین اور یہ ثابت قبیلۂ خزرج سے ہین اور تعجب ہو کہ ابو عمر نے اِن ثابت کو تو ابو جبیرہ کا بھائی کہدیا اور انکے بعد والے ثابت کو ابو جبیرہ کا بھائی نہین کہتے حالانکہ نسب اُن دونون کا ایک ہو پس اگر وہ انکے بعد والے ثابت کو ابو جبیرہ کا بھائی کہتے تو بہتر ہوتا۔ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ محمد بن سعد نے ثابت کا نسب اس طرح بیان کیا ہو ثابت بن ضحاک ابن امیہ بن ثعلبہ بن جشم بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج۔ مگر اور کسی نے انکی موافقت نہین کی نہ انکا کہین ذکر ہو نہ کوئی حدیث ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

[۵] یہ کلیہ صحیح نہین ہے کبھی بچون کو بھی راہ بتانے کیلئے ساتھ لے لیتے ہین خصوصاً جو بعض بچے ذہین اور سمجھدار ہوتے ہین وہ بڑون کی برابر اس کام کو انجام دیتے ہین

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبد الاشہل - ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب خلیفہ سے آگے نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ یہ ابو جبیرہ بن ضحاک کے بھائی ہیں۔ حدیبیہ میں شریک تھے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے بخاری نے اپنی کتاب میں صرف یہ ذکر کیا ہے کہ یہ حدیبیہ میں شریک تھے اور انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو ابو قلابہ نے انسے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ حدیث ابو الفرج بن یحیی بن محمود بن سعد نے ہم سے اپنی اسناد کے ساتھ مسلم بن حجاج تک بیان کی کہ وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن ابی سلام بن ابی سلام دمشقی نے یحیی بن ابی کثیر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابو قلابہ نے مجھسے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھے ثابت ضحاک نے خبر دی کہ انھوں نے درخت کے نیچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ہمیں ابو الربیع سلیمان بن محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر محمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہدبہ بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابان بن یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابی کثیر نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابو قلابہ نے بیان کیا کہ انسے ثابت بن ضحاک نے بیان کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کے سوا[1] اور کسی دین پر جھوٹی قسم کھائے تو وہ ایسا ہی ہے جیسے اُسنے کہا اور کسی شخص پر ایسی چیز کی نذر واجب نہیں ہے جو اُسکے اختیار سے باہر ہو۔ اور انسے عبد اللہ مغفل نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت[2] سے منع فرمایا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ آٹھ برس کے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ۴۵ھ میں انکی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فتنہ ابن زبیر میں انکی وفات ہوئی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ثابت ابن ضحاک بن ثعلبہ انصاری کنیت انکی ابو جبیرہ ہے ابو عثمان نے بھی انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بھائی ہیں ثابت بن ضحاک بن خلیفہ کے اور حماد بن سلمہ نے کہا ہے کہ یہ ضحاک ہیں بیٹے ابو جبیرہ کے انھوں نے نسے کی روایت میں انکا تذکرہ نہیں لکھا ابو موسی کا کلام ختم ہو گیا انھوں نے جو انکے نسب میں ضحاک ابن ثعلبہ کہا ہے یہ غلط ہے درمیان سے خلیفہ کا نام رہ گیا ہے ابو موسی کے استدراک کرنیکی

---

[1] مطلب یہ ہے لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر میں فلان کام کروں تو یہودی ہو جاؤں یا نصرانی ہو جاؤں اسطرح کی قسم سے حضرت نے منع فرمایا ۱۲

[2] مزارعت کہتے ہیں دو آدمیوں کے ملکے کھیتی کرنیکو شرکت میں چونکہ جھگڑا ہوتا ہے اسلیے پہلے ممانعت تھی پھر اجازت دیدی گئی ۱۲

کوئی وجہ نہین کیونکہ بعض راویون نے خلیفہ کا نام نکال ڈالا ہی مگر ابن مندہ نے اسکو صحیح صحیح لکھا ہی۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن طریف مرادی ثم العُرَنی - فتح مصر وغیرہ مین شریک تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہی انسے ابوسالم جیشانی نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ نے ابن یونس بن عبد الاعلی سے نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ ثابت بن طریف مرادی ثم العرنی فتح مصر وغیرہ مین شریک تھے اہل عرب سے ہین انکا صحابی ہونا ثابت ہی کیونکہ اہل عرب جب بعد مرتد[1] ہو جانے کے پھر مسلمان ہوے تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے انھین جہاد کی ترغیب دی چنانچہ اہل عرب شام اور عراق کی طرف (جہاد کے لیے) گئے جو لوگ شام گئے تھے وہ بعد فتح شام کے مصر کی طرف گئے اور مصر کو فتح کیا ان لوگون مین بعض وہ تھے جنکو شرف صحبت حاصل تھا اور بعض وہ تھے جو صحابی نہ تھے اگرچہ انھون نے زمانہ جاہلیت پایا تھا اس لیے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے عہد مین جن لوگون نے فتوحات مین شرکت کی ہی ان سب نے زمانہ جاہلیت پایا تھا کیونکہ اخیر عہد حضرت عمرؓ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً تیرہ برس بعد تک تھا پس جن لوگون نے ان دونون کے زمانے مین جنگ کی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین کبیر السن تھے واللہ اعلم - اسی وجہ سے ابونعیم نے اسکا حوالہ ابن مندہ پر کر دیا ہی اور کہا ہی کہ ایک حکایت کرنے والے نے ابوسعید سے روایت کی ہی کہ یہ صحابی ہین اور انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عاصم - ابونعیم نے کہا ہی کہ ابن عاصم نے انکا تذکرہ صحابہ مین بیان کیا ہی حالانکہ یہ تابعی معلوم ہوتے ہین ہمین ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن منصور طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد ابن صبیح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین بقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عقیل بن مدرک نے ثعلبہ بن مسلم سے انھون نے ثابت بن ابی عاصم سے نقل کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا بیشک ادنی عبادت مجاہدین فی سبیل اللہ تمام سال کے روزے اور نماز کے برابر ہی ایک عرض کرنے والے نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ادنی مجاہد کون ہی فرمایا وہ شخص جسکا کوڑا بحالت غنودگی گر جائے اور وہ اتر کے خود اسکو اٹھا لے (یہ نہ گوارا کرے کہ کسی دوسرے کو اسکے اٹھانے کی تکلیف دے) انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہی -

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب کے بعض قبیلے مرتد ہوگئے تھے خلیفہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے جہاد کیا تھا ۱۲

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن زید انصاری بدر میں شریک تھے ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید انصاری - جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ صفین میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک انصاری بنی عمرو بن مبذول سے ہیں جسر کے دن ابو عبید ثقفی کے ہمراہ ۱۵ھ ہجری میں شہید ہوے اسکو ابن مندہ نے عروہ سے اور زہری سے نقل کیا ہے اور ابو نعیم نے بھی ایسا ہی کہا ہے - عروہ نے کہا ہے کہ جو لوگ بنی عمرو بن مبذول کے انصار میں سے جسر مدائن میں سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوے انمیں ثابت بن عتیک بھی تھے میں کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں کیونکہ سعد نے مدائن میں جسر کے پاس کوئی جنگ نہیں کی ہاں ان لوگوں نے اپنی سواریوں پر سوار ہوکر دجلہ کا عبور کیا تھا جسر کا واقعہ توقس ناطف کے دن ابو عبید ثقفی والد مختار کے ساتھ ہوا ہے اسی میں ابو عبید مقتول بھی ہوے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو انصاری اوسی معاوی - عبدالرحمن اور سہل اور حارث کے بھائی ہیں - یہ سب لوگ احد میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھوں نے انکا نسب معاویہ سے آگے نہیں بیان کیا -

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن زید بن عدی بن سواد بن اشجع انصاری - بنی نجار میں سے ہیں انصار کے حلیف تھے - احد میں شہید ہوے - یہ ابن اسحاق اور زہری وغیرہ کا قول ہے - ابن مندہ نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ اسمیں خبط ہے کیونکہ انھوں نے انکا نسب قبیلۂ اشجع سے قرار دیا ہے اور انکو انصاری بنایا ہے اور کہا ہے کہ یہ بنی نجار سے تھے انصار کے حلیف تھے پس بنی نجار تو خود انصار ہی میں سے ہیں (انصار کا حلیف ہونا کیا معنے) پھر اگر انکا نسب اشجع میں ہے تو یہ بنی نجار میں نہیں ہو سکتے بنی نجار قبیلۂ اشجع کی شاخ نہیں ہے وہ تو خود انصاری ہیں پس اگر وہ انکا نسب قبیلۂ اشجع میں [illegible] اور کہتے کہ یہ انصار کے یا بنی نجار کے حلیف ہیں تو ٹھیک ہوتا - علاوہ اسکے یہ نسب تو انصار کے

نسب کے مشابہ ہو اشجع کا نسب نہیں معلوم ہوتا - اور ابو عمر نے کہا ہو کہ ثابت بن عمرو بن عدی بن سواد بن مالک بن غنم بن نجار - یہ نسب نجار تک صحیح ہو اور انھون نے کہا ہو کہ بقول جمیع علما یہ بدر مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے مگر ابن اسحاق نے انکو اہل بدر مین نہین شمار کیا - اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ ثابت بن عمرو اشجعی انصار کے حلیف ہین بدر مین شریک تھے اور عروہ بن زبیر سے شرکاے بدر مین ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد بن عصمة کا نام بھی منقول ہو جو انصار کے حلیف تھے اور قبیلۂ اشجع سے تھے - اسمین بھی اعتراض ہو کیونکہ انصار کے بہت سے حلیف خود بھی اور انکے باپ دادا بھی قبیلۂ اشجع مین بہت رہے اسوجہ سے انکی طرف ابنیت کے ساتھ منسوب ہو گئے مثال اسکی کعب بن عجرہ ہو کہ وہ بلی کی طرف منسوب تھے جیساکہ ہم انکے نام مین ذکر کرینگے پھر وہ انصار کے قبیلۂ بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب ہو گئے بعض علما انکو انصاری کہتے ہین اور بعض لوگ بلوی حلیف انصار کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انصاری ہین بسبب حلیف ہونے کے اور یہی وجہ ہو جو ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب انصار تک پہونچایا ہو اور پھر بھی انکو اشجعی لکھا ہو واللہ اعلم - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری - بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ صرف ابو نعیم نے لکھا ہو اور موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے اُن لوگون کے نام مین جو انصار کی شاخ بنی نجار سے بدر مین شریک ہوے ثابت بن عمرو بن زید بن عدی کا نام بھی روایت کیا ہو -

مین کہتا ہون کہ یہ نام وہی ہے جو اس سے پہلے تذکرہ مین گذر چکا ہو پھر مین نہین سمجھتا کہ ابو نعیم نے باوجود اسکے نسب سے واقف ہونے کے انکا تذکرہ علیحدہ کیون لکھا - اسکے متعلق وہ کوئی عذر بھی نہین کر سکتے سوا اسکے کہ انھون نے پہلے تذکرہ مین انکو اشجعی لکھا دیکھا اور انھین خیال ہوا کہ یہ بنی مالک بن نجار سے ہین اس وجہ سے اُن دونون کو انھون نے علیحدہ علیحدہ سمجھ لیا - ایسا اکثر ہوا کرتا ہو کہ علما سے نسب مین سے بعض لوگ ایک شخص کو اسکے قبیلہ کی طرف منسوب کرتے ہین اور بعض لوگ اسی شخص کو حلف کی وجہ سے دوسرے قبیلہ کی طرف منسوب کر دیتے ہین اور کبھی نسب بھی اسی قبیلہ تک پہونچا دیتے ہین جیساکہ ہم پہلے لکھ چکے ہین اسی وجہ سے ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک نہین کیا باوجودیکہ وہ ابو نعیم کی تحریر سے واقف تھے واللہ اعلم -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن خطیم بن عمرو بن یزید بن سواد بن ظفر - یہ ابو عمر کا قول ہو اور ابن کلبی نے اور ابو موسی نے کہا ہو کہ قیس بن

بیٹے ہیں خطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر کے - انصاری ہیں ظفری ہیں - ظفر ایک شاخ ہے قبیلہ اوس کی - انکا تذکرہ صحابہ میں ہے - حضرت معاویہ کی خلافت میں اُنھون نے وفات پائی - انکے والد قیس بن خطیم شاعر تھے مگر وہ بحالت شرک قبل اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائین مرچکے تھے - یہ ثابت حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل و صفین اور نہروان مین شریک تھے ثابت بن قیس کے تین بیٹے تھے عمر اور محمد اور یزید یہ تینون واقعہ حرہ مین شہید ہوے ان ثابت کی کوئی روایت نہین ہے ہان انکے بیٹے ثابت قدم راویون مین ہین - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن شماس بن زہیر بن مالک بن امرؤ القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج - انکی والدہ قبیلہ طی کی ایک خاتون تھین - انکی کنیت ابو محمد ہے انکے بیٹے کا نام محمد تھا بعض لوگ انکو ابو عبد الرحمن بھی کہتے ہین

ثابت انصار کے خطیب[1] تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے جسطرح کہ حضرت حسان آپ کے شاعر تھے ہم اسکو پہلے بیان کرچکے ہین - احد مین اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے اور جنگ یمامہ مین بایام خلافت حضرت ابو بکر صدیق شہید ہوئے ہمین ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جعفر بن احمد بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عثمان بن احمد بن سمال نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن جعفر بن زبرقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ازہر بن سعد نے ابن عون سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین موسی بن انس نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ثابت بن قیس کو نہ دیکھا تو فرمایا کہ کوئی ہے جو مجھے ثابت بن قیس کی خبر لادے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین انکی خبر لادونگا) پھر وہ شخص گیا تو انھین اُن کے گھر مین پایا اس حالت مین کہ وہ سر جھکائے ہوے بیٹھے تھے اس شخص نے پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہے ثابت بن قیس نے کہا کہ بُرا حال ہے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اپنی آواز بلند کردی تھی لہذا میرے[2] عمل حبط ہوگئے اور مین دوزخ والون مین سے ہون پس وہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آیا اور اُسنے آپ سے یہ سب حال بیان کیا (موسی بن انس کہتے تھے کہ پھر دوبارہ وہ شخص ثابت بن قیس کے پاس ایک بڑی بشارت لیکے گیا) حضرت نے فرمایا کہ جاؤ اور اُنسے کہو کہ تم دوزخ والون مین سے نہین ہو بلکہ تم اہل جنت مین سے ہو - ہمین علی بن عبید اللہ نے اور ابراہیم بن محمد نے اور ابو جعفر نے اپنی سند سے (امام) ابو عیسی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے

---

[1] خطیب کہتے ہین خطبہ پڑھنے والے کو اہل عرب کا دستور تھا کہ جب کوئی اہم کام درپیش ہوتا تو قوم کے سب لوگ جمع کیے جاتے اور جو اُنمین زیادہ باعزت و با فصیح ہوتا وہ کھڑے ہوکر سب کے سامنے تقریر کرتا - اسی تقریر کو خطبہ کہتے ہین ۱۲

[2] قران مجید مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے بولنے والون کی نسبت وارد ہوا ہے کہ وہ اس بات سے کیون نہین خوف کرتے کہ انکے عمل حبط ہو جائینگے اسی وجہ سے انھین اسقدر خوف پیدا ہوا - یہ ہے خوف خدا ۱۲

نے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کیا اچھے مرد ہین ابوبکر کیا اچھے مرد ہین عمر کیا اچھے مرد ہین ابو عبیدہ کیا اچھے مرد ہین اسید بن حضیر کیا اچھے مرد ہین ثابت بن قیس کیا اچھے مرد ہین معاذ بن جبل کیا اچھے مرد ہین معاذ بن عمرو بن جموح - انس بن مالک کہتے تھے کہ جب جنگ یمامہ کے دن لوگ بھاگے تو مینے ثابت بن قیس بن شماس سے کہا کہ اے چچا کیا آپ نہین دیکھتے اور مینے دیکھا کہ وہ حنوط[1] لگا رہے تھے انھون نے کہا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس طرح نہ لڑتے تھے تمنے اپنے ہمعصرون کی بہت بری عادت ڈالی ہی اور تمنے اپنی عادتین خراب کی ہین اے اللہ مین تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہون اُس سے جو ان لوگون یعنے کافرون نے کیا اور تیرے سامنے بیزاری ظاہر کرتا ہون اُس سے جو ان لوگون یعنے مسلمانون نے کیا بعد اسکے پھر خود انھون نے جنگ کی یہانتک کہ شہید ہو گئے اسروز یہ اور سالم غلام ابی حذیفہ بہت ثابت قدم رہے اور دونون لڑکر شہید ہو گئے حضرت ثابت اسوقت ایک نہایت نفیس زرہ پہنے ہوے تھے ایک مسلمان کا گذر انکی طرف سے ہوا اور اُسنے انکی زرہ اتار لی پس ایک مسلمان نے حضرت ثابت کو خواب مین دیکھا کہ وہ کہتے ہین مین ایک وصیت کرتا ہون خبردار تم اسکو خواب و خیال سمجھکر ٹال نہ دینا جب کل مین شہید ہوا تو ایک مسلمان کا گذر میری طرف سے ہوا اُسنے میری زرہ اتار لی اُسکی قیامگاہ سب لوگون کے پیچھے ہی اسکے خیمہ کے پاس ایک گھوڑا بڑی لمبی رسی مین بندھا ہوا ہی اُسنے زرہ کے اوپر ایک دیگ بند کر دی ہی اور دیگ پر کجاوا رکھدیا ہی پس تم خالد کے پاس جاؤ اور انسے کہو کہ وہ کسی کو بھیجکر اُس زرہ کو منگالین پھر جب تم مدینہ جانا تو خلیفہ رسول اللہ [یعنے ابوبکر] سے عرض کرنا کہ میرے اوپر اس قدر قرض ہی اور میرا فلان فلان غلام آزاد ہی چنانچہ جب وہ شخص بیدار ہوا تو حضرت خالدؓ کے پاس آیا اور انسے یہ خواب بیان کیا انھون نے زرہ لینے کو آدمی بھیجا وہ زرہ اُسی طرح ملی جسطرح انھون نے بیان کی تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی انھون نے اپنا خواب بیان کیا انھون نے بھی انکی وصیت جائز رکھی - ہمین نہین معلوم کہ انکے سوا اور کسی کی وصیت بعد موت کے جائز رکھی گئی ہو انسے انس بن مالک نے اور انکے بیٹون یعنے محمد اور یحیی اور عبد اللہ نے روایت کی ہی - حضرت ثابت کے سب بیٹے واقعہ حرہ مین شہید ہوے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن مختار بن زید بن مخلد بن حارثہ بن عمرو - یہ عامر بن لوذان بن حنظلہ کی اولاد سے ہین واقعہ حرہ مین شہید ہوے کوئی اولاد

[1] حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہی ۱۲

نہین چھوڑی ۔ انکی حدیث محمد بن بکر نے ابن جریج سے انھون نے محمد بن منکدر سے انھون نے ابوایوب سے انھون نے ثابت بن مخلد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ دنیا و آخرت مین اسکی پردہ پوشی فرمائیگا ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو ۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ کھلا ہوا وہم ہو کیونکہ ثابت قدم لوگون نے اس حدیث کو محمد بن بکر سے اسطرح روایت کیا ہو کہ محمد بن بکر ابن منکدر سے وہ مسلمہ بن مخلد سے راوی ہین اور یحیی بن ابی بکر نے اس حدیث کو ابن جریج سے روایت کیا ہو انھون نے مسلمہ بن مخلدہ کہا ہو ۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر بن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن ثابت عبیدہ بن ابجر ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کم سن تھے انکے اخیافی بھائی سمرہ بن جندب ہین ۔ یہ عدوی کا قول ہو ۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود ۔ ابوعمر نے کہا ہو کہ صفوان بن محرز کہتے تھے میرے پڑوس مین ایک شخص اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رہتے تھے مین خیال کرتا ہون کہ انکا نام ثابت بن مسعود تھا مینے انسے بہتر پڑوسی نہین دیکھا وہ پورا حال انکا بیان کرتے تھے یہ قول ابوعمر کا تھا اور ابوموسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور کہا ہو کہ انکا نام ثابت بن مسعود ہو اور نیز کہا ہو کہ عبدان نے بیان کیا ہو کہ مجھے انکی کوئی حدیث معلوم نہین صرف صفوان نے جو انکا ذکر کیا ہو وہ مجھے معلوم ہو ۔ وہ کہتے ہین کہ ابوعثمان یعنی سعید بن یعقوب بن سراج نے افراد مین انکا ذکر کیا ہو اور انسے وہ حدیث روایت کی ہو جو عبد اللہ بن مندویہ نے انسے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ ہم سے احمد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے ثابت بنانی سے انھون نے صفوان بن محرز بنانی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین مقام ابراہیم کے پیچھے (کعبہ مکرمہ مین) نماز پڑھ رہا تھا اور میرے پہلو مین ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے کھڑے ہوئے تھے انکا نام ثابت ابن مسعود تھا مین جب بلند آواز سے قراءت کرتا تھا تو وہ اپنی آواز پست کرلیتے تھے مینے انسے بہتر کوئی پڑوسی نہین دیکھا اور جب مجھسے غلطی ہو جاتی تھی تو وہ مجھے لقمہ دیدیتے تھے پھر جب مین نماز پڑھ چکا تو طواف کرنے لگا وہ مجھے ملے اور انھون نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ روحین سب لشکر کے لشکر ایک جگہ جمع تہین جنمین وہان تعارف ہوگیا انمین یہان بھی محبت ہو اور جنمین وہان اختلاف ہوا انمین یہان بھی اختلاف ہو بیشک تم ہمیشہ بہتری پر رہوگے جب تک تم روح کے موافق چلو گے ۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ ان دونون نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو تعجب ہو یہ دونون شخص حافظ حدیث تھے یہ وہم انسے کیونکر

ہوا مین خیال کرتا ہون کہ صحیح یہ ہو کہ یہ صحابی ثابت نہ تھے بلکہ ثابت بنانی راوی حدیث کہتے ہین کہ میرے خیال مین
وہ ابن مسعود تھے ورنہ احنسبہ کہتے تھے واللہ اعلم۔
مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے انکے تذکرہ مین احنسبہ لکھا ہو جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد۔ انھون نے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کی بابت سوال کیا جسکے
حسن نے اُسے فریفتہ کر لیا تھا اِس حدیث کو عبید اللہ بن عمرو نے بواسطہ ایک شخص کے جو قبیلۂ کلب سے ہین ثابت
ابن معبد سے روایت کیا ہو حالانکہ یہ وہم ہو۔ صحیح وہ ہو جو علی بن معبد وغیرہ نے عبید اللہ بن عمرو سے انھون نے عبد الملک
ابن عمیر سے انھون نے ثابت بن معبد سے انھون نے قبیلۂ کلب کے ایک شخص سے روایت کی ہو۔ ثابت بن معبد
تابعی ہین۔ کوفہ کے رہنے والے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بنی مالک بن نجار بن اوس سے ہین بدر مین شریک تھے۔
ابن مندہ نے نجار بن اوس (کی اولاد سے انھین) لکھا ہو اور اپنی سند سے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین
جو مالک بن نجار بن اوس کی اولاد سے جنگ بدر مین شریک تھے ثابت بن منذر بن حرام کا نام روایت کیا ہو۔ ابو نعیم نے
کہا ہو کہ یہ ابن لہیعہ کا وہم ہو کہ اس فہم کرنے والے نے اسپر تنبیہ نہین کی کیونکہ نجار بیٹے ہین ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے۔
مین کہتا ہون میرا خیال یہ ہو کہ ابن مندہ نے کسی ناقص کتاب مین لکھا دیکھا ہوگا من بنی مالک بن النجار اوس بن ثابت
کاتب نے نجار کے بعد ابن کا لفظ بڑھا دیا ہوگا اسکو ابن مندہ نے نجار بن اوس سمجھ لیا حالانکہ ایسا نہین ہو صحیح یہ ہو
کہ ان صحابی کا نام اوس بن ثابت بن منذر بن حرام ہو مالک بن نجار کی اولاد سے ہین حسان بن ثابت کے بھائی
ہین انکا تذکرہ اوس کے بیان مین ہو چکا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن امیہ بن امرء القیس۔ کنیت انکی ابو حبہ بدری ہو۔ فتح مصر مین شریک تھے اسکو ابن مندہ نے ابو سعید
ابن یونس سے نقل کیا ہو ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض راویون نے ذکر کیا ہو کہ کنیت انکی ابو حبہ بدری ہو اور ابو سعید بن یونس نے
روایت کی ہو کہ یہ فتح مصر مین شریک تھے۔ اور زہری نے ابن حزم سے روایت کی ہو کہ حضرت ابن عباس
اور ابو حبہ انصاری کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے تذکرہ مین فرمایا کہ پھر مین اوپر چڑھایا گیا

ایسا تھا کہ میں ایک میدان میں پہونچا جہان قلموں کے کشش کی آواز میں سنتا تھا- ابو عمر نے یہ تذکرہ نہیں لکھا ہان کنیت کے بیان میں ابو حبہ انصاری بدری کا ذکر کیا ہی اور اسکے نام اور کنیت میں اختلاف بھی بیان کیا ہی بعض روایتوں میں انکا نام ثابت بن نعمان ذکر کیا ہی - یہ اخیافی بھائی ہین سعد بن خیثمہ کے - اور ابن ماکولا نے ابن برقی سے انھوں نے ابن یونس سے نقل کیا ہی کہ انکا نام ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہی کنیت انکی ابو حبہ ہی ابن اسحاق نے انکا ذکر شہداے احد میں کیا ہی اور انکی کنیت ابو حبہ بتائی ہی اور انکو بنی عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف کی طرف منسوب کیا ہی پس اگر یہ احد کے دن شہید ہو گئے تھے تو انسے متصل روایت صحیح نہیں ہی واللہ اعلم - حبہ کی لفظ مین اختلاف ہی کہ بے کے ساتھ ہی یا نون کے ساتھ کنیت میں انشاء اللہ اسکا بیان ہوگا- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن حارثہ بن عبد رزاح بن ظفر - انصاری اوسی - قبیلہ بنی ظفر سے ہین - انکا تذکرہ صحابہ مین کیا جاتا ہی ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی-

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر - انصاری ہین ظفری ہین صحابہ مین انکا تذکرہ ہوتا ہی - یہ ابو عمر کا قول ہی اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنیکی غرض سے انکا ذکر لکھا ہی اور کہا ہی کہ ثابت بن نعمان - عبدان نے اور شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور ابن شاہین نے کہا ہی ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر ابو موسی نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکو ثابت بن نعمان بن حارثہ بن عبد رزاح بن ظفر کہتے ہین نیز انھون نے کہا ہی کہ عبدان نے انکا نسب اس طرح لکھا ہی ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف ابن مالک بن اوس - کنیت انکی ابو الصباح ہی انھون نے اپنی سند سے موسی بن عقبہ سے انھون نے زہری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ انصار کی شاخ بنی عمرو بن عوف سے پھر بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے ثابت بن نعمان جنکی کنیت ابو الصباح تھی جنگ بدر میں شریک تھے اور جنگ خیبر مین شہید ہوے - عبدان نے کہا ہی کہ ابن اسحاق کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جو لوگ خیبر مین شہید ہوے اور انھون نے پورا قصہ بیان کرکے آخر میں سے کہا کہ (انھین سے) ابو الصباح یعنی ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف ہین - اور حافظ ابو عبد اللہ بن مندہ نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہی ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس اور انھون نے کہا ہی کہ کنیت انکی ابو حبہ بدری ہی پس گویا یہ نسب علاوہ اسکے ہین یہانتک ابو موسی کا کلام تھا-

میں کہتا ہوں کہ ابو موسی نے ابن شاہین سے اسی تذکرہ میں ثابت بن نعمان کا نسب ویسا ہی نقل کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے یعنے ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگ انکو ثابت بن نعمان بن حارث ابن عبد رزاح بن ظفر کہتے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگ انکو ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کہتے ہیں کنیت انکی ابو الصباح ہے پس یقیناً ابو موسی نے اور ابن شاہین نے ان تینوں نسبوں کو ایک شخص کا نسب سمجھ لیا اسی لیے ان تینوں کو ایک ہی تذکرہ میں جمع کر دیا۔ پہلے دونوں نسبوں کے ایک سمجھ لینے میں تو وہ معذور سمجھے جاسکتے ہیں کیونکہ وہ دونوں نسب ایک ہی قبیلہ کے ہیں یعنے قبیلہ ظفر کے مگر در حقیقت یہ بھی کوئی عذر نہیں کیونکہ ایک تو بنی سواد بن ظفر کا نسب ہے اور دوسرا بنی عبد رزاح بن ظفر کا ہے۔ لیکن تیسرا نسب تو بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف کا ہے اسمیں تو کوئی عذر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ظفر اور ثعلبہ سوا مالک بن اوس کے اور کسی جگہ متفق نہیں ہیں پس کیونکر دونوں کے ایک ہونیکا شبہ ہو سکتا ہے اس قسم کا شبہ بہت بعید ہے باقی رہے وہ دونوں نسب جو ظفر تک پہونچتے ہیں تو ابو عمر نے اُن دونوں میں فرق ظاہر کر دیا ہے جیسا کہ ہم نے انسے نقل کیا اور انھوں نے علیحدہ علیحدہ لکھا ہے ایک کو ثابت بن نعمان بن حارث بن عبد رزاح بن ظفر لکھا ہے اور دوسرے کو ثابت بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد ابن ظفر لکھا ہے۔ اور حق بھی یہی ہے کیونکہ ان دونوں کے درمیان میں کوئی ایسا علاقہ نہیں ہے جس سے یہ دونوں ایک سمجھ لیے جائیں سوا اسکے کہ یہ دونوں ظفر میں جاکے ملجاتے ہیں اور یوں تو ہر قبیلہ سے ایک جماعت صحابہ کی نکلی ہے لہذا اس بنا پر سب کو ایک کر دینا چاہیے کیونکہ وہ سب کسی نہ کسی قبیلہ میں جاکے ملجاتے ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن ہزال بن عمرو انصاری۔ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن خزرج سے ہیں جو حبلی کی ایک شاخ ہے۔ جنگ بدر میں شریک تھے یہ بیان زہری کا ہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یہ بیان ابن مندہ کا ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں بدر میں اور تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یونس ابن بکیر نے ابن اسحاق سے اُن لوگوں کے نام میں جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا بنی سالم ابن عوف سے ثابت بن ہزال ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن وائلہ جنگ خیبر میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر[1] لکھا ہے۔

---

[1] مختصر لکھنے کی وجہ ظاہر ہے جو صحابہ حضرت کی حیات ہی میں وفات پاگئے یا شہید ہوگئے اُن سب کے حالات باستثنائے شاذ و نادر اسی طرح مختصر ملے ہیں ۱۲

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعہ بن جذام - بنی امیہ بن زید بن مالک میں سے ہیں عمرو بن عوف کی اولاد سے ہیں انصاری ہیں اوسی ہیں - کنیت انکی ابو سعد ہے - انکے والد منافقین میں سے تھے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے - یہ بیان ابن مندہ کا ہے انھوں نے محمد ابن سعد کاتب واقدی سے اسکو نقل کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ (انکا نام) ثابت بن زید بن ودیعہ (ہے) جیسا کہ ہم بعد اس تذکرہ کے لکھیں گے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام ثابت بن ودیعہ ہے اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں یہ ثابت بیٹے ہیں زید بن ودیعہ بن عمرو بن خزرج اکبر کے - انصاری ہیں واقدی نے کہا ہے کہ کنیت انکی ابو سعد ہے یہ کوفی ہیں انسے زید بن وہب نے اور عامر بن سعد نے اور براء بن عازب نے سوسمار[1] کے متعلق انکی حدیث روایت کی ہے جسمیں لوگ بہت اختلاف کرتے ہیں مگر انکی حدیث پالے ہوئے گدھوں کی بابت خیبر کے دن صحیح ہے - ہمیں ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن علی صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک لشکر میں تھے ہم نے کچھ سوسمار میں پائیں ایک سوسمار ہم نے انمیں سے بھونی اور میں اُسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گیا اور اُسے آپکے سامنے رکھدیا آپنے ایک لکڑی اپنے ہاتھ میں اُٹھالی اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ کرکے جانور بنادیا گیا تھا اور میں نہیں جانتا کہ یہ کون سا جانور ہے (آیا وہی مسخ شدہ بنی اسرائیل کے کسی گروہ کا ہے یا کوئی اور) لہذا آپنے نہیں کھایا اور نہ منع فرمایا یہ حدیث بطرق متعددہ مروی ہے وہ سب طرق ثابت بن ودیعہ سے منقول ہیں اور اس حدیث کو ورقا نے اور محمد بن فضیل نے اور کئی آدمیوں نے حصین سے انھوں نے زید بن وہب سے انھوں نے ثابت بن زید انصاری سے روایت کیا ہے اور حسن بن عمارہ نے اس حدیث کو زید بن وہب سے انھوں نے حذیفہ سے روایت کیا ہے اور شعبہ نے اس حدیث کو زید بن وہب سے انھوں نے حذیفہ سے روایت کیا ہے واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن وقش بن زعورا انصاری - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ثابت ابن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبد الاشہل انھوں نے نسب میں زغبہ کو زیادہ کردیا اور یہی صحیح ہے کلبی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے - احد کے دن شہید ہوئے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹیلہ پر مامور فرمایا تھا - یہ اور حسیل بن جابر حضرت حذیفہ ابن یمان کے والد جب احد جانے لگے اور یہ دونوں بہت بوڑھے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ اپنا ہمیں کسی

[1] ایک جانور کا نام ہے انکی حدیث وہی ہے جو آگے بیان ہوگی ۱۲

بات کا انتظار نہین آج یا کل ہم مر جائینگے پس اگر ہم چلین تو اپنی تلوارین لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کیون نہ چلین شاید اللہ ہمین شہادت نصیب کرے چنانچہ ان دونون نے اپنی تلوارین لے لین اور لوگون کے ساتھ ہو لیے ان دونون کا علم کسی کو نہ تھا - ثابت کو تو مشرکون نے قتل کیا اور حسیل پر خود مسلمانون کی تلوارین پڑ گئین انھون نے انکو پہچانا نہین اور قتل کر دیا - یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے - ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ وقش ابن زغبہ بن زعورا ابن عبد الاشہل کے دونون بیٹے یعنی ثابت اور رفاعہ احد کے دن شہید ہو گئے اور انکے ہمراہ ثابت کے دو بیٹے سلمہ اور عمرو بھی شہید ہوے ابو موسی نے کہا ہے کہ شاہین نے ان ثابت بن وقش اور ثابت بن وقش بن زعورا کے درمیان مین فرق سمجھا ہے - انکا تذکرہ تینون نے اور ابو موسی نے لکھا ہے -

مین کہتا ہون کہ بیشک ان دونون کے ایک ہونے مین شک نہین ہے صرف یہ ہوا ہے کہ بعض راویون نے نسب مین سے زغبہ کو نکال ڈالا ہے - اس قسم کی عادت راویون مین اکثر جاری ہے پس اگر یہ فرق کرنے والا چاہے کہ ان دونون کا نسب بیان کرے تو زعورا ابن عبد الاشہل تک دونون کا نسب ایک پائیگا اور یہ کہ وہ دونون احد کے دن شہید ہوے اور یہ سب باتین اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ یہ دونون ایک ہین - ابن کلبی نے سلمہ بن ثابت کا اور عمرو بن ثابت ابن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبد الاشہل کا نسب بیان کیا ہے اور یہ کہ وہ دونون احد مین شہید ہوے پس بغیر انکے اتحاد کیونکر ممکن ہے (کہ یہ دونون ثابت ایک ہون) انھون نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان عمرو کا نام اُصَیرِم ہے بنی عبد الاشہل سے ہین وہ جنت مین داخل ہوے اور انھون نے ایک نماز بھی نہین پڑھی واللہ اعلم -

(سیدنا) ثابت (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن ودیعہ اور بعض لوگ انکو ابن یزید بن ودیعہ کہتے ہین کنیت انکی ابو سعد ہے یہ صحابی ہین کوفہ مین رہتے تھے انسے براء بن عازب نے اور یزید بن وہب نے اور عامر بن ربیعہ بجلی نے روایت کی ہے یہ ابو نعیم کا قول ہے اور انھون نے انکے تذکرہ مین سوسمار کی وہ حدیث بھی لکھی ہے جو ثابت بن ودیعہ کے تذکرہ مین گذر چکی ہے ابو نعیم نے انکو اور ثابت بن ودیعہ کو ایک کر دیا ہے ابو عمر نے بھی ایسا ہی کیا ہے مگر ابن مندہ نے ان دونون کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے مگر باوجود اسکے دونون تذکرون مین انسے راوی براء اور یزید اور عامر کو لکھا ہے اور حدیث ایک ہی ہے وہی سوسمار کی حدیث پس مین نہین جانتا کہ ابن مندہ نے انکو دو کیون بنایا ان دونون کی بحث گذر چکی ہے اگر ابن مندہ انکا نسب بیان کرتے تو انپر حق ظاہر ہو جاتا واللہ اعلم ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ نہین لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو عمر نے انکا تذکرہ ثابت بن ودیعہ کے بیان مین لکھا ہے -

---

(۱) مطلب یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد انکو اتنا موقع ہی نہین ملا کہ نماز پڑھتے کیونکہ فوراً ہی شہید ہو گئے ۱۲

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید - انسے عبد الرحمن بن عائذ حمصی ازدی نے روایت کی ہے کہا انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا - میرے پیر مین کچھ لنگ تھا وہ زمین تک پہونچتا ہی نہ تھا حضرت نے میرے لیے دعا فرمائی تو مین بالکل اچھا ہوگیا یہانتک کہ وہ پیر دوسرے پیر کے برابر ہوگیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اسکو صرف اسی سند سے جانتے ہین -

(سیدنا) **ثابت** (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید انصاری - ابو نعیم نے کہا ہے کہ مین انکو وہی ثابت سمجھتا ہون جنکا ذکر اس سے پہلے ہوچکا ہے جنکے پیر کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی اور وہ اچھا ہوگیا تھا اور انھون نے یہ بھی کہا ہے کہ انسے شعبی نے اور عامر بن سعد نے انکی حدیث کو فیون کے متعلق روایت کی ہے - اور ابو نعیم نے اپنی سند سے ابو اسحاق تک انھون نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین قرظہ بن کعب اور ثابت بن یزید اور ابو مسعود انصاری کی زیارت کو گیا تو دیکھا کہ انکے پاس کچھ لونڈیان تھین اور کچھ چیزین[۵۱] تھین مینے کہا کہ آپلوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ باتین کرتے ہین انھون نے کہا اگر تم سنو تو خیر ورنہ چلے جاؤ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے اوقات مین لہو کی اور موت کے وقت رونے کی اجازت دی ہے - اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ثابت بن یزید انصاری یہ وہم ہے بعض لوگ انکو عبد اللہ بن ثابت کہتے ہین ابن ابی زائدہ نے مجالد سے اور حریث ابن ابی مطر سے انھون نے شعبی سے روایت کی ہے بعض لوگ بعض سے کچھ زیادہ روایت کرتے ہین بعض لوگون نے ثابت ابن یزید سے روایت کی ہے اور بعض نے کسی اور سے کہ انھون نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک کتاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے اور عرض کیا کہ (اجازت ہو تو) یہ کتاب مین آپ کو سناؤن اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا -

اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے اس حدیث کو ثابت سے روایت نہین کیا انھون نے صرف عبد اللہ کے نام مین انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبد اللہ بن ثابت انصاری کنیت انکی ابو اسید ہے بالضم اور بعض لوگ ابو اسید بالفتح کہتے ہین اور صحیح بالفتح ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا روغن زیت کھاؤ اور نیز یہ بھی روایت کی ہے کہ آپنے یہود و نصاری کی کتابون کے پڑھنے سے ممانعت فرمائی بعد اسکے ابو عمر نے انکا تذکرہ

[۵۱] مطلب یہ ہے کہ انکے یہان گانا ہو رہا تھا لونڈیان گا رہی تھین اور چیزون سے مراد دف ہے ۱۲ [۵۲] لہو کی لفظ سے ان صحابہ نے اس بات کی طرف اشارہ کردیا کہ یہ چیزین آیہ کریمہ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث کی تحت مین داخل ہین اور انکی ممانعت اس آیت سے ثابت ہے مگر آنحضرت علیہ السلام نے اس خاص وقت کے لیے انکی اجازت دیدی ہے ۱۲

کنیت کے باب میں بھی لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابو اسید جنکا نام ثابت انصاری ہو اور بعض لوگ انھیں عبد اللہ بن ثابت کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا روغن زیتون کھاؤ بعض لوگ کہتے ہیں انکی کنیت ابو اسید بالضم ہو مگر صحیح بالفتح ہو اسناد اس حدیث کی مضطرب ہے۔ ابو عمر کو لازم تھا کہ انکا تذکرہ یہاں بھی لکھتے کیونکہ انھوں نے خود لکھا ہو کہ ابو اسید کا نام ثابت ہو۔ ابن ماکولا نے بھی انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابو اسید بالفتح بیٹے ہیں ثابت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا روغن زیتون کھاؤ انسے عطاء شامی نے روایت کی ہو بعض لوگ کہتے ہیں انکی کنیت ابو اسید بالضم ہو مگر وہ صحیح نہیں

باب الثاء مع الراء و مع العین

(سیدنا) ثروان (رضی اللہ عنہ)

ابن فزارہ بن عبد یغوث بن زہیر۔ زہیر کا نام ضخم ہو یعنے تام ابن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے جس وقت حاضر ہوئے یہ شعر عرض کیا ؎

الیک رسول اللہ حنت مطیتی — مسافۃ ارباع تروح وتغتدی

ابن شاہین نے ابن کلبی سے انکا تذکرہ نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ ابن کلبی نے جمہرہ میں ایسا ہی لکھا ہو۔ اور عمرو بن عامر بن ربیعہ (جو اس نسب میں ہیں) یہ بھائی ہیں بکا کے جنکا نام ربیعہ ہو جنکی طرف بکائی منسوب ہو۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بلتعہ۔ بھائی ہیں حاطب بن ابی بلتعہ کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ انھوں نے پایا تھا مگر انکی اکثر روایتیں صحابہ سے ہیں یہ ترمذی کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہو۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

بہرانی۔ انکا تذکرہ عبدان بن محمد نے کیا ہو۔ وہ علی بن اشکاب سے وہ ابو ذر سے وہ موسی بن اعین جزری سے وہ عبد الکریم ابن فرات سے وہ ثعلبہ بہرانی سے راوی ہیں کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب دنیا سے علم اٹھا لیا جائیگا یہانتک کہ لوگ علم کے کسی جزر پر قادر نہو نگے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ علم کیونکر اٹھا لیا جائیگا خدا کی

سل ترجمہ اے خدا کے رسول میری سواری آپکی طرف دوڑتی ہوئی آئی ہو اتنی دور سے کہ چار چار دن کے بعد [illegible] پانی پلا صبح شام برابر چلتی ہوئی آئی ہو ۱۲

کتاب ہمارے پاس ہی ہم اپنے بیٹون کو اسکی تعلیم دینگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کے پاس توریت و انجیل ہی وہ انکے کیا کام آتی ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ حدیث ابو الدرداء سے مشہور ہی -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جذع انصاری - بنی خزرج مین سے ہین پھر بنی سلمہ مین انکا شمار رہا پھر بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ مین انکا شمار ہوا - بدر مین شریک تھے یہ عروہ اور زہری کا قول ہی - ابن مندہ نے کہا ہی کہ جنگ طائف مین مقتول ہوے ابو نعیم نے کہا ہی کہ عروہ اور زہری سے بدریون کے نام مین ثعلبہ کا نام بھی منقول ہی جنکا لقب جذع ہی انھون نے جذع انکا لقب قرار دیا ہی انکے باپ کا نام نہین کہا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

مین کہتا ہون کہ جو کچھ ابو نعیم نے کہا وہی صحیح ہی جذع ثعلبہ کا لقب ہی نام نہین ہی ہان ثابت بن جذع البتہ ایک شخص ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہی جذع انکے والد کا نام ہی میرا خیال یہ ہی کہ ابن مندہ نے یہ سمجھا کہ یہ بھی اسی طرح ہی اور اگر انکو معلوم ہو جاتا کہ یہ ثعلبہ ملقب بہ جذع والد ہین ثابت کے تو وہ ایسا نہ کہتے واللہ اعلم -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بدر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور طائف مین شہید ہوے یہ ابن مندہ کا قول ہی اور ابو نعیم نے ثعلبہ بن جذع کے تذکرہ مین جو کچھ لکھا ہی وہ بیان ہو چکا اسی تذکرہ مین انھون نے اپنی سند سے موسی بن عقبہ سے اور انھون نے ابن شہاب سے شرکائے بدر کے نامون مین خزرج سے پھر بنی سلمہ سے پھر بنی حرام سے ثعلبہ کا نام بھی روایت کیا ہی جنکا لقب جذع ہی اور کہا ہی کہ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے انکو ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ لکھا ہی وہ جنگ بدر مین شریک تھے اور طائف مین شہید ہوے ابن مندہ نے انکا ذکر علیحدہ لکھا ہی حالانکہ یہ دونون ایک ہین -

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم کا قول صحیح ہی ابن مندہ کو وہم ہو گیا جذع ثعلبہ کا لقب ہی جسکو ثابت بن جذع کے تذکرہ مین انھون نے خود بھی لکھا ہی اور کہا ہی کہ جذع کا نام ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام ہی پس باوجود اسکے وہ یہان ثعلبہ بن حارث کیون کہتے ہین انکے والد کا نام زید کیون انھون نے خارج کر دیا یہ ثعلبہ تو بیٹے ہین زید بن حارث بن حرام کے جیسا کہ انھون نے ثابت کے تذکرہ مین انکے والد کا نام لکھا ہی - اس نسب کو اور بھی کئی لوگون نے لکھا ہی انہین سے ہشام اور ابن حبیب بھی ہین ان ثعلبہ کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہی ابن مندہ انکو ابن جذع کہتے ہین حالانکہ جذع خود انھین کا لقب ہی واللہ اعلم -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن عمرو بن عبد بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری ہیں اوسی ہیں۔ بدر میں شریک تھے یہ محمد بن اسحاق اور موسی بن عقبہ کا قول ہے۔ یہی ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی درخواست کی تھی کہ آپ انکے واسطے دعا کریں تاکہ اللہ تعالی انھیں مال عنایت فرمائے۔

ہم سے ابو العباس احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی زرزاری نے اجازۃً بیان کیا انھون نے کہا ہمیں ابو عبد اللہ حسین ابن عبد اللہ رستمی نے اور رئیس مسعود بن حسن بن قاسم بن فضل ثقفی اصفہانی نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں احمد بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے استاد ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن حامد وزان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن ابراہیم سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابو ازہر احمد بن ازہر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے مروان بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن شعیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاذ بن رفاعہ نے علی بن یزید سے انھون نے قاسم یعنی ابو عبد الرحمن نے انھون نے ابو امامہ باہلی سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ثعلبہ بن حاطب انصاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالی مجھے مال دے آپنے فرمایا کہ کیا تمھیں میری حالت کی اقتدا پسند نہیں ہے قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر میں چاہتا کہ سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ رہا کریں تو بیشک رہتے (اُس وقت ثعلبہ نے سکوت کرلیا) پھر چند روز کے بعد آپکے پاس آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیے کہ مجھے مال دے قسم ہے اُسکی جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر اللہ مجھے مال دیگا تو میں ہر حق دار کا حق ادا کرونگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ ثعلبہ کو مال دے اے اللہ ثعلبہ کو مال دے راوی کہتا ہے کہ ثعلبہ نے کچھ بکریاں پالی تھیں وہ ایسی بڑھیں جس طرح کیڑے بڑھتے ہیں پس ثعلبہ ظہر اور عصر کی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھتے تھے اور باقی نمازیں وہ اپنی بکریوں (کے گلہ) میں پڑھنے لگے پھر اُن بکریوں میں اور بھی ترقی ہوئی تو انھون نے ظہر اور عصر کی نمازیں بھی آنا چھوڑ دیا اور صرف جمعہ کی نماز میں آنے لگے پھر اُن بکریوں میں اور بھی ترقی ہوئی تو انھون نے جمعہ کی نماز بھی چھوڑ دی جمعہ اور جماعت کی شرکت بالکل ترک کردی جب جمعہ کا دن آتا تو وہ باہر نکلکر لوگوں سے حالات پوچھا کرتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں یاد کیا اور پوچھا کہ ثعلبہ کا کیسا حال ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ثعلبہ نے بکریاں پالی ہیں جو جنگل میں نہیں سماتیں (انھیں میں مشغول رہتے ہیں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثعلبہ کی خرابی ثعلبہ کی خرابی ثعلبہ کی خرابی اسی اثنا میں اللہ تعالی نے آیت صدقہ

نازل فرمائی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی سلیم سے اور ایک شخص کو بنی جہینہ سے مقرر فرمایا اور انھین صدقے کے جانورون کی عمرین لکھدین کہ وہ کس کس عمر کے لیے جائین اور ان دونون سے کہا کہ تم ثعلبہ بن حاطب کے پاس جاؤ اور بنی سلیم کے ایک شخص کے پاس جاؤ اور ان دونون سے صدقہ لے لو چنانچہ وہ دونون نکلے اور ثعلبہ کے پاس گئے اُنسے صدقہ مانگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر انھین پڑھائی ثعلبہ نے کہا کہ یہ تو جزیہ ہے یہ تو جزیہ کی بہن ہے اچھا تم لوگ جاؤ جب تم فارغ ہونا اسوقت میرے پاس آنا چنانچہ وہ دونون چلے گئے بنی سلیم کے شخص نے جب ان دونون کے آنیکی خبر سنی تو اُسنے اپنے اونٹون مین سے نہایت عمدہ عمدہ اونٹ چھانٹ کر صدقہ کے لیے علیحدہ کر لیے اور ان اونٹون کے ساتھ انکا استقبال کیا جب ان دونون نے اُن اونٹون کو دیکھا تو کہا کہ عمدہ عمدہ اونٹ چھانٹ کر دینا تم پر ضروری نہین ہے اُس سُلمی نے کہا کہ تم انھین لے لو مینے اپنی خوشی سے دیئے ہین اسکے بعد وہ دونون اور لوگون کے پاس گئے اور صدقہ وصول کیا بعد اسکے پھر ثعلبہ کے پاس آئے ثعلبہ نے کہا کہ مجھے اپنی تحریر دکھاؤ (اُن دونون نے وہ تحریر دکھادی) اسکو پڑھکر ثعلبہ نے (پھر وہی) کہا کہ یہ تو جزیہ ہے یہ جزیہ کی بہن ہے تم (اسوقت) چلے جاؤ ذرا مین اپنی راے دیکھ لون چنانچہ وہ دونون واپس آئے جب انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو قبل اسکے کہ یہ دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام کرین آپ نے فرمایا کہ ثعلبہ کی خرابی پھر آپنے بنی سلیم کے اُس شخص کے لیے دعاے خیر فرمائی بعد اسکے اُن دونون نے ثعلبہ کی وہ حرکت بیان کی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی[1] ومنہم من عاہد اللہ لئن اٰتانا من فضلہ الی قولہ وبما کانوا یکذبون اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثعلبہ کے عزیزون مین سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اُس نے اس آیت کو سنا اور اُسنے جاکر ثعلبہ سے بیان کیا کہ اے ثعلبہ تیری خرابی ہو اللہ عزوجل نے تیرے بارے مین ایسا ایسا حکم نازل فرمایا پس ثعلبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور آپ سے درخواست کی کہ میرا صدقہ قبول کر لیجیے حضرت نے فرمایا کہ اللہ بزرگ و برتر نے مجھے تمھارے صدقہ کے قبول کرنے سے منع کر دیا ہے (یہ سنکر) ثعلبہ اپنے سر پر خاک ڈالنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خود تمھارا ہی کیا ہوا ہے مینے تمھین حکم دیا تھا تمنے نہ مانا پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے صدقے کے لینے سے انکار کر دیا تو وہ اپنے گھر لوٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور آپ نے انسے کچھ نہین لیا پھر یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جبکہ وہ خلیفہ کیے گئے آئے اور کہا کہ آپ میرا تقرب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اور میرا مرتبہ انصار مین جانتے ہین آپ میرا صدقہ لے لیجیے حضرت ابوبکر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمسے صدقہ نہین لیا اور مین لے لون

[1] پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے انمین بعض لوگ ایسے ہین جنھون نے اللہ سے عہد کیا تھا اگر وہ ہمین اپنا فضل دیگا تو ہم ضرور ضرور صدقہ دینگے اور نیکون مین ہو جاوینگے مگر جب اللہ نے انھین اپنا فضل دیدیا تو انھون نے بخل کیا اور منہ پھیر کر ہٹ گئے پس اسی خلف وعدہ کی وجہ سے اور جھوٹ بولنے کے سبب سے انکے دل مین نفاق آگیا جو قیامت تک رہیگا ۱۲

یہ نہین ہوسکتا پس حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوگئی اور انھون نے انکا صدقہ نہین قبول کیا - پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوے تو انھون نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ میرا صدقہ لے لیجیے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تمھارا صدقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہین کیا اور حضرت ابوبکرؓ نے قبول نہین کیا اور مین قبول کرلون (یہ نہین ہوسکتا) پس حضرت عمر کی وفات ہوگئی اور انھون نے انکا صدقہ قبول نہین کیا - پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے تو ثعلبہ انکے پاس گئے اور انسے درخواست کی کہ انکا صدقہ قبول کرلین انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارا صدقہ قبول نہین کیا ثعلبہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور انکا نسب بھی سب نے ایسا ہی بیان کیا ہو جیسا ہمنے بیان کیا اور ان لوگون نے یہ بھی کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے - اور ابن کلبی نے کہا کہ ثعلبہ بن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ یعنے بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاری قبیلۂ اوس سے ہین جنگ بدر مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے پس اگر یہ وہی ہین جنکا حال اس تذکرہ مین بیان ہوا تو یقیناً یا ابن کلبی کو انکے شہادت کے بیان کرنے مین وہم ہوگیا یا یہ قصہ صحیح نہین ہو[۱] یا یہ کوئی اور ہین اور وہ وہی ہین -

(سیدنا) **ثعلبہ** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوحبیب عنبری - دادا ہین ہرماس بن حبیب کے - انکا نسب اسحاق بن راہویہ نے نضر بن شمیل سے انھون نے ہرماس بن حبیب بن ثعلبہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو -

(سیدنا) **ثعلبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم لیثی - بصرہ مین رہتے تھے پھر کوفہ چلے گئے - انکا نسب کسی نے بیان نہین کیا - یہ ثعلبہ بیٹے ہین حکم بن عرفطہ بن حارث بن لقیط بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کے کنانی ہین لیثی ہین کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بچہ تھا - انسے سماک بن حرب نے اور یزید بن ابی مریم نے روایت کی ہو یہ خیبر مین شریک تھے - ہمین ابوالفضل عبد اللہ بن احمد نے اپنی اسناد سے ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ شعبہ سے وہ سماک سے راوی ہین وہ کہتے تھے کہ مینے ثعلبہ بن حکم کو یہ کہتے ہوے سنا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (خیبر مین) تھے لوگون نے کچھ بکریان لوٹین (اور انکو ذبح کرکے پکنے کے لیے دیگون مین رکھدیا) حضرت نے اس سے منع فرمایا اور دیگین الٹ دی گئین - اور اسرائیل نے سماک سے انھون نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ

[۱] جب اس روایت کا صحیح ہونا مصنف کے نزدیک بھی قابل وثوق نہین ہو تو حضرت ثعلبہ کو کوئی الزام عائد نہین ہوسکتا ۱۲ -

انھون نے کہا خیبر کے دن کچھ بکریان ہمنے پائین الخ اور اسباط نے اس حدیث کو سماک سے انھون نے ثعلبہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا خیبر کے دن لوگون نے کچھ گدھے لوٹے اور انکو ذبح کرکے پکانے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو دیگین الٹ دی گئین اور اس حدیث کو جریر نے ابو زیاد سے انھون نے ثعلبہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو انھون نے ابن عباس کا ذکر نہین کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی رقیہ لخمی - فتح مصر مین شریک تھے - انکا ذکر محدثین کی کتابون مین ہو - یہ ابو سعید بن یونس بن عبد الاعلی کا قول ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب عنبری - انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے ذمہ اولاد اسمعیل کا ایک غلام قرض تھا - اس حدیث کی اسناد مین راوی چھوٹ گئے ہین اور ضعف ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسیطرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہدم تمیمی حنظلی - صحابی ہین - انکا شمار کوفیون مین ہو انسے اسود بن ہلال نے روایت کی ہو - سفیان ثوری نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انھون نے ابو الاسود بن ہلال سے انھون نے ثعلبہ بن زہدم حنظلی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہم بنی تمیم کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے جس وقت ہم آپکے پاس پہونچے آپ فرما رہے تھے کہ دینے والے کا ہاتھ ہو اوپر ہوتا ہو مبارک ہاتھ ہو تم اپنے مان کی اور باپ کی اور بہن کی اور بھائی کی کفالت کرو پھر اور جو لوگ تمہارے ماتحت ہون انکی کفالت کرو اس حدیث کو شعبہ نے اور زید بن ابی انیسہ نے اشعث سے انھون نے اسود سے انھون نے بنی ثعلبہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہو اور ابو الاحوص نے اشعث سے انھون نے ایک (نامعلوم) شخص سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے بنی ثعلبہ کے ایک شخص سے اس حدیث کو روایت کیا ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ بعض لوگون نے جو یہ کہا ہو کہ یہ حدیث ثعلبہ سے مروی ہو اور بعض نے کہا کہ حنظلہ سے مروی ہے یہ تناقض نہین ہو کیونکہ ثعلبہ بیٹے ہین یربوع بن حنظلہ کے حنظلہ ایک قبیلہ کا نام ہو جس سے تو یہ کے دونون بیٹے تمیم اور مالک ہین

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید انصاری - ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے لیٹے ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ مغازی ہین

انکا کچھ ذکر ہے۔ کوئی حدیث انکی معلوم نہین نہ انکا کچھ حال لکھا ہے اور نہ اپنا قول متقدمین سے کسی کی طرف منسوب کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **ثعلب** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مینے احمد بن یسار کو کہتے ہوے سنا کہ ثعلبہ بن زید اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی حرام مین سے ایک شخص ہین یہ انھین بکائین مین سے ہین جنکے حق مین اللہ تعالی نے نازل فرمایا تھا ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم الایہ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **ثعلبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ یہ ایک دوسرے شخص ہین۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ عبدان نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مینے احمد بن یسار کو کہتے ہوے سنا کہ ثعلبہ بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارده بن یزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی بدر مین شریک تھے انکی کوئی روایت محفوظ نہین ہے۔ ابو موسی نے زہری سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہی ہین جنکا لقب جذع ہے ثابت بن ثعلبہ کے والد ہین۔ اور حافظ ابو عبد اللہ نے ثعلبہ بن زید کا ذکر کیا ہے مگر انکا نسب نہین بیان کیا اور کہا ہے کہ مغازی مین انکا ذکر ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ثعلبہ بن جذع بدر مین شریک تھے اور طائف مین شہید ہوے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ یہ ثعلبہ بن زید وہی ہین جنکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے لیکن انھون نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن جذع انصاری بنی خزرج سے ہین پھر بنی سلمہ مین پھر بنی حرام مین انکا شمار ہے ہم وہان بیان کر چکے ہین کہ جذع انکا لقب ہے پس یقیناً وہی ہین اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ بدر مین شریک تھے اور طائف مین شہید ہوے ابن مندہ نے انکے باپ کے نام مین غلطی کی ہے انکے باپ کا نام جذع بتایا ہے حالانکہ انکا نام زید ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) **ثعلبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج اکبر سے تھے احد مین شہید ہوے یہ عروہ اور زہری کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **ثعلبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ ۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور انھون نے کہا ہے

سلہ مطلب پوری آیت کا یہ ہے کہ جو لوگ جہاد مین اس سبب سے شریک نہ ہو سکین کہ انکے پاس سواری نہ ہو اور آپ کے پاس بھی سواری کا انتظام نہ ہو تو ان پر کچھ گناہ نہین ۱۲

یہ ابو حمید ساعدی کے چچا ہین اور سہل بن سعد ساعدی کے چچا ہین اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو کہ یہ سہل بن سعد ساعدی کے چچا ہین - بدر مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے کوئی اولاد نہین چھوڑی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ یہ ثعلبہ بن سعد وہی ثعلبہ بن سعد ساعدی ہین جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا ابو عمر نے جو انکا تذکرہ پھر یہان لکھا تو انپر اعتراض نہین ہو سکتا ہان ابن مندہ اور ابو نعیم پر اعتراض ہو سکتا ہو اور ابو عمر نے جو یہ کہا ہو کہ یہ ابو حمید کے چچا ہین اور سہل کے چچا ہین اسمین البتہ اعتراض ہو مگر عدوی کے قول کے موافق یہ بھی صحیح ہو کیونکہ انھون نے سہل بن سعد کو سعد بن مالک کا بیٹا قرار دیا ہو لہذا یہ انکے چچا ہو جائینگے ہان اور لوگون کے قول کے موافق مثل قول ابن مندہ اور ابو نعیم کے یہ سہل کے بھائی ہونگے باقی رہے ابو حمید تو انکے نسب مین بہت اختلاف ہو کہ باوجود اس اختلاف کے یہ قول کسی طرح صحیح نہین ہو سکتا -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید - اور بعض لوگ کہتے ہین ابن یامین - سعید بن جبیر نے اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جب عبد اللہ بن سلام اور ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید اور انکے ہمراہ اور یہودی بھی اسلام لائے یہ لوگ ایمان لائے اور انھون نے تصدیق کی اور اسلام کی طرف رغبت کی تو علماے یہود اور انکے کافرون نے کہا کہ اللہ کی قسم محمد پر وہی لوگ ایمان لائے ہین اور انکی پیروی انھین لوگون نے کی ہو جو ہم مین سے شریر تھے اگر وہ ہمارے اچھے لوگون مین سے ہوتے تو اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کے غیر کی طرف نہ جاتے پس اللہ تعالی نے اسکے بارے مین یہ آیتہ نازل فرمائی لیسوا[1] سواء من اہل الکتاب امۃ قائمۃ الی قولہ من الصالحین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - یہ عبارت ابو نعیم کی تھی جو کوئی اس عبارت کو سُنے وہ یہ سمجھے گا کہ ثعلبہ بن سعید اور اسید بن سعیہ اور عبد اللہ بن سلام ایک ہی وقت مین اسلام لائے ہین حالانکہ ایسا نہین ہو - ابو عمر نے اس تذکرہ کو صاف صاف لکھا ہو انھون نے ثعلبہ کے بیان مین لکھا ہو کہ انکا ذکر ان لوگون کے ساتھ ہو چکا ہو جو قریظہ کے دن اسلام لائے تھے اور انھون نے اپنی جانین اور مال محفوظ کر لیے تھے یہ لوگ عبد اللہ ابن سلام کے اسلام کے بعد اسلام لائے تھے - ابو عمر نے یہ بھی لکھا ہو کہ بخاری نے بیان کیا کہ ثعلبہ بن سعیہ اور اُسید بن سعیہ کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین ہو گئی تھی اور طبری نے ذکر کیا ہے کہ ابن اسحاق نے ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسد بن عبید کے بیان مین کہا ہو کہ یہ لوگ بنی ہدل مین سے ہین نہ بنی قریظہ سے ہین نہ بنی نضیر سے انکا نسب انسے اوپر ہو یہ انکے چچا کے بیٹے ہین یہ سب اُسی شب کو اسلام لائے تھے جس شب کو قریظہ سعد بن معاذ کے حکم پر (اپنے قلعہ سے) اُترے تھے -

[1] مطلب پوری آیت کا یہ ہو کہ اہل کتاب مین سب یکسان نہین ہین بعض لوگ خدا ترس اور دیندار ہین بعض ناخدا ترس بے دین ہین ۱۲ -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

بن سلام - عبد اللہ بن سلام کے بھائی ہین انکے اور انکے بھائی عبد اللہ بن سلام اور اسد اور بشر کے حق مین اللہ تعالے کا یہ قول نازل ہوا تھا لیسوا سواء الایہ - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

بن سہیل - کنیت انکی ابو امامہ حارثی یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ ایاس بن ثعلبہ کہتے ہین اور بعض لوگ ثعلبہ بن عبد اللہ کہتے ہین اور بعض لوگ ثعلبہ بن ایاس کہتے ہین مگر پہلا نام زیادہ مشہور ہو انکا ذکر ایاس مین ہو چکا ہو اور انشاء اللہ کنیت کے باب مین انکا ذکر کیا جائیگا اور انکی حدیث قسم کے بارے مین (بھی وہین ذکر کی جائیگی) انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صعیر اور انکو بعض لوگ ابن ابی صعیر بن عمرو بن زید بن سنان بن مہتجن بن سلامان بن عدی بن صعیر بن خزاز بن کاہل بن عذرہ بن سعد بن ہذیم قضاعی عذری حلیف بنی زہرہ کہتے ہین - انسے انکے بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمن بن کعب ابن مالک نے روایت کی ہو - ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ انکے بارے مین بہت اختلاف ہو بعض لوگ انکو ابن صعیر کہتے ہین اور بعض لوگ ابن ابی صعیر اور بعض لوگ ثعلبہ بن عبد اللہ کہتے ہین اور بعض لوگ عبد اللہ بن ثعلبہ کہتے ہین - ہمین یحیی بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی اسناد سے بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمام نے بکر بن وائل سے انھون نے زہری سے انھون نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایکمرتبہ) خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوے اور آپنے ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع چھوارا یا ایک صاع جو صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا - ابو عمر نے لکھا ہو کہ دارقطنی کہتے ہین کہ یہ ثعلبہ اور انکے بیٹے عبد اللہ دونون صحابی ہین لیس اس [illegible] مین انکی بابت کوئی اختلاف نرہیگا - ہمین عبد الوہاب بن علی بن عبید اللہ نے اپنی سند سے ابو داود یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسدد نے اور سلیمان بن داود عتکی نے بیان کیا یہ دونون کہتے تھے ہمین حماد بن زید نے نعمان بن راشد سے انھون نے زہری سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مسدد ثعلبہ بن ابی صعیر سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین اور سلیمان بن داود نے کہا ہو کہ عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ بن ابی صعیر سے روایت ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع گیہون کا ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام

مرد و عورت پر واجب ہو اس حدیث کو عبد اللہ بن یزید نے ہمام سے انھون نے بکر بن وائل سے انھون نے زہری سے انھون نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو۔ انھون نے اسمین شک نہین کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ انصاری ہین۔ اور بعض لوگ انکو بلوی کہتے ہین۔ انصار کے حلیف تھے۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمن ابن عبید اللہ بن کعب بن مالک نے روایت کی ہو۔ عبد الحمید بن جعفر نے عبد اللہ بن ثعلبہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے عبد الرحمن بن کعب بن مالک کو یہ کہتے ہوے سنا کہ جو شخص کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر مار لے اُسکے دل مین ایک سیاہ نقطہ نفاق کا پڑجاتا ہو کہ تا قیام قیامت اسکو کوئی چیز نہین بدلتی۔ اور عبد الحمید سے یہ بھی مروی ہو انھون نے عبد اللہ بن ثعلبہ سے انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے ثعلبہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پریشانی[1] ایمان کی علامت ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ یہ ثعلبہ وہی ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا یہ بیٹے ہین سہل کے انکا مشہور نام ایاس بن ثعلبہ ہو کنیت انکی ابو امامہ ہو اور اگر ہمنے اپنی کتاب مین یہ شرط نہ کی ہوتی کہ ہم اُنکی کتابون مین جتنے تذکرے ہین سب لکھدینگے تو یقیناً اس قسم کے تذکرہ ان کو ترک کر دیتے اور جو زائد باتین ان کی ان مین ہین وہ انھین گذشتہ تذکرون مین بڑھا دیتے اور یہ دونون حدیثین ابو امامہ بن ثعلبہ کے نام سے مشہور ہین جنکا ذکر اوپر ہوا۔ ابو داؤد سجستانی نے سنن مین یہ حدیث کہ پریشانی ایمان کی علامت ہو ابو امامہ سے روایت کی اور کہا ہو کہ یہ ابو امامہ ثعلبہ کے بیٹے ہین پس اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ سب ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ انصاری۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہو اور آپکا کام کر دیا کرتے تھے انکی حدیث محمد بن منکدر نے اپنے والد سے انھون نے حضرت جابر سے روایت کی ہو کہ ایک انصاری جوان جسکا نام ثعلبہ بن عبد الرحمن تھا اسلام لایا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا (ایک روز) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کسی انصاری مرد کے دروازے پر کسی کام کے لیے بھیجا (چنانچہ وہ گیا) اُسنے (وہان) اُس انصاری کی بی بی کو نہاتے ہوے دیکھا اور کئی بار اُسکی طرف دیکھا بعد اُسکے اسکو خوف پیدا ہوا کہ کہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نہ نازل ہو جائے یہ خیال آتے ہی وہ وہان سے چل دیا اور مکہ اور مدینہ کے درمیان مین جو پہاڑ تھے اُنمین گھس گیا۔

[1] یعنے مومن کی ظاہری حالت ہمیشہ پریشان رہتی ہو ہان باطن اسکا نہایت مطمئن اور مجتمع رہتا ہو ۱۲

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے چالیس دن تک نہین دیکھا یہ وہی زمانہ تھا جس زمانے مین کافرون نے کہا تھا کہ محمد کو انکے پروردگار نے چھوڑ دیا اور انسے ناراض ہو گیا۔ چالیس دن کے بعد جبریل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد آپکا پروردگار آپکو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپکی اُمت مین سے وہ شخص جو بھاگ گیا ہے ان پہاڑون مین ہے وہ میری دوزخ سے میری پناہ مانگتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عمر اور اسے سلمان تم جاؤ اور ثعلبہ بن عبد الرحمن کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ یہ دونون گئے انکو ایک چرواہا مدینے کے چرواہون مین سے ملا جس کا نام ذفافہ تھا اس سے حضرت عمر نے کہا کہ اے ذفافہ تجھے کچھ اُس جوان کی حالت بھی معلوم ہے جو ان پہاڑون مین رہتا ہے اُسنے کہا شاید تم اس شخص کو پوچھ رہے ہو جو جہنم کے خوف سے بھاگا ہے حضرت عمر نے پوچھا کہ تجھے کیونکر یہ معلوم ہوا کہ اُسنے کہا کہ نصف شب کو وہ ان پہاڑون کے درمیان مین اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے نکلتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار کاش تو اور روحون کے ساتھ میرے روح کو بھی قبض کر لیتا اور اور جسمون کے ساتھ میرے جسم کو بھی فنا کر دیتا بالآخر ذفافہ انھین لے گیا اور اُن دونون نے اُس سے ملاقات کی اور اپنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے۔ اسکے بعد وہ بیمار ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین مر گیا۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ اسمین ایک اعتراض ہے کیونکہ اللہ تعالے کا قول ما ودعک ربک وما قلی اول اسلام اور ابتدا سے وحی مین نازل ہوا ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تھے یہ بہت صحیح ہے اور یہ قصہ ہجرت کے بعد کا ہے پس یہ دونون باتین ایک ساتھ کیونکر جمع ہو سکتی ہین۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد الرحمن انصاری ہے۔ انسے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہے انکا شمار اہل مصر مین ہے یزید ابن ابی حبیب نے عبد الرحمن بن ثعلبہ انصاری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس جو عبد الرحمن بن سمرہ کے بھائی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے فلان قبیلہ کا اونٹ چرایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیلہ کے لوگون کو بلوا بھیجا ان لوگون نے کہا ہان ہمارا ایک اونٹ کھو گیا ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انکے ہاتھ کاٹ ڈالے جائین ثعلبہ کہتے ہین مین انکی طرف دیکھ رہا تھا جس وقت انکا ہاتھ کٹ کر (زمین پر) گرا اور وہ (اُس ہاتھ سے مخاطب ہو کر)

سلہ ترجمہ۔ اے نبی تمکو تمہارے پروردگار نے نہ چھوڑا ہے نہ ناخوش ہے ۱۲

کہ رہے تھے کہ اللہ کا شکر ہے جسنے مجھے پاک کیا تو نے چاہا تھا کہ میرے تمام جسم کو دوزخ میں داخل کرے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن علاء کنانی - انکا تذکرہ ابو بکر بن ابی علی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو احمد عسّال نے انکا تذکرہ کیا ہے - ہمیں ابو موسی محمد بن ابی بکر بن ابی عیسی اصفہانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے علی بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر بن ولید کندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہانی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے سماک بن حرب سے انھوں نے ثعلبہ بن علاء کنانی سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر کے دن سنا کہ آپ مثلہ سے منع فرماتے تھے - اس حدیث کو زہیر نے سماک سے انھوں نے ثعلبہ بن حکم سے جو بنی لیث کے بھائی ہیں روایت کیا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا گذر اُن دیگوں کی طرف ہوا جنمیں اُن جانوروں کا گوشت پک رہا تھا جو مسلمانوں نے لوٹے تھے حضرت نے حکم دیا کہ وہ دیگیں اُلٹ دیجائیں اور فرمایا کہ لوٹ[۱] جائز نہیں ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ثعلبہ بن حکم لیثی کے نام میں انکا ذکر لکھا ہے اور انکا نسب وہیں بیان ہو چکا -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن محصن انصاری - بنی مالک بن نجار سے ہیں پھر بنی عمرو بن مبذول میں انکا شمار ہوا - بدر میں شریک تھے اور ابو عبید ثقفی کے ہمراہ جسر کے دن شہید ہوئے - یہ موسی بن عقبہ کا قول ہے - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن عمرو بن عبید بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول مبذول کا نام عامر ہے یہ وہی ہیں جنکو لوگ سعد بن مالک بن نجار کہتے ہیں ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ ثعلبہ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور جسر کے دن ابو عبید کے ہمراہ حضرت عمر کی خلافت میں شہید ہوئے اور واقدی نے لکھا ہے کہ حضرت عثمان کی خلافت میں مدینہ میں شہید ہوئے - انکی حدیث یزید بن ابی حبیب نے عبد الرحمن بن ثعلبہ بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کسی قبیلہ کا اونٹ چرا لیا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا ہاتھ کٹوا دیا یہ ثعلبہ وہی ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے عمرو بن سمرہ کا ہاتھ چوری کی سزا میں کٹوا دیا تھا انکی حدیث یہ بھی ہے کہ

---

[۱] یعنے اُن کافروں کا مال لوٹنا درست نہیں جنسے کسی قسم کی جنگ نہو ۱۲

سوار کو (مال غنیمت میں سے) تین حصے ملیں گے اور دو حصہ اُسکے گھوڑے کو یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انکے تذکرہ میں صرف اسی قدر لکھا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے۔ اور چوری والی حدیث انھوں نے اُن ثعلبہ کے تذکرہ میں لکھی ہے جنکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے جنکا ذکر اُنسے پہلے ہوا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ثعلبہ وہی ثعلبہ ہیں جنکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا ابو عمر نے ان دونوں کو ایک قرار دیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم بھی اگر ثعلبہ ابو عبد الرحمن کا پورا نسب بیان کرتے تو انھیں بھی معلوم ہو جاتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ اس وفد میں کیا ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا تھا جنکو زید بن حارثہ نے قبیلۂ جذام سے بعد انکے مسلمان ہو جانے کے قید کر لیا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے چھوڑ دینے کا حکم دیا اور یہ کہ جو کچھ اُنسے لیا گیا ہے انکو واپس کر دیا جائے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غنمہ بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے۔ یہ بھی اُن لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے قبیلہ بنی سلمہ کے بت توڑے تھے۔ غزوۂ خندق میں شہید ہوئے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے انھیں ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی نے شہید کیا تھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ خیبر میں شہید ہوئے جن لوگوں نے (قبیلہ بنی سلمہ کے) بت توڑے تھے انکے نام یہ ہیں معاذ بن جبل عبد اللہ بن انیس ثعلبہ بن غنمہ۔ اور ابو صالح نے ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ[1] کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا یہ آیت معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنمہ کے حق میں نازل ہوئی تھی یہ دونوں انصاری تھے انھوں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ چاند جب نیا نکلتا ہے تو باریک ہوتا ہے پھر بڑھتے بڑھتے بڑا ہو جاتا ہے اور پورا گول ہو جاتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے یہانتک کہ جیسا تھا ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی۔ ہمیں ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی

[1] ترجمہ اور اے نبی تم سے یہ لوگ ہلال کی بابت دریافت کرتے ہیں ۱۲

وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد اللہ حضرمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ابن ابی رافع کی حدیث میں مروی ہے کہ ثعلبہ بن قیظی بن صخر بن سلمہ بدری ہیں - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی مالک قرظی کنیت ان کی ابو یحیی ہے - قبیلہ بنی قریظہ کے امام تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے - محمد بن سعد نے کہا ہے کہ (ان ثعلبہ کے والد) ابو مالک یمن سے آئے تھے وہ یہودی تھے انھوں نے بنی قریظہ کی ایک عورت سے نکاح کیا لہذا یہ انکی طرف منسوب ہو گئے حالانکہ یہ خود قبیلہ کندہ کے ہیں - یحیی بن معین نے کہا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے - اور مصعب زبیری نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن ابی مالک کی عمر وہی ہے جو عطیہ قرظی کی عمر ہے اور انکا قصہ بھی ان کے قصہ کے مثل ہے[۱] یہ دونوں چھوڑ دیے گئے تھے قتل نہیں کیے گئے - محمد بن اسحاق نے ابو مالک بن ثعلبہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں مہزور کے لوگ آئے تو آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ جب پانی ٹخنوں تک پہونچ جائے تو اوپر والے باغ کا مالک نہ روکے - ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء بن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد سے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے صفوان بن سلیم سے انھوں نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ خود نقصان اٹھایا جائے نہ کسی دوسرے کو پہونچایا جائے اور بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیل (دریا) سے باغوں کے سینچنے کی بابت بلندی والے باغوں اور نشیب والے باغوں کے حق میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ اوپر والا باغ سینچ لیا جائے اور ٹخنوں تک[۲] پانی بھر لیا جائے بعد اس کے نیچے والے باغ کے لیے پانی چھوڑ دیا جائے اور ایسا ہی انمیں بھی کیا جائے یہانتک کہ تمام باغوں میں پانی پہونچ جائے یا یہ کہ پانی ختم ہو جائے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مہزور ایک نالے کا نام ہے جسمیں پانی رہتا تھا باغ والوں نے

---

[۱] انکا قصہ یہ ہے کہ بنی قریظہ کے قیدی جب گرفتار ہو کر آئے تو جو لوگ بالغ ہو چکے تھے وہ قتل کر دئے جاتے تھے اور نابالغ چھوڑ دیے جاتے تھے یہ بھی چونکہ نابالغ تھے اسلیے قتل نہیں کیے گئے ۱۲ [۲] کچھ باغ بلندی پر تھے اور کچھ پستی میں تھے پانی جب بہکر آتا تو پہلے بلندی والے باغوں میں پہونچتا باغ کے مالک اس پانی کو اپنے ہی باغ میں روک لیتے پستی والے باغوں میں نہ جانے دیتے حضرت نے اس سے منع کر دیا کیونکہ یہ بے انصافی ہے جب اسقدر پانی باغ میں بھر جائے کہ ٹخنوں تک پہونچنے لگے تو پھر اسکو روکنا نہ چاہیے ۱۲ -

اُنکی بابت جھگڑا کیا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا۔

(سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعہ انصاری - یہ اُن لوگون مین ہین جو غزوہ تبوک مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہین گئے تھے پھر انھون نے اپنے آپ کو (مسجد نبوی کے) ستونون سے باندھ دیا تھا یہانتک کہ اللہ نے انکی توبہ قبول فرمائی اور اعمش نے ابو سفیان سے انھون نے جابر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو لوگ (غزوہ تبوک مین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہین گئے تھے چھ آدمی تھے ابو لبابہ اوس بن خدام ثعلبہ بن ودیعہ کعب بن مالک مرارہ ہلال بن امیہ پس ابو لبابہ اور اوس بن خدام اور ثعلبہ آئے اور انھون نے اپنے آپکو ستونون سے باندھ دیا اور اپنے مال لے آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان مالون کو لے لیجیے انھین نے ہمکو آپ کے ہمراہ جانے سے روک دیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین ان لوگون کو نہ کھولونگا یہانتک کہ پھر کوئی غزوہ پیش آئے پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی واخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ابو لبابہ کی متعلق اور اقوال بھی ہین جو اُنکے نام مین ذکر کیے جائینگے۔

باب الثاء مع القاف مع اللام و مع المیم

(سیدنا ثقب رضی اللہ عنہ)

ابن فروہ بن بدن انصاری ساعدی - واقدی نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور عبد اللہ بن محمد نے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے ثقیب بن فروہ روایت کیا ہے - یہی ہین جن کو بعض لوگ اخرس بھی کہتے ہین اور بعض کتب سیر مین انکا نام ثقف فے کے ساتھ ہے مگر صحیح ثقب یا ثقیب ہے بے کے ساتھ جیسا کہ ابن قداح نے کہا ہے - یہ ابن قداح وہی محمد بن عمارہ انصاری عالم نسب ہین انصار کے نسب کو یہ سب سے زیادہ جانتے ہین - یہ ثقب ابو اُسید ساعدی کے چچازاد بھائی ہین احد مین شہید ہوئے تھے - ہم نے ابو اُسید ساعدی کے تذکرہ مین بیان کیا ہے کہ بعض لوگ (انکے دادا کا نام) بدن کہتے ہین اور بعض لوگ بدی کہتے ہین - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے مگر ابو موسی نے کہا ہے کہ (انکا نام) ثقیف (ہے) حالانکہ یہ وہم ہے بعد اس کے انھون نے کہا ہے کہ ثقب احد کے دن شہید ہوئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی شہادت کی گواہی دی انکا نسب ابو اُسید کے تذکرے مین آئیگا۔

[1] ترجمہ - اور کچھ لوگ ہین جنھون نے اپنے گناہون کا اقرار کر لیا اور انھون نے نیک کامون کو برے کامون کے ساتھ ملا دیا ۱۲۔

(سیدنا) ثقف (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عدوانی - بنی حجر بن عیاذ بن یشکر بن عدوان سے ہیں جنگ بدر میں یہ اور انکے سب بھائی شریک تھے۔

(سیدنا) ثقف (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن سمیط - بنی غنم بن دودان بن اسد سے ہیں خیبر کے دن شہید ہوئے - یہ موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ انصار کے حلیف تھے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی کہا ہی مگر انھون نے کہا ہی کہ یہ بنی غنم کے حلیف تھے اور عروہ نے کہا ہی کہ خیبر کے دن قریش کی شاخ بنی عبد مناف سے ثقف بن عمرو شہید ہوئے جو قریش کے حلیف تھے اور بنی اسد بن خزیمہ کے خاندان سے تھے اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے نقل کیا ہی - عروہ کا قول بہت صحیح ہی کیونکہ بنی غنم بن دودان قریش کے حلیف تھے اور انھون نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اپنے حلف پر قائم رہے - اور ابو عمر نے کہا ہی کہ ثقف بن عمرو اسلمی جنکو بعض لوگ اسدی کہتے ہیں بنی عبد شمس کے حلیف تھے کنیت انکی ابو مالک ہی وہ اور انکے بھائی مدلاج اور مالک بدر میں شریک تھے - یہ ثقف احد کے دن شہید ہوئے اور انھون نے کہا ہی کہ موسی بن عقبہ نے بیان کیا کہ وہ خیبر کے دن شہید ہوئے انھیں ایک یہودی نے شہید کیا جسکا نام اسیر تھا واللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ بنی لوذان بن اسد کے خاندان سے تھے اور انھون نے انکے بھائی مالک کا بھی تذکرہ لکھا ہی اور انکو سلمی قرار دیا ہی یہ وہان انشاء اللہ تعالی ذکر کیا جائیگا۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا ان کے نسب مین لوذان کو داخل کرنا وہم ہی صحیح لفظ دودان ہی تمام علمای نسب کا اسپر اجماع ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) ثعلب (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن عطیہ بن اخنف بن مجفر بن کعب بن عنبر تمیمی عنبری - کنیت انکی ابو ہلقام ہی بعض لوگ انکو تاب تا کی ثعلبہ کے ساتھ کہتے ہیں انکا تذکرہ گذر چکا ہی انکا ذکر لوگون نے وہین لکھا ہی یہان کسی نے نہین لکھا۔

(سیدنا) ثمامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اثال بن نعمان بن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن دول بن حنیفہ بن لجیم - حنیفہ بھائی ہین عجل کے ہمین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے وہ سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہ سے راوی ہین کہ انھون نے کہا ثمامہ بن اثال حنفی کے اسلام کا واقعہ اس طرح پر ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی تھی جب یہ برے ارادہ سے آپ کے سامنے آئے کہ اللہ آپکو انپر قابو دے یہ مشرک تھے اور بارادۂ قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یہ حضرت کے سامنے آئے تھے (اتفاق سے چند روز کے بعد) ثمامہ اسی حالت شرک مین عمرہ کرنے کے لیے نکلے یہانتک کہ (اثنای سفر مین) مدینہ پہونچے اور وہان پہونچتے ہوگئے یہانتک کہ گرفتار کر لیے گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے گئے آپنے حکم دیا کہ یہ مسجد کے کسی ستون سے باندھ دیے جائین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اے ثمام تمھارا کیا حال ہے دیکھو اللہ نے مجھے تمپر قابو دیدیا یا نہین ثمامہ نے کہا ہان اے محمد اگر تم (مجھے) قتل کردو تو ناحق نہ قتل کروگے بلکہ ایک خونی کو قتل کروگے اور اگر تم معاف کردو تو تم نے ایک شکرگذار کو معاف کیا اور اگر تم کچھ مال مانگو تو دیا جائیگا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے۔ اور انھین چھوڑ دیا یہانتک کہ دوسرا دن ہوا تو پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی طرف تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اے ثمام تمھارا کیا حال ہے انھون نے عرض کیا کہ اچھا حال ہے اے محمد اگر تم (مجھے) قتل کردو تو ایک خونی کو قتل کروگے اور اگر معاف کردو تو ایک شکرگذار کو معاف کروگے اور اگر تم مال مانگو تو دیا جائیگا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے ابوہریرہ کہتے ہین کہ ہم چند مسکینون نے باہم یہ گفتگو کی کہ ہم ثمامہ کو قتل کرکے کیا کرینگے خدا کی قسم اس کے فربہ اونٹون کا گوشت جو اسکے چھوڑ دینے کے بدلے مین ملیگا ہمین اسکے قتل کر دینے سے بہتر معلوم ہوتا ہے پھر جب دوسرا دن ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر انکے پاس گئے اور فرمایا کہ اے ثمام تمھارا کیا حال ہے انھون نے عرض کیا کہ اچھا حال ہے اے محمد تم اگر (مجھے) قتل کردو تو ایک خونی کو قتل کروگے اور اگر معاف کردو تو ایک شکرگذار کو معاف کروگے اور اگر کچھ مال مانگو تو دیا جائیگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو اے ثمام مین نے تمھین معاف کردیا پس ثمامہ وہان سے گئے اور مدینہ کے کسی باغ مین جاکے غسل کیا اور خود بھی پاک ہوئے اور اپنے کپڑون کو پاک کیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے آپ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اور کہا کہ اے محمد بخدا آپ کی یہ کیفیت تھی کہ کسی کا منہ مجھے آپ کے منہ سے زیادہ ناخوش نہ معلوم ہوتا تھا اور نہ کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ ناگوار تھا اور نہ کوئی شہر مجھے آپکے شہر سے زیادہ برا معلوم ہوتا تھا مگر اب یہ حالت ہے کہ کسی کا منہ مجھے آپ کے منہ سے زیادہ محبوب نہین ہے اور نہ کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ محبوب ہے اور نہ کوئی شہر مجھے آپ کے شہر سے زیادہ محبوب ہے مین اب شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد اس کے بندے اور اسکے رسول ہین یا رسول اللہ مین عمرہ کرنے کی نیت سے نکلا تھا اور مین اس وقت اپنی قوم کے دین پر تھا مجھے آپ کے اصحاب نے عمرہ مین گرفتار کرلیا پس اب مجھے عمرہ کے لیے بھیج دیجیے اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین عمرہ کے لیے بھیج دیا اور انھین طریقہ تعلیم فرمایا چنانچہ یہ عمرہ کے لیے گئے جب مکہ پہونچے اور قریش نے سنا کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کی باتین کرتے ہین تو کہنے لگے کہ ثمامہ بے دین ہوگیا ثمامہ نے

کہا کہ خدا کی قسم میں بے دین نہیں ہوں بلکہ میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میں نے محمد (صلی اللہ علیہ) کی تصدیق کر لی ہے اور میں اپنے
ایمان لے آیا ہوں قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں ثمامہ کی جان ہے کہ اب یمن سے تمہیں ایک دانہ بھی نہ آئیگا اور یمن اہل مکہ کا
تھا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکی اجازت دیں بعد اسکے یہ اپنے شہر لوٹ گئے اور غلہ مکہ جانے سے روک دیا
قریش کو سخت مصیبت پیش آئی اور انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا اور اپنی قرابت کا واسطہ دلایا کہ آپ ثمامہ کو
لکھ دیجیے کہ غلہ کو نہ روکیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھدیا۔ پھر جب مسیلمہ (کذاب) کا ظہور ہوا اور اسکی بات بڑھ گئی تو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرات بن حیان عجلی کو ثمامہ کے پاس بھیجا کہ مسیلمہ سے جنگ کریں۔ محمد بن اسحاق نے لکھا ہے
کہ جب اہل یمامہ اسلام سے مرتد ہو گئے اس وقت ثمامہ مرتد نہیں ہوئے یہ اور انکی قوم کے جو لوگ انکے تابع تھے اسلام پر
قائم رہے اور یمامہ ہی میں مقیم رہے لوگوں کو مسیلمہ (کذاب) کی پیروی اور اسکی تصدیق سے روکتے تھے اور کہتے تھے کہ
اے لوگو اپنے کو ایسی تاریک چیز سے بچاؤ جس میں بالکل نور نہیں ہے اور بیشک وہ بدبختی کی بات ہے اے بنی حنیفہ اسکو اللہ نے
ان لوگوں کے لیے مقدر کر دیا ہے جو اسپر عمل کرینگے جو لوگ اسپر عمل کرینگے انکے لیے یہ بلا ہے مگر جب لوگوں نے انکی بات نہ مانی
اور سب کے سب مسیلمہ کی پیروی پر متفق ہو گئے تو انھوں نے انسے جدا ہو جانے کا ارادہ کر لیا اتفاق سے علاء بن حضرمی کا
اور ان لوگوں کا جو انکے ساتھ تھے ادھر گذر ہوا یہ لوگ بحرین جا رہے تھے وہاں حطم (نامی ایک کافر) تھا اور اسکے ساتھ قبیلہ ربیعہ
کے کچھ مرتد تھے جب یہ خبر ثمامہ کو معلوم ہوئی تو انھوں نے اپنے مسلمان ساتھیوں سے کہا کہ خدا کی قسم میں مناسب نہیں
سمجھتا کہ ان لوگوں کے ساتھ رہوں اس حال میں کہ انھوں نے یہ بدعت نکالی ہے اللہ انکو ایسی بلا میں مبتلا کرے گا کہ یہ
اسمیں نہ کھڑے ہو سکیں گے نہ بیٹھ سکیں گے اور میں مناسب نہیں جانتا کہ ان لوگوں سے یعنی ابن حضرمی اور ان کے
اصحاب سے جو مسلمان ہیں پیچھے رہجاؤں اور بیشک ہم ان کے ارادہ سے واقف ہو چکے ہیں اور وہ (اتفاق سے)
ہماری طرف آبھی گئے ہیں لہذا اب میں ان کے ساتھ ہو جانا ہی مناسب سمجھتا ہوں پس جو شخص تم میں سے چاہے
چلے چنانچہ وہ علا کی مدد کے لیے نکلے اور انکے ہمراہ انکے مسلمان ساتھی بھی تھے یہ بات دشمن کے کمزور کرنے میں
زیادہ موثر ہوئی جب انھیں معلوم ہوا کہ بنی حنیفہ علاء کی مدد کے لیے گئے۔ ثمامہ علاء کے ساتھ حطم کی جنگ میں شریک
رہے مشرکوں کو شکست ہوئی اور قتل کیے گئے اور علاء نے مال غنیمت تقسیم کیا اور کچھ لوگوں کو انعام بھی دیا ایک شخص
کو حطم کی ایک چادر دی جسپر حطم ایک مسلمان کے سامنے فخر کرتا تھا ثمامہ نے وہ چادر اس مسلمان سے مول لی پھر جب اس
فتح کے بعد ثمامہ لوٹے تو بنی قیس بن ثعلبہ نے جو حطم کے ہم قوم تھے وہ چادر ثمامہ کے جسم پر دیکھی اور کہا کہ تمہیں
نے حطم کو قتل کیا ہے ثمامہ نے کہا میں نے حطم کو قتل نہیں کیا بلکہ یہ چادر میں نے مال غنیمت سے مول لی ہے

لیکن اُن لوگون نے (نہ مانا اور) ثمامہ کو قتل کردیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) ثمامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بجاد عبدی صحابی ہین۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی انھون نے کوئی حدیث نہین روایت کی ان سے ابو اسحاق سبیعی نے اور عیزار بن حریث نے روایت کی ہی۔ شعبہ نے اور زہیر نے ابو اسحاق سے انھون نے ثمامہ بن بجاد سے جو صحابی ہین روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا مین تمھین ڈراتا ہون اس (قسم کے حیلے بہانون) سے کہ مین عنقریب عبادت کرونگا عنقریب روزہ رکھونگا عنقریب نماز پڑھونگا۔ اس قول کو اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے عیزار بن حریث سے انھون نے ثمامہ بن بجاد سے اسی طرح روایت کیا ہی۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ثمامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ثمامہ جذامی کنیت انکی ابو سوادہ۔ ابن مندہ نے ابو سعید بن یونس سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نے عمرو بن حارث کی کتاب مین بکر بن سوادہ سے جو انکے مولی تھے یہ روایت لکھی ہوئی دیکھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے دادا ثمامہ کے لیے دعا فرمائی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ثمامہ (رضی اللہ عنہ)

بن حزن بن عبد اللہ بن سلمہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ انھون نے پایا تھا ان قاسم بن فضل نے روایت کی ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ حضرت عمر کے پاس انکی خلافت کے زمانہ مین آئے تھے اسوقت انکی عمر پینتیس سال کی تھی یہ ابن مندہ کا قول ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہین عمر بن خطاب کو اور عثمان کو اور عائشہ کو انھون نے دیکھا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثمامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی قرشی صحابی ہین ابو عمر نے کہا ہی کہ مین نہین جانتا کہ یہ قریش کے کس خاندان سے ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے صنعاء شام کے حاکم تھے۔ ہمین ابو محمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر قرضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عارم بن فضل

سلہ مقصود یہ ہی کہ جو کام کرنا ہی کر ڈالے اس وقت کا کام دوسرے وقت پر اٹھا رکھنا سخت نا عاقبت اندیشی ہی۔ اس قسم کی طبیعت کا آدمی کبھی اپنے ارادے مین پورا نہین اترتا ۱۲۔

خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ایوب سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب ثمامہ بن عدی کو جو صنعاء شام کے حاکم تھے اور صحابی تھے عثمان بن عفان کی شہادت کی خبر پہونچی تو وہ روئے اور بہت روئے پھر جب افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ خلافت نبوت اب جاتی رہی[۱] اب بادشاہت اور سلطنت رہ گئی جو شخص کسی چیز پر غالب آجائیگا وہ اسکو تصرف میں لے آئیگا - انکا تذکرہ تینوں نے اسی طرح لکھا ہے اور ابو موسی نے ابن مندہ پر انکے متعلق استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مہاجرین میں سے تھے اور جنگ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ یہ ابن جریر طبری کا قول ہے - ابن مندہ نے انکا ذکر کر لیا ہی کیا ہے جیسا ہم نے کیا ہے پس انپر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہیں -

باب الثاء والواو

(سیدنا) ثوبان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں - یہ ثوبان بیٹے ہیں بجدد کے اور بعض لوگ کہتے ہیں جحدر کے بیٹے ہیں - کنیت انکی ابو عبداللہ ہے اور بعض لوگ ابو عبدالرحمن کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یمن کے قبیلہ حمیر سے ہیں اور بعض لوگ انھیں مقام سراۃ کا رہنے والا کہتے ہیں جو ایک موضع ہے مکہ اور یمن کے درمیان میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعد عشیرہ کے قبیلے سے ہیں جو مذحج کی ایک شاخ تھی یہ گرفتار کر لئے تھے پس انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مول لیا اور آپ نے انھیں آزاد کر دیا اور ان سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اپنے خاندان کے لوگوں سے جاکے ملجاؤ اور اگر چاہو تو ہمارے اہل بیت میں سے ہو جاؤ چنانچہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولا پر قائم رہے اور برابر سفر میں اور حضر میں آپ کے ساتھ رہتے تھے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی پس یہ شام چلے گئے اور مقام رملہ میں فروکش ہوئے اور وہاں ایک گھر بنا لیا ایک گھر انھوں نے مصر میں بھی بنایا تھا اور ایک گھر حمص میں بھی بنایا تھا اور سنہ ۵۴ھ میں وہیں انکی وفات ہوئی فتح مصر میں شریک تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں - ان سے شداد بن اوس نے اور جبیر بن نفیر نے اور ابو ادریس خولانی نے اور ابو سلام ممطور حبشی نے اور معدان بن ابی طلحہ نے اور ابو الاشعث صنعانی نے اور ابو اسماء رحبی نے اور ابو الخیر یزنی نے وغیرہم نے روایت کی ہے - ہمیں ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے

[۱] اس جملہ سے حضرت علی مرتضی کی خلافت کا انکار نہیں لازم نہیں آتا کیونکہ اول تو اس وقت تک انکی خلافت کی خبر بھی انکو نہ تھی دوسرے اسمیں شک نہیں کہ جو حیثیت اور کیفیت خلافت سے سابقہ میں تھا وہ حضرت عثمان کی شہادت سے جاتا رہا ۱۲

ہمین ابو محمد جعفر بن احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمرو بن احمد بن عبداللہ دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن محمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معاذ بن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے قتادہ سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے ابو اسماء رحبی سے انھون نے ثوبان سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے زمین میرے روبرو کر دی یہانتک کہ مین نے تمام مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اللہ نے مجھے دونون خزانے دیے سرخ بھی اور سفید بھی میری امت کی سلطنت اُسی حد تک پہونچے گی جہان تک زمین مجھے دکھائی گئی ہو اور ہشام بن عمار نے صدقہ سے انھون نے زید بن واقد سے انھون نے ابو سلام اسود سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا میرا حوض (کوثر) اتنا بڑا ہو جیسے عدن اور عمان کے درمیان کی مسافت سپیدی مین دودھ سے بھی زیادہ ہو اور شیرینی مین شہد سے بھی زیادہ ہو اور خوشبو مین مشک سے بھی زیادہ ہو۔ اسکے آبخورے آسمان کے ستارون کے برابر ہین جو شخص اُسکا پانی پی لیگا اسکے بعد کبھی پیاسا نہوگا اور اکثر وہ لوگ جو اُس حوض پر قیامت کے دن آئینگے فقراے مہاجرین ہونگے ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین آپنے فرمایا یہ وہ لوگ ہین جنکے بال پراگندہ اور کپڑے میلے ہونگے جنسے امیر عورتین (بوجہ انکی غریبی کے) نکاح نہین کرتین اور اُنکے لیے دروازے نہین کھولے جاتے وہ اپنے ذمہ سے دوسرون کا حق اتار دیتے ہین مگر دوسرون پر جو انکا حق ہو وہ انھین نہین ملتا۔ اس حدیث کو عباس بن سالم نے اور زید بن سلام نے اور خالد بن معدان نے اور یزید بن ابی مالک نے اور یحیی بن حارث نے ابو سلام سے روایت کیا ہو اور قتادہ نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے معدان[؟] سے انھون نے ثوبان سے روایت کیا ہو اور اسکو عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے ثوبان سے روایت کیا ہو اور انھون نے معدان کو ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ثوبان (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ کنیت انکی ابو الحکم۔ ہمین یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے کتابۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے عبید اللہ بن عبداللہ اموی سے انھون نے عبدالحمید بن جعفر سے انھون نے عمر بن حکم بن ثوبان سے انھون نے اپنے چچا سے انھون نے ثوبان سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ مین) کوے کی طرح چونچ مارنے[1] اور درندے کی طرح ہاتھ بچھا دینے سے منع فرمایا ہو۔ عبدالحمید کے اصحاب نے اسکی مخالفت کی ہو اور کہا ہو کہ یہ حدیث عبدالحمید سے مروی ہو وہ عمر بن حکم بن ثوبان سے وہ عبدالرحمن سے مرسلاً روایت کرتے ہین۔

[1] یعنی جسطرح کوا جلدی سے پانی مین چونچ مار کر اُٹھا لیتا ہو اسطرح جلدی سے رکوع مین جھک کر اُٹھ کھڑا ہونا ممنوع ہو اسیطرح سجدہ مین کہنیون کا زمین پر بچھا دینا مردون کے لیے ممنوع ہو ۱۲

(سیدنا) ثوبان (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد الرحمن - انصاری ہین - انکی حدیث محمد بن حمیر نے عباد بن کثیر سے انھون نے ابن کثیر سے انھون نے یزید بن خصیفہ سے انھون نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ جس شخص کو تم مسجد مین شعر پڑھتے ہوے سنو تو اس سے تین مرتبہ کہدو کہ اللہ تیرے منھ کو ٹکڑے ٹکڑے کردے اور جس شخص کو دیکھو کہ مسجد مین اپنی کھوئی چیز کا انشاد[1] کر رہا ہو تو اس سے کہدو کہ خدا کرے تو اس چیز کو نہ پائے اور جس شخص کو دیکھو کہ مسجد مین خرید و فروخت کر رہا ہو تو اس سے کہدو کہ اللہ تیری تجارت مین نفع نہ دے اسی طرح ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہو - یہ حدیث غریب ہو اسکی روایت کرنے مین محمد بن حمیر عباد بن کثیر سے متفرد ہین اور اس حدیث کو عبد العزیز دراوردی نے یزید بن خصیفہ سے انھون نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے انھون نے ابو ہریرہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) ثور (رضی اللہ عنہ)

ابن تلیدہ اسدی - اسد بن خزیمہ کے قبیلہ سے ہین - ابو عثمان سراج نے انکا تذکرہ افراد مین کیا ہو اور اپنی اسناد سے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہم یعنی قبیلہ بنی اسد کے لوگ بدر کے دن مہاجرین کے ساتھ جہنڈے کے برابر تھے اور ہم مین ایک شخص تھے جن کا نام ثور بن تلیدہ تھا انکی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی تھی حضرت معاویہ کا زمانہ بھی انھون نے پایا تھا - حضرت معاویہ نے ایک مرتبہ انسے پوچھ بھیجا کہ آپنے میرے آبا و اجداد مین کسکو دیکھا ہو انھون نے کہا کہ مینے امیہ بن عبد شمس کو دیکھا ہو کہ وہ اپنے اونٹون سے پانی بھر رہے تھے پھر اسکے بعد مینے انھین دیکھا کہ وہ نابینا ہو گئے تھے اور انکا ایک غلام یعنی ذکوان انھین لیکے چلتا تھا اور کبھی ابو معیط انھین لیکے چلتا تھا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) ثور (رضی اللہ عنہ)

ابن عزرہ - کنیت انکی ابو العکیر قشیری - علی بن محمد مدائنی نے یعنی ابو الحسن نے یزید بن سوید سے اور مدائن کے کئی آدمیون سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ثور بن عزرہ بن عبد اللہ قشیری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے آپنے انھین حمام اور سد جو دونون مقام وادی عقیق مین تھے معافی مین دیدیے تھے اور ایک تحریر بھی انکے لیے لکھدی تھی شاعر نے حمام کے ذکر مین یہ شعر کہا ہو ؎

---

[1] انشاد کسی کھوئی چیز کا تلاش کرنا اور لوگون سے پوچھنا کہ میری فلان چیز کسی نے پائی تو نہین ۱۲

فان یغلبک میسرۃ بن بشر فان ابا العکبر علی الحمام[1]

انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثور (رضی اللہ عنہ)

یزید بن ثور سلمی کے والد ہیں کنیت انکی ابو اسد ہے۔ انھوں نے خود اور انکے بیٹے یزید اور انکے پوتے معن بن یزید نے (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے) بیعت کی ہے۔ یہ محمد بن جعفر مطین کا قول ہے انھوں نے انکا نام ثور بتایا ہے ہمیں یحیی بن ابی الرجا بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی اور محمد بن عبید بن حساب نے بھی ہمیں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعوانہ نے ابوالجویریہ جرمی سے انھوں نے معن بن یزید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے اور میرے والد نے اور میرے دادا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی میں نے آپکے سامنے ایک مقدمہ بھی پیش کیا تھا آپ نے میرے ہی موافق فیصلہ فرمایا اور جب میری منگنی ہوئی تو آپ ہی نے میرا نکاح پڑھا معن کہتے تھے کہ مال غنیمت حلال نہیں ہوتا جب تک کہ برابر برابر سب کو تقسیم نہ کر دیا جائے جب تقسیم کر دیا جائے تو ہمیں جائز ہے کہ ہم تجھے دیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

حرف الجیم ۞ باب الجیم والالف

(سیدنا) جابان (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابومیمون ہے۔ ان سے انکے بیٹے میمون نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ فرماتے ہوئے سنا یہاں تک کہ آپ نے دس مرتبہ اسکی تکرار فرمائی کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اسکی نیت مہر کے ادا کرنے کی نہ ہو اور اسکا مہر نہ دے تو اللہ عزوجل سے اس حالت میں ملے گا کہ زانی ہوگا یہ حدیث اسی طرح انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور مختلف فیہ ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن الازرق غاضری۔ انکا شمار اہل حمص میں ہے ان سے ابوراشد حبرانی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک سواری پر کچھ مال لیکر حاضر ہوا (حضرت اس سفر حجۃ الوداع میں تھے) اور لوگوں کے بیچ میں چلتا رہا یہاں تک کہ حضرت کی طرف بڑھتا رہا یہاں تک کہ میں وہاں تک پہنچ گیا جہاں آنحضرت علیہ السلام ٹھہرے تھے آپ ایک خیمہ میں فروکش ہوئے اور (خیمہ کے) دروازہ پر (محافظت کے لیے) تیس آدمیوں سے زیادہ تھے آپکے پاس کوڑے تھے میں قریب گیا تو

---

[1] ترجمہ۔ اگر میسرہ بن بشر تجھپر غالب آجائے (تو کچھ پروا نہ کرنا) کیونکہ ابوالعکبر تمام پر غالب ہے ۱۲

(یمنی ہے) ایک شخص مجھے دیکھنے لگا مین نے کہا واللہ اگر تو مجھے دیکھیگا تو مین بھی تجھے دیکھونگا اور اگر تو مجھے مار یگا تو مین بھی تجھے مارونگا اُسنے مجھے کہا کہ اسے تمام لوگون سے بدتر مینے کہا خدا کی قسم تو مجھسے بھی بدتر ہو اُسنے پوچھا کہ یہ کیون مینے کہا مین یمن سے آیا ہون تاکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین سنون اور یاد کرلون پھر اپنی قوم سے جاکر بیان کرون اور تو مجھے روکتا ہو اُسنے کہا ہان بیشک واللہ تو مجھسے بہتر ہے بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوگئے لوگ عقبہ کے پاس مقام منی مین آپکو گھیر کے کھڑے ہوگئے اور آپسے بکثرت مسائل پوچھنے لگے یہانتک کہ انکے ہجوم کے باعث آپ تک کسی شخص کا پہونچنا دشوار تھا اسی حال مین ایک شخص بال کترواکے آیا اور اُسنے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لیے دعا فرمایئے آپنے فرمایا اللہ سر منڈوانے والون پر رحمت نازل فرمائے بعد اسکے پھر اُسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لیے دعا فرمایئے آپنے فرمایا کہ اللہ سر منڈوانے والون پر رحمت نازل فرمائے یہی آپنے تین مرتبہ فرمایا بعد اسکے وہ گیا اور اُسنے اپنا سر منڈوا ڈالا پس مینے سوا ایک سر منڈوانے والے کو اور کسی کو نہین دیکھا - ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ حدیث غریب ہو صرف اسی سند سے مروی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسامہ جہنی - انکا شمار اہل حجاز مین ہو - انسے معاذ بن عبد اللہ بن خبیب نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ ہمین ابوالفرج ابن محمود اصفہانی نے اپنی سند سے قاضی ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن موسی نے معاذ بن عبد اللہ سے انھون نے جابر بن اسامہ جہنی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے بازار مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی آپ اپنے اصحاب کے ہمراہ جارہے تھے مینے صحابہ سے پوچھا کہ آپ لوگ کہان کا قصد رکھتے ہین انھون نے کہا کہ ہم تمھاری قوم کے لیے مسجد کی حد قائم کرنا چاہتے ہین چنانچہ جب مین لوٹ کر آیا تو مینے دیکھا کہ میری قوم کے لوگ کھڑے ہوے ہین مینے کہا کہ کیون کھڑے ہو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مسجد کی حد قائم کردی اور جانب قبلہ مین ایک لکڑی خود آپنے گاڑ کر نصب فرمادی ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابن ماکولا نے کہا ہو کہ جابر بن اسامہ کی کنیت ابوسعاد ہو جسکو ہم انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین ذکر کرینگے -

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن حابس یمامی یہ ایک مجہول شخص ہین اور انکی حدیث کی سند مین اعتراض ہو انکی حدیث حصین بن حبیب نے اپنے والد سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہم سے جابر بن حابس نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص

میری طرف ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈھ لے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ انکا نسب ابو نعیم اور ابو موسی نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ اشہلی ہیں اور انصار میں اشہلی مطلقاً اُسیکو کہتے ہیں جو عبد الاشہل کی اولاد میں ہو جو سعد بن معاذ کی کے گروہ سے ہیں اور ایسے موقع پر کہا جاتا ہے کہ یہ بنی دینار سے ہیں پھر بنی عبد الاشہل سے ہیں تاکہ اشتباہ جاتا رہے - عروہ نے اور محمد بن اسحاق نے اور موسی بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ جنگ بدر اور احد میں شریک تھے اور ابن عقبہ نے کہا ہے کہ انکی کوئی اولاد نہ تھی ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابن اسحاق سے شہدائے بدر کے ناموں میں جابر بن عبد الاشہل کا تذکرہ نقل کیا ہے جو بنی دینار بن نجار سے ہیں پھر بنی مسعود بن عبد الاشہل سے ہوے سبھوں نے انکو مسعود بن عبد الاشہل لکھا ہے صرف کلبی نے انکو مسعود بن کعب ابن عبد الاشہل لکھا ہے لہذا یہ چچا ہوے ضحاک اور نعمان اور قطبہ کے جو بیٹے تھے عمرو بن مسعود کے یہ سب لوگ بدری ہیں - انکا تذکرہ پہلے نسب کے موافق ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے اور ابو موسی نے (انکے والد کا نام) خالد کے عوض میں عبد قرار دیا ہے - واللہ اعلم

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبرہ اسدی - طارق بن عبد العزیز ابن عجلان سے انھوں نے ابو جعفر یعنی موسی بن مسیب سے انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے جابر بن ابی سبرہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے جہاد کا ذکر فرمایا اور کہا کہ شیطان بن آدم کے لیے ہر راستے میں بیٹھا چنانچہ اسلام کے راستے میں بھی بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تو مسلمان ہوا جاتا ہے اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑے دیتا ہے اگر وہ شخص اسکی بات نہیں مانتا اور مسلمان ہو جاتا ہے تو پھر ہجرت کی طرف اُسے شبہہ دلاتا ہے کہتا ہے کہ کیا تو ہجرت کر جائیگا اور اپنے زمین و آسمان اور اپنے پیدائش کے مقام کو چھوڑ دیگا اور اپنے مال کو ضائع کر دیگا اگر وہ اسکو بھی نہیں مانتا اور ہجرت کر جاتا ہے تو پھر جہاد کی طرف سے اُسے شبہہ دلاتا ہے کہتا ہے کہ کیا تو جہاد کریگا اور اپنا خون بہائیگا (تیرے بعد) تیری بی بی سے کوئی دوسرا نکاح کر لیگا اور تیرا مال بانٹ لیا جائیگا اور تیرے بچے برباد ہو نگے اگر وہ اسکو بھی نہیں مانتا اور جہاد کرتا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عز وجل پر (مقتضائے رحمت) یہ حق ہے کہ جو شخص ایسا کرے وہ اگر اپنے گھوڑے سے بھی گر کے مرجائے تو اسکا ثواب اللہ اپنے ذمہ رکھے اور اگر کوئی جانور اسکو کاٹ لے اور وہ مرجائے تب بھی اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور اگر وہ قصاص میں قتل کیا جائے تب بھی اللہ پر

حق ہو کہ اُسے جنت مین داخل کرے۔
اس حدیث کی روایت مین جابر کا ذکر صرف طارق نے کیا ہو اور ابن حُضَیل وغیرہ نے اس حدیث کو ابوجعفر سے انھون نے سالم سے انھون نے سبرہ بن ابی فاکہ سے روایت کیا ہو۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہو اور ابوعمر نے کہا ہو کہ جابر ابن ابی سبرہ اسدی ہین کوفی ہین انسے سالم بن ابی الجعد نے بہت سی حدیثین روایت کی ہین منجملہ اُنکے ایک حدیث جہاد کی بابت ہی

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

بن سفیان انصاری زرقی - بنی زُرَیق بن عامر بن زریق یعنے عبد بن حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے ہین - انکے والد سفیان معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جُمح کی طرف منسوب ہین کیونکہ معمر نے انسے حلف کی دوستی کی تھی اور مکہ مین انکو متبنیٰ بنایا تھا یہ ابن اسحاق کا قول ہو یہ جابر اور جنادہ اپنے والد کے ہمراہ سرزمین حبش سے دو کشتیون مین سوار ہو کے آئے تھے وہ دونون کشتیان حضرت عمرؓ کی خلافت مین غرق ہو گئین انکے اخیافی بھائی شرجیل بن حسنہ ہین سفیان نے انکی والدہ سے مکہ مین نکاح کیا تھا۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم - بعض لوگ انکو سلیم بن جابر کہتے ہین مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہو - کنیت انکی ابوجری - تمیمی ہین ہُجَیمی ہین بلہجیم بن عمرو بن تمیم کی اولاد سے - بخاری نے کہا ہو کہ ہمارے نزدیک ابوجری کا صحیح نام جابر بن سلیم ہو - اور ابواحمد عسکری نے کہا ہو کہ سلیم بن جابر صحیح ہو واللہ اعلم -
بصرہ مین رہتے تھے انسے ابن سیرین نے اور ابوتمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہو - ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب دقاق نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سلام بن مسکین نے عقیل بن طلحہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوجری ہجیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم لوگ جنگل کے رہنے والے ہین ہمین کوئی ایسی بات بتایئے جو ہمین نفع دے حضرت نے فرمایا کہ تم کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا گو اسیقدر ہو کہ تم اپنے ڈول سے کسی پیاسے کے برتن مین پانی ڈالدو اور گو اسیقدر ہو کہ تم اپنے بھائی سے بکشادہ پیشانی بات کرلو اور ازار کو (ٹخنون سے) نیچے نہ بڑھانا کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہو اور تکبر کو اللہ تبارک و تعالی دوست نہین رکھتا اور اگر کوئی شخص تمھارا کوئی ایسا عیب بیان کرے جو وہ تم مین جانتا ہو تو تم کوئی عیب اسکا ایسا نہ بیان کرنا جو تم اُسمین جانتے ہو کیونکہ اسکا ثواب تمکو ملیگا اور اسکا وبال اسپر ہوگا - اس حدیث کو حماد اور عبدالوارث نے جریری سے انھون نے ابوسلیل سے انھون نے

ابو تمیمہ سے انھوں نے جابر بن سلیم سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن سَمُرہ بن جُنادہ بن جُندُب بن حُجَیر بن رِئاب بن حَبیب بن سُواءَۃ بن عامر بن صَعصَعہ عامری ثم السوائی بعض لوگ انکا نسب یون بیان کرتے ہین جابر بن سمرہ بن عمرو بن جندب انکی کنیت مین اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین ابو خالد اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبد اللہ۔ یہ بنی زہرہ کے حلیف ہین اور حضرت سعد بن ابی وقاص کی بہن کے بیٹے ہین انکی والدہ خالدہ بنت ابی وقاص ہین۔ کوفہ مین رہتے تھے وہین ایک گھر بنالیا تھا بشر بن مروان جب حاکم کوفہ تھا اسوقت انھون نے وفات پائی انکے جنازے کی نماز عمرو بن حُرَیث مخزومی نے پڑھائی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ۶۶ھ مین بعہد مختار انھون نے وفات پائی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثین روایت کی ہین۔ اِنسے شعبی نے اور عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اور تمیم بن طرفہ طائی اور ابو اسحاق سبیعی اور ابو خالد والبی اور سماک بن حرب اور حصین بن عبد الرحمن اور ابو بکر بن ابی موسی وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمین خطیب عبد اللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن معاذ ضبی نے سماک سے انھون نے جابر بن سمرہ سے نقل کرکے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مین ایک پہاڑ تھا جو مجھے سلام کیا کرتا تھا اُس زمانے مین جب مین مبعوث ہوا۔ اور انسے عبد الملک بن عمیر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (یہ) قیصر مر جائیگا تو اسکے بعد کوئی قیصر نہوگا اور جب یہ کسری مر جائیگا تو اسکے بعد کوئی کسری نہوگا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ تم لوگ قیصر و کسری کے خزانے خدا کی راہ مین خرچ کروگے جابر کی وفات ہوئی انھون نے اولاد نرینہ مین چار بیٹے چھوڑے۔ خالد اور ابو ثور یعنے مسلم اور ابو جعفر اور جبیر مگر نسل صرف مسلم اور خالد سے جاری ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبان بن عجلان بن عتاب بن مالک ثقفی۔ بیعۃ الرضوان مین شریک تھے اسکو مدائنی نے ثقیف کے حالات کی کتاب مین لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے کیا ہے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بیعت عقبہ مین شریک تھے بدر مین شریک تھے اور احد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔ ان جابر کے شرکا بیعت عقبہ و جنگ احد مین ہونے سے موسی بن عقبہ نے اور واقدی نے اپنی ناواقفی ظاہر کی ہے۔ اور ابن اسحاق نے یونس بن بکیر سے روایت کرکے

انکا تذکرہ لکھا ہی۔ ابو سلمہ کی روایت اور عبد الملک بن ہشام کی روایت زیاد بن عبد اللہ بکائی سے ہی اور انکی روایت ابن اسحاق سے ہی کہ جبار بن صخر بن امیہ بن خنسا شریک بیعت عقبہ و جنگ بدر تھے انھون نے بھی جابر کو ذکر نہین کیا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر۔ مسدد نے عمر بن علی مقدمی سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے ابو سعد مولی بنی خطمہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے جابر بن عبد اللہ کو بیان کرتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) اُنکے اور جابر ابن صخر کے ساتھ نماز پڑھی اور ان دونون کو اپنے پیچھے کھڑا کیا انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ محمد بن ابی بکر مقدمی نے اور عاصم بن عمر نے عمر بن علی سے انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے ابو سعد سے انھون نے جابر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے اور جبار بن صخر کے ہمراہ نماز پڑھی اور ان دونون کو اپنے پیچھے کھڑا کیا اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ (صحیح لفظ جبار ہی) جابر وہم ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ جابر بن صخر اُنکے متعلق بیان کیا جاتا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور جابر کے ہمراہ نماز پڑھی اور محمد بن ابی بکر مقدمی نے عاصم بن عمر بن علی سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے ابو سعد خطمی سے جنکا نام شرحبیل بن سعد ہی انکا نام جبار روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہی۔ مین کہتا ہون کہ اس مقام مین ابن مندہ پر کچھ اعتراض نہین ہو سکتا کیونکہ جو کچھ ابو نعیم نے لکھا ہی وہی سب ابن مندہ نے بھی لکھا ہی اور تعجب ہی کہ ابو نعیم اُنپر اپنے ہی کلام سے رد کرتے ہین۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ۔ قیس بن ابی صعصعہ کے بھائی ہین۔ بنی مازن بن نجار سے ہین یہ چار بھائی تھے قیس اور حارث اور جابر اور ابو کلاب جابر غزوۂ موتہ مین شہید ہوے انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہی اور ابو موسی نے کہا ہی کہ جابر بن ابی صعصعہ۔ ابو صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار جابر غزوۂ موتہ مین شہید ہوے انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق بن عوف۔ بعض لوگ انکو جابر بن عوف بن طارق احمسی کہتے ہین۔ کنیت انکی ابو حکیم بنی احمس بن غوث ابن انمار سے ہین جو بجیلہ کا ایک بطن ہی۔ بالآخر کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی صحابی ہین۔ ابن سعد نے کہا ہی کہ جو صحابہ کوفہ مین رہتے تھے انھین جابر بن طارق بھی تھے جنکی کنیت ابو حکیم تھی۔
ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمین سفیان بن عیینہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انھون نے حکیم بن جابر سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپکے گھر مین گیا آپکے سامنے یہی لوکی رکھی ہوئی تھی مینے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہی صحابہ نے کہا کہ یہ لوکی ہی ہم اس سے اپنا کھانا بڑھا لیتے ہین ۔ اس حدیث کو حفص بن غیاث نے اور محمد بن بشر نے اور علی بن مسہر نے اور شریک نے اور ابو اسامہ نے اور انکے علاوہ اور لوگون نے اسماعیل سے انھون نے حکیم سے اسی کے مثل روایت کیا ہی اور یہ بھی روایت کیا گیا ہی کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی (اور اسقدر اُسنے کثرت سے کلام کیا) کہ اُنکے منھ پر کف آگیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے اوپر کم بات کرنا لازم سمجھو (شیطان) تمھین مغلوب نکرے کیونکہ کلام مین تشقیق کرنا شیطانی شیوہ ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن ظالم بن حارثہ بن عتاب بن ابی حارثہ بن جُدی بن تدُول بن بحتر بن عتود بن عُنین بن سلامان بن ثُعل بن عمرو بن غوث بن طی طائی ثم البحتری۔ طبری نے انکا تذکرہ اُن لوگون مین کیا ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین قبیلۂ طی کے وفد مین آئے تھے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لیے ایک تحریر لکھدی تھی جو انکے خاندان مین موجود ہی۔ بحتر جسکی طرف یہ منسوب ہین وہی بطن ہی جس سے ابو عبادہ بحتری شاعر ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ راسبی۔ یہ صحابی ہین اِنسے ابو شداد نے روایت کی ہی صالح بن محمد جزرہ نے بیان کیا ہی کہ یہ راسبی ہین بصرہ مین رہتے تھے۔ ابو نعیم نے کہا ہی کہ مین انھین جابر بن عبداللہ انصاری سُلمی سمجھتا ہون۔ ابو شداد نے جابر بن عبداللہ راسبی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص اپنے قاتل کا قصور معاف کردے اور ہمارا حق ادا کرتا رہے اور ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھتا رہے (اُسے قیامت مین اختیار دیا جائیگا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور بڑی آنکھ والی حورون سے جسقدر چاہے نکاح کرے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص اِن باتون مین سے صرف ایک بات کرے (وہ بھی اسمین داخل ہی) آپنے فرمایا ایک بات کرے وہ بھی داخل ہی۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ حدیث غریب ہی بشرطیکہ محفوظ ہو۔

مین کہتا ہون انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو نعیم کا یہ کہنا کہ مین انکو جابر بن عبداللہ انصاری سلمی سمجھتا ہون اسکی علت یہ ہی کہ جابر بن عبداللہ بن رباب اور جابر بن عبداللہ بن عمرو دونون انصاری سلمی ہین معلوم نہین ان دونون مین کسکو انھون نے مراد لیا ہی اور پھر یہ دونون مدینہ مین رہتے تھے کوئی انمین سے بصرہ مین نہ رہتا تھا۔ واللہ اعلم

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن رباب بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سُلمی - بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے بیعت عقبہ اولے میں انصار میں سب سے اول جو اسلام لایا وہ یہی ہیں - محمد بن اسحاق نے کہا ہی جسکی خبر ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک دی وہ محمد بن اسحاق سے راوی ہیں کہ انھون نے کہا مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے چند بوڑھون سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انصار کے چند لوگون سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی آپنے پوچھا کہ تم کس قبیلہ سے ہو اسکے بعد انھون نے پوری حدیث بیان کی اور یہ لوگ چھ آدمی تھے قبیلۂ بنی نجار کے اسعد بن زرارہ اور عوف بن مالک بن رفاعہ بن عفرا اور رافع بن مالک بن عجلان اور قطبہ بن عامر ابن حدیدہ اور عقبہ بن عامر بن زید اور جابر بن عبد اللہ بن رباب یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے تھے جب یہ لوگ مدینہ آئے تو انھون نے مدینہ والون سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا الخ - ابو الوازع بن نافع نے ابو سلمہ سے انھون نے جابر بن عبد اللہ بن رباب سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا (ایکمرتبہ) جبریل کا گذر میری طرف ہوا اور میں نماز پڑھ رہا تھا تو جبریل مجھے دیکھکر مسکرائے اور میں نے انھیں دیکھکر تبسم کیا - انھون نے سوا اس حدیث کے جو انسے ابن عباس نے روایت کی ہی باقی حدیثون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ یہ جابر اور وہ جابر جنکا ذکر انسے پہلے ہوا غنم بن کعب میں جاکے ملجاتے ہیں یہ دونون انصاری ہیں سُلمی ہیں بعض لوگون نے انکے نسب میں اور کچھ بھی بیان کیا ہی مگر یہی زیادہ مشہور ہی انکی والدہ نسیبہ بنت عقبہ بن عدی بن سنان بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم - انکی والدہ اور انکے والد حرام میں جاکے ملجاتے ہیں - انکی کنیت ابو عبد اللہ ہی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الرحمن مگر پہلا ہی قول صحیح ہی بیعت عقبہ ثانیہ میں یہ اللہ صغیر سن اپنے والد کے ہمراہ شریک تھے بعض لوگون نے کہا ہی کہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ شریک نہ تھے اسی طرح غزوہ احد کی نسبت بھی اختلاف ہی ہمیں ابو الفضل منصور بن ابی الحسن ابن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں روح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو الزبیر نے بیان کیا کہ انھون نے حضرت جابر کو یہ کہتے سنا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انیس غزوات میں شریک تھا جابر کہتے تھے میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا میرے والد نے مجھے روک لیا تھا

چنانچہ جب وہ احد مین شہید ہوگئے تو پھر مین کسی جہاد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہین رہا اور کلبی نے کہا ہو
کہ حضرت جابر احد مین شریک تھے - بعض لوگون کا بیان ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ غزوات کیے
اور صفین مین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے آخیر عمر مین نابینا ہوگئے تھے - اپنی بھوون کو منڈواتے تھے
اور زرد خضاب لگاتے تھے - شرکائے بیعت عقبہ مین سے مدینہ مین سب کے بعد انھین کی وفات ہوئی - ابن مندہ نے
انکے تذکرہ مین لکھا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بحالت قیام مکہ مکرمہ موسم (حج) مین تشریف رکھتے تھے اور
انصار کے بھی کچھ لوگ اس سال (حج کے لیے مدینہ سے) آئے ہوئے تھے جنمین اسعد بن زرارہ اور جابر بن عبد اللہ سلمی اور
قطبہ بن عامر تھے راوی نے ان تمام لوگون کا نام ذکر کیا تھا وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف
لے گئے اور انھین اسلام کی ترغیب دی بعد اسکے راوی نے پوری حدیث ذکر کی ابن مندہ نے سمجھا ہو کہ یہ جابر بن عبد اللہ
سلمی وہی جابر ہین جو عبد اللہ بن عمرو بن حرام کے بیٹے ہین حالانکہ ایسا نہین ہو وہ جابر (جنکا ذکر اس روایت مین ہو)
عبد اللہ بن رباب کے بیٹے ہین جنکا ذکر اس تذکرہ سے پہلے ہو چکا ہو اور یہ جابر (جنکا ہم اب ذکر کر رہے ہین) ان سب لوگون سے
کمسن تھے جو اپنے والد کے ہمراہ بیعت عقبہ ثانیہ مین شریک تھے پس یہ بہت بعید ہو کہ باوجود کمسنی کے یہ ان سب کے
سردار اور رئیس سمجھے جائین علاوہ اسکے ائمہ سے بصحت منقول ہو کہ وہ جابر (جنکا ذکر اس روایت مین ہو) عبد اللہ
ابن رباب کے بیٹے ہین - واللہ اعلم

یہ جابر حدیث کے زیادہ روایت کرنے والون اور حدیث کے حافظون مین ہین - انسے محمد[1] بن علی بن حسین نے
اور عمرو بن دینار نے اور ابو الزبیر مکی نے اور عطا نے اور مجاہد وغیرہ نے روایت کی ہو - ہمین عبد اللہ بن احمد بن
عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الخطاب نصر بن احمد بن عبد اللہ قاری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمین
حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان یعنے ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عثمان بن احمد دقاق نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمین عبد الملک بن محمد یعنے ابو قلابہ رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو ربیعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو عوانہ نے اعمش سے انھون نے ابو سفیان سے انھون نے جابر بن عبد اللہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انھون نے کہا
مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ سعد بن معاذ کی موت سے رحمن کا عرش ہل گیا جابر سے کسی نے
کہا کہ براء تو کہتے تھے کہ (رحمن کا تخت مراد نہین بلکہ جنازے کا) تخت ہل گیا جابر نے کہا کہ ان دونون قبیلون یعنے
اوس اور خزرج کے درمیان مین باہم عداوت تھی (اس وجہ سے براء نے ایسا کہا) مینے خود رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو کہ رحمن کا عرش ہل گیا -

[1] یعنی امام باقر فرزند امام زین العابدین فرزند امام حسین رضی اللہ عنہم وارضاہم ١٢

مین کہتا ہون کہ جابر بھی قبیلہ خزرج سے ہین مگر اُنکی دینداری نے انکو حق بات کے کہنے اور اُسکے چھپانے والے پر اعتراض کرنے پر مجبور کر دیا۔ ہمین اسماعیل بن عبید اللہ بن علی نے اور ابو جعفر یعنی احمد بن علی نے اور ابراہیم ابن محمد بن مہران نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین بشر بن سری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے ابو الزبیر سے اُنھون نے جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میرے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ والی رات مین پچیس مرتبہ استغفار کیا اونٹ والی رات سے مراد وہ رات ہے جسمین اُنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا تھا اور یہ شرط کر لی تھی کہ مدینہ تک مین اسپر سوار ہو کے چلونگا یہ واقعہ ایک جہاد کا تھا۔ حضرت جابر نے ۷۴ھ مین اور بقول بعض ۷۳ھ مین وفات پائی اور ابان بن عثمان نے جب کہ وہ حاکم مدینہ تھے اُنکے جنازہ کی نماز پڑھی۔ حضرت جابر کی عمر ۹۴ سال کی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جابر رضی اللہ عنہ

کنیت انکی ابو عبد الرحمن ہے جابر بیٹے ہین جابر عبدی کے انسے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہے بعض لوگون کا قول ہے کہ انکے بیٹے کا نام عبد اللہ ہے محمد بن سعد نے کہا ہے کہ یہ جابر بھی عبد القیس کے وفد مین (حضور رسالت) مین حاضر ہوئے تھے بصرہ کی سکونت اُنھون نے اختیار کر لی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ بحرین مین رہتے تھے علی بن مدینی نے حارث بن مرہ حنفی سے اُنھون نے نفیس سے اُنھون نے عبد الرحمن بن جابر عبدی سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے کہا مین اُسی وفد مین تھا جو قبیلہ عبد القیس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا مین اُن لوگون مین سے نہین ہون بلکہ مین اپنے والد کے ہمراہ آیا تھا اُن لوگون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف مین یعنی دباء اور حنتم اور نقیر اور مزفت مین پینے سے منع فرمایا تھا اس حدیث کو ابن مندہ نے علی بن مدینی کی سند سے اسیطرح روایت کیا ہے اور عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے اُنھون نے حارث بن مرہ سے اُنھون نے نفیس سے روایت کیا ہے اُنھون نے بھی کہا ہے کہ جابر نے ایسا ہی بیان کیا۔ یہ حدیث ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے سُنائی۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک۔ اور بعض لوگ کہتے ہین اُن کا نام جبر بن عتیک بن قیس بن حارث بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن زید بن معاویہ

---

(۱) اسکا واقعہ مختصر طور پر یہ ہے کہ ایک بار ایک جہاد مین انکے پاس ایک اونٹ تھا جو کسیطرح چلائے نہ چلتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی اپنے دست مبارک سے مارا وہ ایسا تیز رو ہو گیا کہ سبحان اللہ حضرت نے وہ اونٹ مول لے لیا اور مدینہ منورہ پہونچکر اسکی قیمت بھی اُنھین دیدی اور اونٹ بھی دیدیا ۱۲ (۲) ان ظروف کی ماہیت کی شرح جلد اول مین بیان ہو چکی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انمین پینے کی ممانعت کیون کی گئی ان ظروف مین پہلے شراب استعمال کیجاتی تھی لہذا انکا استعمال

ابن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی - بنی معاویہ مین سے ہین یہ ابن اسحاق کا قول ہے کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے صرف یہ کہ انھون نے پہلے حارث کو اور زید کو (نسب سے) ساقط کر دیا ہے - یہ جابر بدریین اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے - کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کنیت انکی ابو الربیع ہے - ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے یہ کنیت عبد اللہ بن ثابت ظفری کی ہے - سال فتح (مکہ) مین بنی معاویہ کا جھنڈا انھین (جابر) کے ہاتھ مین تھا یہ بھائی ہین حارث ابن عتیک کے - انسے انکے دونون بیٹون عبد اللہ اور ابو سفیان نے اور عتیک ابن حارث بن عتیک نے روایت کی ہے - ہمین فتیان بن احمد بن محمد معروف بابن یمنہ جوہری نے اپنی سند سے قعنبی سے انھون نے مالک بن انس سے انھون نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن جابر بن عتیک سے انھون نے عتیک بن حارث بن عتیک سے جو عبد اللہ یعنی ابو امہ کے دادا تھے نقل کر کے خبر دی کہ جابر بن عتیک نے اُنسے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کرنے کو تشریف لائے تو آپنے دیکھا کہ وہ بیہوش ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین چلا کے پکارا مگر انھون نے جواب نہین دیا تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ اے ابو الربیع تم ہمسے جدا کر لیے گئے پس عورتین چلا کے رونے لگین ابن عتیک نے انکو چپ کرنا چاہا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھین چھوڑ دو ہان جب یہ گر جائین تو اسوقت کوئی رونے والی نہ رونے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گرجانا کیا معنی آپنے فرمایا جب مر جائین - انکی بیٹی نے کہا کہ خدا کی قسم مین اس بات کی امید وار تھی کہ یہ شہید ہونگے (نہ یہ کہ اپنے بستر پر مرینگے) کیونکہ (اے ابو الربیع) تمنے اپنے جہاد کا سامان بالکل تیار کر لیا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ نے انکا ثواب انکی نیت کے موافق مقدر کر دیا ہے اور تم لوگ شہادت کسکو کہتے ہو صحابہ نے عرض کیا کہ قتل فی سبیل اللہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوا قتل فی سبیل اللہ کے (اور طریقیون سے بھی لوگ) شہید ہوتے ہین طاعون مین جو مرے وہ بھی شہید ہے پیٹ کے مرض مین جو مرے وہ بھی شہید ہے جلکر جو مرے وہ بھی شہید ہے کسی چیز کے نیچے دبکے مر جائے وہ بھی شہید ہے عورت جو حمل مین مر جائے وہ بھی شہید ہے -

ان جابر کی وفات ۶۱ھ مین ہوئی عمر انکی اکانوے سال کی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر انصاری - انکا صحابی ہونا ثابت ہے - انکا شمار اہل مدینہ مین ہے - انسے عطاء بن ابی رباح نے روایت کی ہے - ہمین محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابو احمد نے اور حبیب بن حسن نے اور محمد بن حنبش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خلف بن عمرو عکبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معافی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

موسی بن اعین نے ابو عبد الرحیم نے یعنی خالد بن یزید سے انھون نے عبد الرحیم زہری سے انھون نے عطا سے نقل کر کے خبر دی کہ انھون نے جابر بن عبد اللہ انصاری کو اور جابر بن عمیر انصاری کو دیکھا کہ یہ دونون تیراندازی کر رہے تھے انمین سے ایک کوئی تھک کر بیٹھ گیا تو دوسرے نے کہا کیا تم تھک گئے اسنے کہا ہان تو اسنے کہا کہ کیا تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے نہین سنا کہ جو چیز ذکر اللہ کی قسم سے نہو وہ لعب ہے سوا ان چار چیزون کے مرد کا اپنی عورت سے اختلاط کرنا اور آدمی کا اپنے گھوڑے کو تعلیم دینا اور مرد کا دونون نشانون[۱] کے درمیان مین دوڑنا اور مرد کا تیرا کی سیکھنا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف۔ کنیت انکی ابو اوس ثقفی ہے۔ ابو عثمان یعنی سعید بن یعقوب سراج قرشی نے افراد مین انکا تذکرہ لکھا ہے اسنے ابن مندہ نے نقل کیا ہے۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطا سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اوس بن ابی اوس سے انھون نے انکے والد سے جنکا نام جابر تھا روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور (وضو مین) اپنے دونون پیرون پر مسح[۲] فرمایا۔ اس حدیث کو ہشیم نے اور شعبہ نے بھی یعلی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور شریک نے بھی اس حدیث کو یعلی سے روایت کیا ہے انھون نے یعلی کے اور اوس کے درمیان مین اور کسی کو ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکی کوئی حدیث معلوم نہین۔ ابو نعیم نے اسیطرح مختصر ذکر انکا لکھا ہے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن ماجد صدفی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے حاضر ہوے تھے۔ فتح مصر مین شریک تھے یہ ابو سعید ابن یونس کا قول ہے۔ انکی حدیث مین اختلاف ہے۔ اوزاعی نے قیس بن جابر صدفی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد خلفا ہونگے اور خلفا کے بعد امرا ہونگے اور امرا کے بعد ظالم بادشاہ ہونگے پھر ایک شخص میرے اہلبیت مین سے ظاہر ہوگا جو دنیا کو عدل سے بھر دیگا جس طرح (اس سے پہلے) ظلم سے بھر دی گئی ہوگی اور اسکے بعد قحطانی امیر بنایا جائیگا پس قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ وہ بھی اس سے کم نہوگا۔ اوزاعی نے قیس بن جابر سے

[۱] تیراندازی کی مشق کرنے کے لیے مثل چاندماری کے ایک نشان مقرر کیا جاتا ہے ایک نشان وہ ہوا اور دوسرا نشان وہ مقام ہے جہان سے تیر پھینکا جاتا ہے ۱۲ [۲] یا تو اسکا مطلب یہ ہے کہ پیرون پر جو عمامہ تھا اسکو پونچھکر صاف فرمایا یہ کہ موزے پہنے ہوئے تھے انپر مسح کیا یا یہ کہ چھینٹے دیکر دھویا مسح کا لفظ ان تینون معانی کا احتمال رکھتا ہے ۱۲

اسی طرح روایت کیا ہی۔ اور ابن لہیعہ نے عبد الرحیم بن قیس سے انھون نے جابر سے انھون نے انکے والد سے انھون نے انکے دادا سے اس حدیث کو روایت کیا ہی۔ پس اوزاعی کی روایت کے موافق (جابر صحابی نہونگے بلکہ انکے والد) یا جد صحابی ہونگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن عمیر بن مالک بن قمیر بن مالک بن سواد بن مری بن اراشہ بن عامر بن عمیلہ بن قمیل بن فران بن بلی بلوی سوادی۔ قبیلۂ بنی سواد سے ہین انکا صحابی ہونا ثابت ہو یہ انصار کے حلیف ہین کعب بن عجرہ کے گروہ مین جنکی عمر بہت ہوئی تھی اور انھون نے یہ شعر کہے تھے[۱]

تبدلت العینان بعد ظلالہ	وبعد رضا فاحسب الشخص راکبا
وابعد ما انکرت کی استبینہ	فاعرفہ وانکر المتقارب بانہ

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن یاسر بن عویص بن فدک بن ذی ایوان بن عمرو بن قیس بن سلمہ بن شراحیل بن حارث بن معاویہ بن مرثد بن قتبان بن مصبح بن وائل بن رعین رعینی قتبانی۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ اُن لوگون مین ہین جنکا ذکر صحابہ مین کیا جاتا ہی۔ ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہی کہ جو ہوشیار لوگ فتح مصر مین شریک تھے انہین جابر بن یاسر بن عویص قتبانی بھی تھے جو دادا ہین عیاش اور جابر کے جو دونون بیٹے ہین عباس بن جابر کے۔ انکی کوئی حدیث معلوم نہین۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہی مگر ان دونون نے عویص کے بعد انکا نسب نہین بیان کیا۔ اور جسطرح ہمنے انکا نسب بیان کیا ہی ابن ماکولا نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی۔ انھون نے کہا ہی کہ عویص عین مہملہ کے ساتھ ہی اسکے بعد واو ہی اور اسکے آخر مین صاد مہملہ ہی پس انکا نام جابر ہی اور انھون نے (انکے نسب مین) شرحبیل کی جگہ شراحیل کہا ہی۔

(سیدنا) جاحل (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو مسلم صدفی ہی۔ ان سے انکے بیٹے مسلم نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کے منافق (بھی) اس قرآن کو خوب[۲] یاد کر لینگے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی

---

[۱] ترجمہ۔ دونون آنکھین بعد آرام اور عیش کے سست ہوگئی ہین۔ (اب فتور آگیا ہی کہ مین پیادہ کو سوار سمجھتا ہون + اور ستاروں کو دیکھتا ہون کہ دور کی چیز کو مین پہچان لیتا ہون + اور قریب کی چیز کو نہین پہچان سکتا + ۱۲ [۲] مطلب یہ ہی کہ بعض منافق ایسے ہونگے جو قرآن کے الفاظ کو یاد کر لینگے اور اسکے معانی کو پس پشت ڈالدینگے اس حدیث کا مشاہدہ برائے العین آجکل فرق باطلہ مین ہو رہا ہی ۱۲

کہ بعض لوگوں نے یعنی ابن مندہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ میرے نزدیک یہ صحابی نہین ہین اور انکا ذکر نہ متقدمین نے کیا ہو نہ متاخرین نے۔

(سیدنا) جارود (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی۔ اور بعض لوگ انکو ابن علاء کہتے ہین اور بعض لوگ انکو جارود بن عمرو بن معلی عبدی ہین۔ قبیلۂ عبد القیس سے کنیت انکی ابو المنذر ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو غیاث اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عتاب۔ مجھے خیال ہوتا ہو کہ انمین سے کوئی ایک تصحیف ہو۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بشر ہو۔ انکا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام جارود ابن معلی بن علاء ہو اور بعض لوگ کہتے ہین جارود بن عمرو بن علاء ہے اور بعض لوگ کہتے ہین جارود بن معلی بن عمرو بن حنش ابن یعلی۔ اور کلبی نے کہا ہو کہ (انکا نام) جارود (ہو) اور (مشہور) نام انکا بشر بن حنش بن معلی ہو معلی کا نام حارث بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس ہو عبدی ہین انکی والدہ دریکہ بنت رویم ہین قبیلۂ بنی شیبان سے انکا لقب جارود اس وجہ سے ہوا کہ انھون نے زمانہ جاہلیت مین قبیلۂ بکر بن وائل پر تاخت کی تھی اور انھین گرفتار کر لیا تھا اور مجرد (یعنے برہنہ) کر دیا تھا۔

سنہ ۱۰ ہجری مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد عبد القیس کے ہمراہ حاضر ہوے اور اسلام لائے پہلے یہ نصرانی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے اسلام سے بہت خوش ہوے اور انکی بہت عزت کی اور انھین مقرب کیا۔ انسے منجملہ صحابہ کے عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے روایت کی ہو اور تابعین مین سے ابو مسلم جذمی نے اور مطرف ابن عبد اللہ بن شخیر نے اور زید بن علی یعنے ابو القموص نے اور ابن سیرین نے روایت کی ہو ہمین منصور بن ابی الحسن ابن عبد اللہ طبری فقیہ نے اپنی سند احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے ابان سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو مسلم جذمی سے انھون نے جارود سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلم کی کھوئی چیز (جو کوئی پائے اور اسکی تشہیر نکرے تو) آگ مین جلنے کا سبب ہو۔ جب جارود اسلام لائے تو انھون نے یہ شعر کہے [1]

شہدت بان اللہ حق وسامحت ۔۔۔ بنات فوادی بالشہادۃ والنھض

فابلغ رسول اللہ عنی رسالۃ ۔۔۔ بانی حنیف حیث کنت من الارض

---

[1] ترجمہ مین اس بات کی شہادت دیتا ہون کہ اللہ (کا وجود) حق ہو اور + میرے دل کے خیالات شہادت اور آمادگی کے ساتھ اسی کے موافق ہین + پس (اے اللہ) رسول اللہ کو میری طرف سے یہ پیغام پہونچا دے کہ مین شرک سے مجتنب ہون + چاہے جس سرزمین مین رہون ۱۲

بصرہ میں رہتے تھے اور سرزمین فارس میں مقتول ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نہاوند میں نعمان بن مقرن کے ہمراہ شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی العاص نے جارود کو ایک لشکر کے ہمراہ سرحد فارس پر بھیجا تھا وہیں کسی مقام پر یہ شہید ہوئے وہ مقام عقبہ جارود کے نام سے مشہور ہے۔ قبیلۂ عبد القیس کے سردار تھے ان کا تذکرہ تینوں نے

(سیدنا) جارود (رضی اللہ عنہ)

ابن منذر۔ انسے حسن نے اور ابن سیرین نے روایت کی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے انھوں نے اس تذکرہ کو علاوہ تذکرہ سابقہ کے لکھا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسمعیل بخاری نے کتاب الواحدان میں لکھا ہے کہ یہ دو شخص تھے اور انھوں نے ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے۔ انکی حدیث ابن سہر نے اشعث سے انھوں نے ابن سیرین سے انھوں نے جارود سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں ایک دوسرے دین پر ہوں کیا اگر میں اپنے دین کو چھوڑ کر آپکے دین میں داخل ہو جاؤں تو اللہ تعالی قیامت میں مجھے عذاب نکریگا آپنے فرمایا ہاں۔ انکا تذکرہ صرف ابن مندہ نے کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ان جارود کو جنکا ذکر انسے پہلے ہو چکا ہے دو قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں بعض راویوں نے جو کنیت انکی ابو المنذر دیکھی تو انکو ابن المنذر سمجھ لیا ہے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) جاریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اصرم کلبی اجداری۔ (اجدار) ایک قبیلہ ہے کلب کا اجدار کا نام عامر بن عوف بن کنانہ بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ ہے۔ کلبی نے کہا ہے کہ انکو لوگ اجدار اسوجہ سے کہتے ہیں کہ یہ دیوار کے نیچے بیٹھے رہا کرتے تھے (ایکمرتبہ) ایک شخص عامر بن عوف بن بکر کو پوچھتا ہوا آیا ایک شخص نے کہا کہ کس عامر کو پوچھتے ہو عامر بن عوف بن بکر کو یا عامر اجدار کو چنانچہ یہ لقب انکا مشہور ہو گیا بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکی گردن میں جدرہ یعنی آبلہ تھا اسی سے انکا نام اجدار ہو گیا اجدار ایک بڑا قبیلہ ہے اس قبیلہ سے شہسواروں کی ایک جماعت ہے شرفی بن قطامی نے کلبی سے انھوں نے زہیر بن منظور کلبی سے انھوں نے جاریہ بن اصرم اجداری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے (مقام) دومۃ الجندل میں ایک بت بشکل انسان دیکھا اور پوری حدیث انھوں نے ذکر کی۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے انکا مشرف ہونا معلوم نہیں الا بعض راویوں نے صحابہ میں انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے وُدّ (نامی بت) کو دومۃ الجندل میں دیکھا تھا یہ کلام ابو نعیم کا ہے اور امیر ابو نصر ابن ماکولا نے جاریہ کے نام میں انکا ذکر لکھا ہے کہ جاریہ بن اصرم صحابی ہیں انکا شمار بصرہ والوں میں ہے

(اور) ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جابر (رضی اللہ عنہ)

ابن جمیل بن بسبہ بن قرط بن مرہ بن نصر بن دھمان ابن بصار بن سبیع بن بکر بن اشجع اشجعی اسلام لائے (اور نبی صلی) اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی۔ طبری نے انکا ذکر لکھا ہے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابوموسی نے کہا ہے کہ دارقطنی نے اور ابن ماکولا نے ابن جریر سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔

(سیدنا) جاریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ کلبی نے انکا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو جنگ صفین میں علی بن ابی طالب کے ہمراہ تھے

(سیدنا) جاریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ظفر یمامی حنفی کنیت ابو نمران۔ انکا شمار کوفہ والوں میں ہے۔ انکی حدیث انکے بیٹے نمران اور انکے غلام عقیل ابن دینار کے پاس ہے۔ ان سے منجملہ صحابہ کے زبیر بن شہید نے روایت کی ہے مروان بن معاویہ نے دہشم بن نمران سے انھوں نے عقیل بن دینار مولی جاریہ بن ظفر سے انھوں نے جاریہ بن ظفر سے روایت کی ہے کہ ایک گھر دو بھائیوں کے درمیان میں مشترک تھا ان دونوں نے اس گھر کے بیچ میں ایک کٹہرا لکڑی باندھنے کا بنا لیا تھا اسکے بعد وہ دونوں مر گئے اور ہر ایک نے اولاد چھوڑی پس ان دونوں میں سے ہر ایک کی اولاد نے دعوی کیا کہ کٹہرا میرا ہے چنانچہ دونوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مقدمہ پیش کیا آپ نے حذیفہ بن یمان کو فیصلہ کرنے کے لیے ان دونوں کے ہمراہ بھیج دیا انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ کٹہرا اسکا ہے جسکے قریب بکریوں کے باندھنے کی جگہ ہو یہ فیصلہ کرکے لوٹ آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تمنے اچھا (فیصلہ) کیا۔ اس حدیث کو ابوبکر بن عیاش نے دہشم سے انھوں نے نمران بن جاریہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے نمران نے اپنے والد سے اور حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

(سیدنا) جاریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر۔ بن زبیر۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ انکا نام خارجہ بن عبد المنذر ہے۔ محمد بن ابراہیم اسباطی نے ابن فضیل سے انھوں نے عمرو بن ثابت سے انھوں نے ابن عقیل سے انھوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انھوں نے جاریہ بن عبد المنذر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور ابن ابی داؤد نے محمد بن اسماعیل احمسی سے انھوں نے ابن فضیل سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ انکا نام

خارجہ بن عبد المنذر ہی ہے۔ اس حدیث کو بکر بن بکار نے عمرو بن ثابت سے اپنی سند کے ساتھ عبد الرحمن بن یزید سے
روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ابو لبابہ بن عبد المنذر سے مروی ہے اور انھوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے ابو نعیم نے
کہا ہے کہ یہ یعنی جاریہ کا ذکر کرنا وہم ہے صحیح رفاعہ بن عبد المنذر ہے اور یہ حدیث ابو لبابہ بن عبد المنذر کے نام سے مشہور ہے
ابو لبابہ کا نام رفاعہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام بشیر ہے یہ کسی نے نہیں کہا کہ انکا نام جاریہ ہے یا خارجہ ہے سوا اسکے جو
اس وہم کرنے والے نے ابن ابی داؤد سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جاریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ تمیمی سعدی۔ احنف بن قیس کے چچا ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں احنف کے چچازاد بھائی ہیں۔ یہ ابن مندہ
اور ابو نعیم کا قول ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ انکے چچا ہیں نہ انکے چچازاد بھائی ہیں ہاں جاریہ انکو بغرض
تعظیم اپنا چچا کہتے تھے اور یہی صحیح ہے کیونکہ یہ دونوں کعب بن سعد بن مناہ کے اس طرف کہیں نہیں ملتے جیسا کہ
ہم بیان کرینگے پس اگر چچازاد بھائی ہونے سے یہ مراد ہے کہ یہ دونوں ایک ہی قبیلہ کے ہیں تو بیشک صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ
یہ جاریہ ہیں بیٹے قدامہ بن مالک بن زہیر بن حصن کے اور بعض لوگ کہتے حصین بن رزاح کے اور بعض لوگ
رباح بن اسعد بن بحیر بن ربیعہ بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم کے تمیمی ہیں سعدی ہیں کنیت انکی ابو ایوب اور ابو
یزید ہے انکا شمار بصرہ والوں میں ہے انسے اہل مدینہ نے اور اہل بصرہ نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث ایک یہ ہے
جو ہم سے ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک بیان کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن سعید نے ہشام یعنی ابن عروہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے
والد احنف بن قیس سے انھوں نے اپنے ایک چچا سے جنکا نام جاریہ بن قدامہ تھا نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی مختصر بات بتائیے جسکو میں سمجھ لوں آپنے
فرمایا کبھی غصہ نہونا یہی آپنے کئی بار فرمایا پھر بار بھی فرماتے تھے کہ غصہ نہونا یہی کہتے تھے کہ ہشام نے کہا یا رسول اللہ
کہنا وہم ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا یہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں ہیں اور انکے
ہمراہ تمام جنگوں میں شریک رہے ہیں یہ وہی ہیں جنھوں نے عبد اللہ بن حضرمی کو بصرہ میں محصور کر لیا تھا ابن
شبل کے گھر میں اور اس گھر میں آگ لگا دی تھی حضرت معاویہ نے ابن حضرمی کو بصرہ پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا تھا
ابن حضرمی بنی تمیم کے یہاں اترے تھے زیاد اس زمانہ میں بصرہ کے حاکم تھے انھوں نے حضرت علی کو اسکی اطلاع
کی تو حضرت علی نے اعین بن ضبیعہ مجاشعی کو بھیجا مگر وہ دھوکے سے قتل کر دیے گئے پھر حضرت علی نے انکے بعد

جاریہ بن قدامہ کو بھیجا انھون نے ابن حضرمی کا گھر جس مین وہ تھے آگ سے جلا دیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) جاریہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مجمع بن جاریہ - طبرانی نے مطین سے انھون نے ابراہیم بن محمد بن عثمان حضرمی سے انھون نے محمد بن فضیل سے انھون نے زکریا بن ابی زائدہ سے انھون نے شعبی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چھ آدمیون نے (پورا) قرآن یاد کر لیا تھا انصار مین سے زید بن ثابت نے اور ابو زید نے اور معاذ بن جبل نے اور ابو الدرداء نے اور سعد بن عبادہ نے اور ابی بن کعب نے اور جاریہ بن مجمع بن جاریہ نے بھی سوا ایک یا دو سورت کے (پورا) قرآن پڑھ لیا تھا - طبرانی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور اسحاق بن یوسف نے اس حدیث کو زکریا سے روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ (انکے والد کا نام) مجمع بن جاریہ (ہی) اور ایسا ہی اسمعیل بن ابی خالد نے بھی شعبی سے نقل کیا ہی اور یہی صحیح ہی جاریہ بن عامر مجمع کے والد اُن (منافقون) مین سے تھے جنھون نے مسجد ضرار بنائی تھی اور مجمع اس مسجد مین امامت کیا کرتے تھے یہ قول اُسی روایت کی تائید کرتا ہی کہ مجمع حافظ قرآن تھے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) جاہمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن مرداس سُلَمی - کنیت انکی ابو سُعاد ہے - ہمین عبد اللہ بن احمد طوسی خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طالب محمد بن علی حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن ابی ثلج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن عمرو انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے انھون نے محمد بن طلحہ بن رکانہ سے انھون نے معاویہ بن جاہمہ سلمی سے کہ انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مین نے آپ سے جہاد کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا تمھاری ماں (زندہ) ہی مینے عرض کیا ہاں آپنے فرمایا اسکے پاس رہو اور اسکی خدمت کرو کیونکہ جنت اُسکے پیرون کے نیچے ہی - ابو عمر نے لکھا ہی کہ جاہمہ سلمی والد مین معاویہ بن جاہمہ بن عباس بن مرداس سلمی حجازی کے انسے حدیث جہاد کی مروی ہی جیسا کہ اوپر گذر چکی اور بعض سے مروی ہی کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا یہ انکے نام مین ذکر کیا جائیگا اور ابن ماکولا نے کہا ہی کہ جاہمہ بن عباس بن مرداس سلمی بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ صحابی ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

سلسلہ حفاظ قرآن کا چھ مین انحصار صرف اپنے علم کے موافق بیان کرتے ہین ورنہ حافظ قرآن خود حضرت ہی کے عہد مبارک مین بہت تھے ۱۲

باب الجیم مع الباء

(سیدنا) جبار (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث - (پہلے) نام انکا جبار تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد الجبار رکھا - اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندوں سے عبد اللہ بن طلاسہ سے انھوں نے اپنے والد طلاسہ سے انھوں نے عبد الجبار بن حارث سے روایت کیا ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے آپنے اُنسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھوں نے کہا جبار آپنے فرمایا (نہین) بلکہ تم عبد الجبار ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) جبار (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم سلمی - انکو لوگ فرار کہتے ہین - مدائنی نے انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہو جو قبیلہ بنی سلیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے پھر وہ اسلام لائے اور انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انکا جھنڈا آپ فرار کو دیدین آپکو یہ نام برا معلوم ہوا فرار نے آپسے عرض کیا کہ میرا نام فرار ہمارے ان اشعار کے سبب سے رکھدیا گیا ہو جو مینے کہے تھے انمین کا پہلا شعر یہ ہو ؎

وکتیبۃ لبستھا بکتیبۃ ۔ حتی اذا التبست نفضت لھا یدی[۹۵]

(سیدنا) جبار (رضی اللہ عنہ)

ابن سُلمی بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے پھر اسلام لائے بعد اسکے اپنے قوم کی طرف (مقام ضریہ مین) لوٹ کر گئے یہ ہشام بن سعد کا قول ہو - یہ اُن لوگون مین تھے جو عامر بن طفیل کے ہمراہ مدینہ مین آئے تھے اور انکا ارادہ تھا کہ دھوکہ دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرین بعد اسکے یہ اسلام لائے یہی ہین جنھون نے جنگ بیر معونہ مین عامر بن فہیرہ کو قتل کیا تھا اور کہا کرتے تھے کہ میرے اسلام کا باعث یہ ہوا کہ مینے (ایک مرتبہ) ایک مسلمان کے نیزہ مارا تو مینے اُسسے یہ کہتے ہوے سنا کہ فزت واللہ یہ کہتے ہوے سنکر مینے اپنے دل مین کہا کہ یہ کیا کامیاب ہوا مینے اُسے قتل نہین کر دیا یہانتک کہ مینے بعد اسکے لوگون سے اسکے قول کا مطلب پوچھا تو لوگون نے کہا (اسکا مطلب یہ تھا) کہ مین شہادت کو پہونچ گیا مینے کہا ہان خدا کی قسم کامیاب ہو گیا [illegible]

---

[۹۵] یہ امعلوم ہونیکی وجہ یہ تھی کہ فرار کے معنی بھاگنے والے حضرت کو نام مین خوبی معنی کا بھی لحاظ رہتا تھا [illegible] ترجمہ ایک لشکر کو مینے دوسرے لشکر کے ساتھ ملا دیا - یہانتک کہ جب دونون مختلط ہو گئے تو مینے اپنے ہاتھ جھاڑ ڈالے [illegible]

ذکر نہین کیا اور نہ جبار بن صخر کا ذکر کیا ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) جبار (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن امیہ بن خنسار بن سنان بعض لوگ کہتے ہین خنبس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ثم السلمی - کنیت انکی ابو عبد اللہ ہو والدہ انکی سعاد بنت سلمہ ہین جشم بن خزرج کی اولاد سے بیعت عقبہ اور بدر اور احد اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے - ہمین ابو یاسر یعنے ہبۃ اللہ ابن عبد الوہاب ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اویس نے شرحبیل سے انھون نے جبار بن صخر انصاری سے جو بنی سلمہ مین سے ایک شخص تہے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ اثنائے) راہ مین فرمایا کہ کون ہو جو ہم سے پہلے (مقام) اثایہ مین پہونچ جائے اور وہان کا حوض بھر دے اور اسمین خوب پانی بھرے یہانتک کہ اسکو ہمارے پہونچنے تک پر کردے - مینے عرض کردیا کہ مین (اس خدمت کو انجام دونگا) آپنے فرمایا جاؤ چنانچہ مین گیا اور اثایہ مین پہونچا اور مینے وہان کا حوض بھر دیا اور خوب بھرا یہانتک کہ اسکو پر کردیا بعد اسکے مجھے نیند غالب ہوئی اور مین سو گیا پھر اسی وقت جاگا کہ ایک شخص کا اونٹ پانی کی طرف جارہا تھا اسنے اونٹ کو روک کر کہا کہ اے حوض والے مین تیرے حوض مین پانی پلاؤن (مینے جو آنکھ کھولکر دیکھا) تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے مینے عرض کیا کہ ہان پس آپنے اپنے اونٹ کو پانی پلایا بعد اسکے لوٹ گئے پھر آپنے مجھسے فرمایا کہ ایک برتن مین پانی لیکر میرے پیچھے چلے آؤ چنانچہ مین آپکے پیچھے پیچھے پانی لیکر چلا آپنے اس سے وضو فرمایا اور خوب اچھا وضو کیا مینے بھی آپکے ہمراہ وضو کیا پھر آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے مین آپکی بائین جانب کھڑا ہو گیا آپنے مجھے اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا پھر مینے اور آپنے نماز پڑھی بعد اسکے لوگ آگئے - انکا ذکر جابر بن صخر کے بیان مین ہو چکا ہو مگر جبار زیادہ صحیح ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کے پاس جاسوس بنا کے جابر کے ہمراہ بھیجا تھا حالانکہ ایسا نہین ہو ان دونون کو حضرت نے پانی بھرنے کے لیے بھیجا تھا جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہین اور ان دونون نے بھی اسکو متن حدیث مین ذکر کیا ہو پس ان دونون نے اپنے قول سابق خود اپنے ہی اوپر اعتراض کر لیا واللہ اعلم -

(سیدنا) جبارہ (رضی اللہ عنہ)

بن زرارہ بلوی کے صحابی ہین مگر کوئی روایت انسے نہین ہو فتح مصر مین شریک تھے -

دارقطنی اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ انکا نام جبارہ ہے بکسر جیم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **جبر** (رضی اللہ عنہ)

اعرابی محاربی۔ ابن مندہ نے انکی حدیث جبر بن عتیک کے تذکرہ میں لکھی ہے اور اپنی سند سے اسود بن ہلال سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک اعرابی (مقام) حیرہ میں اذان دیا کرتے تھے انکا نام جبر تھا انھون نے (ایک مرتبہ) کہا کہ عثمان اِس امت کے والی ہوے بغیر نہ مرینگے اُنسے پوچھا گیا کہ یہ تمکو کہان سے معلوم ہوا انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز فجر (ایک مرتبہ) پڑھی جب آپنے سلام پھیرا تو ہماری طرف منھ کر کے فرمایا کہ کچھ لوگ میرے اصحاب میں سے آج شب[۱] کو تولے گئے تو (سب سے پہلے) ابوبکر تولے گئے وہ سب سے بھاری نکلے پھر عمر تولے گئے وہ بھی سب سے بھاری نکلے پھر عثمان تولے گئے وہ بھی سب سے بھاری نکلے۔ یہ حدیث اِس سند سے غریب ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ جبر بن عتیک کے تذکرہ سے علیحدہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے جبر ہین جنکا نسب معلوم نہین اور انکی حدیث روایت کی ہے اور اُس حدیث کے آخر مین کہا ہے کہ اس حدیث کو حافظ ابوعبداللہ نے جبر بن عتیک کے تذکرہ کے آخر مین لکھا ہے اور اِن جبر کا تذکرہ نہین لکھا حالانکہ یہ بلاشک دوسرے ہین۔

مین کہتا ہون کہ حق ابوموسی کی طرف ہے اگر ابن مندہ یہ سمجھے ہون کہ جبر بن عتیک ہی اس حدیث کے راوی ہین اور اگر وہ بھول گئے ہون یا کاتب سے اِنکا نام چھوٹ گیا ہو تو خیر۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) **جبر** (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بدری ہین۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا کہ انھون نے عبیداللہ بن ابی رافع کی کتاب مین منجملہ اُن لوگون کے نامون کے جو حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے جبر بن انس کا نام بھی دیکھا جو بدری تھے قبیلۂ بنی زریق سے۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو جبر بن انس کہتے ہین۔

(سیدنا) **جبیر** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعبداللہ ہے۔ زہری نے عبداللہ بن جبیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ جب آپ فارغ ہوے تو آپنے فرمایا کہ اے جبر اپنے پروردگار کی باتین سنو اور (یہ کہکے) یقین کے ساتھ آپ نے مجھے وہ کلام جا لفرا سنادیا۔ انکا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

---

[۱] یہ واقعہ خواب کا ہے حضرت نے خواب مین دیکھا تھا کہ ایک ترازو آسمان سے اتری اور اُسکے ایک پلہ مین خود حضور اقدس تولے گئے اور دوسرے پلہ مین تمام امت اُنکا پلہ بھاری رہا پھر اسیطرح خلفائے ثلاثہ۔ آپکے بعد وہ بھی تمام امت سے بھاری رہے یہ حدیث بہت سندون سے مروی ہے اور اعلی درجہ صحت مین ہے اور انبیا کا خواب بالاتفاق وحی ہے ابوداؤد کی روایت مین ہے کہ یہی خواب ایک صحابی نے بھی دیکھا تھا ۱۲

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ قبطی - ابو بصرہ غفاری کے غلام تھے - یہی ہیں جو مقوقس (شاہ اسکندریہ) کی طرف سے قاصد بنکر آئے تھے اور انکے ہمراہ ماریہ قبطیہ (آئی) تھیں یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہی - امیر ابو نصر نے کہا ہی کہ جبر بن عبد اللہ قبطی بنی غفار کے غلام تھے مقوقس کی طرف سے قاصد بنکے ماریہ قبطیہ کو لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ ابو بصرہ کے مولی تھے اور ابن یونس نے کہا ہی کہ قبیلۂ غفار کی ایک قوم تھی وہ کہتی تھی کہ یہ ہم مین سے ہین چنانچہ انکا نسب بھی انھون نے اپنے قبیلے سے ملایا ہی اور کہا ہی کہ یہ جبر بیٹے ہین انس بن سعد بن عبد اللہ بن عبد یالیل بن حراق بن غفار کے اور ہانی بن منذر نے ذکر کیا ہی کہ انکی وفات ۶۳ھ ہجری مین ہوئی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) جبر (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک - بعض لوگ انکو جابر کہتے ہین - یہ جبر بیٹے ہین عتیک بن قیس بن حارث بن مالک بن زید بن معاویہ بن مالک بن عوف عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے اور بعض لوگ کہتے ہین یہ جبر بیٹے ہین عتیک بن قیس بن حارث ابن امیہ بن زید بن معاویہ کے - انصاری اوسی ثم معاوی - مان انکی جمیلہ بنت زید بن صیفی بن عمرو بن حبیب بن حارثہ بن حارثہ انصاریہ ہین یہ بدریین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور مدینہ مین آپکی وفات تک رہے ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ جابر بن عتیک کے بھائی ہین مگر یہ صحیح نہین یہ ایک ہی شخص ہین جنکو بعض لوگ جابر اور بعض لوگ جبر کہتے ہین اور ابن مندہ نے انکے تذکرہ کے آخر مین وہ حدیث بھی روایت کی ہی کہ (مقام) حیرہ مین ایک شخص اذان دیتا تھا جسکا نام جبر تھا انکا بیان جبر اعرابی کے بیان مین گذر چکا ابو عمر نے کہا ہی کہ وکیع وغیرہ نے ابو عمیس سے انھون نے عبد اللہ ابن عبد اللہ بن جبر بن عتیک سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے مرض مین انکی عیادت کو گئے تو انکے گھر والون مین سے کسی نے کہا کہ ہم تو اس بات کے امیدوار تھے کہ یہ خدا کی راہ مین شہید ہونگے الحدیث جبر سے یہ بھی مروی ہی کہ وہ مریض جنکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی تھی عبد اللہ بن ثابت تھے واللہ اعلم ۶۱ھ مین انکی وفات ہوئی اس وقت انکی عمر نوّے برس کی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

کندی - انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی اور عبد الملک بن عمیر سے انھون نے (قبیلہ) کندہ کے ایک شخص سے جنکا نام ابن جبر کندی ہی انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ وفد مین تھے اور یہ کہتے

صلی اللہ علیہ وسلم نے سکون اور انکا ساک پر دعاے مغفرت فرمائی اور فرمایا تمھارے پاس اہل یمن آئے ہیں جنکے دل نرم ہیں اور قلب رقیق ہیں (دیکھو) ایمان یمنی ہے اور حکمت (بھی) یمنی ہے۔

(سیدنا) جبل (رضی اللہ عنہ)

ابن جوال بن صفوان بن بلال بن اصرم بن ایاس بن عبد غنم بن حجاش بن بجالہ بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان شاعر۔ ذبیانی ثم الثعلبی۔ ابن اسحاق نے انکا ذکر لکھا ہے۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن علی بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی کہ پھر وہ یعنی بنی قریظہ کے لوگ (قلعہ سے) اتارے گئے اور انکو قید کر لیا اور (اسکے بعد) انکے قتل کی پوری کیفیت بیان کی اور انھوں نے کہا ہے کہ جبل بن جوال ثعلبی نے یہ شعر موزون کیا ہے

لعمرک[1] مالام ابن اخطب نفسہ ولکنہ من یخذل اللہ یخذل

یہ یونس کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شعر حیی بن اخطب کا ہے اور ہشام بن کلبی نے بھی انکا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہمنے اور کہا ہے کہ یہ یہودی تھے پھر اسلام لائے اور حیی بن اخطب کا مرثیہ (شعر مذکور میں) ادا کیا۔ دارقطنی اور ابو نصر نے انکا ذکر لکھ کے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور انکے نام کے آخر میں لام ہے۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

بزیادت ہاء۔ یہ جبلہ بیٹے ہیں ازرق کندی کے اہل حمص میں سے ہیں۔ انسے راشد بن سعد نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیوار کے سامنے نماز پڑھی جسمیں پتھر بہت تھے آپنے ظہر کی یا عصر کی نماز پڑھی پھر جب آپ دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو آپکو بچھو نے ڈنک مار دیا کہ آپ بیہوش ہو گئے لوگوں نے آپ پر پڑھ پڑھ کے پھونکنا شروع کیا جب آپکو افاقہ ہوا تو آپنے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے شفا دی تمھاری جھاڑ پھونک سے کچھ نہیں ہوا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اشعر خزاعی کعبی۔ انکے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ واقدی نے کہا ہے کہ یہ کرز بن جابر کے ہمراہ مکہ کے راستہ میں فتح مکہ کے سال شہید ہوئے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ (کرز بن جابر کے ساتھ) جو شہید ہوئے (وہ یہ نہ تھے بلکہ) خنیس بن اشعر تھے اور یہی صحیح ہے۔

[1] ترجمہ قسم تیری جان کی ابن اخطب نے اپنی جان پر کچھ ملامت نہیں کی بلکہ جو شخص اللہ کو ترک کرتا ہے وہ مخذول ہو جاتا ہے ۱۲ [illegible]

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ انصاری خزرجی بیاضی۔ بدر میں شریک تھے عبید اللہ بن ابی رافع نے اُن لوگوں کے نام میں جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صفین میں شریک تھے قبیلۂ بنی بیاضہ سے جبلہ بن ثعلبہ کا نام بھی لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے تاریخ میں انکو جبلہ بن خالد بن ثعلبہ بن خالد لکھا ہے وہ یہی ہیں صرف انکے باپ کا نام نہیں لکھا۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ بن سوید بن عمر بن عرفطہ بن نافذ بن تیم بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ جنکا نام لحی خزاعی ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ زید بن حارثہ بن شراحیل کلبی کے بھائی ہیں انکا نسب اُسامہ بن زید کے تذکرہ میں گذر چکا ہے اور عنقریب زید کے تذکرہ میں انشاء اللہ آئیگا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے والد حارثہ کے ہمراہ آئے تھے اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے۔ انکا سن (اپنے بھائی) زید سے زیادہ تھا۔ حارثہ اپنے بیٹے زید کے پاس رہگئے اور جبلہ لوٹ گئے۔ پھر دوبارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوے اور اسلام لائے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی محمد بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن یحیی مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حمدون بن رستم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ولید بن عمرو بن سکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن نضر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے ابو عمرو شیبانی سے انھوں نے ابن حارثہ سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میرے ہمراہ میرے بھائی کو بھیجدیجیے[1] آپنے فرمایا وہ تمھارے سامنے بیٹھے ہیں اگر جائیں تو میں انکو نہیں روکتا زید نے کہا کہ یارسول اللہ میں آپ پر کسی کو پسند نکرونگا (یعنے آپکو چھوڑکر نہ جاؤنگا) (جبلہ) کہتے ہیں مجھے اپنے بھائی کی گفتگو اپنی گفتگو سے اچھی معلوم ہوئی دارقطنی نے لکھا ہے کہ ابن حارثہ سے مراد یہی جبلہ بن حارثہ ہیں۔ ان جبلہ سے ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ ابو اسحاق اور جبلہ کے درمیان میں فروہ بن

[1] انکے بھائی حضرت زید وہی ہیں جنکا نام قرآن مجید میں نازل ہوا فلما قضی زید منہا وطرا یہ فضیلت انھیں کے حصہ کی تھی ۱۲

نوفل کو بھی داخل کرتے ہین ابو اسحاق نے بیان کیا ہو کہ جبلہ بن حارثہ سے پوچھا گیا کہ تم بڑے ہو یا زید تو انھون نے کہا زید مجھسے بہتر ہین (مین انسے اپنے کو بڑا نہین کہسکتا ہان) مین انسے پہلے پیدا ہوا ہون اور مین تم سے (پوری) کیفیت بیان کرتا ہون (سنو) ہماری والدہ قبیلہ طی سے تھین جب وہ مرگئین تو ہم دونون بھائی اپنے نانا کی تربیت مین آگئے میرے دونون چچا گئے اور ہمارے نانا سے کہا کہ اپنے بھائی کے بیٹون کے ہم زیادہ مستحق ہین تو نانا نے کہا کہ تم جبلہ کو لیجاؤ (مگر زید کو مین ندونگا) اور (یہ کہکر) انھون نے زید کو بلا لیا میرے چچا مجھے لیکے چلے آئے (اسی اثنا مین اتفاق سے مقام) تہامہ کے کچھ سوار آئے اور وہ زید کو پکڑ لے گئے پھر انپر بہت سے حوادث پیش آئے (وہ غلام بناکے بیچے گئے یہانتک کہ (ام المومنین) خدیجہ کے پاس پہونچے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا بعض لوگون نے کہا ہو کہ جبلہ اسامہ بن زید کے رشتہ دار ہین (چچا نہین ہین) اور جبلہ بن ثابت کا بھی زید کا بھائی ہونا مروی ہو مگر صحیح یہ ہو کہ جبلہ بن حارثہ زید کے بھائی ہین اسکے سوا اور کچھ صحیح نہین ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن اسود بن سلمہ بن حجر بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بنکے گئے تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل۔ حارثہ بن شراحیل بن عبد العزی کے بھائی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے علیحدہ تذکرہ مین لکھا ہو اور انکا نسب عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب تک پہونچایا ہو پس اس صورت مین یہ زید بن حارثہ کے چچا ہو جائینگے۔ بیان کیا گیا ہو کہ حارثہ نے قبیلہ نبہان [جو شاخ ہو قبیلہ طی کی] کی ایک خاتون سے نکاح کیا تھا انسے جبلہ اور اسماء اور زید پیدا ہوئے اسکے بعد انکی والدہ کا انتقال ہو گیا اور ان لوگون نے اپنے دادا کے یہان تربیت پائی اور وہی حدیث بیان کی ہو جو جبلہ ابن حارثہ کے تذکرہ مین گذر چکی۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض راویون کو وہم ہو گیا ہو اور انھون نے یہ سمجھ لیا ہو کہ یہ جبلہ چچا ہین زید کے لہذا انھون نے تذکرہ مین جبلہ عم زید بیان کیا ہو مگر جو شخص اصل قصہ مین غور کریگا وہ سمجھ لیگا کہ یہ وہم ہو کیونکہ قصہ مین یہ بیان کیا گیا ہو کہ حارثہ نے قبیلہ طی کی ایک خاتون سے جو بنی نبہان سے تھین نکاح کیا اور انسے جبلہ اور اسماء اور زید پیدا ہوئے پس جبکہ جبلہ حارثہ کے بیٹے ہوئے تو زید کے بھائی ہونگے نہ چچا۔

مین کہتا ہون جو کچھ ابو نعیم نے کہا ہے وہی صحیح ہو اور اسکا وہم ہونا ظاہر ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری - ابو مسعود یعنے عقبہ بن عمرو انصاری کے بھائی ہین - یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہی اور ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ ساعدی ہین اور کہا ہی کہ اسمین اعتراض ہی - انکا شمار اہل مدینہ مین ہی - انسے ثابت بن عبید نے اور سلیمان ابن یسار نے روایت کی ہی یہ اُن لوگون مین ہین جنھون نے **افریقہ** مین معاویہ بن خدیج کے ہمراہ ۵۰ھ ہجری مین جہاد کیا تھا - حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے مصر مین سکونت اختیار کر لی تھی - فقہاے صحابہ مین یہ ایک فاضل شخص تھے - خالد یعنے ابو عمران نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہی کہ انسے جہاد مین (مجاہدین کو) انعام دینے کا مسئلہ پوچھا انھون نے کہا مینے سوا ابن خدیج کے اور کسی کو انعام دیتے نہین دیکھا انھون نے ہمین **افریقہ** مین خمس نکالنے کے بعد ایک تہائی حصہ غنیمت کا دیا اور (اُسوقت) ہمارے ہمراہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین مین سے بہت لوگ تھے منجملہ اُنکے جبلہ بن عمرو انصاری تھے -

مین کہتا ہون ابو عمر کا یہ کہنا کہ یہ ساعدی ہین اور ابو مسعود کے بھائی ہین صحیح نہین ہی کیونکہ ابو مسعود کا نسب یہ ہی عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ ابن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ اور خدارہ و خدرہ دونون بھائی ہین - اور ساعدہ بن کعب بن خزرج پس یہ دونون خزرج مین جا کے ملتے ہین لہذا اُنکے بھائی نہین ہو سکتے پس انکا یہ کہنا کہ یہ ساعدی ہین وہم ہی - واللہ اعلم - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کرب بن قیس بن حجرہ بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے گئے تھے انکے ہمراہ دو ہزار پانچسو آدمی (قبیلہ) عطارد کے تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک یعنی جبلہ بن صفارہ بن زرع بن عدی بن دار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم - لخمی داری - تمیم داری کے گروہ سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین قبیلہ دار کے لوگون کے ہمراہ آئے تھے اُسوقت جبکہ آپ تبوک سے واپس آرہے تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا - یہ صحابی ہین - محمد بن سیرین نے روایت کی ہی کہ کسی شہر مین ایک صحابی تھے انکا نام جبلہ تھا انھون نے ایک شخص کی بی بی اور اسی شخص کی بیٹی کیساتھ جو دوسری بی بی سے تھی یکدم نکاح کر لیا تھا ایوب نے کہا ہی کہ حسن (بصری) اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کسی کی بی بی اور بیٹی کے ساتھ نکاح کیا جائے -

(سیدنا) جبلہ (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک دوسرے جبلہ ہین نسب انکا بھی نہین بیان کیا گیا - ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن حارث اپنی کتاب مین خبردی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن احمد نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن خثیمہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابن اصبہانی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین شریک نے ابواسحاق سے انھون نے ایک اور شخص سے جنکا نام انھون نے اپنے چچا سے جبلہ نقل کیا تھا روایت کرکے خبردی وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جب مین اپنے بستر پر (سونے کے لیے) جاؤن تو کیا کہون آپنے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھ لیا کرون کیونکہ وہ شرک سے (اپنے پڑھنے والے کی) براءت[1] (کرتی) ہے - اس حدیث کو محمد بن طفیل نے شریک سے انھون نے ابواسحاق سے انھون نے جبلہ بن حارثہ سے روایت کی ہے اور جبلہ بن حارثہ کے اور آنحضرت علیہ السلام کے درمیان مین کوئی اور شخص نہین بیان کیا ابوموسی نے ایسا ہی لکھا ہے - پس اگر یہ دوسری روایت صحیح ہے تو یہ جبلہ زید بن حارثہ کے بھائی ہونگے جنکا ذکر اوپر ہو چکا -

(سیدنا) جُبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث - انکا ذکر ہشام بن عُروہ کی حدیث مین ہے جو انھون نے بواسطہ اپنے والد کے (ام المومنین) عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھین جبیب بن حارث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ایک شخص ہون کہ بیحد گناہ کرتا ہون حضرت نے فرمایا تو اے جبیب اللہ عز وجل کے سامنے توبہ[2] کرو انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین توبہ کرتا ہون اور پھر گناہ کرتا ہون آپ نے فرمایا جب گناہ کرو تو توبہ کرو انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب بھی مجھسے گناہ بہت ہونگے آپ نے فرمایا اے جبیب بن حارث خدا کی بخشش تمھارے گناہون سے بہت زیادہ ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

---

[1] اس سورت مین آیہ کریمہ لا اعبد ما تعبدون (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے کافرو جن معبودان باطل کی تم پرستش کرتے ہو انکی مین پرستش نہین کرتا) بہت صراحت سے اپنے پڑھنے والے کو شرک سے بری کر رہی ہے پس اگر سوتے وقت کوئی شخص اس سورت شریفہ کو پڑھ لے اور پھر اسی شب کو مرجائے تو انشاء اللہ مومن مریگا شرک کا شائبہ اسپر نہوگا ۱۲ [2] توبہ کے معنی رجوع کرنا دل مین یہ ارادہ کرکے کہ اب مین اس گناہ کو کبھی نکرونگا اسکا اظہار بعجز والحاح جناب باری عز اسمہ کے بارگاہ مین کرنا توبہ ہے - پھر چاہے گناہ کر لے مگر اسوقت ارادہ نہو - صحابہ کے قلوب کا پاک ہونا اس روایت اور اُسکے مثل اور روایتون سے معلوم ہوتا ہے جہان انسے کوئی لغزش ہوئی فوراً انکو تنبہ ہوتا تھا دل چونکہ آئینہ کیطرح صاف تھے اسلیے ذراسا بھی غبار موجب تکدر ہو جاتا تھا حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کا بھی قصہ اسی کے قریب ہے کہ انسے زنا صادر ہو گئی تھی بعد کو جب انکھین تنبہ ہوا تو سخت گھبرا گئے اور لرزان و ترسان حضور نبوی مین آکر باصرار اپنے اوپر حد جاری کرائی اور اسی حد کے اثنا مین انتقال فرمایا گناہ پر متنبہ ہو کر نادم ہونا ایک اعلی درجہ کا وصف ہے جو حضرات صحابہ مین ببرکت حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بدرجہ اکمل تھا - بقدر شرف صحبت اس صفت کے مدارج مین اختلاف تھا بعض برگزیدہ قدوسی ایسے بھی تھے جنکی طبیعت مین قریب قریب وہ ملکہ پیدا ہو گیا تھا جسکو عصمت یا تحفظ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے انکو بالطبع گناہون سے تنفر اور اجتناب تھا - رضی اللہ عنہم

(سیدنا) جُبَیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق انصاری خزرجی زرقی۔ بدر میں اور احد میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ اور واقدی اور ابو معشر کا قول ہے۔ اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ انکا نام جبر ہے بیٹے ہیں ایاس کے اور یہ جبیر ذکوان بن عبد قیس بن خلدہ کے چچازاد بھائی ہیں۔ خلدہ بسکون لام ہے اور مخلد بضم میم و فتح خاء و لام مشددہ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جنبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن بجینہ۔ بحینہ انکی والدہ کا نام ہے اور انکے والد کا نام مالک ہے۔ قرشی ہیں بنی نوفل بن عبد مناف سے۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہی لکھا ہے کہ یہ بنی نوفل بن عبد مناف سے ہیں جو کوئی اُسکو دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ انکا نسب اسی خاندان سے ہے حالانکہ خود ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے بھائی عبداللہ بن بجینہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے (اسوجہ سے انکی طرف منسوب ہو گئے نہ یہ کہ انکا نسب اُس خاندان میں ہے) اس سے ابو عمر کے قول کی تصحیح ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ماں کی طرف انکو ہمنے اسوجہ سے منسوب کیا کہ یہ نسبت باپ کی نسبت کے ماں کی نسبت سے زیادہ مشہور ہیں۔

(سیدنا) جُبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب بن منذر۔ محمد بن عبداللہ حضرمی مطین نے صحابہ میں انکا ذکر لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ عبیداللہ بن ابی رافع کی (کتاب) سیر میں اُن صحابہ کے نام میں جو حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے جبیر بن حباب بن منذر کا نام بھی ہے اسکے علاوہ نہ انکا کہیں ذکر ہے نہ انکی کوئی روایت ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حُوَیرِث بن نقید بن عبد بن قصی بن کلاب۔ ابن شاہین وغیرہ نے انکا ذکر لکھا ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر نہ آپکو دیکھا اور نہ آپ سے کوئی روایت کی۔ ہاں بواسطہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغون میں سے۔ اِنسے سعید بن عبد الرحمن ابن یربوع نے روایت کی ہے۔ اور عروہ بن زبیر نے انکا ذکر کیا ہے اور انھون نے انکا نام جبیب بتایا ہے۔ انکے والد حویرث فتح مکہ کے دن (بحالت کفر) مقتول ہوئے انکو حضرت علی نے قتل کیا تھا۔ یہ روایت انکے بیٹے جبیر کے صحابی ہونے پر اور دولت دیدار (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) سے مشرف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے اور

ابو عمر نے کہا ہی کہ انکے صحابی ہونے مین اعتراض ہی۔

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حیہ ثقفی۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ علی بن سعید عسکری نے ابواب مین انکا ذکر کیا ہی اور ابو بکر بن ابی علی نے اور یحیی نے بھی انکی متابعت کی ہی۔ یہ تابعی ہین صحابہ سے روایت کرتے ہین۔ جریر بن حازم نے حمید طویل سے انھون نے جبیر بن حیہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کسی صاحبزادی کا نکاح کرنا چاہتے تھے تو انکے پردے مین جا کے بیٹھ جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ فلان شخص[سلہ] فلان عورت کا ذکر کرتا ہی پس اگر وہ کچھ کہتین اور عرض کرتین تو آپ انکا نکاح (اس شخص سے) نہ کرتے تھے اور اگر وہ سکوت کرتین تو آپ انکا نکاح کر دیتے۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ یہ حدیث ابو قتادہ نے اور ابن عباس نے اور عائشہ نے روایت کی ہی۔ رضی اللہ عنہم۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

کبیرہ بنت سفیان کے غلام تھے۔ انکا ذکر ان لوگون مین ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ یحیی بن ابی رقم ابن سعید نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میری سیدہ کبیرہ بنت سفیان نے بیان کیا اور وہ ان عورتون مین تھین جنھون نے (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے) بیعت کی تھی (جنکا ذکر قرآن عظیم مین ہی) وہ کہتی تھین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے زمانہ جاہلیت مین اپنی چار بیٹیان زندہ درگور کی ہین آپنے فرمایا کہ غلامون کو آزاد کرو کبیرہ مجھسے کہتی تھین لہذا مینے تمہارے باپ سعید کو اور انکے بیٹون میسرہ اور جبیر کو اور ام میسرہ کو آزاد کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی۔ قرشی ہین نوفلی ہین۔ کنیت انکی ابو محمد ہی اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عدی ہی۔ انکی والدہ ام حبیب ہین اور بعض لوگ کہتے ہین ام جمیل بنت سعید بنی عامر بن لوی سے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ام جمیل بنت شعبہ بن عبد اللہ بن ابی قیس بن عامر بن لوی سے۔ اور جبیر کی والدہ کی والدہ ام حبیب بنت عاص ابن امیہ بن عبد شمس۔ یہ زبیر کا قول ہی۔ بردباران قریش اور انکے سردارون مین سے تھے۔ انسے قریش کا بلکہ تمام عرب کے نسب کا علم حاصل کیا جاتا ہی اور یہ کہتے تھے کہ مینے نسب (کا علم) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہی۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اور اسیران بدر کی سفارش کی تھی آپنے فرمایا کہ اگر تمھارے بوڑھے

سلہ مطلب یہ ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے بغیر استمزاج کے اپنی صاحبزادیون کا نکاح کسی سے نہین کیا اور استمزاج کی صورت یہ تھی جو اس روایت مین بیان کیگئی کہ حضرت انکے سامنے اس شخص کا ذکر فرماتے تھے جس سے نکاح منظور ہوتا تھا پھر اگر نا منظوری کے کچھ اشارات آپکو معلوم ہو جاتے تو آپ انکا نکاح نہ کرتے تھے اور بحالت سکوت آپ نکاح کر دیتے ۱۲

باپ زندہ ہوتے اور وہ انکی بابت کہتے تو بیشک ہم انکی سفارش مان لیتے - انکے والد کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک احسان تھا انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی تھی جب آپ طائف سے لوٹ کر آئے جبکہ آپ نے قبیلہ ثقیف کے لوگون کو اسلام کی طرف بلایا - وہ انھین لوگون مین سے تھے جو اُس تحریر کے منسوخ کرنے کے لیے مستعد ہو گئے تھے جو قریش نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کی بابت کی تھی ابو طالب نے اپنے شعر مین انھین کو مراد لیا ہو شعر

امطعم ان القوم ساموک خطۃ ۔ وانی متی اوکل فلست باکل

مطعم کی وفات بدر سے سات مہینے پہلے ہوئی - انکے بیٹے جبیر حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور بعض لوگ کہتے ہین فتح مکہ مین اسلام لائے - ابن عباس سے مروی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ فتح (مکہ) مین اُس شب کو جس شب کہ آپ مکہ کے قریب پہونچ گئے فرمایا کہ مکہ مین چار شخص قریش کے ہین مین انھین شرک سے علیحدہ کرونگا اور انھین اسلام کی ترغیب دونگا (وہ چار شخص یہ ہین) عتاب بن اسید - جبیر بن مطعم - حکیم بن حزام - سہیل بن عمرو - انسے سلیمان بن صرد نے اور عبدالرحمن ابن ازہر نے اور انکے دونون بیٹون نافع اور محمد نے روایت کی ہی - ہمین ابو محمد ارسلان بن بغان صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر احمد بن علی بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حاکم ابو عبد اللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن حفص سدوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عاصم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انھون نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک عورت آئی اور اُسنے آپ سے کسی معاملہ[۱] مین کچھ گفتگو کی آپنے حکم دیا کہ پھر لوٹ کر آنا اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بتائیے اگر مین پھر لوٹ کر آؤن اور آپکو نپاؤن گویا مراد اُسکی موت تھی آپنے فرمایا اگر تو مجھے نپائے تو ابوبکر کے پاس آنا جُبیر کی وفات ۵۴ھ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۸ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۹ھ مین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن امیہ - بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے ہین - انصاری ہین اوسی ہین - ابو خوات انکے بیٹے ہین ابو موسی نے

---

[۱] ترجمہ اے مطعم کیا تمکو قوم نے متفق ہو کر آزردہ کیا؟ اور مین جب تک زندہ رہونگا (انکے ساتھ) نہ کھاونگا کفار عرب نے باہم ایک تحریری معاہدہ کیا تھا کہ بنی ہاشم کے ساتھ نشست برخاست خرید فروخت کل شرب سب موقوف کر دیا جائے یہ معاہدہ بنی آنحضرت کی عداوت پر ہوا تھا ابو طالب نے اسوقت حضرت کا بہت ساتھ دیا جیسا کہ ایک چاہنے والا باپ اپنے بیٹے کیساتھ کرتا ہو ویسا انھون نے حضرت کیساتھ کیا ابو طالب کا ایک بہت بڑا قصیدہ آنحضرت صلعم کی مدح مین ہے جسکا ایک شعر صحیح بخاری مین بھی ہی اُس قصیدہ کا ایک شعر یہ بھی ہو ۱۲ [۲] یہ حدیث بخاری مسلم ترمذی ابو داود ابن ماجہ مین ہے یہ نہین معلوم ہوا کہ کس معاملہ مین گفتگو تھی - اس حدیث مین حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کیطرف

کہا ہو کہ ابو عثمان سراج نے انکا ذکر کیا ہو اور اپنی سند سے ابو بکر یعنی محمد بن یزید سے انھون نے وہب بن جریر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے خوات بن جبیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین کسی جہاد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا (وہان ایک روز) مین (اپنے اونٹ کی تلاش مین) اپنے خیمہ سے نکلا تو دیکھا کہ میرے خیمہ کے گرد کچھ عورتین ہین لہذا مین پھر اپنے خیمہ مین لوٹ گیا اور مینے اپنی پوشاک پہنی پھر مین اُنکے پاس آیا اور وہان بیٹھ گیا اُنسے باتین کرنے لگا ابھی اثنا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ اے جبیر تم کیون یہان بیٹھے ہو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک میرا اونٹ بھاگ گیا ہو (اسکی تلاش مین نکلا ہون) اور بعد اسکے راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ اس حدیث کو احمد بن عصام نے اور جراح بن مخلد نے اور وہب ابن جریر نے روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ خوات سے مروی ہو کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا تھا انھون نے اپنے والد سے اسکی روایت نہین کی اور یہی صحیح ہو (یعنے یہ واقعہ خود انکا ہو نہ کہ انکے باپ کا) انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) جبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیر کنیت انکی ابو عبد الرحمن حضرمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اسلام لائے تھے جب یمن مین تھے آنحضرت علیہ السلام کو دیکھا نہین جب مدینہ مین آئے تو حضرت اُبو بکر کو پایا بعد اُسکے شام چلے گئے اور مقام حمص مین رہے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ اور ابو ذر اور مقداد و ابو الدرداء وغیرہم (جیسے جلیل الشان صحابہ رضی اللہ عنہم) سے انھون نے روایت کی ہو۔ انسے انکے بیٹے نے اور خالد بن معدان وغیرہما نے روایت کی ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ جبیر بن نفیر شام کے بڑے (جلیل القدر) تابعین مین تھے اور اُنکے والد نفیر صحابی تھے اور ہمنے انکا تذکرہ نون کے باب مین کیا ہو۔ انسے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہمارے پاس یمن گیا اور ہم اسلام لے آئے[۱] انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا جو لوگ جہاد کرتے ہین اور اپنے دشمن پر تقویت کے لیے اُجرت لے لیتے ہین انکی مثال ایسی ہو جیسے موسی کی مان کہ وہ دودھ پلانے کی اُجرت لیتی تھین اور اپنے بچے کو دودھ[۲] پلاتی تھین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

---

[۱] مطلب یہ ہو کہ کھانے کو اور دوسرے ضروری مصارف کے لیے اُسکے پاس نہو اور وہ اس خیال سے کہ کھانے اور دوسری ضروریات کو اگر ملجائیگا تو مجھے قوت حاصل ہوگی روپیہ لے لے ۱۲ [۲] کیسی نفیس مثال بیان فرمائی۔ اس حدیث سے علوم دینیہ کی تعلیم پر اُجرت لینے کا جواز ثابت ہوتا ہو۔ اللہ تعالی علماء حنفیہ رحمہم اللہ کو اجر عظیم عنایت فرمائے کہ انھون نے جب ضرورت دیکھی تو علوم دینیہ کی تعلیم پر اُجرت لینے کا جواز اصول شریعت سے ثابت کر دیا متقدمین حنفیہ تو تعلیم علوم دینیہ خاصکر تعلیم قرآن پر اُجرت لینے کو ناجائز کہتے تھے مگر متاخرین نے ایک نہایت پاکیزہ اور دقیق وجہ قائم کر کے اسکے جواز کا فتوی دیدیا ہو جیسا کہ کتب فقہ مین مسطور ہو ۱۲

(سیدنا) جُبَیر (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل۔ انکا (پورا) نسب نہین بیان کیا گیا مُطَیَّن نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہی حالانکہ اسمین کلام ہی۔ ابوبکر بن عیاش نے لیث سے انھون نے عیسی سے انھون نے زید بن ارطاۃ سے انھون نے جبیر بن نوفل سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تقرب چاہنے والا خدا سے اُس سے زیادہ تقرب نہین حاصل کرسکتا جسقدر اس چیز کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہی جو اُسی (خدا) سے نکلی ہی یعنی قرآن۔ اس حدیث کو بکر بن خنیس نے لیث سے انھون نے زید بن ارطاۃ سے انھون نے ابوامامہ سے روایت کیا ہی۔ اور نیز اس حدیث کو حارث نے زید سے انھون نے جبیر بن نفیر سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہی اور یہی صحیح ہی (مرسلاً روایت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ خود صحابی نہین ہین) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

باب الجیم والثاء والحاء المہملہ

(سیدنا) جشامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انکا ذکر اُس حدیث مین ہی جو اوپر گذر چکی۔ انکا ذکر حبیب بن عبید رحبی نے ابوبشر سے انھون نے جشامہ بن قیس سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے انھون نے عبداللہ بن سفیان سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جو شخص اللہ کے لیے ایک دن بھی روزہ رکھے اللہ اُسکو دوزخ سے بقدر سو برس کی مسافت کے دور کردیتا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جشامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مساحق بن ربیع بن قیس کنانی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہی۔ حضرت عمر کی طرف سے قاصد بنکے ہرقل (شاہ روم) کے پاس گئے تھے وہ کہتے تھے مین وہان جاکر ایک چیز پر بیٹھ گیا مجھے یہ نہین معلوم تھا کہ میرے نیچے کیا چیز ہی یکایک مجھے معلوم ہوا کہ میرے نیچے سونے کی ایک کرسی ہی چنانچہ جب مینے اُسے دیکھا تو مین فوراً اُس سے اُتر پڑا ہرقل مسکرایا اور اُسنے کہا کہ تم اس کرسی سے کیون اُتر پڑے یہ تو محض تمہاری عظمت کے لیے بچھوائی تھی مینے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ آپ اس قسم (کی چیز پر بیٹھنے) سے منع فرماتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جَحّاف (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم بن عاصم بن سباع خزاعی بن محاربی بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم سُلمی فاتک۔

بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ اشعار انھین کے ہین جنمین انھون نے اپنے گھوڑے کی تعریف کی ہو اور جنگ حنین وغیرہ مین اپنی شرکت کا حال بیان کیا ہو۔ شعر

شہدن مع النبی مسومات ۔۔۔ حنینا وہی دامیۃ الحوامی

یہ اشعار اس سے زیادہ ہین ۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اشعار حریش کے ہین ہمنے ان اشعار کو وہان ذکر کیا ہو ۔ یہ جحاف وہی ہین جنھون نے بنی تغلب پر حملہ کیا تھا اور انکو ان محاربات مین جو قیس اور تغلب کے درمیان مین ہوئین بہت قتل کیا تھا اخطل نے (اسی کے متعلق) ایک شعر کہا تھا ؎

لقد اوقع الجحاف بالبشر وقعۃ ۔۔۔ الی اللہ منہا المشتکی والمعول

ہمنے یہ پورا قصیدہ تاریخ کامل مین لکھا ہو ۔ بشر ایک مقام کا نام ہو جہان یہ واقعہ ہوا تھا ۔

(سیدنا) جحدرم (رضی اللہ عنہ)

حکیم کے والد ہین ۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو ۔ انسے انکے بیٹے حکیم نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی بکری کو (خود) دوہے اور اپنے کرتے مین پیوند لگا لے اور اپنی جوتی سی لے اور اپنے خادم کو اپنے ساتھ کھلائے اور بازار سے خود سودا لے آئے وہ تکبر سے بری ہو ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو ۔

(سیدنا) جحدم (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور حضرت نے انھین ایک تحریر لکھدی تھی ۔ انکی حدیث محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن جحدم جہنی نے اپنے والد عمرو سے انھون نے اپنے والد عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد جحدم سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور آپنے انکے سر پر مسح فرمایا اور فرمایا کہ اللہ جحدم مین برکت عنایت فرمائے اور آپنے انھین ایک تحریر لکھدی تھی ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو ۔

(سیدنا) جحش (رضی اللہ عنہ)

جہنی ۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو ۔ حضرمی نے مفاریدہ [illegible] مین انکا ذکر لکھا ہو ۔ محمد بن ابراہیم بن حارث نے عبد اللہ بن جحش سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک جنگل ہو مین وہان جا کے نماز پڑھا کرتا ہون آپ مجھے کوئی رات بتا دیجیے کہ مین اس مسجد مین آ کے نماز پڑھون نبی صلی اللہ

ف۱ ترجمہ تعلیم یافتہ گھوڑے جنگ حنین مین نبی کے ساتھ تھے اور انکی حالت یہ تھی کہ جنگ مین خون کے فوارے انکے جسم سے جاری تھے ۱۲ ف۲

ترجمہ بیشک جحاف نے مقام بشر مین ایسا واقعہ کیا کہ اللہ سے اسکی شکایت اور فریاد ہو ۱۲

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیئیسوین شب کو تم یہان آؤ پھر چاہے نماز پڑھنا اور چاہے نہ پڑھنا۔ یہ حدیث عبداللہ بن انیس جہنی سے بہت سندون سے مروی ہی اسکو مسلم نے بھی اپنی صحیح مین اور ابوداؤد نے اپنے سنن مین لکھا ہی اور زہری نے اسکو ضمرہ بن عبداللہ بن انیس سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی

باب الجیم والدال

(سیدنا) جدار (رضی اللہ عنہ)

اسلمی۔ ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمر بن خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو معاذ حکمی نے سعد بن عبداللہ بن جعفر سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفضل عباس ابن فضل بن عمرو بن عبید بن فضل بن حنظلہ نے قاسم بن عبدالرحمن سے انھون نے زہری سے انھون نے یزید بن شجرہ سے انھون نے جدار سے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص تھے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم کسی جہاد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو حضرت کھڑے ہوگئے اور آپنے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ ای لوگو تم اسوقت سبز سرخ اور زرد کے درمیان مین ہو اور لوگون مین وہ باتین ہین جو ہین پس جب تم اپنے دشمن سے ملو تو پیشقدمی کرو کیونکہ جو شخص خدا کی راہ مین (کسی دشمن پر) حملہ کرتا ہی تو دو حور عین اسکی طرف بڑھتی ہین پھر جب جنگ شروع ہوتی ہے تو وہ دونون حورین چھپ جاتی ہین پس جب وہ شہید ہو جاتا ہی تو سب سے پہلا قطرہ اُسکے خون کا جو زمین پر گرتا ہی اللہ اسکی وجہ سے اُسکے تمام گناہ معاف کر دیتا ہی پھر وہ دونون حورین آکر اُسکے سر کے پاس بیٹھ جاتی ہین اور اُسکے چہرہ سے غبار پونچھتی ہین اور اُس سے کہتی ہین کہ مرحبا اب وہ وقت تمھارا آگیا (کہ ہم تمھاری خدمت مین رہین) اور وہ شخص کہتا ہی کہ ہان اب تمھارا بھی وہ وقت آگیا (کہ مین تمھارے پاس رہون) اس حدیث کو یزید بن شجرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی اور نیز اس حدیث کو منصور نے مجاہد سے انھون نے یزید سے خود انھین کا قول روایت کیا ہی اسکو مرفوع نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جدّ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب ابن سلمہ انصاری سلمی۔ کنیت انکی ابوعبداللہ۔ براء بن معرور کے چچازاد بھائی ہین ان سے جابر نے اور ابوہریرہ نے روایت کی ہے۔ یہ اُن لوگون مین سے ہین جنکی طرف نفاق کا گمان کیا جاتا ہے۔ انھین کے حق مین اللہ تعالی کا یہ قول نازل ہوا تھا

ومنہم[1] من یقول ائذن لی ولا تفتنی الا فی الفتنۃ سقطوا - اسکا واقعہ یون ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایکمرتبہ اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ اہل روم سے جہاد کرو تمھین رومی لڑکیان غنیمت مین ملین گی تو جد بن قیس نے کہا کہ سب انصار جانتے ہین کہ مین جسوقت عورتون کو دیکھتا ہون تو مجھسے صبر نہین ہوسکتا یہانتک کہ مین فتنے مین پڑجاتا ہون (لہذا مین آپ کے ساتھ نہ جاؤنگا) ہان مین اپنے مال سے آپکی مدد کرونگا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی ومنہم من یقول ائذن لی ولا تفتنی زمانہ جاہلیت مین تمام بنی سلمہ کے یہ سردار تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے سرداری نکال لی تھی اور انکی جگہ پر عمرو بن جموح کو نقیب مقرر فرمایا تھا حدیبیہ کے دن یہ حاضر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سب لوگون نے بیعت کی مگر جد بن قیس نے بیعت نہین کی یہ حضرت کی اونٹنی کے نیچے چھپ رہے تھے ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے راوی ہین کہ وہ کہتے تھے حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے کوئی مسلمان پیچھے نہین رہا سوا جد بن قیس کے جو بنی سلمہ کے بھائی تھے - جابر بن عبد اللہ کہتے تھے گویا مین اب بھی جد بن قیس کو دیکھ رہا ہون کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے پہلو سے لپٹے ہوئے ہین یہ اُس سے محض اسلیے لپٹے تھے جسمین لوگون کی نظر سے چھپ جائین - بعض لوگون کا قول ہو کہ پھر انھون نے توبہ کی اور انکی توبہ اچھی رہی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین وفات پائی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) جدیع (رضی اللہ عنہ)

ابن نذیر مرادی کعبی - کعب بن عوف بن انعم بن مراد کی اولاد سے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی ہو اور آپکی خدمت کی ہو - ابن مندہ نے بیان کیا ہو کہ مینے ابو سعید یعنے عبد الرحمن بن احمد بن یونس بن عبد الاعلی سے سنا ہو کہ انھون نے اپنی کتاب تاریخ مین انکا ذکر اسی طرح لکھا ہو جیسا کہ مینے بیان کیا - ابو نعیم نے انکا نام لکھنے کے بعد کہا ہو کہ انکا تذکرہ ابن مندہ نے ابو سعید بن یونس سے نقل کرکے لکھا ہو -

باب الجیم والذال المعجمۃ

(سیدنا) جذرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیرۃ عتقی انکا صحابی ہونا ثابت ہو - فتح مصر مین شریک تھے ابو سعید بن یونس نے انکا ذکر لکھا ہو انھین سے ابن مندہ نے نقل کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

[1] ترجمہ ان (منافقون) مین سے بعض لوگ ایسے ہین جو کہتے ہین کہ (آپ) مجھی (جہاد مین نہ جانیکی) اجازت دیجیے اور مجھی فتنہ مین نہ ڈالیے آگاہ رہو وہ خود فتنہ مین گر گئے ہین ۱۲

(سیدنا) جفیع (رضی اللہ عنہ)

انصاری - انکا ذکر ابن شاہین نے اور ابو الفتح ازدی نے لکھا ہو مگر ازدی نے انکا نام خا معجمہ کے ساتھ لکھا ہو - شریک بن نمر نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مجھسے انصار کے ایک شخص نے جنکا نام ابن الجذع تھا اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے اکثر لوگون کی یہ حالت ہو گی کہ نہ انھین بہت[۱] دیا جائیگا کہ وہ اترا جائین اور نہ انپر ایسی تنگی کی جائیگی کہ وہ سوال کرین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ صحابہ مین ایک شخص ثعلبہ ابن زید ہین جنکو لوگ جذع کہتے ہین انکے بیٹے ثابت بن جذع ہین یا اور کوئی - کئی جگہ انکا نام جدع دال مہملہ کے ساتھ ہو اور کئی جگہ ذال معجمہ کے ساتھ انھون نے کہا ہو کہ مجھے اسکی تحقیق نہین ہوئی (کہ صحیح کیا ہو) انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) جذیم (رضی اللہ عنہ)

ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ صحابہ مین سے ایک شخص ہین محمد بن ابراہیم بن زیاد نیشاپوری نے مقدمی سے انھون نے سلم بن قتیبہ سے انھون نے ذیال بن عبید سے انھون نے حنظلہ بن حنیفہ سے انھون نے جذیم سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مرد کے لیے) بعد احتلام (یعنے بلوغ) کے یتیمی[۲] نہین رہتی اور لڑکی کے لیے جب وہ حائضہ ہونے لگے تو یتیمی نہین رہتی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ وہم ہو اور تصحیف ہو شاید انھون نے عن جدہ کا لفظ لکھا ہو راوی نے اسکو جذیم کہدیا نام انکا حنظلہ ہو - اس حدیث کو مطین نے مقدمی سے انھون نے سلم سے انھون نے ذیال سے انھون نے اپنے دادا حنظلہ سے روایت کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو

باب الجیم والراء

(سیدنا) جراح (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الجراح اشجعی - انکا صحابی ہونا ثابت ہو - انسے عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے ابن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام نے قتادہ سے انھون نے خلاس سے انھون نے عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے عبد اللہ بن مسعود سے ایک مسئلہ پوچھوایا گیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور نوبت ہمبستری کی نہین آئی کہ اس شخص کا

[۱] حدیث مین اکثر لوگون کا لفظ ہو لہذا اگر بعض کی حالت اسکے خلاف ہو تو کوئی اعتراض نہین ہو سکتا مسلمانون مین سائلون کی کثرت دیکھکر کوئی شبہ نکرے اگر تفتیش کیا جائے تو بہت سے سائل بے ضرورت سوال کرنیوالے نکلینگے ۱۲ [۲] مطلب یہ ہو کہ یتیمون کے ساتھ حسن برتاؤ کا حکم ہو انکے ساتھ نہ برتا جائے تو کچھ حرج نہین ۱۲

انتقال ہوگیا اور اُس عورت کا کچھ مہر مقرر نہین کیا تھا ایک مہینے تک اُنسے برابر یہ مسئلہ پوچھا گیا مگر انھون نے جواب نہین دیا
پھر لوگون نے اُنسے پوچھا تو انھون نے کہا کہ مین اس مسئلہ کا جواب اپنی رائے سے دیتا ہون اگر اسمین غلطی ہوگی تو میرا اور شیطان کا
قصور ہوا اور اگر غلطی نہوگی تو اللہ کی طرف سے ہی (اچھا سنو) اُس عورت کو وہی مہر دیا جائیگا جو اُسکے خاندان کی عورتون کا ہو اور
اُسکو اپنے شوہر کے مال مین میراث بھی ملیگی۔ اور اُسپر عدت بھی ضروری ہی پس ایک شخص قبیلۂ اشجع کا کھڑا ہوگیا اور کہا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے یہان بروع بنت واشق کے بابت یہی فیصلہ کیا تھا عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ تم اس بات پر دو گواہ
لاؤ راوی کہتا ہی کہ قبیلۂ اشجع کے دو آدمیون یعنے ابو سنان اور جراح نے اسکی شہادت دی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جراد (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ عقیلی۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہی بشرطیکہ صحیح ہو۔ یعلی بن اشدق نے عبد اللہ بن جراد سے
انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ایک سریۂ (جہاد کے لیے)
بھیجا اُسمین قبیلۂ ازداور اشعر کے کچھ لوگ تھے انھون نے وہان مال غنیمت حاصل کیا اور بسلامت واپس آئے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم (کو انکی بخیریت واپسی پر نہایت مسرت ہوئی اور آپ) نے فرمایا کہ قبیلۂ ازداور اشعر کے لوگ تمھارے پاس آئے ہین جنکے
منھ اچھے ہین وہ نہ غنیمت مین خیانت کرتے ہین اور نہ نامردی کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہی۔

(سیدنا) جراد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبس۔ بعض لوگ انکو ابن عیسی کہتے ہین۔ بصرہ کے اعراب سے ہین۔ عبد الرحمن بن جبلہ سے روایت ہی وہ ذرہ بنت مزاحم
سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا ہمنے ام عیسی سے سنا وہ اپنے والد جراد بن عیسی یا عبس سے روایت کرتی تھین کہ انھون نے
کہا ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے یہان کنوین ہین جنکا پانی کھاری ہی پس کیا (اچھا) ہوتا اگر آپ (اپنا لعاب دہن
اُنمین ڈالکر) انکو شیرین کر دیتے اور بعد اسکے راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسیطرح مختصر لکھا ہی

(سیدنا) جرثوم (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو جرہم بن ناشب کہتے ہین اور بعض لوگ ابن ناشم کہتے ہین اور بعض لوگ ابن لاشر کہتے ہین اور بعض لوگ
ابن عمرو کہتے ہین کنیت انکی ابو ثعلبہ خشنی ہی۔ انکے نام مین اور انکے والد کے نام مین بہت اختلاف ہی۔ یہ منسوب ہین خشین
کی طرف جو ایک شاخ ہی قبیلۂ قضاعہ کی۔ حدیبیہ مین شریک تھے اور درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی اور رسول خدا

ف صحابہ کی حزم و احتیاط کا نمونہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہی اسی حزم و احتیاط کو جب ہمارے ائمہ نے خوب جانچ لیا تو یہ کلیہ مقرر کیا کہ جو بات عقل سے نہ معلوم ہوسکتی ہو اسکے متعلق صحابی
کا قول حدیث نبی کے حکم مین ہے ۱۲ ف یہ احتیاط حضرت ابن مسعود اور بعض صحابہ کے خصوصیات سے ہی ورنہ خبر واحد مین شہادت کی ضرورت نہین ۱۲ ف سریہ چھوٹے لشکر کو کہتے ہین جسمین کم از کم پانچ آدمی

صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن انکو (مال غنیمت سے) حصہ دیا تھا اور انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تبلیغ اسلام کے لیے) انکی قوم کی طرف بھیجا تھا چنانچہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ آخر مین سکونت شام اختیار کر لی تھی۔ حضرت معاویہؓ کی شروع خلافت مین اور بعض لوگ کہتے ہین یزید کے زمانے مین وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین ۸۵ھ مین بعہد عبد الملک بن مروان انکی وفات ہوئی یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہین کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر اس سے زیادہ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) جرموز (رضی اللہ عنہ)

ہجیمی۔ بلہجیم بن عمرو بن تمیم کے خاندان سے ہین۔ بعض لوگ کہتے ہین قریعی ہین۔ قریع بھی خاندان تمیم کی ایک شاخ ہی۔ انسے ابوتمیمہ ہجیمی نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن محمود اصفہانی اجازۃً اپنی اسناد سے قاضی ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن ابن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الصمد بن عبد الوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبید اللہ بن ہوذہ قریعی نے جرموز ہجیمی سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے آپنے فرمایا تم (کسی پر) لعنت کرنے والے نہ بنو۔ انسے انکے بیٹے حارث بن جرموز نے بھی روایت کی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جرو (رضی اللہ عنہ)

سدوسی۔ انکی حدیث حفص ابن مبارک نے روایت کی ہی انھون نے کہا ہی کہ بنی سدوس کے ایک شخص سے جنکا نام جرو ہی مروی ہی کہ انھون نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یمامہ کے خرمے لے گئے آپنے پوچھا کہ یہ کس قسم کے خرمے ہین ہمنے عرض کیا کہ ان خرمون کا نام جرام ہی حضرت نے فرمایا کہ اے اللہ جرام مین برکت دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور ابوعمر نے انکا نام جیم اور زے کے ساتھ لکھا ہی وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔

(سیدنا) جرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عذری۔ بعض لوگ انکو جری کہتے ہین۔ انکی حدیث یہ ہی کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا حضرت نے مجھے ایک تحریر لکھدی تھی کہ لیس علیہم ان یحشروا ولا یعشروا[1] انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے رے کے ساتھ لکھا ہی اور ابوعمر نے انکا تذکرہ جزء کے نام مین لکھا ہی۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ نام بھی آئیگا۔

(سیدنا) جرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عامر۔ بنی جحجبا سے ہین۔ انصاری ہین۔ یہ ابونعیم اور ابوموسی کا قول ہی۔ اور طبرانی نے کہا ہی کہ انکے نام مین زے ہی

[1] ترجمہ انکے لیے اس بات کا جبر نہین ہی کہ یہ گھر سے باہر انکا لے جائین اور نہ انسے عشر لیا جائے ۱۲

اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ انکا نام جزء ہے زے اور ہمزہ کے ساتھ۔ عروہ بن زبیر نے اُن لوگون کے نامون مین جو انصار کے قبیلہ بنی جحجبا سے جنگ یمامہ مین شہید ہوے تھے جزء بن مالک بن عامر بن حدیر کا نام بھی لکھا ہے۔ اور موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے اُن لوگون کے نام مین جو انصار کے قبیلۂ اوس کی شاخ بنی عمرو بن عوف سے جنگ یمامہ مین شہید ہوے جزء ابن مالک کا نام روایت کیا ہے۔ اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جزء بحا ے مہلہ ورا ء بنی جحجبا مین سے ایک شخص ہین۔ احد مین شریک تھے اور انھون نے کہا ہے کہ طبری نے یہی لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین انکا پہلا ہی نام صحیح سمجھتا ہون۔ انکا نام جزء ہے جیم اور زے اور ہمزہ کے ساتھ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے اسی مقام پر لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ جحجبا بیٹے ہین عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ جزء کے نام مین لکھا ہے جیم اور زے کے ساتھ۔

(سیدنا) جرول (رضی اللہ عنہ)

ابن احنف کندی شامی۔ رجاء بن حیوۃ کے دادا ہین۔ رجاء بن حیوۃ نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے جنکا نام جرول بن احنف کندی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے روایت کی ہے کہ ایک لونڈی جنگ حنین کی بندیون مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذری وہ لونڈی حاملہ تھی اور اُسکے وضع حمل کا زمانہ بہت قریب تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ لونڈی کسکی ہے لوگون نے کہا فلان شخص کی آپنے پوچھا کیا وہ اس سے ہمبستری کرتا ہے کہا گیا کہ ہان آپنے فرمایا اُسکے بچے کو کیا کریگا آیا اسکو اپنا بیٹا بنائیگا حالانکہ وہ اسکا بیٹا نہین ہے یا اسکو غلام بنائیگا حالانکہ کل وہ اُسکی کان اور آنکھ بنیگا (یعنے اُس سے اُسکو بہت محبت ہوگی) بیشک مینے ارادہ کیا کہ اُس شخص پر ایسی لعنت[1] کرون کہ وہ لعنت اُسکے ساتھ ساتھ اُسکی قبر مین جائے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جرول (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عامر بن ثابت یا نابت انصاری اوسی۔ انکے پر دادا کے نام مین ابن اسحاق اور ابومعشر نے باہم اختلاف کیا ہے جیسا کہ خلیفہ بن خیاط نے ذکر کیا ہے اور اُن دونون کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) جرول (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عمرو بن عزیر بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی

---

[1] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ غصہ اس بات پر آیا کہ اُس شخص نے قبل از وضع حمل اُس سے ہمبستری کیون کی ۱۲

بسر[1] بن ارطاۃ نے انکا گھر جو مدینہ میں تھا گرا دیا تھا یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) جرہد (رضی اللہ عنہ)

ابن خویلد بعض لوگ کہتے ہیں ابن رزاح بن عدی بن سہم بن مازن بن حارثہ بن سلامان بن اسلم بن افصی اسلمی بعض لوگ کہتے ہیں یہ جرہد بیٹے ہیں خویلد بن بجرہ بن عبد یالیل بن زرعہ بن رزاح بن عدی بن سہم کے یہ ابو عمر کا قول ہے انھوں نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے جرہد بن خویلد کو جرہد بن رزاح کے علاوہ لکھا ہے رزاح نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور انھوں نے اسکو اپنے والد سے نقل کیا ہے یہ اہل صفہ[2] میں سے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے۔ کنیت انکی ابو عبد الرحمن ہے مدینہ میں رہتے تھے اور وہاں انکا ایک گھر تھا۔ ابو احمد عسکری نے جرہد کا دو جگہ تذکرہ لکھا ہے پہلے تذکرہ میں تو لکھا ہے جرہد اسلمی اور بعض لوگوں سے نقل کیا ہے کہ قبیلۂ اسلم میں ایک دوسرے جرہد بھی ہیں انکو جرہد بن خویلد بھی کہتے ہیں وہ وہی ہیں جنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اپنی رانوں کو چھپاؤ یہ دونوں جرہد قبیلۂ اسلم کے ہیں اور دوسرے تذکرہ میں جرہد کو ابن خویلد لکھا ہے۔ مگر میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں واللہ اعلم۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم کا قول وہم ہے یہ ایک شخص ہیں قبیلۂ اسلم کے غالباً انکا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ہمیں اسمعیل بن عبید اللہ نے اور ابراہیم بن محمد نے اور ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے (امام) ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے ابو النضر سے انھوں نے زرعہ ابن مسلم بن جرہد اسلمی سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر جرہد پر ہوا وہ مسجد میں تھے اور انکی ران کھلی ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ ران[3] بھی عورت ہے (اسکا ستر بھی ضروری ہے) ترمذی نے کہا ہے کہ میں اس حدیث کو متصل ہی سمجھتا ہوں اور اس حدیث کو معمر نے ابو الزناد سے انھوں نے ابن جرہد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے عبد اللہ بن جرہد سے انھوں نے اپنے والد سے اسیطرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جریج (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو شاہ۔ بیٹے ہیں سلامہ بن اوس بن عمرو بن کعب ابن قراقر بن ضحیان کے قبیلۂ بلی سے ہیں۔ ابن شاہین نے انکا ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ کنیت انکی ابو شباث ہے باے موحدہ کے ساتھ اور الف کے بعد ثے ہے۔ اور جریج نے

---

[1] یہ بسر حضرت معاویہ کی طرف سے تھے انکا ذکر ردیف با میں ہو چکا ہے ۱۲ [2] صفہ سائبان کو کہتے ہیں مسجد اقدس نبوی میں ایک مقام پر چھوٹا سا سائبان تھا فقراے صحابہ وہاں رہتے تھے انھیں کو اہل صفہ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ بھی انھیں میں تھے ۱۲ [3] ران کا عورت ہونا حنفیہ کا مذہب ہے شافعیہ اسکے خلاف ہیں ۱۲

بیان کیا ہو کہ یہ بنی حرام کے حلیف ہیں بیعت عقبہ میں شریک تھے اور اسی وقت آپ سے بیعت کی تھی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا

(سیدنا) جریر (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقط - یعلی بن اشدق نے جریر ارقط سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا میںنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا میںنے آپکو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ مجھے شفاعت (کی اجازت) ملگئی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جریر (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن حارثہ بن لام طائی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں خریم بن اوس اور تینون نے انکا تذکرہ خریم سنہ کی ردیف میں لکھا ہو صرف ابو عمر نے انکا تذکرہ یہاں لکھا ہو اور کہا ہو کہ میں انکو خریم بن اوس کا بھائی سمجھتا ہون۔ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی اور آپکے پاس اسوقت پہونچے تھے جس وقت آپ تبوک سے لوٹے ہوے آرہے تھے پھر یہ اسلام لائے انھون نے حضرت عباس بن عبد المطلب کا وہ شعر روایت کیا ہو جسمین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی ہو یہ چچا ہیں عروہ بن مضرس طائی کے یہ وہی ہیں جنسے حضرت معاویہ نے پوچھا تھا کہ بتاؤ آجکل تمھارا سردار کون ہے انھون نے جواب دیا کہ جو شخص ہمارے سائلون کو دے اور ہمارے جاہلون سے درگذر کرے اور ہماری لغزشون کو معاف کرے حضرت معاویہ نے کہا اے جریر تمنے اچھی بات کہی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ خریم اور جریر دونون ساتھ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوے تھے اور دونون نے حضرت عباس کا شعر روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جریر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ حمیری۔ بعض لوگ انکو ابن عبد الحمید کہتے ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قاصد بنکے یمن گئے تھے اور عراق میں حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ تھے اور انھیں کے ساتھ جہاد کرنے ملک شام گئے تھے اور جنگ یرموک کے فتح کی خبر لے کے حضرت عمرؓ کے پاس بھی گئے تھے۔ یہ سیف بن عمر کا قول ہو اسکو حافظ ابوالقاسم بن عساکر نے ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) جریر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن جابر۔ جابر کا نام شلیل بن مالک بن نصر بن ثعلبہ بن جشم بن عوف بن خزیمہ بن حرب بن علی بن مالک ابن سعد بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش۔ کنیت انکی ابو عمرو اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد اللہ بجلی ہیں۔ قبیلہ بجیلہ کی بابت اہل نسب کا باہم اختلاف ہو بعض لوگ انھیں اہل یمن کہتے ہیں اور اراش بن عمرو برادر غوث بن نبت عمرو نے کہا ہو کہ قبیلہ بجیلہ کے لوگ ازد کے بھائی ہیں یہی قول کلبی کا اور اکثر علماء نسب کا ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ قبیلہ نزار کی ایک شاخ ہو اور کہا ہو کہ بجیلہ کا نام انمار بن نزار بن معد بن عدنان ہو یہی قول ہو ابن اسحاق کا اور [illegible] کا واللہ اعلم۔

لوگون نے اس قبیلے کے لوگون کو انکی مان بجیلہ بنت صعب بن علی بن سعد عشیرہ کی طرف منسوب کیا ہی جریر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے اسلام لائے تھے۔ بہت خوبصورت تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جریر اس امت کے یوسف ہین۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تو آپنے انکی بہت عظمت کی اور فرمایا کہ جب تمھارے پاس کسی قوم کا کوئی سردار آئے تو اسکی عظمت کرو۔ عراق کی لڑائیون یعنے قادسیہ وغیرہ مین انسے بڑے کارنمایان ظاہر ہوے بجیلہ کے لوگ متفرق رہتے تھے حضرت عمرؓ بن خطاب نے انھین یکجا کیا اور جریر کو انپر سردار مقرر کیا۔ ہمین اُستاد ابو منصور بن مکارم بن احمد بن مکارم مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے نصر بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات سعد بن محمد بن ادریس نے اور خطیب ابو الفضل حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابو الفرج محمد بن ادریس بن محمد بن ادریس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو المنصور مظفر بن محمد طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو زکریا یزید بن محمد بن ایاس بن قاسم ازدی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن حمید رازی سے نقل کرکے روایت بیان کی گئی وہ سلمہ سے وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا جب حضرت عمرؓ کو اہل جسر کی مصیبت اور انکی شکست کی خبر پہونچی اور (اسی وقت) جریر بن عبد اللہ یمن سے سواران بجیلہ کے ہمراہ پہونچے انکے ہمراہ عرفجہ بن ہرثمہ بھی تھے جو قبیلۂ ازد سے تھے اور بجیلہ کے حلیف تھے اور وہی اُس زمانے مین بجیلہ کے سردار تھے تو حضرت عمر نے ان لوگون سے گفتگو کی اور کہا کہ تمھین معلوم ہی کہ تمھارے بھائیون پر عراق مین کیا مصیبت آئی لہذا تم اُنکے پاس جاؤ اور جتنے لوگ تم مین سے قبائل عرب مین سے ہین اُن سب کو مین تمھارے پاس بھیجتا ہون اور وہین تم سب کو یکجا کرنا چاہتا ہون ان لوگون نے کہا کہ اے امیر المومنین ہم ایسا ہی کرینگے چنانچہ حضرت عمر نے انکے ہمراہ قیس بن کبہ کو اور شحمہ کو اور عرینہ کو جو عامر بن صعصعہ کے خاندان سے تھے اور یہ سب بجیلہ کی شاخین ہین انکے ہمراہ کردیا اور عرفجہ بن ہرثمہ کو انکا سردار بنایا جریر بن عبد اللہ اس بات سے ناخوش ہوے اور انھون نے قبیلۂ بجیلہ کے لوگون سے کہا کہ تم امیر المومنین سے کہو کہ آپنے ہمپر ایسے شخص کو سردار بنایا ہی جو ہم مین سے نہین ہی (چنانچہ جب حضرت عمر سے یہ کہا گیا) تو انھون نے عرفجہ سے پوچھوایا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین عرفجہ نے کہا اے امیر المومنین یہ لوگ سچ کہتے ہین مین انمین سے نہین ہون مین قبیلۂ ازد سے ہون ہمنے زمانہ جاہلیت مین اپنی قوم مین ایک خون کردیا تھا اس سبب سے ہم قبیلۂ بجیلہ سے مل گئے اور ہمین انکی سرداری ملی جیسا کہ آپکو معلوم ہی حضرت عمر نے فرمایا تو تم اپنے رتبہ پر قائم رہو اور ان لوگون کی بات کیطرف ذکر دو جس طرح یہ تمھاری بات کو رد کرتے ہین انھون نے کہا مین ایسا نکرونگا اور نہ انکے ہمراہ جاؤنگا چنانچہ عرفجہ بصرہ چلے گئے بعد اسکے سرداری اُنسے لے لیگئی اور حضرت عمرؓ نے جریر کو بجیلہ کا سردار بنادیا اور جریر عرفجہ کی جگہ پر (قائم ہو کر) عراق گئے۔ جریر نے کوفہ کی سکونت اختیار کرلی تھی۔ جب حضرت علیؓ کوفہ تشریف لے گئے اور وہین سکونت اختیار فرمائی تو

جریر وہان سے قرقیسیا چلے گئے اور وہین وفات پائی بعض لوگ کہتے ہین (مقام) سراۃ مین وفات پائی۔ انسے انکے بیٹون عبید اللہ اور منذر اور ابراہیم نے روایت کی ہو اور نیز انسے قیس بن ابی حازم نے اور شعبی نے اور ہمام بن حارث نے اور ابو وائل نے اور ابو زرعہ بن عمرو بن جریر وغیرہم نے روایت کی ہو۔ ہمین اسماعیل بن عبید اللہ نے اور کئی آدمیون نے اپنی سند سے (امام) محمد بن عیسی بن سورۃ سلمی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معاویہ بن عمر ازدی نے زائدہ سے انھون نے بیان سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے جریر بن عبد اللہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب سے مین اسلام لایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھسے حجاب نہین فرمایا اور جب مجھے دیکھا مسکرا دیے۔ اس حدیث کو زائدہ نے اسمعیل بن ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے جریر سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ ابو عیسی (امام ترمذی) نے کہا ہو کہ یہ حدیث حسن صحیح ہو انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الخلصہ کی طرف بھی بھیجا تھا ذی الخلصہ ایک گھر (کا نام) تھا جسمین قبیلہ خثعم کے بت رہتے تھے (حضرت نے) اسکے منہدم کرنے کے لیے (انکو بھیجا تھا) انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین گھوڑے پر اچھی طرح جم کے نہین بیٹھ سکتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سینے پر ہاتھ ٹھونکا اور فرمایا کہ اے اللہ اسکو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے پھر ڈیڑھ سو سوار اپنی قوم کے لیکر گئے اور ذی الخلصہ کو جلا دیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس کے گھوڑون اور اس قبیلہ کے مردون کے لیے دعا فرمائی۔ ہمین ابو الفضل خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الخطاب بن بطر نے اجازۃً خبر دی اگر سماعاً نہو وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ معلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین محاملی نے خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن محمد بن یحیی بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفی نے زائدہ سے انھون نے بیان بجلی سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جریر بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) شب ماہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھوگے جسطرح اسکو (یعنے ماہتاب کو) دیکھ رہے ہو اسکے دیکھنے مین کسی قسم کا شک نہ کروگے۔ جریر کی وفات ۵۱ھ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۴ھ مین زرد خضاب لگایا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جُہَیر (رضی اللہ عنہ)

یا ابو جریر اور بعض لوگ کہتے ہین حریز۔ انسے ابو لیلی کندی نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (حجۃ الوداع مین) جسوقت پہونچا اسوقت آپ منی مین خطبہ پڑھ رہے تھے مینے آپکے پاے مبارک پر اپنا ہاتھ رکھدیا مینے دیکھا کہ آپکا زین بھیڑ کی کھال کا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جری (رضی اللہ عنہ)

حنفی۔ انکی حدیث حکیم بن سلمہ نے روایت کی ہو انھون نے بنی حنیفہ کے ایک شخص سے جنکا نام جری ہو روایت کی ہو کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور اُسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ (اتفاقاً) کبھی کبھی حالت نماز مین میرا ہاتھ میری شرمگاہ پر پڑجاتا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے بھی کبھی کبھی ایسا (اتفاق) ہوجاتا ہو (کچھ حرج نہین) تم نماز پوری کرلیا کرو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جری (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عذری۔ بعض لوگ انکو جریر کہتے ہین اور بعض لوگ انکو جرو کہتے ہین انکی حدیث یہ ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور حضرت نے انھین ایک تحریر لکھدی تھی کہ لیس علیہم ان یحشروا ولا یعشروا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے جرو کے نام مین لکھا ہو اور ابو عمر نے جزء کے نام مین انکا ذکر لکھا ہو۔

(سیدنا) جری (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو جزی کہتے ہین ز کے ساتھ۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوسمار اور لومڑی اور خزندہ جانورون (کی حلت) مین مروی ہو مگر سند اسکی ٹھیک نہین اُس سند کا دارومدار عبدالکریم بن ابی امیہ پر ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

باب الجیم و الزاء والسین

(سیدنا) جزء (رضی اللہ عنہ)

ابن انس سلمی۔ انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے صحابہ مین لکھا ہو۔ ہمین ابوموسی محمد بن ابی بکر بن ابی عیسی مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن ابی بکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سنان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین نائل بن مطرف بن عبدالرحمن بن جزء بن انس سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے میںنے اپنے باپ دادا کو دیکھا ہو انکے ہاتھ مین رسول خدا صلعم کا ایک خط تھا نائل کہتے تھے وہ خط ابتک انکے پاس ہو اور رسول خدا صلعم نے یہ خط رزین ابن انس کے نام لکھا ہے (جو نائل کے دادا تھے) اُس خط مین ابتدائی مضمون یہ تھا ہذا الکتاب من محمد رسول اللہ صلعم لرزین بن انس راوی کہتا تھا کہ ظہر

ف ۱ ترجمہ اپنے گھر سے باہر نکالا جانا اور عشر لیا جانا ضروری نہین ہو ۱۲ ف ۲ یہ خط ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے رزین بن انس کو ۱۲

انھون نے پورے خط کی عبارت سنائی اور کہا کہ یہ خط رزین کے نام تھا جزی کو اُسمین دخل بھی نہ تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) جزی (رضی اللہ عنہ)

ابن حدرجان بن مالک۔ یہ اور انکے والد اور انکے بھائی قذاذ سب صحابی ہین۔ اپنی بھائی کی دیت اور قصاص کے طلب کرنے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے۔ ہشام بن محمد ابن ہاشم بن جزی بن عبد الرحمن بن جزی ابن حدرجان نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے والد ہاشم سے انھون نے اپنے والد جزی سے انھون نے انکے دادا عبد الرحمن سے انھون نے اپنے والد جزی بن حدرجان سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے بھائی قذاذ بن حدرجان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یمن کے ایک موضع سے جسکا نام **فتوتا** تھا (قبیلۂ) ازد کے سردارون کے ہمراہ اپنے ایمان اور اپنے گھر کے اُن لوگون کے ایمان کی جنھون نے کہ انکا کہنا مانا خبر لے کے آئے تھے یہ کل چھ سو گھر تھے جنھون نے کہ حدرجان کا کہنا مانا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے (اثنائے راہ مین) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سریۂ انھین ملگیا اُنسے قذاذ نے کہا کہ مین مومن ہون مگر لشکر والون نے نہ مانا اور شب ہی کو انھین قتل کر ڈالا جزی کہتے تھے ہمین جب یہ خبر ملی تو ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا اور اپنا خون طلب کیا اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ الآیہ[1] پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ہزار اشرفی میرے بھائی کی دیت عنایت فرمائی اور مجھے سو اونٹنیان سرخ رنگ والی دیے جانیکا حکم دیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُسی وقت) انکے لیے ایک جھنڈا باندھ دیا اور مسلمانون کا ایک سریۂ انھین دیا یہ سریۂ **حاتم طائی** کے قبیلے کی طرف گیا اور وہان اُسکو بہت سی بکریان غنیمت مین ملین اور چالیس عورتین حاتم کے قبیلے کی اُسنے گرفتار کین یہ عورتین (مدینہ منورہ) لائی گئین اللہ سبحانہ نے ان سبکو اسلام کی ہدایت کر دی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نکاح اپنے اصحاب سے کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جزی (رضی اللہ عنہ)

سدوسی ثم الیمامی۔ کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین (مقام یمامہ کے خرمے) لے کے حاضر ہوا تھا بعض لوگ انکا نام جزو کہتے ہین جیم اور رے کے ساتھ اور آخر مین واو۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی۔ انکا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے یہان لکھا ہی اور ابو عمر نے وہین لکھا ہی۔

---

[1] ترجمہ پوری آیت کا یہ ہی کہ اے مسلمانو جب تم اللہ کی راہ مین (جہاد کرنے کے لیے) سفر کرو تو جو شخص تمہین سلام کرنا چاہے اُسسے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہین ہی ۱۲

(سیدنا) جزء (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو عذری بعض لوگ انکو جزو کہتے ہین اور بعض لوگ جزء کہتے ہین ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور آپنے انھین ایک تحریر لکھدی تھی ابو عمر نے انکا تذکرہ یہان مختصر لکھا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر جزء مین لکھا ہو رے اور واو کے ساتھ ۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہو۔

(سیدنا) جزء (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عامر ۔ بنی جحجبا مین سے ہین ۔ انصاری ہین ۔ جنگ یمامہ مین شہید ہوے تھے ۔ انکا تذکرہ موسی بن عقبہ نے اسی طرح لکھا ہو اور طبری نے کہا ہو کہ (انکا نام) حُرّ بن مالک ہو بضم حاء مہملہ و راء اور کہا ہو کہ یہ اُن صحابہ مین ہین جو جنگ احد مین شریک تھے ۔ انکا پورا ذکر جزو کے بیان مین اوپر ہو چکا ہو ۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جزء (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ۔ انکا شمار اہل شام مین ہو ۔ معاویہ بن صالح نے اسد بن وداعہ سے انھون نے ایک شخص سے جسکا نام جزء ہو روایت کیا ہو کہ انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے گھر والے میرا کہنا نہین مانتے پس کیا مین انکو سزا دون حضرت نے فرمایا کہ معاف کردو پھر دوبارہ انھون نے آپ سے شکایت کی آپنے فرمایا کہ معاف کردو اور فرمایا کہ اگر سزا دو تو صرف اسیقدر جسقدر خطا ہو ۔ اور منھ پر مارنے سے احتیاط کرو ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جزی (رضی اللہ عنہ)

جیم اور زاے مکسورہ کے ساتھ اور آخر مین یے ہو ۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام جُزی ہو جیم مضموم اور رے کے ساتھ انکی حدیث کفتار کے متعلق گذر چکی ہو ۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ وہین لکھا ہو۔

(سیدنا) جزی (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو خزیمہ سُلمی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسلمی ہین ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور آپنے انکو دو چادرین دی تھین ۔ انکی حدیث انکے بیٹے عبد اللہ بن جزی نے اپنے بھائی حبان بن جزی سے انھون نے جزی سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو جو انکے یہان قید تھے لے کے آئے تھے ان لوگون نے بحالت شرک انکو قید کر لیا تھا بعد اسکے وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اُس قیدی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے (خود اسکے صلہ مین) آپنے جزی کو دو چادرین عنایت فرمائین جزی اسلام لے آئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ۔ دارقطنی نے کہا ہو کہ اصحاب حدیث تو جزی کے نام مین جیم کو زیر کہتے ہین اور اصحاب عربیت کہتے ہین جیم مفتوح ہو اور اسکے بعد زے اور ہمزہ ہو اور عبد الغنی نے

کہا ہے کہ جزی کی جیم مفتوح ہے اور زے مکسور ہے اور بعض لوگ جیم کو مکسور اور زے کو ساکن کہتے ہین۔ المختصر ان ناموں مین علما کا سخت اختلاف ہے جیسا کہ ہمنے بیان کیا۔

(سیدنا) جزی (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن حصین بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ ابن تمیم تیمی سعدی۔ احنف بن قیس کے چچا۔ بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انکا صحابی ہونا ثابت نہین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہواز کے حاکم تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور بعض لوگون نے انکا نام جزء بتایا ہے یعنے آخر مین ہمزہ واللہ اعلم۔

(سیدنا) جسر (رضی اللہ عنہ)

ابن ماکولا نے کہا ہے کہ جسر مین اگر جیم کو مکسور اور سین مہملہ کو ساکن پڑھین تو یہ جسر بیٹے ہین وہب بن سلمہ ازدی کے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے جسکی روایت انسے صرف انکی اولاد نے کی ہے۔

باب الجیم والشین المعجمہ

(سیدنا) جشیب (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب معلوم نہین۔ جہضم بن عثمان نے ابن جشیب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص میرے نام پر نام رکھ لیگا وہ میرے برکت اور مین کا امیدوار رہیگا اسپر صبح شام برکت نازل ہوا کریگی قیامت تک۔ یہ جشیب پرانے تابعی ہین حضرت ابو الدرداء سے روایت کرتے ہین حمص کے رہنے والے ہین۔ ابن ابی عاصم نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ جشیب صحابی ہین یا نہین اور انھون نے زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا یا نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جشیش (رضی اللہ عنہ)

دیلمی۔ یہ اُن لوگون مین سے ہین جنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود عنسی کے قتل کے لیے یمن مین خط لکھا تھا اور انھون نے فیروز اور داذویہ کے ساتھ ملکے اُسے قتل کر دیا۔ طبری نے انکا ذکر لکھا ہے۔ امیر ابو نصر نے لکھا ہے کہ خشیش بضم خاے معجمہ و شین معجمہ مکررہ بتصغیر ہے اور سب لوگون نے انکا ذکر لکھا ہے باقی رہے جشیش انکا ذکر انھون نے بھی ایسا ہی لکھا ہے جیسا کہ اوپر ہو چکا صرف یہ فرق ہے کہ اسکے شروع مین جیم ہے یہ جشیش دیلمی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین یمن مین تھے اور اسود عنسی کے قتل مین انھون نے اعانت کی تھی۔

(سیدنا) جشیش (رضی اللہ عنہ)

کندی انکا نسب جفشیش بالجیم سے بیان میں انشاء اللہ تعالی آیگا - ابوموسی نے کہا ہی کہ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہی - سعد بن مسیب نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ جشیش کندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ ہم میں سے نہیں ہیں تین مرتبہ انھون نے یہی کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اپنی مان کو گالی[1] نہیں دیتے اور ہم اپنے باپ سے علحدہ نہیں ہوتے ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہین وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مضر کے اس قبیلہ کا سر کنانہ ہی اور اسکا شانہ جس سے وہ اُٹھ کے کھڑا ہوتا ہی تمیم اور اسد ہی اور اُسکے آلات قیس ہین - اس حدیث مین انھون نے ایسا ہی بیان کیا ہی حالانکہ یہ غلط ہی انکا نام جفشیش یا حفشیش یا خفشیش ہی ان تینون مین سے ایک صحیح ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

باب الجیم و العین المہملہ

(سیدنا) جعال (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین انکا نام جعیل بن سراقہ غفاری ہی اور بعض لوگ کہتے ہین ضمری بعض لوگ کہتے ہین ثعلبی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی سواد کے خاندان سے ہین جو بنی سلمہ کی ایک شاخ ہے - عوف کے بھائی ہین اہل صفہ اور فقرا مسلمین مین سے ہین - قدیم الاسلام ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احد مین شریک تھے - انکی آنکھ جنگ قریظہ مین جاتی رہی تھی بہت بدصورت اور کریہ منظر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی تعریف کی ہی اور انکے ایمان پر اعتماد کیا ہی - ہمین عبد اللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کرکے خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا کہ ایک کہنے والے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپنے اقرع بن حابس کو اور عیینہ بن حصن کو سو سو اونٹ دیے اور جعیل کو آپنے چھوڑ دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ اگر تمام روے زمین پر عیینہ اور اقرع کے جیسے لوگ ہو جائین تو جعیل مجھے اُن سب سے زیادہ محبوب ہین مینے اُن دونون کو بغرض تالیف دیا ہی تاکہ وہ دونون (پکے) مسلمان بنجائین اور جعیل تو مسلمان ہی ہی - ابو عمر نے کہا ہی کہ ابن اسحاق کے سوا اور لوگون نے انکا نام جعال بتایا ہی اور ابن اسحاق کہتے ہین کہ انکا نام جعیل ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابوموسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی اور کہا ہی کہ (انکا نام) جعال ضمری ہی اور انھون نے اپنی سند سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق سے جو قبیلہ خزاعہ کی شاخ ہی شعبان سنہ ۵ھ مین جہاد کیا اور

[1] مطلب یہ ہی کہ اگر ہم اپنے کو کسی دوسرے خاندان کا کہدین تو گویا ان پر گالی پڑی اور اپنے اصلی باپ سے علحدہ ہو گئے ۱۲

مدینہ میں جعال ضمری کو خلیفہ بنا دیا۔ انسے انکے بھائی عوف نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمام زمانہ کل (کی لفظ اس میں داخل) نہین ہو۔ لوگون نے جعیل بن سراقہ ضمری کا تذکرہ لکھا ہو شاید یہ انکے نام کی تصغیر ہو مگر ازدی نے انکا نام فا مشدد کے ساتھ لکھا ہو لیکن مشہور عین ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسی کا یہ کہنا کہ شاید انکا نام جعال ہو بہت ہی تعجب کی بات ہو کیونکہ یہی جعال ہین جنکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ انکو جعال کہتے ہین پس ابن مندہ پر استدراک کرنیکی کوئی وجہ نہین باقی رہا جفال وہ غلط ہو۔

(سیدنا) جعال (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک دوسرے شخص ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین نہین جانتا کہ یہ وہی شخص ہین جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہین اور انھون نے اپنی سند سے مجاہد سے انھون نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بتائیے اگر مین آپکے سامنے لڑون یہانتک کہ قتل کر دیا جاؤن تو مجھے میرا پروردگار عز وجل جنت مین داخل کر دیگا اور مجھے حقیر نہ سمجھے گا آپنے فرمایا کہ ہان اُسنے عرض کیا کہ یہ کیونکر ہوگا میرے بدن مین تو بدبو آتی ہو میرا رنگ سیاہ ہو اور کمینہ خاندان کا ہون یہ کہکے وہ چلا گیا اور اُسنے لڑنا شروع کر دیا یہانتک کہ وہ شہید ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر اُس طرف سے ہوا تو آپنے فرمایا کہ اے جعال اب اللہ نے تمھارے بدن کو خوشبودار کر دیا اور تمھارا چہرہ سپید کر دیا۔

مین کہتا ہون کہ یہ جعال پہلے جعال کے علاوہ ہین کیونکہ پہلے جعال کے متعلق مروی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور یہ جعال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے ہی مین شہید ہو گئے تھے پس یہ انکے علاوہ ہون۔

(سیدنا) جعدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن صمہ جشمی۔ بنی جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن مین سے ہین۔ انکی حدیث اہل بصرہ کے پاس ہو ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے ابو اسرائیل سے انھون نے جعدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے ایک فربہ آدمی کو دیکھا تو آپ اپنے ہاتھ سے اُسکے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے فرماتے تھے کہ اگر یہ اسکے سوا اور کہین ہوتا تو تیرے لیے بہتر تھا۔ نیز اسی سند سے مروی ہو کہ جعدہ نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپکے پاس ایک شخص لایا گیا اور آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اس شخص نے چاہا تھا کہ آپکو قتل کر دے تو آپ اُس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نہ ڈر اگر تو ایسا ارادہ بھی کرتا تو اللہ تجھکو اُسپر

تھا ہونہ دیتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جعدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی حضرمی جاحلی۔ انکا شمار اہل حمص مین ہے۔ ابن عائذ نے مقدام کندی سے اور جعدہ بن ہانی سے اور ابو عتبہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو مدینہ کے ایک نصرانی کے پاس اسلام کی ترغیب دینے کے لیے بھیجا اور حکم دیا کہ اگر وہ اسکو نہ مانے تو اسکا مال دو حصے پر تقسیم کر دیا جائے چنانچہ حضرت عمر اُسکے پاس گئے اور اُسکے مال کو اسی طرح تقسیم کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جعدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیرہ اشجعی کوفی۔ انکی حدیث عبد اللہ بن ادریس بن یزید بن عبد الرحمن اودی نے اور داؤد بن یزید اودی نے اپنے والد سے انھون نے جعدہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا سب لوگون سے زیادہ بہتر میرا زمانہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور انھون نے جعدہ بن ہبیرہ مخزومی کا بھی ذکر لکھا ہے اور یہ کہ آیا یہ اور کوئی اور ہین (یا وہی ہین) غالب گمان تو یہ ہے کہ یہ وہی ہین کیونکہ اس حدیث کو عبد اللہ بن ادریس بن یزید نے اور داؤد بن یزید نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے جعدہ بن ہبیرہ مخزومی سے روایت کیا ہے جیسا کہ انشاء اللہ تعالی اسکا ذکر آئیگا۔

(سیدنا) جعدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیرہ بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قرشی مخزومی۔ انکی والدہ ام ہانی بنت ابی طالب ہین یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے ہبیرہ سے تین بیٹے ہوئے جعدہ اور ہانی اور یوسف اور زبیر نے کہا ہے کہ ام ہانی کے ہبیرہ سے چار بیٹے ہوئے انھین مین سے ایک جعدہ ہین۔ اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ جعدہ بن ہبیرہ حضرت علی کی طرف سے خراسان کے حاکم تھے جعدہ حضرت علی کے بھانجے تھے انکی والدہ ام ہانی بنت ابی طالب تھین (جو حضرت علی کی بہن تھین) بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ اشعار جعدہ ہی کے ہین ؎

ابی من بنی مخزوم ان کنت سائلا ومن ہاشم امی لخیر قبیل[۱]

فمن ذا الذی یباً ی علی بخال لہ کخالی علی ذی الندی وعقیل

ان سے مجاہد نے اور یزید بن ابی زیاد نے بواسطہ عبد الرحمن اودی نے اور سعید بن علاقہ نے روایت کی ہے۔ کوفہ مین رہتے تھے۔ انکے صحابی

[۱] ترجمہ میرے والد بنی مخزوم سے ہین اگر تو پوچھتا ہو ۔ اور میری والدہ (خاندان) ہاشم سے ہین جو عمدہ قبیلہ ہے ۔ پھر وہ کون ہے جو اپنے ماموں پر میرے سامنے فخر کرے۔ جیسے میرے ماموں علی (نامی) صاحب سخاوت اور عقیل (نامی) ہین ۱۲

ہونے میں اختلاف ہے۔ ہمیں یحییٰ ابن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن محمد ذکوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ضحاک بن مخلد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبداللہ بن ادریس سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے جعدہ بن ہبیرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر انکا جو اس زمانے کے بعد ہونگے پھر انکا جو انکے بعد ہونگے پھر اسکے بعد کا زمانہ نہایت برا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابن مندہ اور ابونعیم کا یہ کہنا کہ یہ جعدہ وہ ہیں جو ام ہانی کے بیٹی کے بیٹے تھے یہ ان دونوں کا وہم ہے انکی بیٹی کے بیٹے نہیں بلکہ خود انھیں کے بیٹے ہیں اسکے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ علاوہ اسکے ابونعیم اکثر ابن مندہ کے وہم کی پیروی کر لیتے ہیں واللہ اعلم

(سیدنا جعشم (رضی اللہ عنہ)

(معروف بہ) خیر بن خلیبہ بن شاعی بن موہب بن اسد بن جعشم بن خزیم بن صدف صدفی حمیری۔ درخت کے نیچے انھوں نے بیعۃ الرضوان کی تھی اور انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ اور اپنی جوتیاں اور اپنے کچھ بال عنایت فرمائے تھے جعشم نے آمنہ بنت طلیق بن سفیان بن امیہ بن عبدشمس سے نکاح کیا تھا۔ انکو شریک بن مالک نے زمانۂ ردت میں عکاشہ کے قتل کے بعد قتل کیا۔ ابوسعید بن یونس نے انکا ذکر ایسا ہی کیا ہے جیسا ہمنے کیا اور انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ فتح مصر میں شریک تھے پس اس بنا پر یہ صحیح نہوگا کہ یہ قتال مرتدین میں شہید ہوئے۔ ابن یونس کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابن ماکولا نے انکے نام میں بیان کیا ہے کہ پھر انھوں نے آمنہ بنت طلیق سے شریک بن مالک کے پہلے نکاح کیا پس ابن ماکولا نے شریک کو آمنہ کا شوہر قرار دیا انکا قاتل نہیں کہا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا جعفر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحکم۔ انکا تذکرہ حمانی نے اور محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے وحدان میں کیا ہے۔ حمانی نے عبداللہ بن جعفر مخرمی سے انھوں نے عبدالحکم بن صہیب سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے جعفر بن ابی الحکم نے دیکھا کہ میں ادھر سے اور ادھر سے (پیالہ سے) کھا رہا ہوں تو انھوں نے مجھسے کہا کہ اے میرے بھتیجے ایسا نہ کرو اس طرح شیطان کھاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو کبھی اپنے سامنے سے آگے اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے تھے۔ اس حدیث کو نعمان بن شبل نے محمد سے انھوں نے جعفر سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا مجھے حکم نے یعنی ابن رافع نے دیکھا بعد اسکے انھوں نے ایسا ہی بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا جعفر (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر بن عوام عبیداللہ کے بھائی ہیں۔ ابراہیم بن علاء نے اسمعیل بن عیاش سے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے

اپنے والد سے روایت کی ہو کہ عبد اللہ بن زبیر اور جعفر بن زبیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی حالانکہ یہ وہم ہو صحیح وہی ہو جو ابو الیمان نے اور سلیمان بن عبد الرحمن وغیرہما نے ابن عیاش سے انھون نے ہشام سے انھون نے عروہ سے روایت کیا ہو کہ عبد اللہ بن زبیر نے اور عبد اللہ بن جعفر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسوقت انکی عمر چھ برس کی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **جعفر** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو زمعہ بلوی ہو۔ یہ اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ مصر مین رہتے تھے انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ جعفر کہتے ہین اور بعض لوگ عبد کہتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے عبد مین کیا ہو جعفر مین نہین کیا۔

(سیدنا) **جعفر** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم۔ ابو سفیان کا نام مغیرہ ہو مگر وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہین۔ انکی والدہ کا نام جمانہ بنت ابی طالب بن عبد المطلب ہو واقدی نے ذکر کیا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپکے ہمراہ جنگ حنین مین شریک تھے اور حضرت معاویہ کے زمانہ تک باقی رہے انکی خلافت کے درمیانی زمانے مین وفات پائی ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ وہم ہو کیونکہ جنگ حنین مین خود ابو سفیان شریک تھے جعفر شریک نہ تھے۔

(سیدنا) **جعفر (طیّار)** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی طالب۔ ابو طالب کا نام عبد مناف بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔ قرشی ہین ہاشمی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہین اور حضرت علی بن ابی طالب کے حقیقی بھائی ہین۔ یہ جعفر طیّار[1] (کے لقب سے مشہور) ہین۔ سیرت مین اور صورت مین سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ اپنے بھائی علی کے اسلام سے کچھ ہی پیچھے اسلام لائے روایت ہو کہ ابو طالب نے ایکمرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ یہ دونون نماز پڑھ رہے ہین علی رضی اللہ عنہ آپکی داہنی طرف ہین تو ابو طالب نے جعفر سے کہا کہ تم بھی اپنے چچا کے بیٹے کے پہلو مین نماز پڑھ لو اور تم انکی بائین طرف کھڑے ہو۔ بعض لوگون کا قول ہو کہ یہ اکتیس آدمیون کے بعد اسلام لائے اور یہ خود بتیسوین شخص تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہو انھون نے دو ہجرتین کین۔ ایک ہجرت حبش کی طرف اور دوسری ہجرت مدینہ کی طرف۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے اور ابو موسی اشعری نے اور عمرو بن عاص نے روایت کی ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو ابو المساکین کہا کرتے تھے۔ یہ حضرت علی سے دس برس بڑے تھے اور انکے بھائی عقیل انسے دس برس بڑے تھے اور انکے بھائی طالب عقیل سے دس برس بڑے تھے جب انھون نے حبش کی طرف ہجرت کی تو وہان نجاشی کے پاس رہے یہانتک کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح خیبر کے بعد

[1] طیّار کے معنی بہت اڑنے والا اس لقب کی وجہ آئندہ بیان سے معلوم ہو جائیگی کہ یہ جنت مین فرشتون کے ہمراہ اڑا کرتے تھے ۱۲

لوٹے تو یہ (حبش سے واپس ہوکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کو سے ملے حضرت نے انھین لپٹا لیا اور انکی دونون آنکھون کے درمیان مین بوسہ دیا اور فرمایا مین نہین جانتا کہ مجھے (اسوقت) کس بات کی زیادہ خوشی ہی آیا جعفر کے آنے کی یا فتح خیبر کی۔ انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقدس کے پہلو مین رہنے کو جگہ دی۔ ہمین اسمٰعیل بن عبید اللہ اور کئی لوگون نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الوہاب ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد حذّاء نے عکرمہ سے انھون نے ابوہریرہ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نے جوتی نہین پہنی اور نہ سواری پر سوار ہوا اور نہ کسی اونٹنی پر بیٹھا جو جعفر سے افضل ہو[۱]۔ اسمٰعیل بن عبید اللہ کہتے تھے ہمین ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن حجر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابوہریرہ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مینے جعفر کو دیکھا کہ وہ جنت مین فرشتون کے ساتھ اڑ رہے تھے۔ ہمین یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی اسناد سے ابوبکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محرز بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد العزیز بن محمد نے یزید بن عبد اللہ بن الہاد سے اور محمد بن نافع بن عجیر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت علی ابن ابی طالب سے نقل کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایکمرتبہ جعفر سے) فرمایا اے جعفر تم سیرت اور صورت مین میرے مشابہ ہو اور تم میری عترت مین سے ہو یعنی اُسی گھر کے ہو جس گھر کا مین ہون یہ حدیث قصہ طلب ہی۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم یعنے فضل بن دکین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فطر نے کثیر بن نافع نوا سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مینے عبد اللہ بن ملیل سے سنا وہ کہتے تھے مینے علی کو یہ کہتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی نبی مجھسے پہلے ایسا نہین ہوا جسکو سات برگزیدہ رفیق اور وزیر نہ ملے ہون اور مجھے چودہ ملے ہین۔ حمزہ[۱] اور جعفر[۲] اور علی[۳] اور حسن[۴] اور حسین[۵] اور ابوبکر[۶] اور عمر[۷] اور مقداد[۸] اور حذیفہ[۹] اور سلمان[۱۰] اور عمار[۱۱] اور بلال[۱۲] (دو نام اس روایت مین رہگئے ہین) ہمین کئی لوگون نے اپنی سند سے محمد بن اسمٰعیل (بخاری) سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن ابراہیم بن دینار یعنے ابو عبد اللہ جہنی نے ابن ابی ذیب سے انھون نے سعید مقبری سے انھون نے ابوہریرہ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میری یہ حالت تھی کہ شدت گرسنگی کے باعث سے مین اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا اور مین لوگون سے ایک ایک آیت پڑھتا پھرتا تھا حالانکہ وہ آیت مجھے یاد ہوتی تھی محض اسی لیے کہ وہ شخص

[۱] عرب مین یہ محاورہ بہت رائج ہی کہ فلان شخص سے بہتر کوئی اونٹ پر سوار نہین ہوا فلان شخص سے بہتر کسی پر آفتاب نے طلوع نہین کیا مطلب یہ ہوتا ہی کہ اُس سے بہتر دوسرا نہین ہے کوئی نہین ہے

مجھے اپنے گھر لے جاتے اور مجھے کچھ کھلاتے۔ جعفر بن ابی طالب مسکینوں کے لیے سب سے زیادہ اچھے تھے وہ ہمیں اپنے گھر لیجاتے
تھے اور جو کچھ انکے گھر میں ہوتا تھا ہمیں کھلاتے تھے یہانتک کہ (اگر کچھ نہوتا تھا تو) وہ اُس خالی کپی کو اٹھا لاتے تھے جسمیں
گھی یا چربی رہتی تھی ہم اُس کپی کو پھاڑ ڈالتے تھے اور جو کچھ اُسمیں ہوتا تھا اُسکو چاٹ لیتے تھے۔ ہمیں ابن جعفر یعنی عبیداللہ
بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا۔
مجھسے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمرۂ قضا سے ماہ ذیحجہ میں مدینہ آئے اور مدینہ
میں کچھ دنوں قیام فرمانے کے بعد آپنے جمادی ۸ھ میں غزوہ موتہ کے لیے لشکر بھیجا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے عروہ سے
نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ غزوہ موتہ میں بہت سخت لڑائی ہوئی یہانتک کہ زید بن حارثہ شہید ہو گئے بعد انکے جعفر
نے جھنڈا لیا اور لڑے یہانتک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ وہ کہتے تھے ہمسے ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن
عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے یعنی میری مرضعہ کے شوہر نے
جو بنی مرہ بن عوف کے خاندان سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے واللہ میں گویا اب بھی جعفر بن ابی طالب کی طرف دیکھ رہا
ہوں جب وہ غزوۂ موتہ میں اپنے گھوڑے سے اُترے اور انھوں نے (غصہ میں) اُس گھوڑے کے پیر کاٹ ڈالے بعد اسکے آگے
بڑھے یہانتک کہ شہید ہو گئے ابن اسحاق کہتے تھے اسلام میں یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے گھوڑے کے پیر کاٹے
جب لڑائی ہو رہی تھی تو جعفر کے دونوں ہاتھ کٹ گئے اور جھنڈا انھیں کے پاس رہا انھوں نے اُسکو پھینکا نہیں (بلکہ اُسکو
دانتوں سے پکڑ لیا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اسکے عوض میں اللہ نے اُنھیں دو پر دیے ہیں جنسے وہ جنت میں
اُڑتے پھرتے ہیں۔ جب یہ شہید ہو گئے تو ستر سے کچھ اوپر زخم تلوار اور نیزہ کے انکے بدن میں دیکھے گئے یہ سب زخم اُنکے سامنے والے
حصہ جسم میں تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ پچاس سے کچھ اوپر زخم تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے ابن اسحاق کہتے تھے کہ جب یہ لوگ
(یعنی زید بن حارثہ اور جعفر وغیرہ) شہید ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اسوقت (جبریل سے) یہ خبر
ملی ہے کہ اسلامی لشکر کا جھنڈا زید بن حارثہ نے لیا اور وہ لڑے یہانتک کہ شہید ہو گئے پھر جعفر نے لیا اور لڑے یہانتک کہ وہ بھی شہید ہو گئے یہ کہکے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا یہانتک کہ انصار کے چہرے متغیر ہو گئے اور وہ سمجھ گئے کہ عبداللہ بن رواحہ کو بھی وہی بات پیش آئی جو وہ
نہ چاہتے تھے بعد اسکے رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور لڑے یہانتک کہ وہ بھی شہید ہو گئے پھر یہ لوگ سونے کے تختوں پر بٹھا کے
جنت میں اُٹھا لیے گئے میں نے عبداللہ (بن رواحہ) کے تخت کو دیکھا کہ وہ انکے دونوں ساتھیوں (یعنی زید بن حارثہ اور جعفر)
کے تخت سے ہٹا ہوا تھا میں نے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے تو مجھسے بیان کیا گیا کہ وہ دونوں جب شہید ہو گئے تو انکو تردد ہوا بعد اسکے
یہ بھی شہید ہو گئے (اس تردد کی وجہ سے انکا مرتبہ کچھ کم رہا) ابن اسحاق کہتے تھے مجھسے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو

ابن حزم سے ام عیسی سے انھون نے ام جعفر بنت جعفر بن ابی طالب سے انھون نے انکی دادی اسمار بنت عمیس سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتی تھین جب جعفر اور انکے اصحاب شہید ہوگئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لے گئے مین اپنا خمیر گوندھ چکی تھی اور اپنے بیٹون کو بیشتے نہلا یا تھا اور انکے سر مین تیل ڈالا تھا اور انھین صاف صاف کپڑے پہنائے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر کے بیٹون کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ مین انکو لے آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین پیار کیا اور آپکی دونون آنکھون مین آنسو بھر آئے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہو جائین آپ کیون روتے ہین کیا آپکو جعفر اور انکے اصحاب کی کوئی خبر ملی ہے آپنے فرمایا ہان وہ آج شہید ہوگئے پس (یکایک مین بے اختیار) اٹھ کھڑی ہوئی اور چلانے لگی عورتین جمع ہوگئین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر لوٹ گئے اور آپنے (امہات المومنین سے) فرمایا کہ جعفر کے گھر کی خبر رکھنا کیونکہ وہ لوگ آج مصیبت مین گرفتار ہین ابن اسحاق کہتے تھے مجھسے عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد سے انھون نے حضرت عائشہؓ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتی تھین جب جعفر کی وفات کی خبر آئی تو ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مین سخت رنج دیکھا اور مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جعفر کی شہادت کی خبر ملی تو آپ انکی بی بی اسمار بنت عمیس کے پاس تشریف لے گئے اور جعفر کی تعزیت کی اور حضرت (سیدۃ النسار) فاطمہ (زہرا) بھی روتی ہوئی تشریف لے گئین اور کہتی تھین واعماہ (اے میرے چچا) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر جیسے شخص پر رونے والیون کو رونا چاہیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ سے بہت ہی سخت رنج ہوا یہانتک کہ جبریل آپکے پاس آئے اور آپکو خبر دی کہ جعفر کو دو خون آلودہ بازو دیے گئے ہین جنسے وہ فرشتون کے ساتھ اڑتے پھرتے ہین عبد اللہ بن جعفر کہتے تھے مین جب (اپنے چچا امیر المومنین) علی سے کچھ مانگتا تھا اور وہ مجھے نہ دیتے تھے تو مین کہتا تھا بحق جعفر (مجھے دیدیجیے) پس فوراً مجھے دیدیتے تھے۔ حضرت جعفر کی عمر جب وہ شہید ہوے اکتالیس برس کی تھی اسکے علاوہ اور اقوال بھی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جعفر (رضی اللہ عنہ)

عبدی۔ انکا تذکرہ عسکری یعنے علی بن سعید نے صحابہ مین لکھا ہے۔ انکی حدیث لیث بن ابی سلیم نے زید سے انھون نے جعفر عبدی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ان لوگون کے لیے خرابی ہے جو یقین[۱] کے ساتھ کہدیتے ہین کہ فلان شخص جنت مین ہے اور فلان شخص دوزخ مین ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

---

[۱] یقین کیساتھ کسی مومن کو جنتی کہدینا گو وہ کیسا ہی نیک اور صالح ہو ممنوع ہے سوا انکے جنکے جنتی ہونیکی خبر حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ۱۲

(سیدنا) جعفر (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن مَسلمہ۔ ابن شاہین نے کہا ہے کہ مینے عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث سے سنا وہ کہتے تھے کہ جعفر بن محمد بن مسلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے تھے اور فتح مکہ مین اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

جُعفی

بضم جیم۔ انکے نام کے آخر مین یے ہے۔ انکا تذکرہ ابن ابی حاتم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ جعفی بن سعد العشیرہ قبیلۂ مذحج سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جعفی کے وفد کے ہمراہ آئے تھے اُن دنون مین کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہے ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون بڑے تعجب کی بات ہے کہ کوئی عالم ایسی بات کہے (جو ابو عمر نے کہی) اسلیے کہ جعفی بن سعد العشیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پہلے مر چکے تھے قبیلۂ جعفی کے جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی ہے اُنکے اور اِن جعفی کے درمیان مین دس پشت سے زیادہ ہین مین خیال کرتا ہون کہ ابو عمر نے وفد جعفی کا ذکر دیکھا تو انھون نے یہ سمجھا کہ جعفی کسی شخص کا نام ہے اور وہ جعف کی طرف منسوب ہے وہ سمجھے کہ اصل نام جُعف ہے اور اُسمین یاے نسبت زیادہ کر دی گئی ہے اور اگر انھین یہ معلوم ہو جاتا کہ جعفی (پورا) نام ہے اور وہ ایک شخص تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مر چکا تھا تو کبھی وہ اسکو صحابی نہ لکھتے۔

(سیدنا) جعونہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد شنی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا عریف[1] کے بغیر چارہ نہین اور عریف دوزخ مین جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جُعَیل (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد اشجعی کوفی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ بعض لوگون نے انکا نام جعال بھی لکھا ہے یہ اوپر گذر چکا ہے۔ انکا نسب ابن مندہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابو عمر اور ابو نعیم نے انکا نسب بیان ہی نہین کیا اور کہا ہے کہ جعیل اشجعی۔ اِنسے عبد اللہ بن ابی الجعد یعنے سالم کے بھائی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمین ابو الفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین رافع بن سلمہ بن زیاد بن ابی الجعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبد اللہ ابن ابی الجعد نے جُعَیل اشجعی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپکے بعض غزوات مین تھا مین ایک لاغر اور کمزور گھوڑے پر

[1] عریف قوم کے اُس شخص کو کہتے ہین جو سلطنت اور قوم کے درمیان مین واسطہ ہو جیسے مکھیا اگر وہ اپنے فرائض مین قصور کرے تو مستحق دوزخ ہے ۱۲

سوار تھا اور سب سے پیچھے رہتا تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے ملے اور آپ نے فرمایا کہ اے گھوڑے والے (تیز) چل میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گھوڑا لاغر اور کمزور ہے (چلنے نہیں پاتا) پس آپنے ایک درہ جو آپکے ہاتھ میں تھا اُٹھایا اور اُس سے اُس گھوڑے کو مارا اور فرمایا کہ اے اللہ اس شخص کو اس گھوڑے میں برکت دے پس بتحقیق میں نے اپنے کو دیکھا کہ مجھے اسپر قابو نہ تھا (اسقدر تیز رو ہوگیا کہ) تمام لوگوں سے آگے رہنے لگا اور میں نے اسکے بچے بارہ ہزار میں بیچے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ جعیل بضم جیم وفتحۂ عین وسکون یاء مثناۃ تحتانیہ ہے یہ جعیل اشجعی ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ابن ماکولا نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو جمیل کہتے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے۔

(سیدنا) جعیل (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ضمری۔ بعض لوگ انکو غفاری کہتے ہیں۔ عوف کے بھائی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام جعال ہے یہ اہل صفہ میں سے ہیں انکا ذکر جعال کے نام میں گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جعیل (رضی اللہ عنہ)

انکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رکھا تھا۔ عروہ بن زبیر نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوۂ خندق میں) خندق کو کھودوانا شروع کیا تو آپنے کام لوگوں پر تقسیم کر دیے تھے (کوئی کھودتا تھا کوئی مٹی ڈھوتا تھا) اور خود حضور بھی اُنکے ساتھ محنت کر رہے تھے۔ اُنھیں ایک شخص تھے جنکا نام جعیل تھا اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عمر رکھا تھا۔ بعض لوگوں نے رجز میں یہ شعر پڑھا شعر

سماہ[۱] من بعد جعیل عمرا ۔۔۔ وکان للبائس یوما ظہرا

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب وہ لوگ عمرا کہتے تھے تو عمرا کہتے تھے اور جب وہ لوگ ظہرا کہتے تھے تو آپ بھی اُنکے ساتھ ظہرا کہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

باب الجیم والفاء

(سیدنا) جفشیش (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان کندی۔ بعض لوگ انکے نام میں جیم کہتے ہیں اور بعض خے اور بعض ے۔ یہ حضرمی ہیں کنیت انکی ابوالخیر ہے۔ نبی صلی اللہ

۱؎ ترجمہ حضرت نے بجائے جعیل کے عمر انکا نام رکھا۔ وہ ایک زمانے میں غریبوں کے پشت پناہ تھے ۱۲

علیہ وسلم کے حضور مین اشعث بن قیس کندی کے ساتھ وفد کندہ کے ہمراہ آئے تھے - یہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ آپ ہم مین سے ہین (یا کسی اور قبیلے سے) اور آپنے جواب دیا تھا کہ ہم اپنی ماں کو گالی نہین دیتے اور نہ اپنے باپ سے جدا ہوتے ہین ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہین تینون مین سے کسی نے بھی انکا نسب نہین بیان کیا اور ہشام کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام معدان ہے یہ جفشیش ہین بیٹے اسود بن معدی کرب بن ثمام بن اسود بن عبد اللہ بن حارث اولاد ابن عمرو بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ کے معاویہ کا نام کندہ ہے - کندی ہین - اور بعض لوگ کہتے ہین جفشیش انکا لقب ہے - یہ وہی ہین جنسے ایک شخص نے کسی زمین کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا تھا اور آپنے ان دونون مین سے ایک پر قسم عائد کی تھی تو انھون نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ اگر یہ قسم کھالیگا تو (کیا) میری اپنی زمین اسکو دیدونگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اگر یہ جھوٹی قسم کھالیگا تو (تمھارا تو صرف دنیا کا ایک تھوڑا سا نقصان ہو جائیگا اور) اسکی مغفرت نہو گی - اس حدیث کو شعبی نے اشعث بن قیس سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ ہمارے اور ایک حضرمی شخص کے درمیان مین جنکا نام جفشیش تھا کسی زمین کی بابت کچھ جھگڑا ہو گیا تھا تو ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گواہ لاؤ ورنہ یہ تمھارے سامنے قسم کھائینگے - ابو عمر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ شعبی نے اشعث سے روایت کیا ہے اور شعبی نے جفشیش سے روایت نہین کیا - مگر صحیح وہی ہے جو ہمسے اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بن سورہ سلمی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے انھون نے علقمہ بن وائل سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضر موت کا ایک شخص اور قبیلہ کندہ کا ایک شخص یہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے حضر موت والے نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص نے میری زمین جو میرے قبضہ مین تھی دبالی ہے کندی نے کہا کہ وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ مین ہے اسکا اسمین کچھ حق نہین ہے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے فرمایا کہ کیا تمھارے پاس گواہ ہین اسنے کہا کہ نہین آپنے فرمایا پھر (اسے کندی) تجھے قسم کھانا ہوگی حضرمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ شخص بدکار ہے قسم کھانے کی کچھ پروا نکریگا کسی چیز سے یہ نہین بچتا حضرت نے فرمایا پھر اور اس سے زیادہ تمکو اس سے کچھ حق نہین ہے چنانچہ وہ شخص قسم کھانے کے لیے چلا جب وہ پیچھے پھر گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ اسکے مال پر قسم کھالیگا تاکہ ناحق اسے دبالے تو بیشک اللہ تعالی سے اس حال مین ملیگا کہ وہ اس سے ناخوش ہوگا - یہ حدیث صحیح ہے - ابو نعیم نے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام حفشیش ہاء حطی کے ساتھ حالانکہ یہ وہم ہے - ابو عمر نے بھی ابن مندہ کی طرح لکھا ہے -

(سیدنا) جفینہ (رضی اللہ عنہ)

جُہنی۔ اور بعض لوگ انکو نہدی کہتے ہین۔ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین ایک خط لکھا تھا انھون نے اُس خط [1] سے اپنے ڈول مین پیوند لگایا تو انسے انکی بیٹی نے کہا کہ تم نے (بہت برا کام کیا) سردار عرب کے خط کو لے کے اپنے ڈول مین پیوند لگایا پھر (مسلمانون سے اور انسے لڑائی ہوئی اور) انکو شکست ہوگئی اور جسقدر مال انکا تھا قلیل اور کثیر سب لنسے لے لیا گیا بعد اسکے یہ مسلمان ہوکر آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے تم اپنا جس قدر مال شناخت کر دلے لو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب الجیم واللام

(سیدنا) جلاس (رضی اللہ عنہ)

ابن سُوَید بن صامت بن خالد بن عطیہ بن خوط بن حبیب بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی بعد اسکے یہ بنی عمرو بن عوف سے ہوے۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہی اور انکا ذکر مغازی مین ہوتا ہو۔ ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ حارث بن سوید ابن صامت دس فرقون کے ساتھ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور مکہ چلے گئے تھے پھر حارث بن سوید نادم ہوے اور مکہ سے لوٹے یہانتک کہ جب مدینہ کے قریب پہونچے تو اپنے بھائی جلاس بن سوید کے پاس کہلا بھیجا کہ مین اپنی حرکت پر نادم ہون تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میری طرف سے پوچھو کہ مین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہون لیکن کیا اگر مین حاضر ہو جاؤن تو میری توبہ مقبول ہو جائیگی اگر نہ مقبول ہو تو مین پھر مکہ لوٹ جاؤن چنانچہ جلاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور آپ سے حارث کا حال اور انکی ندامت کا اور انکے شہادت دینے کا واقعہ بیان کیا اُسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی الا الذین تابوا من بعد ذلک واصلحوا [2] جلاس نے اپنے بھائی کے پاس کہلوا بھیجا اور وہ مدینہ آگئے اور انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عذر خواہی کی اور اپنی حرکت سے اللہ کے سامنے توبہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا عذر قبول کر لیا۔

جلاس (پہلے) منافق تھے پھر انھون نے توبہ کی اور اچھی توبہ کی عمیر بن سعد کے ساتھ انکا واقعہ کتب تفسیر مین مشہور ہی وہ یہ ہو کہ غزوہ تبوک مین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہگئے تھے اور دوسرے لوگون کو جانے سے روکتے تھے (ایک روز) انھون نے کہا کہ خدا کی قسم اگر محمد سچے ہون تو ہم گدھے سے بدتر ہین۔ عمیر بن سعد کی مان انکے نکاح مین تھین

[1] یہ خط غالباً اس زمانہ کے دستور کے موافق چمڑے پر لکھا ہوا ہوگا ۱۲ [2] ترجمہ پوری آیت کا یہ ہو مگر وہ لوگ جنھون نے اسکے بعد توبہ کی اور اچھے کام کیے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہی ۱۲

عمیر یتیم تھے اور انھین کی تربیت مین تھے اُنکے پاس کچھ مال نہ تھا یہی انکی کفالت کیا کرتے تھے اور انکے ساتھ عمدہ برتاو کرتے تھے عمیر نے جو انکو یہ بات کہتے ہوئے سنی تو کہا کہ اے جلاس تم سب لوگون سے زیادہ مجھے محبوب تھے اور تمھارا احسان بھی مجھپر بہت ہی اور تم سب سے زیادہ میرے نزدیک معظم ہو مگر یہ بات تمنے ایسی کہی کہ اگر مین اسکو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے) بیان کرون تو یقینا تم فضیحت ہو جاوگے اور اگر مین اسکو چھپاؤن تو خود ہلاک ہو جاؤن پس انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جلاس کی گفتگو بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاس سے پوچھا انھون نے اللہ کی قسم کھالی کہ مینے ایسا نہین کہا عمیر جھوٹے عمیر (اسوقت) موجود تھے عمیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے یہ کہتے ہوئے چلے آئے الہی اللہ جو کچھ مینے بیان کیا ہی اُسکی تصدیق اپنے نبی پر نازل کردے چنانچہ اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ولقد قالوا کلمۃ الکفر[1] الآیہ پھر اسکے بعد جلاس نے توبہ کی اور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور انکی توبہ عمدہ ہوئی عمیر کے ساتھ جو سلوک کرتے تھے اُسکو موقوف نہین کیا اسی سے انکی توبہ (کی عمدگی) معلوم ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابن مندہ نے ابو صالح سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ (اس روایت مین جس حارث کا ذکر ہی وہ) حارث بن جلاس بن صامت (ہین) مگر یہ صحیح نہین حارث جلاس بن سوید کے بھائی تھے اسکو خود ابن مندہ اور ابو نعیم نے حارث کے بیان مین لکھا ہی اور کہا ہی کہ حارث بن سوید اور اور لوگون نے بھی ایسا ہی لکھا ہی۔

(سیدنا) جلاس (رضی اللہ عنہ)

ابن صلیت یربوعی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اور آپ سے وضو کی کیفیت پوچھی تھی۔ اِنسے انکی بیٹی ام متقد نے روایت کی ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور آپ سے وضو کی کیفیت پوچھی آپنے فرمایا کہ ایک ایک مرتبہ (بھی تمام اعضا کا دھونا) کافی ہی اور دو مرتبہ (بہتر ہی) اور مینے خود آپکو تین تین مرتبہ دھوتے ہوئے دیکھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جلاس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو کندی۔ انکی حدیث زید بن ہلال بن قطبہ کندی نے اپنے والد سے انھون نے جلاس بن عمرو کندی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین اپنی قوم یعنے بنی کندہ کے کچھ لوگون کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا تھا جب ہم لوگ اپنے وطن لوٹنے لگے تو ہمنے عرض کیا کہ یا نبی اللہ ہمین کچھ وصیت کیجیے آپنے فرمایا ہر کام کرنے والے کی انتہا ہوتی ہی اور ابن آدم کی انتہا موت ہی پس تم اپنے پروردگار کا ذکر لازم کر لو کیونکہ وہ تمپر (ہر مصیبت کو) آسان کر دیگا اور تمھین آخرت

---

[1] ترجمہ اور بیشک ان لوگون نے کفر کی بات کہی ۱۲

کی طرف راغب کریگا اس حدیث کو ابو موسی نے اپنی سند سے لکھا ہی اور کہا ہی کہ علی بن قرین جو راوی حدیث ہین ضعیف ہین۔

(سیدنا) جُلَیبِیب (رضی اللہ عنہ)

بضم جیم بروزن قُنَیدِیل۔ یہ انصاری ہین۔ انکا ذکر ابو برزہ اسلمی کی حدیث مین ہی ایک انصاری مرد کی لڑکی کے نکاح کرا دینے کے قصہ مین۔ یہ پستہ قامت اور کم رو تھے پس وہ انصاری یعنے لڑکی کا باپ اور اسکی مان انسے نکاح کرنا نہ چاہتے تھے مگر جب لڑکی نے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارادہ ہی تو اُسنے اللہ تعالی کا یہ قول پڑھا وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان تکون لھم الخیرۃ من امرھم[51] اور کہا کہ مین اُس بات پر راضی ہون اور اسکو برقرار رکھتی ہون جو میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمائی ہی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکی کے لیے دعا کی اور فرمایا کہ اے اللہ ان دونون پر خیر (وبرکت) نازل فرما اور انکی زندگی کو تنگ نہ کر چنانچہ (اس دعا کا یہ اثر تھا کہ) تمام انصار سے زیادہ انکے پاس مال ودولت تھی۔ ہمین عبد اللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھون نے کنانہ بن نعیم عدوی سے انھون نے ابو برزہ اسلمی سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی جہاد مین تھے جب آپ قتال سے فارغ ہوے تو آپنے (اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ کیا تم کسی کو نہین پاتے لوگون نے عرض کیا کہ ہان واللہ ہم فلان فلان لوگون کو نہین پاتے (معلوم ہوتا ہی وہ شہید ہو گئے) آپنے فرمایا مگر مین جُلَیبِیب کو ڈھونڈھ رہا ہون تو لوگون نے (اُنھین مقتل مین تلاش کیا تو) سات آدمیون کے پاس اُنھین پایا جنکو انھون نے قتل کیا تھا اور بعد سات آدمیون کے قتل کے کافرون نے انکو قتل کیا تھا بس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے اور آپسے سب کیفیت بیان کی گئی آپنے فرمایا انھون نے سات آدمیون کو قتل کیا بعد اسکے کافرون نے انکو قتل کیا یہی کلمہ آپنے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا بعد اُسکے آپنے دونون ہاتھ پھیلا دیے[52] پھر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون ہاتھون پر رکھدیے گئے پس انکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون ہاتھ تخت تھے یہانتک کہ یہ دفن کر دیے گئے اس حدیث مین غُسل[53] کا کچھ ذکر نہین ہی اس حدیث کو سلیم بن غزوان نے ثابت سے انھون نے انس سے روایت کیا ہی حالانکہ یہ وہم ہی۔۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

---

[51] ترجمہ کسی ایماندار مرد اور کسی ایماندار عورت کو یہ نہین پہونچتا کہ جب اللہ اور اُسکا رسول کسی کام کا حکم دین تو انکو اپنے اُس کام مین اختیار باقی رہے یعنی اُس کام کا کرنا انپر ضروری ہی ۱۲ [52] حضرت جلیبیب کی اس خوش قسمتی پر رشک آتا ہی اور بے اختیار دل مین یہ آرزو پیدا ہوتی ہی کہ کاش بجاے انکے مین ہوتا گو ایسی آرزو بھی سوء ادب سے خالی نہین ۱۲ [53] یہ حدیث حنفیہ کے موافق ہی حنفیہ کے نزدیک شہید بغیر غسل کے دفن کیے جاتے ہین ۱۲

(سیدنا) جلیحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن محارب بن ناشب بن غبیرۃ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ بن خزیمہ۔ یہ واقدی کا قول ہے۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ (انکے والد کا نام) عبداللہ بن حارث لیثی (ہے) طائف میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہید ہوئے پس ابن اسحاق نے محارب کی جگہ پر حارث کہدیا ہے اور باقی نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الجیم والمیم

(سیدنا) جمانہ (رضی اللہ عنہ)

باہلی۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ازدی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا ثابت ہے انھوں نے اپنی اسناد سے بکر بن خنیس سے انھوں نے عاصم بن عاصم سے انھوں نے جمانہ باہلی سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبیب اللہ عزوجل نے موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرعون کے لیے بد دعا کرنیکی اجازت دی تھی (موسیٰ علیہ السلام نے بد دعا کی) فرشتوں نے آمین کہی اللہ نے فرمایا کہ میں نے تیری دعا اور اُن لوگوں کی دعا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں قبول کرلی بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد کرنے والوں کی ایذا سے بچو کیونکہ اللہ انکے لیے غضبناک ہوتا ہے جیسا کہ پیغمبروں کے لیے غضبناک ہوتا ہے اور انکی دعا بھی اسی طرح قبول کرتا ہے جس طرح پیغمبروں کی دعا قبول کرتا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جمد (رضی اللہ عنہ)

کندی۔ حماد بن سلمہ نے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہے کہ جمد کندی نے کہا مجھے ایک پیالہ ملجائے جس سے میں کچھ کھالوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ مجھے بیٹے کی ولادت کی خوشخبری دی جائے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کی گئی آپنے پوچھا کہ اسنے ایسا کہا تھا انھوں نے کہا ہاں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد تو ثمرۂ قلب اور خنکی چشم ہیں اور (وہ ایسی محبوب چیز ہیں کہ) انکی وجہ سے آدمی رنجیدہ ہوتا ہے اور بخیل بنجاتا ہے اور بزدل ہو جاتا ہے (تم انکی ایسی ناقدری کرتے ہو) اس حدیث کو سفیان نے سلیمان سے انھوں نے خیثمہ سے روایت کیا ہے کہ اشعث بن قیس کندی کو بیٹے کی ولادت کی بشارت دی گئی اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسکے بعد راوی نے ویسی ہی حدیث بیان کی۔ اور اس حدیث کو مجالد نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ اشعث ابن قیس الخ

ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہی مشہور اور مستفیض ہے اور حماد بن سلمہ نے اشعث بن قیس کو بسبب (اپنی اولاد سے) محبت نہ کرنے کے جمدے تشبیہ دی اسی باعث سے انکا لقب جمد رکھا جمد بفتح جیم و سکون میم ہے۔ بنی قبیلہ کندہ میں جمد نام کا کوئی شخص ہمیں نہیں جانتا سوا اس جمد کے جو ان چار بادشاہوں میں سے تھا جنکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی تھی اور وہ زمانہ ردت میں بحالت کفر قتل کر دیے گئے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) جمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن ہوذہ بن مالک بن سعمان بن نبّاع بن دلیم بن عدی بن حزاز بن کاہل بن عذرہ۔ بنی عذرہ کے سردار تھے عذرہ کے وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور انکا صدقہ آپکے پاس لائے تھے یہ طبری کا قول ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے انکو (قربانی کے) بال اور خون کے دفن کر دینے کا حکم دیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں وادی قری میں اتنی زمین معافی میں دی تھی جسمیں انکا کوڑا جا سکے اور انکا گھوڑا دوڑ سکے۔ یہ پہلے شخص ہیں جو عذرہ کا صدقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کے آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے مگر ابو موسی نے انکے نسب سے تین آدمیوں کو ساقط کر دیا ہے انھوں نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے نباع بن کاہل بن عذرہ مگر جو ہمنے بیان کیا وہ صحیح ہے ابن ماکولا اور ابن کلبی وغیرہما نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

(سیدنا) جمہان (رضی اللہ عنہ)

اعمی۔ ہمیں ابو غانم محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو المظفر سعید بن سہل فلکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن عبید اللہ اخرم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر بن علی قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس اصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ربیع بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسد بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن طریف نے ایوب بن موسی سے انھوں نے مقبری سے انھوں نے ذکوان سے انھوں نے ام سلمہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ جمہان اعمی آ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے ام سلمہ) انسے چھپو انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جمہان تو اندھے ہیں آپنے فرمایا کہ عورتوں کو بھی مردوں کا دیکھنا مکروہ ہے جس طرح کہ مردوں کو عورتوں کا دیکھنا مکروہ ہے۔

(سیدنا) جمیع (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن عمرو بن اصرم بن سالم بن مالک بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج۔ انصاری خزرجی سالمی۔ یہی ہیں جنھوں نے اپنا تمام سامان اللہ عزوجل کی راہ میں خیرات کر دیا تھا یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) جمیل (رضی اللہ عنہ)

ابن بصرہ غفاری بعض لوگ کہتے ہین انکا نام حُمیل ہی بضم حا و فتح میم یہی زیادہ مشہور ہی اور بعض لوگ کہتے ہین (انکا نام) بصرہ ابن ابی بصرہ (ہی) مصر مین رہتے تھے اور وہین انکا ایک گھر تھا مقبُری نے ابوہریرہ سے انھون نے جمیل غفاری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا تین مسجدون کے (اور کسی مسجد کی زیارت کے لیے) سفر نہ کیا جائے (وہ تین مسجدین یہ ہین) مسجد مکہ (یعنے کعبہ) اور میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ ابن ماکولا نے کہا ہی کہ حمیل بضم حاء مہملہ و فتح میم کینت انکی ابو بصرہ غفاری ہی نام انکا حمیل بن بصرہ ہی۔ علی بن مدینی نے کہا ہی کہ (امام) مالک نے زید بن اسلم کی حدیث مین مقبری سے انھون نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہی کہ انھون نے جمیل سے ملاقات کی یعنی (انکا نام جمیل) جیم کے ساتھ انھون نے بتایا اور دراوردی اور اُبی نے بھی انکی موافقت کی ہی اور روح بن قاسم نے زید بن اسلم سے حمیل حاء مہملہ کے ساتھ روایت کیا ہی اور سعید بن ابی مریم نے محمد بن جعفر سے انھون نے زید سے انھین کے موافق نقل کیا ہی اور ابن الہاد نے کہا ہی کہ (انکا نام) بصرہ بن ابی بصرہ ہی۔ ابن ماکولا نے کہا ہی کہ صحیح حمیل ہی یعنے بضم حاء اور انھون نے کہا ہی کہ اسی پر سب کا اتفاق ہی۔ یہ حمیل بیٹے ہین بصرہ بن وقاص بن حاجب بن غفار کے انسے عمرو ابن عاص اور ابو ہریرہ اور ابو تمیم جیشانی اور تمیم بن فرع مہری نے اور مرثد بن عبد اللہ یزنی وغیرہم نے روایت کی ہی ابن ماکولا کا کلام ختم ہو گیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہان لکھا ہی اور ابو عمر نے حمیل بحاء مہملہ مین لکھا ہی۔

(سیدنا) جمیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ردام عذری۔ انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام رمدار معافی مین دیا تھا عمرو بن حزم نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام کو یہ تحریر لکھ کے دی تھی ہذا ما اعطی محمد رسول اللہ جمیل بن ردام العذری اعطاہ الرمداء لا یحاقہ فیہ احد۔ یہ تحریر علی بن ابی طالب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جمیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن حذیم بن سلامان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح قرشی جمحی۔ سعید بن عامر کے بھائی ہین اور دادا ہین نافع بن عمر بن عبد اللہ بن جمیل جمحی مکی محدث کے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مجھے انکی کوئی روایت معلوم نہین۔

(سیدنا) جمیل (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی بھائی ہین سفیان بن معمر کے اور چچا ہین حاطب اور حطاب فرزندان حارث

ف ترجمہ یہ (سند ہی اس) عطیہ (کی) جو محمد رسول اللہ نے جمیل بن ردام عذری کو دیا یعنے انھین مقام رداء دیدیا کوئی اسمین انکا شریک نہین ہی ۱۲

ابن معمر کے۔ زبیر نے کہا ہی کہ جمیل اور سفیان کی کوئی اولاد نہین ہی ہان انکے بھائی حارث کے البتہ اولاد تھی یہ کوئی راز جو انسے بیان کیا جاے چھپاتے نہ تھے اس بارے مین انکا واقعہ عمرؓ بن خطاب کے ساتھ مشہور ہی اسی وجہ سے انکا نام ذوقلبین[۱] رکھا گیا تھا اور انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی[۲] ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ۔ بقول بعض جمیل سال فتح مکہ مین اسلام لائے بہت معمر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین مین شریک تھے اور انھون نے زہیر بن ابجر کو گرفتار کرکے قتل کیا تھا اسی واسطے ابو خراش ہذلی نے جمیل بن معمر سے مخاطب ہو کر یہ شعر کہے تھے اشعار[۳]

فاقسم لولا قیتہ غیر موثق ＊ لابک بالجزع الضباع النواہل　وکنت جمیل اسوء الناس صرعۃ
ولکن اقران الظہور مقاتل ＊ ولیس کعہد الدار یا ام مالک　ولکن احاطت بالرقاب السلاسل

اپنے والد کے ہمراہ جنگ فجار مین شریک تھے۔ زبیر بن بکار نے کہا ہی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے یہان (ایک مرتبہ) گئے تو انھین سنا کہ وہ نصب[۵] مین یہ گا رہے ہین ؎

وکیف[۴] ثوائی بالمدینۃ بعد ما　قضی وطرا منہا جمیل بن معمر

حضرت عمرؓ بن خطاب جو انکے پاس گئے تو کہا کہ اے ابو محمد یہ کیا (کہہ رہے ہو) انھون نے کہا جب ہم اپنے گھر وان مین تنہا ہوتے ہین جو کچھ اور لوگ کہا کرتے ہین وہی ہم بھی کہتے ہین محمد بن یزید نے جو اس حدیث کو روایت کیا ہی تو انھون نے اسکو الٹ دیا ہی اور کہا ہی کہ حضرت عمرؓ اس شعر کو پڑھ رہے تھے اور عبد الرحمن بن عوف انکے پاس آئے تھے مگر زبیر اس واقعہ کو انسے زیادہ جانتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو موسی نے انکے نسب مین زیادتی کر دی ہی اور انھون نے کہا ہی کہ جمیل بن عمر بن حارث بن معمر بن حبیب مگر پہلا ہی قول صحیح ہی۔

(سیدنا) جمیل (رضی اللہ عنہ)

بجرانی۔ محکم بن صالح ضبی نے اسماعیل بن رجا زبیدی سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مجھسے جمیل بجرانی کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آپکی وفات سے ایک سال پہلے حاضر ہوا تھا آپ فرماتے تھے

---

[۱] یعنے دو دل کا آدمی ۱۲ [۲] ترجمہ اللہ نے کسی شخص کے سینے مین دو دل نہین بنائے ۱۲ [۳] ترجمہ قسم کھاتا ہون کہ اگر مین اُسے کھلا ہوا (یعنے بے قید) پا جاون ＊ تو مین اُسے اسطرح رلاؤن جیسے پیاسی اونٹنیان چیختی ہین ＊ اے جمیل تو نے بہت ہی نامردی کا حملہ کیا (کہ ایک دست و پا بستہ قیدی کو قتل کیا) مردون کا کام یہ ہی کہ ہتھیار بند حریف سے لڑین ＊ اے ام مالک اس زمانے کا ایسا معاملہ نہ تھا ＊ بلکہ (افسوس ہی کہ) گردنون مین زنجیرین پڑی ہوئی تھین ＊ ۱۲ [۴] ترجمہ مین مدینہ مین رہکر کیا کرون جبکہ جمیل بن معمر اسوہاسے اپنا مقصد پورا کر چکے ۱۲ [۵] نصب راگ کی ایک قسم کا نام ہے

کہ مین ہر دوست کی دوستی سے علیحدہ ہون اور اگر مین کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو دوست بناتا مگر وہ میرے دینی بھائی اور میرے رفیق غار ہین - انکا تذکرہ ابن دباغ اندلسی نے لکھا ہے -

باب الجیم و النون

(سیدنا) جناب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو خالد کنانی - انکی حدیث سعید بن مسیب نے خابط بن جناب سے انھون نے اپنے والد جناب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین (ایک روز) جنگل مین تھا کہ اُسطرف سے ایک بہت بڑا لشکر نکلا تو کسی نے کہا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین (اور یہ انکا لشکر ہے) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) جناب (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی انصاری - جنگ احد مین شہید ہوے یہ ابن اسحاق کا قول ہے مروزی نے ابوایوب سے انھون نے ابن سعد سے انھون نے ابن اسحاق سے اسکو روایت کیا ہے اور اور لوگون نے کہا ہے کہ (انکا نام) جناب بن قیظی (ہے) بضم حائے و باء موحدہ اور بعض لوگ کہتے ہین خباب بتخانے معجمہ مگر حائے مہملہ کے ساتھ صحیح ہے -

(سیدنا) جناب (رضی اللہ عنہ)

کلبی - فتح مکہ کے دن اسلام لائے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ انھون نے آپکو ایک میانہ قد آدمی سے یہ فرماتے ہوے سنا کہ جبریل میرے داہنی جانب ہین اور میکائیل میری بائین جانب ہین اور فرشتون نے میرے لشکر پر سایہ کیا ہے پس (اب کوئی خوف نہین ہے) تم اپنے کچھ شعر سناؤ اُس شخص نے تھوڑی دیر سر جھکانے کے بعد کہا اشعار

یا رکن معتمد و عصمۃ لائذ　　و ملاذ منتجع و جار مجاور
یا من تخیرہ الا لہ لخلقہ　　فحباہ بالخلق الزکی الطاہر
انت النبی و خیر عصبۃ ادم　　یا من یجود کفیض بحر ذاخر
میکال معک و جبرئیل کلاہما　　مدد لنصرک من عزیز قاہر

جناب کہتے تھے مینے پوچھا کہ یہ شاعر کون ہین تو کسی نے کہا کہ یہ حسان ہین پھر مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

۱ ترجمہ اے رکن معتمد اور اے ہر یناہ کو پناہ دینے والے + اور اے بھوکون کے جائے پناہ اور خائف کو امن دینے والے + اے وہ (نبی) جسے اللہ نے اپنی مخلوق کے لیے منتخب فرمایا + اور عمدہ اور پاکیزہ عادتین انھین آراستہ کیا + آپ نبی ہین اور آدم کی عصمت کا بہتر ذریعہ ہین + اے وہ بزرگ جو مثل دریاے روان کے بخشش کرتے ہین + میکائیل اور جبرئیل دونون آپکے ساتھ ہین خداوند غالب قاہر کی طرف سے آپ کی مدد کرنے کے لیے ۱۲

دیکھا کہ انکے لیے دعا مانگ رہے تھے اور تعریف کرتے تھے۔

(سیدنا) جناد ح (رضی اللہ عنہ)

ابن میمون۔ انکا شمار صحابہ مین ہو۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ انکی کوئی حدیث معلوم نہین یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

یہ جنادہ بیٹے ہین ابو امیہ کے ازدی ہین بعد کو زہرانی ہوے۔ ابو اُمیہ کا نام مالک ہو۔ یہ ابو عمر نے خلیفہ وغیرہ سے نقل کیا ہو اور بخاری نے کہا ہو کہ ابو امیہ کا نام کثیر ہو اور ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے انھون نے جنادہ بن ابی امیہ دوسی سے (ایک روایت نقل کی ہو اور) کہا ہو کہ نام ابو امیہ کا کثیر ہو۔ جنادہ کے والد بھی صحابی ہین۔ شامی ہین۔ فتح مصر مین شریک تھے انکی اولاد کوفہ مین ہو۔ محمد بن سعد کاتب واقدی نے کہا ہو کہ جنادہ بن ابی امیہ جنادہ بن مالک کے علاوہ ہین جنکا ذکر آئیگا۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ محمد بن سعد کا قول صحیح ہو اس فن کے علما کے نزدیک یہ دو شخص ہین انھون نے کہا ہو کہ جنادہ بن ابی امیہ غزوہ روم کے لیے حضرت معاویہ کی طرف سے سفر دریا مین تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لیکر یزید کے زمانے تک وہین رہے باستثنار ایام فتنہ ۵۹ھ مین انھون نے جاڑے کا زمانہ دریا مین ختم کیا۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ کم سن صحابہ مین تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین سنی تھین اور معاذ بن جبل سے اور عبادہ بن صامت سے اور ابن عمر سے روایت بھی کی ہو۔ انسے ابو قبیل معافری نے اور مرثد بن عبد اللہ اور بسر بن سعید اور شییم بن تبلیان اور حارث بن یزید حضرمی نے روایت کی ہو۔ ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج نے لیث سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یزید بن ابی حبیب نے ابو الخیر سے نقل کرکے بیان کیا کہ جنادہ بن ابی اُمیہ اُنسے بیان کرتے تھے کہ کچھ لوگون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باہم اختلاف کیا بعض کہتے تھے کہ ہجرت ختم ہوگئی (بعض کہتے تھے کہ ختم نہین ہوئی) جنادہ کہتے تھے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کچھ لوگ کہتے ہین کہ ہجرت ختم ہوگئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک جہاد[۱] باقی ہو ہجرت کبھی ختم نہوگی۔ انکی ایک حدیث صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت بھی منقول ہو انکی وفات ملک شام مین ۸۰ھ ہجری مین ہوئی یہ کم سن صحابہ مین تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انکے والد کا نام کثیر نہین بتایا انھون نے کثیر کو ان جنادہ کا

---

[۱] جہاد کے باقی رہنے کا یہ مطلب ہو کہ جب تک اسکا سبب یعنے مشرکون کی مخالفت باقی رہے ۱۲

والد قرار دیا ہی جنکا ذکر ہم انشاء اللہ تعالی اس تذکرہ کے بعد کرینگے۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ (ان) ابو اُمیہ کا نام کثیر ہی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر انکا صحابی ہونا ثابت نہین انھون نے کہا ہی کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے بیان کیا ہی کہ ابو امیہ کا نام کثیر ہی۔ انکی وفات ۸۰ھ مین ہوئی۔ ابو عبد اللہ صنابحی نے روایت کی ہی کہ جنادہ بن ابی امیہ کچھ لوگون کے امام بنے جب نماز پڑھنے کھڑے ہوے تو (نیت باندھنے سے پہلے) اپنی داہنی جانب مُڑکر دیکھا اور پوچھا کہ تم لوگ (میری امامت پر) راضی ہو اُن لوگون نے کہا ہان پھر بائین جانب (والون سے) بھی انھون نے اسی طرح (سوال) کیا بعد اسکے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہی کہ جو شخص کسی قوم کا امام بنے اور وہ لوگ اسکی امامت سے ناخوش ہون تو اسکی نماز اُسکے حنجرہ گردن سے نیچے نہ اتریگی (یعنے اُس نماز کا اثر اسکے دل پر کچھ نہوگا) یہ قول ابن مندہ کا ہی۔ ابو نعیم نے انکا ذکر لکھکر کہا ہی کہ میرے نزدیک یہ وہی جنادہ بن ابی امیہ ازدی ہین جنکا ذکر ہو چکا بعض متاخرین رواۃ نے انکے درمیان مین فرق کر دیا ہی حالانکہ یہ دونون میرے نزدیک ایک ہین اور انھون نے یہ حدیث بھی ذکر کی ہی کہ جو شخص کچھ لوگون کا امام بنے اور وہ لوگ (اسکی امامت سے) خوش نہون الخ باقی رہے ابو عمر تو انھون نے پہلے تذکرہ مین تو کہا ہی کہ انکے والد کا نام کثیر ہی اور اس تذکرے کو بالکل انھون نے لکھا ہی نہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے بھی ان دونون کو ایک سمجھا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ ازدی کنیت انکی ابو عبد اللہ۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہی۔ مصر مین فروکش تھے اور انکی اولاد کوفہ مین تھی ابو امیہ کا نام کثیر تھی۔ یہ بخاری کا قول ہی۔ انکی وفات ۸۰ھ مین ہوئی۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابو الخیر سے روایت کی ہی کہ حذیفہ بارقی نے انسے بیان کیا کہ جنادہ بن ابی امیہ انسے بیان کرتے تھے کہ آٹھ آدمی جنمین ایک یہ بھی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن انکے سامنے کھانا رکھوایا اور فرمایا کہ کھاؤ ان لوگون نے کہا ہم روزہ دار ہین آپنے فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا اسکے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

اس تذکرہ کو صرف ابو نعیم نے لکھا ہی پس انھون نے جنادہ بن ابی امیہ کے تین تذکرے لکھے انمین سے ایک یہ ہی اور دوسرا تذکرہ جنادہ بن ابی امیہ کا جنکی نسبت کہا ہی کہ ابو امیہ کا نام کثیر ہی اور امامت والی حدیث انسے روایت کی ہی اور کہا ہی کہ یہ میرے نزدیک جنادہ بن ابی امیہ ازدی ہین جنکا ذکر اس تذکرے مین ہوا اور وہ دونون ایک ہین اور

تیسرا تذکرہ جنادہ بن ابی امیہ زہرانی کا انھون نے بحری جہاد کیا تھا اور انسے ہجرت کی حدیث روایت کی ہو اور ان تینون کو انھون نے ایک کہا ہو پھر معلوم نہین کہ انھون نے یہ تذکرہ کیون لکھا۔ ابن مندہ نے جنادہ بن ابی امیہ کے صرف دو تذکرے لکھے ہین واللہ اعلم۔ اور ابو عمر نے تصریح کی ہو کہ اس نام کے دو شخص ہین ایک جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی جنکے والد کا نام کثیر ہو دوسرے جنادہ بن مالک واللہ اعلم۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جراد عیلانی اسدی۔ بنی عیلان مین سے ایک شخص ہین۔ بصرہ مین رہتے تھے۔ انسے زیاد ابن قُرَیع نے جو عیلان ابن جادہ مین سے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین کچھ اونٹ لیکر گیا جنکی ناک پر مینے داغ دیا تھا تو آپنے فرمایا کہ اے جنادہ چہرے کے سوا اور کوئی ہڈی تمھین نہ ملی جسپر داغ دیتے کیا تمھین معلوم نہین کہ تمھارے آگے (یعنے قیامت کے دن) قصاص[1] (ہونیوالا) ہو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکا معاملہ آپ کے اختیار مین ہو آپنے فرمایا کہ میرے پاس ایسے اونٹ لاؤ جنپر داغ نہو چنانچہ مین ایک ابن لبون[2] اور ایک حقہ آپکی خدمت مین لیکر گیا اور مینے داغ دینے کا آلہ انکے گردن کے محاذی رکھا آپنے فرمایا پیچھے ہٹاؤ اور آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ پیچھے ہٹاؤ یہانتک کہ جب مین ران تک پہونچا اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی[3] برکة اللہ پس مینے انکی ران مین داغ دیدیا صدقہ کے اونٹ صرف دو حقہ (میرے ذمہ) تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ عیلانی اسدی۔ مین اس نسب کو نہین جانتا عیلان تو بیٹے ہین جادہ بن معن کے اور معن کی اولاد قبیلۂ باہلہ مین محسوب ہو پس یہ عیلانی باہلی ہونگے باقی رہے اسدی تو شاید قبیلۂ اسد مین انکی حلف رہی ہو ورنہ یہ انمین سے نہین ہین۔ ابو احمد عسکری نے قبیلۂ باہلہ مین انکا ذکر کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید حارثی۔ اعراب بصرہ مین سے ہین۔ انکا صحابی ہونا ثابت نہین اسکی سند مین کچھ کلام ہو انسے انکی بیٹی ام متلمس نے اپنے والد جنادہ بن زید سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین وفد بنکے گیا تھا مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اپنی قوم یعنے قبیلۂ بلحارث کا جو اہل بحرین ہین سے وفد ہون آپ اللہ سے دعا فرمائیے کہ ہمارے دشمن یعنے قبیلۂ ربیعہ

---

[1] یعنے اسکا عوض تم سے لیا جائیگا ۱۲ [2] ابن لبون اس اونٹ کو کہتے ہین جو پورے دو برس کا ہو کر تیسرے برس مین شروع ہوگیا ہو اور حقہ وہ اونٹ جسکی عمر کے تین برس پورے ہوکر چوتھا برس شروع ہوگیا ہو ۱۲ [3] یعنے خدا کا نام لیکر یہین داغ دیدو ۱۲

اور مضر کے مقابلہ مین ہماری مدد کرے یہانتک کہ وہ مسلمان ہو جائین چنانچہ آپنے اللہ سے دعا فرمائی اور ایک تحریر بھی لکھدی وہ تحریر ہمارے پاس ابتک ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ انصاری ہین اور بعض لوگ کہتے ہین جمحی اسلیے کہ انکے والد سفیان معمر بن حبیب بن حذافہ بن جمح کی طرف منسوب ہین اور منسوب ہونیکی وجہ یہ ہے کہ معمر نے انکو مکہ مین متبنّٰی کیا تھا۔ ہمنے انکا حال سفیان کے نام مین ذکر کیا ہے یہ انصار مین سے ہین بنی زریق بن عامر کے خاندان سے جو بنی جشم بن خزرج کی ایک شاخ ہے مگر انپر معمر بن حبیب جمحی کا نسب غالب ہے یہ اور انکی اولاد انھین کی طرف منسوب ہے جنادہ اور انکے بھائی جابر اور انکے والد سفیان (تینون آدمی) سرزمین حبش سے آئے تھے اور حضرت عمر بن خطاب کی خلافت مین انکی وفات ہوئی (رضی اللہ عنہم) یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور جنادہ اور جابر دونون بیٹے ہین سفیان کے اور (اخیافی) بھائی ہین شرحبیل بن حسنہ کے کیونکہ انکے والد سفیان نے حسنہ سے جو شرحبیل کی والدہ تھین مکہ مین نکاح کیا تھا اور انکی اولاد انسے ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ انکے والد عبداللہ ہین۔ کنیت انکی ابو نبعۃ ہے جنادہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک ازدی۔ مصر مین رہتے تھے اور انکی اولاد کوفہ مین ہے۔ انکی حدیث مرثد بن عبداللہ یزنی یعنے ابو الخیر نے حذیفہ ازدی سے انھون نے جنادہ ازدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین ازد کے سات آدمیون کے ہمراہ جنمین کا آٹھوان مین تھا جمعہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا ہم لوگ روزہ دار تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین کھانے کے لیے بلایا کھانا آپکے سامنے رکھا ہوا تھا ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ روزہ دار ہین حضرت نے فرمایا کیا تمنے کل بھی روزہ رکھا تھا ہمنے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ کیا کل روزہ رکھو گے ہم لوگون نے عرض کیا کہ یہ بھی ارادہ نہین ہے آپنے فرمایا تو (آج بھی) روزہ نہ رکھو[۱] یہ ابن مندہ کا کلام تھا۔ ابو نعیم نے بھی جنادہ بن مالک کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ کنیت انکی ابو عبید اللہ ہے اور انکی اولاد کوفہ مین ہے انھون نے انکی حدیث مصعب ابن عبید اللہ بن جنادہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا جنادہ بن مالک سے روایت کی ہے

---

[۱] حنفیہ کے نزدیک بالتخصیص جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے یہ حدیث انکی موید ہے ۱۲

کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتین افعال جاہلیت سے ہین انکو اہل اسلام بھی نہین چھوڑتے کواکب سے پانی برسنے کی خواہش کرنا۔ نسب مین طعن کرنا۔ میت پر (آواز بیان کرکے) رونا۔ ابو عمر نے بھی اسی طرح انکا تذکرہ لکھا ہے۔ باقی رہی جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی حدیث تو اسکو ابو نعیم نے ایک علیحدہ تذکرہ مین جنادہ بن ابی امیہ ازدی کے بیان مین لکھا ہے جنکی کنیت ابو عبید اللہ ہے ہم انکا ذکر کر چکے۔ اور ابو عمر نے اس حدیث کو جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی کے بیان مین لکھا ہے اور انھون نے انکو ابن مالک اور ابن کثیر لکھا ہے۔ الحتصر اسمین لوگون کا اختلاف ہے ابو عمر نے تو اس بات کی تصریح کردی ہے کہ یہ دو شخص ہین ایک جنادہ بن ابی امیہ اور دوسرے جنادہ بن مالک اور انھین سے رونے کے متعلق حدیث مروی ہے اور ابو نعیم نے ایک تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ ازدی کا اور کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے وہ مصر مین رہتے تھے اور اولاد انکی کوفہ مین ہے اور انسے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی حدیث روایت کی ہے اور دوسرا تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ کا جنکے والد کا نام کثیر ہے جنھون نے امامت کی حدیث روایت کی ہے اور تیسرا تذکرہ قائم کیا ہے جنادہ بن ابی امیہ ازدی زہرانی کا جو فتح مصر مین شریک تھے انسے ہجرت کی حدیث روایت کی ہے بعد اسکے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے جنادہ سے امامت کی اور ہجرت کی حدیث روایت کی اور انکے دو تذکرے لکھے ہین صحابہ کا تذکرہ بڑھانے کے لیے حالانکہ یہ تینون یعنے جنادہ ازدی اور جنادہ زہرانی اور وہ جنادہ جنکی حدیث حذیفہ نے روزے کے متعلق روایت کی ہے میرے نزدیک ایک ہین مگر ابن مندہ نے جنادہ بن ابی امیہ کے دو تذکرے لکھے ہین اور ایک تذکرہ جنادہ بن مالک کا لکھا ہے اور انکو تین شخص قرار دیا ہے اور انکے متعلق کچھ کلام نہین کیا اس سے معلوم ہوا کہ وہ انکو تین آدمی سمجھتے ہین۔ ابو عمر اور ابو نعیم کا کلام صحت کے بہت ہی قریب ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

ازدی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے جنادہ بن مالک کے بعد انکا ذکر کیا ہے اور انکو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ جنادہ ازدی کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ مصری ہین۔ لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابو الخیر سے انھون نے حذیفہ ازدی سے انھون نے جنادہ ازدی سے روایت کی ہے۔ اسمین اور جنادہ بن ابی امیہ کے تذکرہ مین ابن ابی حاتم سے وہم ہوگیا ہے۔

مین کہتا ہون کہ یہ جنادہ وہی ہین جنکا ذکر اس تذکرے مین ہو چکا ہے جو اس سے پہلے گذر چکا اور انکی حدیث جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے مین نہین جانتا کہ انکا تذکرہ علیحدہ کیون لکھا حالانکہ یہ دونون ایک ہین

---

[۱] کواکب سے پانی برسنے کی خواہش کا یہ مطلب ہے کہ جسطرح نجومی پانی برسنے کو بلکہ کل تغیرات عالم کو کواکب کی تاثیرات سمجھتے ہین اسطرح سمجھے ۱۲

(سیدنا) جنادہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا تھا انکا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث مین ہو انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ کو ایک خط لکھا تھا (جسکی عبارت یہ ہی) بسم اللہ الرحمن الرحیم[1] ہذا کتاب من محمد رسول اللہ لجنادۃ وقومہ ومن اتبعہ باقام الصلوۃ وایتاء الزکاۃ واطاع اللہ ورسولہ واعطی الخمس من المغانم خمس اللہ وفارق المشرکین فان لہ ذمۃ اللہ و ذمۃ محمد۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جُنْبُذ (رضی اللہ عنہ)

با موحدہ سے پہلے نون ہو اور آخر مین ذال معجمہ ہی۔ امیر ابو نصر نے کہا ہی کہ یہ جنبذ بیٹے ہین سبع کے وہ کہتے تھے کہ مینے صبح کو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بحالت کفر جنگ کی اور شام کو مسلمان ہو کر آپکی طرف سے (کافرون سے) لڑا اس حدیث کو ابو سعید مولی بنی ہاشم نے حجر یعنے ابو خلف سے انھون نے عبد اللہ بن عوف سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے مینے جنبذ سے سنا ہی خطیب ابو بکر کہتے تھے مینے اس حدیث کو ابن الفرات کی کتاب مین انھین کے خط سے لکھا ہوا دیکھا ہو انھون نے ابو الفتح ازدی سے انھون نے ابو یعلی سے انھون نے محمد بن عباد سے انھون نے جنبذ سے روایت کی ہو اسی طرح لکھا ہوا ہو اور وہ قوی الحافظہ اور حجت فی النقل ہی۔

(سیدنا) جُنْدُب (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ ابن الیاس بن مضر۔ بعض لوگ اسکے علاوہ اور کچھ کہتے ہین۔ کنیت انکی ابو ذر غفاری انکا تذکرہ کنیت کے باب مین انشاء اللہ آئیگا۔ یہ اسوقت اسلام لائے تھے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تھے۔ اول الاسلام تھے یہ چوتھے مسلمان تھے اور بعض لوگ کہتے ہین یہ پانچوین تھے۔ انکے نام مین اور انکے نسب مین بہت اختلاف ہو یہ پہلے شخص ہین جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی سلام کیا جب یہ مسلمان ہو چکے تو اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے اور وہین مقیم رہے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی پھر یہ نبی صلی اللہ

---

[1] ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہی محمد رسول اللہ کی طرف سے جنادہ اور انکی قوم کے اُن لوگون کے نام جنھون نے نماز پڑھنے مین اور زکوۃ دینے مین جنادہ کی پیروی کی ہو اور اللہ کا اور اسکے رسول کے فرمانبردار ہون اور مال غنیمت کا پانچوان حصہ خدا کے نام پر نکالتے ہون اور مشرکون سے علیحدہ ہو گئے ہون کہ بتحقیق وہ اللہ کی پناہ مین ہین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پناہ مین ہین ۱۲

علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے بعد اسکے کہ جنگ بدر اور احد اور خندق ہو چکی تھی اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تین برس پہلے سے یہ خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ خدا کی راہ مین انکو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خیال نہوگا اور یہ کہ حق بات کہدیا کرینگے گو وہ تلخ ہو۔

ہمین ابراہیم بن محمد اور اسماعیل بن عبید اللہ اور ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن نمیر نے اعمش سے انھون نے عثمان بن عمیر یعنے ابو الیقظان سے انھون نے ابو حرب سے انھون نے ابو الاسود دیلی سے انھون نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ آسمان نے سایہ نہین کیا اور زمین نے (اپنے اوپر) نہین اُٹھایا کسی ایسے شخص کو جو **ابو ذر** سے زیادہ راستگفتار ہو۔ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو ذر دنیا مین عیسی بن مریم کے زہد پہ چل رہے ہین۔

ان سے حضرت عمر بن خطاب اور انکے بیٹے عبد اللہ بن عمر نے اور ابن عباس نے اور بہت صحابہ نے روایت کی ہے پھر بعد وفات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے یہ ملک شام چلے گئے تھے اور برابر وہین رہے یہانتک کہ حضرت عثمان خلیفہ ہوے تو انھون نے حضرت معاویہ کی شکایت پر انکو بلا لیا اور انکو ربذہ مین رہنے کو جگہ دی (چنانچہ یہ وہین رہنے لگے) یہانتک کہ وہین انکی وفات ہوگئی۔ ہمین ابو بکر محمد بن عبد الوہاب بن عبد اللہ بن علی انصاری نے جو ابن شیرجی کے نام سے مشہور ہین اور کئی لوگون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو القاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن حسن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریف ابو القاسم علی بن ابراہیم بن عباس بن حسن بن حسین یعنے ابو الحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد اللہ محمد بن علی بن یحیی بن سلون مازنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم فضل بن جعفر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنے عبد الرحمن بن قاسم بن خرج بن عبد الواحد ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سعید بن عبد العزیز نے ربیعہ بن یزید سے انھون نے ابو ادریس خولانی سے انھون نے ابو ذر سے روایت کرکے خبر دی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ حضرت جبریل علیہ السلام سے اور وہ اللہ تبارک وتعالی سے روایت کرتے تھے کہ اُسنے فرمایا اے میرے بندو مینے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اور اسکو تمھارے لیے بھی حرام کر دیا ہے پس اے میرے بندو باہم ایک دوسرے پر ظلم نکرو تم رات دن خطا کرتے رہتے ہو اور مین ہی ہون جو خطاؤن کو بخشتا ہون اور کچھ پروا نہین کرتا پس تم مجھسے بخشش طلب کرو مین تمھاری خطائین بخشدونگا اے میرے بندو تم سب

بھوکے ہو سوا اُسکے جسکو میں کھلاؤں پس تم مجھسے کھانا طلب کرو میں تمھیں کھلاؤنگا۔ اے میرے بندو تم سب ننگے ہو سوا اسکے جسے میں پہناؤن پس تم مجھسے کپڑا طلب کرو میں تمھیں کپڑا دونگا۔ اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور انس اور جن سب ایک بہت بڑے بدکار شخص کے مثل ہو جائیں تو یہ بات میری بادشاہت میں کچھ بھی نقصان پیدا نکریگی اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور انس و جن ایک بہت بڑے متقی شخص کے مثل ہو جائیں تو یہ بات میری بادشاہت میں کچھ بھی زیادتی نہ پیدا کریگی۔ اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے اور پچھلے اور انس اور جن سب ایک مقام میں جمع ہو کر مجھسے مانگیں اور میں ہر ایک جو وہ مانگے دیدوں تو یہ بات میری سلطنت میں کچھ بھی کمی نہ پیدا کریگی مگر اسقدر جسقدر کہ دریا میں سوئی کے ایک مرتبہ ڈبونے سے دریا کا پانی کم ہو جاتا ہے۔ اے میرے بندو یہ تمھارے اعمال ہیں جنکی میں تمھیں پاداش دیتا ہوں پس اگر کوئی شخص بھلائی پائے تو اُسے چاہیے کہ اللہ کا شکر کرے اور جو شخص اسکے خلاف پائے اُسے چاہیے کہ اپنے ہی آپکو ملامت کرے۔ ہمیں ابو محمد حسن بن ابو القاسم یعنی علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سہل یعنی محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل رازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد ابن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عفان بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں وُہیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن عثمان بن خُثیم نے مجاہد سے انھوں نے ابراہیم بن اشتر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت ابوذر کی بی بی سے روایت کرکے خبر دی کہ جب حضرت ابوذر کی وفات کا وقت آیا اور وہ ربذہ میں تھے تو انکی بی بی رونے لگیں حضرت ابوذر نے پوچھا کہ تم کیوں رو رہی ہو انھوں نے کہا میں اسلیے روتی ہوں کہ مجھے تمھارے لیے کفن کی ضرورت ہوگی حالانکہ میرے پاس کوئی ایسا کپڑا نہیں ہے جو تمھارے کفن کے لیے کافی ہو جائے حضرت ابوذر نے کہا تم نہ روؤ میں نے رسول خدا صلعم سے سنا ہے (اور کوئی نسخے میں یہ بیان کرتا ہے) ایک دن ہم چند لوگوں کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا آپنے فرمایا کہ ایک شخص تم میں سے ایک ویران زمین میں مریگا اُسکی تجہیز و تکفین میں مومنین کی ایک جماعت شریک ہوگی پس میرے ہمراہ جتنے لوگ اُس مجلس میں تھے سب آبادی میں اور بستی میں مرے سوا میرے کوئی باقی نہیں رہا اور میں ویرانہ ہی میں مر رہا ہوں پس تم راستے میں جا کر انتظار کرو تم یقیناً وہ بات دیکھ لوگی جو میں تمسے کہہ رہا ہوں اور میں واللہ جھوٹ نہیں بولتا اور نہ مجھسے جھوٹ بیان کیا گیا ہے وہ کہنے لگیں کہ یہ کس طرح ہوگا اب تو حجاج کا قافلہ بھی نکل گیا حضرت ابوذر نے کہا تم راستے میں جا کر انتظار کرنا (چنانچہ وہ راستے میں کھڑی ہوئیں) وہ اسی حال میں تھیں کہ یکایک چند لوگوں کو انھوں نے دیکھا کہ وہ اپنی سواریاں دوڑاتے ہوئے آرہے ہیں گویا کہ

کہ وہ زخم (ایک تیز پرواز پرند) پس وہ لوگ سامنے آئے اور انکے پاس کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے انہوں نے کہا کہ ایک مرد مسلمان (کا انتقال ہو رہا ہے) تم اُسے کفن دو گے اور اسکا اجر حاصل کرو گے اُن لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہے انہوں نے کہا ابوذر تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے ماں باپ اُنپر فدا ہو جائیں بعد اسکے انہوں نے اپنے اونٹوں کو کوڑے مارے تاکہ جلد حضرت ابوذر کے پاس پہونچ جائیں۔ چنانچہ جب یہ حضرت ابوذر کے پاس پہونچے تو انہوں نے کہا کہ تم خوش ہو جاؤ تمہیں وہ لوگ ہو تمہارے ہی حق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بعد اسکے انہوں نے کہا کہ اس وقت میں یہاں ہوں جہاں تم دیکھ رہے ہو اگر میرے پاس کوئی ایسا کپڑا ہوتا جو میرے کفن کے لیے کفایت کرجاتا تو مجھے اُسی میں کفن دیا جاتا پس اب میں تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں کہ مجھے وہ شخص کفن نہ دے جو امیر ہو یا عریف رہا ہو یا قاصد رہا ہو اتفاق جسقدر لوگ تھے سب میں کوئی نہ کوئی بات موجود تھی سوا ایک انصاری کے جو انھیں لوگوں کے ہمراہ تھا اُسنے کہا میں اس کام کے قابل ہوں دو کپڑے میرے پاس ہیں جو میری ماں کی کاتی ہوئی روئی سے (بنے ہوئے) ہیں اُن دونوں میں سے ایک کپڑا یہ میرے جسم پر ہے حضرت ابوذر نے کہا ہاں تو ہی میرا رفیق ہے تو مجھے کفن دے۔

حضرت ابوذر کی وفات ۳۲ھ میں ہوئی انکے جنازے کی نماز عبد اللہ بن مسعود نے پڑھائی وہ بھی انھیں لوگوں میں تھے جو انکی وفات کے وقت پہونچ گئے تھے وہ لوگ حضرت ابوذر کے اہل و عیال کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ لے گئے حضرت عثمان نے انکی صاحبزادی کو اپنے بچوں کے ساتھ رکھ لیا اور کہا کہ اللہ ابوذر پر رحم کرے حضرت ابوذر گندمی رنگ کے دراز قامت تھے سر کے بال اور ڈاڑھی کے بال سپید تھے ہم انکے باقی حالات انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب میں لکھینگے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن حیان کنیت انکی ابو مرثد ہے تمیمی ہیں بنی امرء القیس بن زید بن مناہ بن تمیم سے انکے نام میں اختلاف ہے برقی نے انکا نام یہی بتایا ہے اور ابو عبد اللہ ابن مندہ نے رفاعہ کے نام میں انکا ذکر لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے اسیطرح مختصر لکھا ہے

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن حارث بن کثیر بن جشم بن سبیع بن مالک بن ذہل بن مازن بن ذبیان بن ثعلبہ بن دول بن سعد مناۃ ابن غامد ازدی غامدی۔ جنگ صفین کے پیادوں میں حضرت علی کے ساتھ تھے اسی جنگ صفین میں شہید ہوئے ابو عمر نے لکھا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس شخص نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے سامنے جادوگر کو قتل کیا تھا

؎ انکے مزاج میں احتیاط بہت تھی لہذا یہ قید لگائی امیر اور عریف اور قاصد اکثر اپنے نفس کی خواہش کو پورا نہیں کر سکتے ۱۲

وہ جندب بن زہیر ہین یہ زبیر بن بکار کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہین وہ جندب بن کعب تھے یہی صحیح ہے اور انھون نے کہا ہے کہ جندب بن زہیر کے صحابی ہونے مین اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین یہ صحابی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین یہ صحابی نہین ہین اور انکی حدیث مرسل ہے اور انھون نے انکی حدیث مین سری بن اسمٰعیل کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بغوی نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ازدی ہین۔ اور کلبی نے ابو صالح سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جندب بن زہیر جب نماز پڑھتے تھے یا روزہ رکھتے تھے یا صدقہ دیتے تھے اور انکی تعریف کی جاتی تھی تو وہ خوش ہوتے تھے اور لوگون کے کہنے سے وہ ان باتون کو زیادہ کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے اس بارے مین یہ آیت نازل فرمائی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا۔[۱] یہ اُن لوگون مین تھے جنھین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ سے شام بھیجا تھا۔ (قبیلہ) ازد مین جو چار جندب تھے جندب الخیر ابن عبد اللہ اور جندب بن کعب جادوگر کے قاتل اور جندب بن عفیف اور جندب بن زہیر انھین مین سے ایک یہ بھی ہین۔ یہ جندب حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے (انکا تذکرہ مستقل نہین لکھا بلکہ) انکے کچھ حالات جندب بن کعب کے تذکرہ مین لکھے ہین۔

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ لیثی۔ یہ وہی شخص ہین جنکے حق مین اللہ تعالیٰ کا یہ قول نازل ہوا ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ الایہ۔[۲] علماء نے انکے نام مین اختلاف کیا ہے طاؤس نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ بنی لیث مین سے ایک شخص جنکا نام جندب ابن ضمرہ تھا بہت مالدار تھے اور اُنکے چار بیٹے تھے انھون نے ایک مرتبہ کہا کہ اے اللہ مین اپنی جان سے تیرے رسول کی مدد کرتا ہون اور اب مین مشرکون کی جماعت کو چھوڑ کر دار الہجرت کی طرف جاتا ہون اور نبی صلی اللہ علیہ کے پاس رہونگا اور مہاجرین و انصار کی جماعت بڑھاؤنگا چنانچہ انھون نے اپنے بیٹون سے کہا کہ مجھے دار الہجرت (یعنی مدینہ منورہ) کی طرف لے چلو تاکہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہون پس اُن لوگون نے انکو سوار کیا (اور لے چلے) جب (مقام) تنعیم مین پہونچے تو مر گئے لہذا اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ الایہ حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یزید بن عبد اللہ بن قسیط سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور حجاج بن منہال نے بھی محمد بن اسحاق سے انھون نے یزید بن قسیط سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور انھون نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ انکا نام جندع بن ضمرہ ہے۔ ابن اسحاق کے اکثر شاگردون نے

[۱] ترجمہ پس جو کوئی اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت مین کسیکو شریک نکرے یعنی بغرض تعریف کوئی نیک کام کرتا رہا ہو اور ریا کا کچھ شائبہ اسمین ہو وہ ایک قسم کا شرک ہے ۱۲

[۲] ترجمہ اور جو کوئی اپنے گھر سے خدا و رسول کی طرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر وہ (اثنائے راہ مین قبل دار الہجرت مین پہونچنے کے)

انکی موافقت کی ہے اور عکرمہ نے ابن عباس سے (انکا نام) ضمرہ بن ابی العیص روایت کیا ہے اور عبد الغنی بن سعید نے کہا ہے کہ انکا نام ضمرہ ہے۔ اور ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ انکا نام جندع بن ضمرہ ہے اور بعض لوگ (انکا نام) ضمضم بن عمرو خزاعی بتاتے ہیں۔ اس اختلاف کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام جندب بن ضمرہ جندعی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا تو انھوں نے کہا کہ یا اللہ میں بہت ہی معذور و مجبور ہوں مگر (اب تیرے حکم کے سامنے) کوئی معذوری اور مجبوری نہیں ہے بعد اسکے وہ چل دیے حالانکہ بہت ہی بڑھے تھے راستے ہی میں مر گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے کہا کہ (افسوس) وہ ہجرت سے پہلے ہی مر گئے اب ہم نہیں جانتے کہ وہ (مرتبہ) ولایت[١] پر ہیں یا نہیں اسپر یہ آیت نازل ہوئی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ انھوں نے کچھ بھی اختلاف نقل نہیں کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن سفیان بجلی علقی۔ علقہ بفتح عین ولام ایک شاخ ہے قبیلۂ بجیلہ کی یہ علقہ بیٹے ہیں عبقر بن انمار بن اراش ابن عمرو بن غوث کے جو بھائی ہیں ازد بن غوث کے یہ صحابی ہیں مگر قدمائے صحابہ میں نہیں ہیں کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے کوفہ میں رہتے تھے پھر بصرہ چلے گئے تھے مصعب بن زبیر کے ہمراہ کوفہ گئے تھے۔ انسے اہل بصرہ میں سے حسن (بصری) اور محمد بن سیرین اور انس بن سیرین اور ابو السوار عدوی اور بکر بن عبد اللہ نے اور یونس بن جبیر باہلی نے اور صفوان بن محرز نے اور ابو عمران جونی نے روایت کی ہے اور اہل کوفہ میں سے عبد الملک بن عمیر نے اور اسود بن قیس نے اور سلمہ ابن کہیل نے روایت کی ہے اور خود انھوں نے ابی بن کعب سے اور حذیفہ سے روایت کی ہے۔ انسے حسن (بصری) نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز پڑھ لیتا ہے وہ اللہ عزوجل کی پناہ میں ہو جاتا ہے پس خیال رکھو کہ اللہ تمسے اپنے حق کے متعلق مطالبہ نکرے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکو لوگ جندب الخیر کہتے ہیں۔ اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ جندب الخیر وہ جندب ہیں جو عبد اللہ بن اخرم ازدی غامدی کے بیٹے ہیں۔ ہمیں ابو الفضل عبید اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن احمد بن حسین مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین یعنی عبید اللہ بن ابراہیم بن جعفر بن بیان زینبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن ابی عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن حسن بن خراش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن عاصم نے بیان کیا

---

[١] ترجمہ کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اسمیں ہجرت کر جاتے ١٢ [٢] ولایت سے یہاں دوستی و رفاقت کی یہاں مراد خدا کی دوستی اور اسکا تقرب ہے چونکہ جو مسلمان دار الحرب میں باوجود قدرت کے ہجرت نکرے اور خدا کے دشمنوں کے شہر میں رہے وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا اس لئے انکو یہ شبہ ہوا ١٢

وہ کہتے تھے ہمسے معتمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ خالد اثبج جو صفوان بن محرز کے بھتیجے تھے صفوان بن محرز سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے بیان کیا کہ جندب بن عبد اللہ بجلی نے عسعس بن سلامہ کے پاس فتنۂ ابن زبیر کے زمانے مین کہلا بھیجا کہ تم اپنے بھائی بندون کو میرے لیے جمع کرو تاکہ مین انسے کچھ بیان کرون چنانچہ عسعس نے ایک آدمی بھیجکر سب کو جمع کر لیا جب وہ جمع ہو گئے تو جندب آئے ایک بارانی پہنے ہوے تھے اُس بارانی کو سر سے ہٹا کر کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کا ایک لشکر مشرکون کی طرف بھیجا تو جب وہ باہم مقابل ہوے تو مشرکون مین ایک شخص تھا کہ جب وہ کسی مسلمان پر حملہ کرنیکا ارادہ کرتا اور حملہ کرتا تو اُسے قتل کر دیتا ایک مسلمان نے اُسکی غفلت کا موقع تلاش کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے یہ بیان کیا گیا ہو کہ وہ اُسامہ بن زید تھے چنانچہ انھون نے (اسکو غافل پاکر) اُسپر تلوار اُٹھائی اُسنے (اپنے بچاؤ کے لیے) کہا لا الٰہ الا اللہ مگر انھون نے (اُسکے کہنے پر کچھ التفات نہ کیا اور) اُسکو قتل کر دیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خوشخبری آئی آپنے سب کیفیت پوچھی اور اُسنے آپ سے بیان کی یہانتک کہ اُس شخص کا حال بھی بیان کیا حضرت نے اُسامہ کو بلایا اور اُنسے پوچھا کہ تمنے اس شخص کو کیون قتل کیا انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس شخص نے مسلمانون مین سخت آفت برپا کر رکھی تھی فلان فلان مسلمانون کو اسنے قتل کیا تھا اور انھون نے بہت سے لوگون کے نام حضرت کو بتائے اور کہا کہ جب مینے اُسپر تلوار اُٹھائی تو اُسنے تلوار کو دیکھکے لا الٰہ الا اللہ کہدیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے اُسے قتل کر دیا انھون نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا پھر تم لا الٰہ الا اللہ کا کیا جواب دوگے جب وہ قیامت کے دن (مشکل ہوکر) آئیگا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی فرماتے تھے کہ تم لا الٰہ الا اللہ کا کیا جواب دوگے جب وہ قیامت کے دن آئیگا یہ حدیث بیان کرکے جندب نے ہمسے کہا کہ دیکھو ایک فتنہ[۱] تمھارے اوپر آیا ہو جو اس فتنہ مین پڑیگا ہلاک ہو جائیگا عسعس کہتے ہین کہ ہم لوگون نے کہا کہ اللہ آپکو خوشحال رکھے آپ ہمین کیا حکم دیتے ہین اگر وہ فتنہ ہمارے شہر مین آجائے (تو ہم کیا کرین) جندب نے کہا تو تم اپنے گھرون مین گھس جاؤ ہم لوگون نے کہا کہ اگر فتنہ ہمارے گھرون مین آجائے (تو ہم کیا کرین) جندب نے کہا تو تم اپنی کوٹھریون مین گھس جاؤ ہم لوگون نے کہا کہ اگر فتنہ ہماری کوٹھریون مین آجائے (تو ہم کیا کرین) جندب نے کہا تو تم اپنے چھپنے کے مقامات مین گھس جاؤ ہم لوگون نے کہا اگر وہ فتنہ ہمارے چھپنے کے مقامات مین بھی آجائے (تو ہم کیا کرین) جندب نے کہا تو خدا کے بندۂ مقتول ہو بندۂ قاتل نہ ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

---

[۱] حضرت عبد اللہ بن زبیر سے اور یزید والون سے جنگ ہو رہی تھی چونکہ دونون طرف مسلمان تھے اسلیے اس لڑائی کو فتنہ کہا اور اُس سے بچنے کی تاکید کی اور اسی فتنہ سے بچانے کے لیے اوپر والی حدیث بیان کی ۱۲

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حممہ دوسی۔ بنی عبد شمس کے حلیف ہیں عروہ بن زبیر نے اور ابن شہاب نے کہا ہے کہ وہ مقام اجنادین میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عبد اللہ بن غنم بن جزء بن عامر بن مالک بن ذہل بن ثعلبہ بن ظبیان بن غامد ازدی غامدی۔ انکا نسب اسکے علاوہ اور بھی بیان کیا گیا ہے قبیلہ ازد کے جندب ہیں ان میں سے ایک یہی ہیں اکثر (اہل فن) کے نزدیک جادوگر کو انہوں نے قتل کیا تھا جو لوگ اسکے قائل ہیں انہوں نے کہا ہے (اور) بخاری بھی ہیں۔ انسے حسن (بصری) نے روایت کی ہے ہمیں ابراہیم ابن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن عیسی (ترمذی) سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہمیں احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو معاویہ نے اسماعیل بن مسلم سے انہوں نے حسن سے انہوں نے جندب سے روایت کرکے خبر دی کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کیا جائے۔ اس حدیث کے مرفوع ہونے میں اختلاف ہے بعض نے تو اسکو اسی سند سے مرفوع کیا ہے اور بعض نے اسکو جندب پر موقوف کہا ہے۔ انہوں نے جادوگر کو قتل کیا اسکا سبب یہ تھا کہ ولید بن عقبہ بن ابی معیط جب کوفہ کے امیر تھے تو انکے پاس ایک جادوگر آیا اور ولید کے سامنے شعبدے کرنے لگا اسنے ولید کو یہ دکھایا کہ وہ ایک شخص کو قتل کرتا ہے پھر اسے زندہ کر دیتا ہے اور اونٹنی کے منہ میں (کوئی چیز) ڈالتا ہے اور اسکی شرمگاہ سے (اسکو) نکال لیتا ہے پس ایک تلوار صیقل کی ہوئی اٹھائی اور اسے لیکے جادوگر کے پاس آئے اور ایک ہی وار میں اسے قتل کر دیا پھر اس سے کہا کہ اب تو اپنے آپ کو زندہ کر لے اور انہوں نے یہ آیت پڑھی أفتأتون السحر وأنتم تبصرون[1] پس یہ (گرفتار کر لیے گئے اور) ولید کے سامنے پیش کیے گئے انہوں نے (ولید سے) کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ساحر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار ماردی جائے مگر ولید نے (کچھ نہ سنا اور) انہیں قید کر دیا پھر جب داروغہ قیدخانہ نے انکے نماز اور روزے کی حالت دیکھی تو اسنے انکو رہا کر دیا ولید نے داروغہ کو گرفتار کر لیا اور اسے قتل کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہیں (قتل نہیں کیا) بلکہ قید کر دیا تھا پھر حضرت عثمان رضی کا خط ولید کے نام اسکے چھوڑ دینے کے متعلق آیا اور بعض لوگ کہتے ہیں (یہ نہیں ہوا) بلکہ ولید نے جندب کو قید کیا تو انکے بھتیجے داروغہ قیدخانہ کے پاس گئے اور اسے قتل کر دیا اور جندب کو نکال لیا اور اسی کے متعلق انہوں نے یہ اشعار کہے

اشعار

[1] ترجمہ کیا تم دیدہ و دانستہ جادو کرتے ہو ۱۲

انی مضرب السحابہ مجلس جنہا ولیقتل اصحاب النبی الاوائل
فان یک ظنی بابن سلمی و رہطہ ہو الحق یطلق جندب و یقاتل

اور یہ (بعد اسکے) سرزمین روم مین چلے گئے اور وہان مشرکون سے برابر لڑتے رہے یہانتک کہ حضرت معاویہ کی خلافت کے دسوین سال مین وفات پائی - (ایک مرتبہ) حضرت ابن عمر سے کسی نے کہا کہ مختار نے ایک کرسی بنوائی ہو اپنے اصحاب سے اُسپر بیٹھکے ملاقات کرتا ہو لوگ اُسکے ذریعہ سے پانی برسنے کی اور فتح ملنے کی دعائین مانگتے ہین تو حضرت ابن عمر نے کہا کہ قبیلہ ازد کا کوئی جندب کیون نہین اسکی خبر لیتا (قبیلہ ازد مین جندب نام کے صحابی اتنے تھے) جندب بن زہیر بن ذبیان ہے اور جندب الخیر بن عبد اللہ اور جندب بن کعب اور جندب بن عفیف - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن مکیث بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ بن زید جہنی رافع بن مکیث کے بھائی ہین - یہ دونون بھائی صحابی ہین - انسے مسلم بن عبد اللہ لیثی نے اور ابو سبرہ جہنی نے روایت کی ہو - انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) جہینہ کے صدقات پر عامل بنایا تھا - یہ محمد بن سعد کا قول ہو - یہ مدینہ مین رہتے تھے - ہمین ابو یاسر ابن ابی حبہ نے اپنی سند عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یعقوب نے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد بیان کرتے تھے کہ مجھسے محمد بن اسحاق نے یعقوب بن عتبہ سے انھون نے مسلم بن عبد اللہ لیثی سے انھون نے جندب بن مکیث سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ کلبی کو جو کلب لیث کے خاندان سے تھے (مقام) کدید کی طرف بھیجا چنانچہ یہ لوگ گئے جب وہان کے لوگ یکجا ہوے اور اپنے اپنے گھرون مین سو رہے تو ہمنے انپر تاخت کی بہتون کو ہمنے قتل کیا اور مویشی ہانک لائے - ابو احمد عسکری نے (لکھا ہو) کہ یہ جندب بیٹے ہین عبد اللہ بن مکیث کے پھر انھون نے خود ہی اسکے خلاف لکھدیا ہو اور رافع بن مکیث کے تذکرہ مین بیان کیا ہو کہ یہ جندب کے بھائی ہین اور انھون نے رافع کے نسب مین عبد اللہ کو ذکر نہین کیا پھر یہ جندب کے بھائی کیونکر ہو سکتے ہین جندب کے بیان مین جو کچھ انھون نے لکھا ہو اُسکے موافق یہ جندب بن عبد اللہ بن مکیث کے چچا ہونگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

ابن ناجیہ یا ناجیہ بن جندب ہین - محمد بن عمر نے عبید اللہ بن موسی سے انھون نے موسی بن عبید اللہ سے انھون نے عبد اللہ

۱؎ ترجمہ کیا جادو گر کے قتل کرنے سے جندب قید ہو سکتے ہین ہاور کیا نبی کے قدیم صحابہ قتل کیے جا سکتے ہین پس اگر میرا خیال ابن سلمی اور اسکے گروہ کی طرف صحیح ہو تو جندب چھوڑ دیے جاینگے اور وہ جہاد کرینگے ۱۲

ابن عمرو اسلمی سے انھون نے ناجیہ بن جندب یا جندب بن ناجیہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے جب ہم (مقام) غمیم
مین پہونچے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ قریش نے خالد بن ولید کو چند سوارون کے ساتھ بھیجا ہی تاکہ وہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کرین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے مقابلہ کو پسند نہ کیا آپ اُن لوگون پر بہت مہربان
تھے آپنے فرمایا کہ کوئی ہی جو ہمکو دوسرے راستہ سے لے چلے مینے عرض کیا کہ میرا باپ آپ پر فدا ہو جاے مین (ایسا کرسکتا
ہون) چنانچہ مینے سب لوگون کو ایک راستے پر لگا دیا پس ہم برابر چلتے رہے یہانتک کہ (مقام) حدیبیہ مین جا کے اُترے
وہان کا چشمہ بالکل خشک تھا حضرت نے اُسمین ایک تیر یا دو تیر اپنے ترکش سے ڈالے بعد اسکے اُسمین لعاب دہن ڈالدیا
اور دعا کی تو اُسکے چشمے اُبلنے لگے یہانتک کہ مین کہتا ہون کہ (پانی اسکا اسقدر قریب آگیا کہ) اگر ہم چاہتے تو اپنے ہاتھون سے
چلّو بھر لیتے۔ اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے عبید اللہ سے روایت کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ حدیث ناجیہ سے
مروی ہی انھون نے (اُنکے نام مین) شک نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔ یہ جو انھون نے کہا ہی کہ جب
ہم (مقام) غمیم مین پہونچے۔ یہ واقعہ عمرۂ حدیبیہ کا ہی کیونکہ خالد اُسوقت کافر تھے اسکے بعد اسلام لائے ہین۔

(سیدنا) جندب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوناجیہ انکے (صحابی ہونیکی) سند مین کلام ہی۔ بعض لوگ کہتے ہین یہ وہی ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا۔ مجزاۃ بن
زاہر اسلمی نے ناجیہ بن جندب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اُسوقت حاضر ہوا جب ہدی[^1] روکی گئی مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ میرے ساتھ ہدی بھیج دیجیے تاکہ حرم مین قربانی
کر دی جاے آپنے فرمایا کہ تم کس طرح لیجاؤگے مینے عرض کیا کہ مین اپنے جنگلون مین ہو کے جاؤنگا کہ کفار مجھے نہ پاسکینگے وہ
کہتے تھے کہ پھر حضرت نے ہدی بھیجدی اور مینے اُسکو حرم مین قربانی کر دیا۔ ابن مندہ نے انکا ذکر ایسا ہی لکھا ہی اور ابونعیم نے
لکھا ہی کہ بعض راویون نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ وہی پہلے شخص ہین حالانکہ یہ وہم ہی صحیح یہ ہی کہ انکا نام ناجیہ بن جندب ہی
مجزاۃ بن زاہر نے اپنے والد سے انھون نے ناجیہ بن جندب اسلمی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور مین گیا جبکہ ہدی روکی گئی اور بعد اسکے پوری حدیث بیان کی ہی اور کہا ہی کہ اس حدیث کو بعض راویون نے
روایت کیا ہی اور اُنسے وہم ہو گیا ہی انھون نے مجزاۃ کی روایت اپنے والد سے ناجیہ تک پہونچائی ہی اور ناجیہ کی روایت
انکے والد سے قرار دی ہی پس انھون نے اسی وہم پر ایک تذکرہ قائم کر دیا ہی اور اسمین کسی کا خلاف نہین کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہدی جو شخص لے گئے تھے وہ ناجیہ بن جندب ہین اور تمام ثابت قدم راویون کی روایت اسرائیل سے

[^1]: ہدی اُس جانور کو کہتے ہین جو قربانی کے لیے حرم بھیجا جاے ۱۲

وہ مجزاۃ سے روایت کرتے ہین وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین وہ ناجیہ سے روایت کرتے ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) جُندُرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خیشنہ بن نفیر بن مُرۃ بن عُرَنہ بن واثلہ بن فاکہ بن عمرو بن حارث بن مالک بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کنیت انکی ابو قرصافہ بنی مالک بن النضر سے ہین۔ ابن ماکولا نے انکو لیثی قرار دیا ہی حالانکہ وہ صحیح نہین ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب بیان کیا ہو اور انکے نسب سے حارث اور نضر اور کنانہ کو ساقط کر دیا ہو اور کہا ہو کہ یہ مالک بن نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہین اور نسب میں انکا نام نہین لیا۔ ملک شام کے مقام فلسطین مین سکونت اختیار کر لی تھی۔ انکی بہت سی حدیثین ہین جو اہل شام سے مروی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور انشاء اللہ کنیت کے باب مین انکا ذکر آئیگا۔

(سیدنا) جُندَع (رضی اللہ عنہ)

انصاری اوسی۔ حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انہون نے یزید بن قسیط سے روایت کی ہو کہ جندع بن ضمرہ جندعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوسے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہو۔ اور ابونعیم نے آدم سے انہون نے حماد سے انہون نے ثابت سے انہون نے عبداللہ بن حارث بن نوفل کے بیٹے سے انہون نے اپنے والد جندع انصاری سے روایت کی ہو کہ انہون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عمداً[۵۱] میرے اوپر جھوٹ بولے اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین تلاش کر لے۔ اور عطاء بن سائب نے عبداللہ بن حارث سے روایت کی ہو کہ جندع جندعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا کرتے تھے حضرت انکو اپنے نزدیک بٹھا لیتے تھے اور ان پر مہربانی کرتے تھے ابو احمد عسکری نے اپنی سند سے عمار بن یزید سے انہون نے عبداللہ بن علاء سے انہون نے زہری سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مین نے سعید بن جناب سے سنا وہ ابو عنفوانہ مازنی سے روایت کرتے تھے کہ انہون نے کہا مین نے ابو جنیدہ یعنی جندع بن عمرو بن مازن سے سنا وہ کہتے تھے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوسے سنا کہ جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ بولے اُسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین تلاش کر لے اور مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو اگر نہ سنا ہو تو میرے کان بہرے ہو جائین آپ جب حجۃ الوداع[۵۲] سے لوٹے اور غدیر خم[۵۳] مین پہونچے تو آپ لوگون کے سامنے خطبہ پڑھنے کھڑے ہوگئے اور

---

[۵۱] عمداً جھوٹ بولنے کا مطلب یہ ہو کہ اسے معلوم ہو کہ حضرت نے یہ نہین فرمایا اور پھر آپ کی طرف منسوب کرے ۱۲ [۵۲] حجۃ الوداع وہ حج جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج تھا ۱۲ [۵۳] غدیر خم ایک چشمہ کا نام ہو مقام جحفہ سے تین میل ہو ہم حجۃ الوداع کا مختصر حال نہایت جامعیت کے ساتھ علم الفقہ کی پانچوین جلد مین لکھ چکے ہین اسی مقام پر ہمنے اس خطبہ کی مفصل کیفیت مع اسکے مباحث و نتائج کے لکھی ہو شائقین اُس جلد کو دیکھکر تفصیلی حالات معلوم کر لین ۱۲

آپنے علی (مرتضیٰ) کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا من[1] کنت ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ عبید اللہ (راوی) کہتے تھے میں نے زہری سے کہا کہ یہ حدیث تم ملک شام میں نہ بیان کرو تم خود اپنے کانوں سے سب علی سنتے ہو زہری نے کہا (بس اسی حدیث پر تم کو ایسا خیال آیا) خدا کی قسم میرے پاس علی کے فضائل اسقدر ہیں کہ اگر میں انھیں بیان کروں تو بیشک قتل کر دیا جاؤں۔

میں کہتا ہوں ابن مندہ نے شروع تذکرہ میں ایسی ہی روایت لکھی ہے تذکرہ لکھا ہے جندع انصاری کا اور حدیث لکھی ہے جندع ابن ضمرہ جندعی کی اور بیشک ابن مندہ کو اسمیں اشتباہ ہو گیا ہے کیونکہ جندع بن ضمرہ کا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آئیگا۔

(سیدنا) جندع (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ۔ حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے یزید بن عبد اللہ بن قسیط سے روایت کی ہے کہ جندع ابن ضمرہ لیثی وہی ہیں جنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ الآیہ حجاج بن منہال نے ابن اسحاق سے انھوں نے یزید سے روایت کی ہے کہ (انکا نام) جندع بن ضمرہ (ہے) اور ابن اسحاق کے اکثر شاگردوں نے انکی موافقت کی ہے۔ انکا تذکرہ جندب بن ضمرہ کے نام میں اس سے زیادہ ہو چکا ہے۔

(سیدنا) جندلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ بن عمرو بن بہدلہ۔ انکی حدیث علامات نبوت کے متعلق ایک عمدہ حدیث ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) جنید (رضی اللہ عنہ)

ابن سباع جہنی اور بعض لوگ کہتے ہیں (ابن) حبیب کنیت انکی ابو جمعہ ہے۔ انکا شمار اہل شام میں ہے لوگوں نے انکا ذکر نون کے بعد یای مثناۃ تحتانیہ کے ساتھ کیا ہے اور انکی حدیث جنبذ نون کے بعد باء موحدہ سے بیان کر چکی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جنیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن بن عوف بن خالد بن عفیف بن بجید بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ یہ اور انکے بھائی حمید اور عمرو بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے۔ یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

[1] ترجمہ جسکا میں محبوب ہوں علی بھی اسکے محبوب ہیں یا اللہ محبت کر اس شخص سے جو علی سے محبت کرے اور دشمنی کر اس سے جو علی سے دشمنی کرے ۱۲ منہ [illegible] اہل شام شہادت عثمان کے بعد سے حضرت علی مرتضیٰ کیطرف سے شاکی ہو گئے تھے پھر جنگ صفین نے انکے شکوک اور ظنون نا سمجھ لوگوں کی [illegible] معاصرت اور بعض واقعات کی پیچیدگی اور ان سب پر مزید بنی امیہ کی فتنہ انگیزی نے انکو ... کا موقع دیا اور [illegible] توخیال بلا جائے یہ ایسی بات قبل از تحقیقات کا حال ہے بعض لوگ حضرت علی مرتضیٰ کی ... [illegible]

باب الجیم والہاء

(سیدنا) جہبل (رضی اللہ عنہ)

ابن سیف۔ بنی جلاح سے ہین۔ یہی ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی خبر لیکر حضرموت گئے تھے اور انھین کی نسبت امرء القیس بن عابس نے یہ شعر کہا تھا شعر

شمت البغایا یوم اعلن جہبل ۔ بنعی احمد النبی المہتدی[۱]

جہبل اور انکے گھر کے لوگ (قبیلہ) کلاب سے تھے حضرموت مین رہتے تھے۔ ابن کلبی نے انکا ذکر اسیطرح لکھا ہے کہ یہ کلاب بن وبرہ کے خاندان سے ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جہجاہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن سعید بن سعد بن حرام بن غفار غفاری۔ اہل مدینہ مین سے ہین ان سے عطاء ابن یسار اور سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیعۃ الرضوان مین شریک تھے اور غزوہ مریسیع مین بھی شریک تھے جو قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنی مصطلق کے ساتھ ہوا تھا۔ اُس زمانے مین یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اجیر تھے۔ انکے اور سنان بن فروہ جہنی کے درمیان مین اس غزوہ مین کچھ نزاع ہو گئی تھی تو جہجاہ نے آواز دی کہ اے مہاجرین (دیکھو) اور سنان نے آواز دی کہ اے انصار (دیکھو) اور سنان بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے اور یہی معاملہ عبداللہ بن ابی سردار منافقین کے اس قول کا باعث تھا کہ لیخرجن الاعز منہا الاذل[۲] انسے عطاء بن یسار نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتون مین کھاتا ہے اور مومن ایک آنت مین اس حدیث مین انکی حالت کفر و اسلام مراد ہے کیونکہ انھون نے قبل اسلام[۳] لانے کے سات بکریون کا دودھ پیا تھا پھر یہ اسلام لائے تو ایک بکری کا دودھ بھی نہ پی سکے۔ یہی ہین جنھون نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے عصا لے لیا تھا اور وہ خطبہ پڑھ رہے تھے پھر انھون نے اس عصا کو توڑ ڈالا تو انکے گھٹنے مین مرض آکلہ ہو گیا تھا وہ عصا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ انکی وفات حضرت عثمان کی شہادت کے ایک سال بعد ہوئی۔

---

[۱] ترجمہ نامراد ہو گئے لشکر (اسلام) جب جہبل نے اعلان کیا خبر وفات احمد نبی ہدایت یافتہ کا۱۲ [۲] ترجمہ صاحب عزت ذلیل کو وہان نکال دیگا۔ اس منافق نے یہ کہا تھا کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو ہم مین جو صاحب عزت ہین یعنے منافقین ذلیل لوگون یعنے مسلمانون کو مدینہ سے نکال دینگے ۱۲ [۳] قبل اسلام لانے کے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہوئے تو سات بکریون کے دودھ مین بھی سیر نہوئے تھے ۱۲

ہمین اسمعیل بن عبید اللہ اور کئی لوگون نے اپنی سند سے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے عمرو بن دینار سے نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے جابر بن عبد اللہ کو یہ کہتے ہوے سنا کہ ہم ایک جہاد مین تھے لوگ کہتے ہین اسکا نام غزوۂ بنی المصطلق ہو ایک شخص نے مہاجرین مین سے ایک انصاری شخص کی نشستگاہ مین طمانچہ مارا تو اس مہاجر نے کہا کہ مہاجرین کی دوہائی ہو انصاری نے کہا انصار کی دُہائی ہو اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا کہ یہ جاہلیت کی سی گفتگو کیون ہو رہی ہو۔ لوگون نے کہا کہ مہاجرین مین ایک شخص نے ایک انصاری شخص کی نشستگاہ مین طمانچہ مارا ہو حضرت نے فرمایا اسکا ذکر نہ کرو لغو بات ہو اس خبر کو عبد اللہ بن اُبی بن سلول نے سنا اُسنے کہا کیا مہاجرین نے ایسا کیا (اچھا) لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے تو مین اس منافق کی گردن ماردون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانے دو لوگ یہ کہین کہ محمد اپنے اصحاب[1] کو قتل کرتے ہین اور عمرو بن دینار کے علاوہ اور راویون نے بیان کیا ہو کہ (جب عبد اللہ بن ابی نے یہ نازیبا جملہ کہا تو) اُسکے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ نے (جو کامل الایمان شخص تھے) اُس سے کہا کہ تو (یہان سے) لوٹ کر نہین جا سکتا جب تک کہ اس امر کا اقرار نہ کرلے کہ تو ذلیل ہو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باعزت ہین چنانچہ اُسنے اسکا اقرار کر لیا۔ ہمین ابو الفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ شافعی طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور ابو کریب نے بیان کیا یہ دونون کہتے تھے ہمین زید بن حباب نے موسی بن عبیدہ سے انھون نے عبیدہ بن سلمان قرشی سے انھون نے عطاء بن یسار سے انھون نے جہجاہ غفاری سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت مین کھاتا ہو اور کافر سات آنتون مین کھاتا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جہسمہ (رضی اللہ عنہ)

ابو موسی نے کہا ہو کہ ابن شاہین وغیرہ نے انکا ذکر کیا ہو۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو احمد عطار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن احمد بن عثمان یعنی ابو حفص نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد بن شاکر نے خبر دی نیز ابو حفص کہتے تھے ہمسے محمد بن یعقوب ثقفی نے بھی بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عمار ساسی نے خبر دی یہ دونون (یعنی احمد بن عمار اور جعفر بن محمد) کہتے تھے ہمسے محمد بن صلت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین [illegible]

[1] اسوقت تک منافق مسلمانون کے ساتھ ملے جلے رہتے تھے ظاہر مین امتیاز کوئی نہ تھا لہذا اگر قتل کیے جاتے تو ناواقف اغیار یہی سمجھتے کہ رسول اللہ صلعم اپنے ہواخواہون کو قتل کر دیتے ہین

ابن ابی الاسود نے ابو حباب سے انھون نے ایاد بن لقیط سے انھون نے جہدمہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میںنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز کے لیے باہر تشریف لائے تھے آپکے سر مین مہندی کا رنگ تھا۔ اسکو ایک جماعت نے ایاد سے انھون نے ابو رمثہ سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابو رمثہ تیمی کے نام مین اختلاف ہو ان مختلف اقوال مین مینے یہ قول نہین دیکھا کہ انکا نام جہدمہ ہو مگر راوی اسکے (بھی) ایاد بن لقیط ہین (اس سے معلوم ہوتا ہو کہ جہدمہ انکا نام ہو۔

(سیدنا) جہر (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبد اللہ۔ انکی حدیث زہری نے عبد اللہ بن جہر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی (اور تسبیحات وغیرہ ذرا بلند آواز سے کہین) جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ اے جہر اپنے پروردگار کو سناؤ اور مجھے نہ سناؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جہم (رضی اللہ عنہ)

اسلمی۔ اور بعض لوگ انکو سلمی کہتے ہین۔ یہ وہم ہو صحیح نام انکا جاہمہ ہو۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہو حسان بن غالب نے ابو لہیعہ سے انھون نے یونس بن یزید سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے محمد بن طلحہ سے انھون نے ابو حنظلہ بن عبد اللہ سے انھون نے معاویہ بن جہم اسلمی سے انھون نے اپنے والد جہم سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے خدا کی راہ مین جہاد کرنیکا ارادہ کیا ہو آپنے فرمایا کیا تمھارے والدین مین سے کوئی زندہ ہو مینے عرض کیا کہ ہان میری والدہ زندہ ہین حضرت نے فرمایا تو تم انکے قدم کو پکڑ لو (یعنے انکی خدمت کرو) جہم کہتے تھے کہ مینے حضرت سے تین مرتبہ یہی کہا (بالآخر) آپنے فرمایا افسوس ہی خرابی ہو اپنی مان کا قدم پکڑ لے وہین جنت ہو۔ ابن جریج نے اسکی مخالفت کی ہو اور انھون نے محمد بن طلحہ سے انھون نے ابو حنظلہ بن عبد اللہ سے انھون نے معاویہ بن جہم اسلمی سے انھون نے اپنے والد جہم سے روایت کی ہو اور یہی صحیح ہو۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ اس بارے مین لوگون نے ابن اسحاق کی مخالفت کی ہو بعض نے تو کہا ہو کہ معاویہ بن جاہمہ سے مروی ہو وہ اپنے والد جاہمہ سے روایت کرتے ہین اور بعض نے کہا ہو کہ ابن معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہو کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا انمین سے کسی نے (معاویہ بن) جہم نہین کہا صرف حسان بن غالب نے ابن لہیعہ سے انھون نے یونس بن یزید سے انھون نے ابن اسحاق سے اسکی روایت کی ہو اور انھون نے محمد اور معاویہ کے درمیان مین ابو حنظلہ بن عبد اللہ کو داخل کر دیا ہو پس ابن جریج کے شاگرد سب اسکے

مخالف ہین کیونکہ ابن جریج کے شاگرد متفق اللسان ابن جریج سے اور وہ محمد بن طلحہ سے وہ اپنے والد یعنے طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن ابن ابی بکر صدیق سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔ اور تینون نے انکو جاہمہ کے نام مین لکھا ہو اور انکو سلمی قرار دیا ہو نہ اسلمی۔

(سیدنا) جہم (رضی اللہ عنہ)

بلوی۔ انسے انکے بیٹے علی نے یہ روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہملوگ جمعہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے ہمسے پوچھا کہ تم کون ہو۔ ہمنے عرض کیا کہ ہم عبد مناف کی اولاد سے ہین حضرت نے فرمایا تم عبداللہ کے بیٹے ہو۔[۱] انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جہم (رضی اللہ عنہ)

ابن قثم۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد عبدالقیس کے ہمراہ زارع کے ساتھ آئے تھے بشر ملیکہ جو مطر بن عبدالرحمن نے عبدالقیس کی ایک عورت سے جسکا نام ام ابان بنت زارع تھا اور انھون نے اپنے دادا زارع سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے ایک چچازاد بھائی کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ اس حدیث کو بکار بن قتیبہ نے موسی بن اسمعیل سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہو اور انکے چچا کے بیٹے کا نام جہم ابن قثم ہو۔ یہ جہم وہی شخص ہین جنکا ذکر حدیث عبدالقیس مین ہو جب انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اشیا کی بابت پوچھا اور آپنے انھین انکے پینے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ (دیکھو نشہ کی حالت مین تمسے خلاف عقل حرکات صادر ہوتے ہین) یہانتک کہ کوئی تم مین سے اپنے چچا کے بیٹے کو تلوار مار دیتا ہو اور ان لوگون مین ایک شخص تھا جو اسی وجہ سے زخمی ہو گیا تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہو کہ یہ جہم بیٹے ہین قثم کے۔ انکا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) جہم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انکا تذکرہ ابوہند داری کی حدیث مین ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) جہم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عبد بن شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار قریشی عبدری۔ کنیت انکی ابوخزیمہ اور انھون نے ہجرت حبش کی طرف اپنی بی بی ام حرملہ بنت عبد بن اسود خزاعیہ کے ہمراہ ہجرت کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین (انکی بی بی کا نام) حریملہ بنت عبدالاسود تھا انکی بی بی کا انتقال وہین حبش مین ہو گیا تھا۔ انکے ہمراہ انکے دونون بیٹے عمرو اور خزیمہ

[۱] یعنے تم میرے حقیقی بھائی کے مثل ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی عبد مناف کی اولاد سے تھے ۱۲

نے بھی ہجرت کی تھی۔ بعض لوگ انکو جہیم بن قیس کہتے ہین۔ یہ جہم وہ نہین ہین جنکا ذکر اوپر ہوا یہ ابوعمر کا قول ہی ہشام کلبی نے اور زبیر نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ (انکا نام) جہم (ہی) بغیر یا کے اور ان دونون نے کہا ہی کہ یہ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔

(سیدنا) جہیم (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انسے ذوالکلاع نے روایت کی ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہین۔ اس حدیث مین ایک طویل قصہ ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین انکو بلوی سمجھتا ہون۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) جہیش (رضی اللہ عنہ)

ابن اویس نخعی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے۔ انکی حدیث کی سند مین کلام ہی عبداللہ بن مبارک نے اوزاعی سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابوسلمہ سے انھون نے ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا جہیش بن اویس نخعی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے چند دوستون کے ہمراہ جو قبیلۂ مذحج کے تھے حاضر ہوے اور انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم قبیلۂ مذحج کے لوگ ہین پھر انھون نے ایک طویل حدیث روایت کی جسمین کچھ شعر بھی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جہیم (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی۔ (غزوۂ) خیبر کے سال اسلام لائے اور انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کی غنیمت) سے تیس وسق[۱] دیے تھے۔ یہ وہی ہین جنھون نے مقام جحفہ مین ایک خواب دیکھا تھا جبکہ قریش اپنے قافلہ کے بچانے کے لیے بدر کیطرف چلے تھے اور جحفہ مین فروکش ہوے تھے تاکہ پانی بھر لین اسوقت جہیم کو نیند زیادہ معلوم ہوئی (اور یہ سو رہے) انھون نے خواب مین ایک سوار کو دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہی اور اسکا اونٹ بھی اسکے ہمراہ ہی وہ لشکر کے سامنے آکے کھڑا ہوگیا اور اسنے اشراف قریش مین سے چند لوگون کا نام لیکر کہا کہ فلان فلان لوگ مقتول ہوگئے پھر اسنے اونٹ کی گردن مین نیزہ مارا اور اسے لشکر کے اندر چھوڑا پس اس اونٹ کا خون قریش کے ہر خیمہ مین لگا۔ اس روایت کو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہی۔ اور ابن شاہین نے موسی بن ہیثم سے انھون نے عبیداللہ بن محمد سے انھون نے محمد بن سعد سے روایت

---

[۱] وسق ایک پیمانہ کا نام ہی ۱۲

کی ہی کہ انھون نے کہا جہیم بیٹے ہین صلت بن مطلب بن عبد مناف کے فتح مکہ کے بعد اسلام لائے مجھے انکی کوئی روایت معلوم نہین انکے اس نسب بلین اور انکے اسلام کے وقت مین ابو احمد عسکری نے بھی انکی موافقت کی ہی اور انھون نے بھی انکے نسب سے مخرمہ کو نکالدیا ہی مگر انکا قائم رکھنا صحیح ہی۔ ابن کلبی نے اور ابن حبیب نے اور زبیر نے اور ابو عمر وغیرہ نے انکا ذکر لکھا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جہیم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عبد بن شرحبیل۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام جہم ہی۔ انکا ذکر جہم کے بیان مین ہو چکا ہی انھون نے سرزمین حبش کی طرف اپنی بی بی خولہ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

باب الجیم والواو والیاء

(سیدنا) جودان (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا اور بعض لوگ انکو ابن جودان کہتے ہین۔ کوفہ مین رہتے تھے۔ ان سے اشعث بن عمیر نے اور عباس بن عبد الرحمن نے روایت کی ہی۔ ابن جریج نے عباس بن عبد الرحمن بن مینا سے انھون نے جودان سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے اسکا (مسلمان) بھائی (اپنی کسی خطا کی) معذرت کرے اور وہ اسکو قبول نکرے تو اسپر ویسا ہی گناہ ہوگا جیسا خطا کرکے عذر نکرنے والے پر ہوگا۔ اور ان سے اشعث بن عمیر نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا عبد القیس کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا وہ سب لوگ اسلام لائے اور آپ سے نبیذ[1] کا مسئلہ پوچھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے ملک کی آب و ہوا بہت ثقیل ہی اسکی اصلاح نبیذ ہی سے ہو سکتی ہی حضرت نے فرمایا (اچھا نبیذ کا استعمال کرو مگر) نقیر مین نہ پیو مجھے یہ خیال ہی کہ اگر تم نقیر مین پیو گے تو (نشہ پیدا ہو جائیگا اور) تم مین سے ایک دوسرے کو تلوار سے مار دیگا اور کوئی اس طرح مار یگا کہ تم مین سے کسی کا پیر قیامت تک لنگ ہو جائیگا تو وہ لوگ ہنسنے لگے حضرت نے پوچھا کیون ہنستے ہو ان لوگون نے عرض کیا کہ خدا کی قسم ایک مرتبہ ہمنے نقیر مین نبیذ پی تو (نشہ پیدا ہوا اور) ہم مین سے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوا اور اس شخص کے تلوار ماری گئی اور پیر لنگڑا ہو گیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

---

[1] نبیذ اس پانی کو کہتے ہین جسمین چھوہارے بھگوئے جائین نقیر ایک قسم کا ظرف تھا جسمین شراب استعمال ہوتی تھی جسمین پینے سے نشہ پیدا ہو جاتا تھا احتمال تھا ۱۲

(سیدنا) جُون (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ بن اعور بن ساعدہ بن کعب بن عبد شمس بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہی۔ بعض لوگون کا قول ہی کہ یہ صحابی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا صحابی ہونا اور حضرت کے دیدار سے مشرف ہونا ثابت نہین ہوا۔ انہین ہشیم سے وہم ہو گیا ہی یحییٰ بن ایوب نے ہشیم سے انھون نے منصور بن زاذان سے انھون نے حسن سے انھون نے جون بن قتادہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہم کسی سفر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے (اثنائے سفر مین) آپکے بعض صحابہ کا گذر ایک لٹکی ہوئی مشک پر ہوا اسمین پانی بھرا ہوا تھا انھون نے چاہا کہ (اس سے پانی لیکر) پئین تو مشک کے مالک نے کہا کہ یہ مردار کی کھال ہی لہذا وہ (پینے سے) رک گئے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے انھون نے آپ سے اس کا ذکر کیا آپنے فرمایا (کچھ حرج نہین) پیو اسلیے کہ دباغت سے مردار کی کھال بھی پاک ہو جاتی ہی۔ ہشیم نے ایسا ہی کہا ہی اور بہت سے لوگون نے اسکو انسے روایت کیا ہی منجملہ انکے شجاع بن مخلد اور احمد بن منیع ہین اور نیز اس حدیث کو عمرو بن زرارہ نے اور حسن بن عرفہ نے ہشیم سے انھون نے منصور اور یونس وغیرہما سے انھون نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہی مگر انھون نے سند مین جون کو ذکر نہین کیا اور نیز اس حدیث کو قتادہ نے حسن سے انھون نے جون بن قتادہ سے انھون نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہی اور یہی صحیح ہی یہ ابن مندہ کا قول ہی اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھنے کے بعد کہا ہی کہ یہ حدیث ہشیم سے مروی ہی وہ منصور سے وہ جون سے راوی ہین بعد اسکے کہا ہی کہ بعض وہمی لوگون نے صحابہ مین انکا ذکر لکھا ہی اور اپنا وہم ہشیم کی طرف منسوب کر دیا ہی اور یہ بھی کہدیا ہی کہ اس حدیث کو بہت سے لوگون نے ہشیم سے اور انھون نے منصور اور یونس سے اور انھون نے حسن سے انھون نے سلمہ بن محبق سے روایت کیا ہی اور اس سند مین جون کو ذکر نہین کیا یہ دوسرا وہم ہی کیونکہ زکریا بن یحییٰ بن حمویہ نے اس حدیث کو ہشیم سے اسی طرح روایت کیا ہی اور انسے روایت کرنے والے اسلم بن سہل واسطی ہین جو (شہر) واسط کے بڑے حفاظ اور علما مین سے ہین پس معلوم ہو گیا کہ یہ وہم ہشیم سے نہین ہوا کیونکہ انکی روایت اس روایت کے موافق ہی جو قتادہ نے حسن سے انھون نے جون سے انھون نے سلمہ سے کی ہی واللہ اعلم۔ جون واقعہ جمل مین طلحہ اور زبیر کے ہمراہ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) جویریہ (رضی اللہ عنہ)

عصری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد عبد القیس کے ہمراہ حاضر ہوے تھے۔ سلمہ بنت سہل غنویہ نے اپنے دادی ہنادہ بنت عبد اللہ سے انھون نے جویریہ عصری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد عبد القیس کے ہمراہ حاضر ہوا تھا ہمارے ہمراہ منذر بھی تھے انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین دو عادتین

ایسی ہیں کہ اللہ انکو دوست رکھتا ہے بردباری اور تامل۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) جیفر (رضی اللہ عنہ)

ابن جلندی بن مستکبر بن حراز بن عبد العزی بن معولہ بن عثمان بن عمرو بن غنم بن غالب بن عثمان بن نصر بن زہران ازدی عمانی۔ عمان کے رئیس تھے۔ یہ اور انکے بھائی عبد بن جلندی دونوں عمرو بن عاص کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے جبکہ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمان کی طرف بھیجا تھا یہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر نہیں ہوئے اور نہ آپ کو دیکھا۔ انکا اسلام خیبر کے بعد ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

حرف الحاء المہملۃ باب الحاء والالف

(سیدنا) حابس (رضی اللہ عنہ)

ابن دغنہ کلبی۔ انکی ایک حدیث علامات نبوت کے متعلق مروی ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپکے صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حابس (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ تمیمی۔ کنیت انکی ابو حیہ ہے حابس اقرع کے والد نہیں ہیں۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمرو بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن کثیر یعنی ابو غسان عنبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مبارک نے یحیی بن ابی کثیر سے انھوں نے حیہ بن حابس سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ الو کی آواز میں (نحوست) کچھ بھی نہیں ہے اور نظر حق ہے۔ اس حدیث کو اوزاعی نے یحیی سے انھوں نے حیہ بن حابس سے یا عائش سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

اور اس حدیث کو شیبان نے یحیی سے انھوں نے ابو حیہ سے انھوں نے ابوہریرہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور حرب بن شداد نے بھی اس حدیث کو علی بن مبارک کی طرح روایت کیا ہے مگر انھوں نے ابوہریرہ کا ذکر نہیں کیا نہ حیہ بن حابس کے والد کا ذکر کیا ہے ہمیں یحیی بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الصمد بن عبد الوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حرب بن شداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن ابی کثیر نے حیہ بن حابس تمیمی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ اُلو کی آواز میں کچھ (نحوست) نہین ہی ہان نظر حق ہی اور فال نیک اچھی چیز ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حابس (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد اور بعض لوگ انکو ابن ربیعہ بن منذر بن سعد بن یثربی بن عبد بن قصی بن قران بن ثعلبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن حیان ابن جرم۔ یہ ثعلبہ بیٹے ہین عمرو بن غوث بن طے کے طائی ہین۔ انکا شمار اہل حمص مین ہی۔ ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مغیرہ کے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حریز بن عثمان رحبی نے خبر دی وہ کہتے تھے میننے عبد اللہ بن غابر الہانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ حابس بن سعد طائی صبح کے وقت مسجد مین داخل ہوے اور وہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا حضرت نے لوگون کو دیکھا کہ مسجد کے اگلے حصہ مین نماز پڑھ رہے ہین فرمایا کہ یہ لوگ ریاکار ہین اور فرمایا کہ انھین ڈانٹ دو جو کوئی انکو ڈانٹ دیگا وہ اللہ اور اُسکے رسول کا مطیع ہی چنانچہ لوگ اُنکے پاس گئے اور انھین (مسجد سے) نکالدیا حابس کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا صبح کے وقت مسجد کے اگلے حصہ مین فرشتے نماز پڑھتے ہین۔ ابو عمر نے لکھا ہی کہ اہل شام مین یہ بہت مشہور ہین اور انھون نے کہا ہی کہ مورخین نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایکبار حابس ابن سعد طائی کو بلایا اور فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ تمھین حمص کا قاضی بناؤن تم وہان کیا کروگے انھون نے کہا کہ مین اپنی راے سے اجتہاد کرونگا اور اپنے پاس والون سے مشورہ کر لیا کرونگا حضرت عمر نے فرمایا اچھا جاؤ چنانچہ یہ چلے تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ پھر لوٹ آئے اور کہا کہ یا امیر المومنین مینے ایک خواب دیکھا ہی مین چاہتا ہون کہ وہ خواب آپسے بیان کرون امیر المومنین نے فرمایا بیان کرو انھون نے کہا مینے دیکھا گویا آفتاب مشرق سے آرہا ہی اور اسکے ساتھ فرشتون کی ایک بڑی جماعت ہی اور مغرب سے ماہتاب آرہا ہی اور اُسکے ساتھ ستارون کی ایک بڑی جماعت ہی حضرت عمر نے اُنسے پوچھا کہ تم کس طرف تھے انھون نے جواب دیا کہ مین ماہتاب کی طرف تھا حضرت عمر نے فرمایا کہ تم مٹی ہوئی علامت کے ساتھ تھے نہین۔ خدا کی قسم تم میری طرف سے کبھی کوئی کام نکرنا اور انکو واپس بلا لیا پھر یہ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ ہوے اور قبیلہ طے کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا اُسی دن شہید ہوے۔ عدی بن حاتم کے سسرالی رشتہ دار تھے یعنی اُنکے بیٹے زید کے ماموں تھے۔ زید نے حابس کے قاتل کو دھوکہ دیکر قتل کر دیا تو اُنکے والد عدی نے قسم کھائی

۱؎ اس مقام سے اور نیز اور بہت سی احادیث سے راے و قیاس شرعی اور اجماع کا حجت ہونا ثابت ہی ۱۲ ۲؎ اس خواب مین حضرت علی مرتضی اور حضرت معاویہ کی جنگ کا واقعہ دکھایا گیا حضرت علی مرتضی آفتاب تھے اور حضرت معاویہ ماہتاب ۱۲ ۳؎ ماہتاب کو مٹی ہوئی علامت اسلیے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی یعنے رات کی علامت یعنے ماہتاب کو محو فرما دیا ہی ۱۲

کہ میں انکو اولیاء مقتول کے حوالہ کر دونگا تو یہ حضرت معاویہ کی طرف بھاگ گئے ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا قصہ مورخین کے نزدیک مشہور ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔

(سیدنا) حاتم (رضی اللہ عنہ)

خادم نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ حاتم کہتے تھے کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ اشرفی میں مول لیا تھا پھر مجھے آزاد کر دیا میں نے عرض کیا کہ میں آپکے پاس سے نہ جاؤنگا چاہے آپ مجھے آزاد کر دیں چنانچہ چالیس برس حضرت کے پاس رہا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے انکی حدیث کی سند نہایت غریب ہے۔

(سیدنا) حاتم (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ انکی حدیث ابن لہیعہ نے سالم بن غیلان سے انھوں نے سلیمان بن ابی عثمان سے انھوں نے حاتم بن عدی یا عدی بن حاتم حمصی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگ ہمیشہ نیکی پر رہینگے جب تک کہ وہ افطار میں جلدی اور سحور کھانے میں تاخیر کرتے رہینگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حاجب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن تیم بن امیہ بن خفاف بن بیاضہ۔ انصاری خزرجی بیاضی جناب کے بھائی ہیں۔ ابن شاہین نے اور طبری نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں احد میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حاجب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید انصاری۔ اشہلی۔ بنی عبد الاشہل سے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنی زعوراء بن جشم سے ہیں جو قبیلہ اوس کی ایک شاخ ہے زعورا بھائی ہیں عبد الاشہل کے بعض لوگ کہتے ہیں عبد الاشہل کے یہ حلیف تھے اور خود قبیلہ ازد شنوءہ سے ہیں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ازمع ہمدانی۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ انکی وفات حضرت معاویہ کے آخر زمانہ میں ہوئی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ عبدان نے اور ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا ہے یہ تابعی ہیں حضرت عمر وغیرہ سے انھوں نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اسد بن عبد العزی بن جعونہ بن عمرو بن قین بن رزاح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن یزید تنوخی۔ انکا صحابی

ہونا ثابت ہو- یہ ابن کلبی کا قول ہو-

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم بن رافع بن امرؤ القیس بن زید بن عبد الاشہل- ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انھون نے عروہ سے اُن لوگون کے نام میں جو انصار کے قبیلۂ اوس کی شاخ بنی عبد الاشہل سے جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہو اور ابو معشر یعنے نجیح مدنی نے کہا ہو کہ انکا نام حارث بن اوس ہو ہم انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر کرینگے اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ انکا نام حارث بن انس بن رافع ہو ابن کلبی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہو- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو-

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اقیش بعض لوگ کہتے ہیں (ابن) وقیش یہ دونون ایک ہیں- یہ قبیلۂ عکل کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں عوفی ہیں یہ دونون بھی ایک ہیں کیونکہ عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناۃ بن ادبن طانجہ کی اولاد کو عکلی بھی کہتے ہیں انکی کھلائی کی طرف منسوب کرکے- اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ انصار کے حلیف تھے- ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند سے ابوبکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الصمد بن عبد الوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے داود بن ابی ہند سے انھون نے عبد اللہ بن قیس سے انھون نے حارث بن اقیش سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن دو مسلمان (ماں باپ) کے چار بچے بلوغ سے پہلے مرجائین انھین اللہ عزوجل جنت میں داخل فرمائیگا لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اور تین (مرین تو) حضرت نے فرمایا تین (مرین جب بھی وہ جنت میں داخل کیا جائیگا) لوگون نے عرض کیا کہ دو (مرین تو) حضرت نے فرمایا (دو مرین جب بھی وہ جنت میں داخل کیا جائیگا) اس حدیث کو شعبہ نے اور جعفر بن سلیمان نے اور بشر بن مفضل اور ابن عدی وغیرہم نے داود سے روایت کیا ہو انکی ایک حدیث یہ بھی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی زہیر کو جو قبیلۂ عکل کی ایک شاخ ہو تھے ایک خط لکھا تھا الی آخر الحدیث- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بن رافع بن امرؤ القیس بن زید بن عبد الاشہل انصاری اوسی ثم الاشہلی- ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ حارث وہی ہیں جنکی کنیت ابوالحیسر ہو- یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے ابن اسحاق نے اور کلبی نے بھی انھین کے موافق لکھا ہو- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو- مگر ابو نعیم نے ان حارث کو مختلف فیہ قرار دیا ہو اور کہا ہو کہ ابن اسحاق

یعنی ابو معشر نے اسکی مخالفت کی ہو اور انھون نے کہا ہو کہ (انکا نام) حارث بن اوس ہو اور عروہ نے کہا ہو کہ حارث بن
اشیم ہیں ابو نعیم کا کلام تھا ابو نعیم نے ان تینون کو ایک کر دیا اور ابن مندہ نے اسکی مخالفت کی ہو اور انھون نے انکو دو قرار دیا ہو
ایک حارث بن انس جنکو بعض لوگ ابن اوس بن رافع کہتے ہین اور دوسرے حارث بن اشیم اور ابو عمر نے حارث
ابن اوس کو حارث بن انس بن رافع کے علاوہ لکھا ہو مگر انھون نے حارث بن انس بن مالک کے تذکرہ مین لکھا ہو کہ مجھے
شبہہ ہوتا ہو کہ یہ وہی حارث ہین جو رافع اشہلی کے بیٹے ہین جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا اور ابن مندہ نے انکے نسب مین بھی اختلاف کیا
ہو اور کہا ہو کہ حارث بن انس بن رافع بن اوس بن حارث بنی عبد الاشہل مین سے ہین مگر اسمین کلام ہو کیونکہ یہ سب مذکور
ہو۔ انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بن مالک بن عبید بن کعب۔ انصاری۔ موسی بن عقبہ نے اہل بدر مین انکا ذکر کیا ہو اور ابن شہاب نے نقل کیا ہو
کہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبد الاشہل سے حارث بن انس بن مالک بن عبید بن کعب غزوہ بدر مین شریک تھے۔ یہ ابو نعیم کا قول
ہو اور انھون نے کہا ہو کہ ابن اسحاق نے انکو حارث بن انس بن رافع لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ (انکا نام) حارث بن انس
ابن مالک بن عبید بن کعب ہو انکا تذکرہ موسی بن عقبہ نے اہل بدر مین کیا ہو۔ اسمین اعتراض ہو مجھے شبہہ ہوتا ہو کہ یہ اشہلی
ہین رافع کے بیٹے یعنے وہی جنکا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہو اور اسپر اس سے پہلے
تذکرہ مین بحث ہو چکی ہو واللہ اعلم۔
مین کہتا ہون کہ بنی نبیت منسوب ہین نبیت کی طرف نبیت کا نام عمرو بن اوس ہو وہ عبد الاشہل کے ادا تھے کیونکہ یہ اشہل
بیٹے ہین جشم بن خزرج بن نبیت کے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس ثقفی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین حارث بن عبد اللہ بن اوس ثقفی۔ محمد بن سعد نے کہا ہو کہ حارث بن اوس ثقفی کا
صحابی ہونا ثابت ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین اور حارث بن عبد اللہ بن اوس ثقفی
طائف مین رہتے تھے۔ عباد بن عوام نے حجاج بن ارطاۃ سے انھون نے عبد الملک بن مغیرہ طائفی سے انھون نے
عبد الرحمن بیلمانی سے انھون نے عمرو بن اوس سے انھون نے حارث بن اوس سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا جو شخص حج کرے یا عمرہ کرے تو اسکا آخری طواف کعبہ کرنا چاہیے۔ اس حدیث کو
علی بن عمران علی بن محمد مقدمی نے اور عبد اللہ بن مبارک نے اور عبد الرحیم بن سلیمان وغیرہم نے حجاج سے

روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ (انکا نام) حارث بن عبداللہ بن اوس (ہی) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن عتیک بن عمرو بن اعلم بن عامر بن زعورا ابن جشم بن حارث بن خزرج۔ انصاری اوسی زعورا عبدالاشہل کے بھائی ہین۔ یہ حارث احد مین اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ اجنادین مین اٹھائیس جمادی الاولی ۱۳ہجری کو ملک شام مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن معاذ بن نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ یہ بیٹے ہین نبیت ابن مالک بن اوس کے۔ انصاری اوسی ثم الاشہلی کنیت انکی ابو اوس یہ بھائی ہین سعد بن معاذ کے غزوۂ بدر مین شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے جب یہ شہید ہوئے تو انکی عمر اٹھائیس برس کی تھی۔ یہ ابو عمر کا قول ہو۔ اور علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین غزوۂ خندق مین لوگون کے نشانِ قدم کو دیکھتی ہوئی چلی یکایک مین چلی جارہی تھی کہ مینے اپنے پیچھے سے پیرون کی آہٹ سنی مینے پیچھے پھر کے دیکھا تو سعد بن معاذ تھے پس مین وہین بیٹھ گئی سعد بن معاذ کے ہمراہ انکے بھتیجے حارث بن اوس بھی تھے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہو کہ حارث جنگ احد کے بعد زندہ تھے اور یہ اُن لوگون مین تھے جو ابن اشرف (یہودی) کے قتل مین شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے یہ نہین بیان کیا کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے انھون نے صرف حضرت عائشہ کی وہ حدیث لکھی ہو جو اوپر مذکور ہوئی۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن نعمان نجاری۔ محمد بن مسلمہ کے ہمراہ کعب بن اشرف (یہودی) کے قتل مین شریک تھے ان دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے قتل پر مامور فرمایا تھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہو کہ سعد بن معاذ نے حارث بن اوس بن نعمان کو جو نبی حارثہ کے بھائی تھے محمد بن مسلمہ کے ہمراہ کعب بن اشرف کی طرف بھیجا تھا جب انھون نے ابن اشرف کو مارا تو تلوار کی نوک انکے پیر مین لگ گئی اور انکے ساتھی انکو اُٹھا کے لائے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے جو انکو نجاری لکھا ہو یہ تصحیف ہو کیونکہ بنی نجار خزرج کی شاخ ہو اور کعب بن اشرف کے قتل مین کوئی خزرجی شریک نہ تھا انکو تو اوس کی ایک جماعت نے قتل کیا ہو۔ بعض لوگون نے انکو حارثی روایت کیا ہو شاید انھون نے انکو نجاری سمجھا یا ابن مندہ اور ابو نعیم نے کسی ایسی کتاب سے جسمین غلطی کاتب سے انکو خزرجی

لکھدیا گیا ہو اسکو نقل کیا ہو ہمارے اس خیال کی موید ایک بات یہ بھی ہو کہ ان دونوں نے عروہ سے نقل کیا ہو کہ سعد بن معاذ نے حارث بن اوس بن النعمان کو جو بنی حارثہ کے بھائی تھے بھیجا۔ مجھے اسمین شک نہیں ہو کہ ابونعیم نے ابن مندہ کی پیروی کی ہو واللہ اعلم۔ حارث بن اوس انصاری کے آخری تذکرہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اسکی بحث آئیگی اگر وہ دونوں انکو حارثی نہ کہتے تو بیشک میں کہدیتا کہ یہ حارث بیٹے ہیں اوس بن معاذ بن نعمان کے بھتیجے ہیں سعد بن معاذ کے۔ اگرچہ انھوں نے انکا حارثی ہونا عروہ بن لہیعہ سے انھوں نے ابوالاسود سے انھوں نے عروہ سے روایت کیا ہو اور یہ سند قابل اعتبار نہیں ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوسی۔ انصاری۔ یہ بیٹے ہیں رافع کے اور بعض لوگ کہتے ہیں بیٹے ہیں انس بن رافع کے غزوۂ احد میں شہید ہوئے یہ عروہ اور موسی بن عقبہ کا قول ہو اور ان لوگوں نے کہا ہو کہ غزوہ احد میں انصار کے قبیلہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبد الاشہل سے حارث بن اوس شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو جو اوپر گذر چکا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس انصاری۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ موسی بن عقبہ نے زہری سے روایت کی ہو کہ غزوۂ بدر میں نبیت کی شاخ بنی عبد الاشہل میں سے حارث بن اوس شریک تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے حارث بن اوس کے چار تذکرے لکھے ہیں۔ ایک حارث بن اوس بن معاذ جو سعد بن معاذ کے بھائی ہیں۔ دوسرے حارث بن اوس بن نعمان نجاری جو کعب کے قتل میں شریک تھے تیسرے حارث بن اوس بن رافع انصاری جو غزوۂ احد میں شہید ہوے۔ چوتھے حارث بن اوس جو بنی نبیت کی شاخ بنی عبد الاشہل سے تھے پس یہ چار تذکرے لکھے ہیں۔ بعض علما کہتے ہیں کہ یہ سب ایک ہیں کیونکہ حارث بن اوس بن معاذ بھتیجے ہیں سعد بن معاذ کے اور وہی بنی عبد الاشہل سے بھی ہیں اور عبد الاشہل ایک شاخ ہو بنی نبیت کی جیسا کہ ہم انکے نسب بیان ذکر کر چکے ہیں بدر میں بھی یہ شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوے اور بعض لوگوں کا قول ہو کہ غزوۂ خندق تک یہ موجود تھے اور یہی ہیں جنکو انکے چچا سعد بن معاذ نے کعب بن اشرف کے قتل کے لیے بھیجا تھا اور انھیں کو حارث بن اوس بن نعمان بھی کہتے ہیں اوس کی اضافت اس نسب میں انکے دادا کی طرف کردی گئی ہو کیونکہ اوس بیٹے ہیں معاذ کے اور وہ بیٹے ہیں نعمان کے بھائی ہیں سعد بن معاذ کے ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو نجاری قرار دیا ہو حالانکہ یہ صحیح نہیں ہو بنی نجار خزرج اکبر کی شاخ ہو اور یہ قبیلہ اوس کے ہیں پھر ابن مندہ اور ابونعیم نے جس تذکرہ میں انکو نجاری

لکھا ہو اُسی تذکرہ میں انکو حارثی بھی لکھا۔ یا ہو حالانکہ یہ دونون باتین متناقض ہین کیونکہ (حارثی کا مطلب یہ ہو کہ یہ حارثہ کی اولاد سے ہین اور) حارثہ قبیلۂ اوس سے ہین یعنی حارث بن خزرج بن عمرو کے جونبیت بن مالک بن اوس کے نام سے مشہور ہین اور خزرجی اُسی شخص کو کہتے ہین جو اوس کے بھائی خزرج اکبر کی طرف منسوب ہو واللہ اعلم اور ان بعض علما کے قول صحیح ہے (یعنے ان چارون تذکرون کے ایک ہونے) مین کچھ شبہہ نہین۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن شاہین سے روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ مین انکو حارث بن اوس سمجھتا ہون جنکا ذکر کتابون مین ہو واقدی نے انکا یہی نام لکھا ہو

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن بدل سعدی۔ بعض لوگ کہتے ہین یہ حارث بیٹے ہین سلیمان بن بدل کے۔ انکا شمار اہل شام مین ہو تابعی ہین انکی حدیث عبید اللہ بن معاذ نے محمد بن عبد اللہ ثقفی سے انھون نے حارث سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھا جب آپکے اصحاب کے قدم ہٹ گئے سوا عباس بن عبد المطلب اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب کے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی ہماری طرف پھینکی ہم لوگون کے پیر اکھڑ گئے اور ہمین یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام شجر اور حجر ہمارے پیچھے چلے آتے ہین۔ نیز یہی ابن ابی شیبہ نے ثقفی سے انھون نے حارث بن سلیمان بن بدل سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا حنین مین ہم مشرکون کی طرف تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی کنکریان مشرکون کی طرف پھینکین اور فرمایا شاہت الوجوہ[1] پس اللہ تعالی نے انھین شکست دیدی۔ انکی حدیث کا دار مدار ثقفی پر ہو اور وہ ضعیف ہین اور باوجود ضعیف کے انکے بارے مین بہت اختلاف ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن بلال مزنی۔ انکا نسب بلال بن حارث کے بیان مین گذر چکا ہو حالانکہ یہ وہم ہو صحیح بلال بن حارث ہو نعیم بن حماد نے دراوردی سے انھون نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انھون نے بلال بن حارث بن بلال سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فسخ حج کی حدیث مین اسی طرح روایت کی ہو۔ اسمین نعیم سے وہم ہو گیا ہو اور اور لوگون نے دراوردی سے انھون نے ربیعہ سے انھون نے حارث بن بلال بن حارث سے انھون نے اپنے والد سے روایت

[1] اس روایت سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ اس وقت مسلمان تھے اور مسلمانون کے لشکر مین تھے اور اسکے بعد کی روایت سے معلوم ہوتا ہو یہ اس وقت کافر تھے اور کافرون کے ساتھ تھے یہی صحیح ہو ۱۲ [2] ترجمہ بگڑ گئے چہرے یہ ایک کلمہ بددعا کا ہو کہ کافرون کے چہرے بگڑ جائین ۱۲

کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن تبیع رعینی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکر گئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابن یونس نے کیا ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے لکھا ہے کہ تبیع بفتح تا سے فوقانیہ وکسر با سے موحدہ ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ عبد الغنی نے بضم تا و فتح با سے موحدہ بیان کیا ہے اور ابو عمر نے بھی عبد الغنی کے مثل بضم تا و فتح با بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث انصاری خزرجی احد کے دن شہید ہوے۔ ابو عمر نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ (انکا نام) حارث بن ثابت بن سعید بن عدی بن عمرو بن امرء القیس (ہے) مگر یہ صحیح نہیں پہلا ہی قول صحیح ہے انھوں نے سفیان کے بدلے سعید کہا ہے حالانکہ سفیان ہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن عبد اللہ بن سعد بن عمرو بن قیس بن عمرو بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث ابن خزرج احد کے دن شہید ہوے۔ ابو موسی نے ابن شاہین سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے مگر صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی ہیں جنکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور انکے نسب کے ابتدائی ناموں میں غلطی ہو گئی ہے کیونکہ پہلے تذکرہ میں انھوں نے (انکے پردادا کا نام) سعید لکھا ہے اور اس تذکرہ میں سعد لکھا ہے اور اس تذکرہ میں عبد اللہ کو زیادہ کر دیا ہے باقی سب یکساں ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن جماز بن مالک بن ثعلبہ کعب بن جماز کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔ اور امیر ابو نصر نے کہا ذکر طبری نے کہا ہے کہ (انکا نام) حارث بن جماز بن مالک بن ثعلبہ بن غسان ہے۔ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں۔ غزوۂ احد میں شریک تھے اور انکے بھائی کعب بن جماز غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ انکا پورا نسب انکے بھائی سعد اور کعب کے بیان میں انشاء اللہ تعالی آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث ازدی۔ انکی حدیث محمد بن ابی قیس نے عبد الاعلی بن ہلال سے انھوں نے حارث سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ جب کھانا کھاتے تھے یا پانی پیتے تھے تو منہ ڈھانکے

اللّٰہم انک انت اطعمت وسقیت واشبعت وارویت فلک الحمد غیر مکفور ولا مودع ولا مستغنی عنک انکا تذکرہ ابو عمر نے اسیطرح مختصر لکھا ہے

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث اشعری کنیت انکی ابو مالک۔ یہ کنیت انکی صرف ابو نعیم نے بیان کی ہے۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ انسے ربیعہ جرشی نے اور عبد الرحمن بن غنم اشعری نے اور ابو سلام یعنی ممطور حبشی نے اور شریح بن عبید حضرمی نے اور شہر بن حوشب وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو المکارم بن منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی نصر بن احمد بن محمد بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو جابر یعنی زید بن عبد العزیز بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد اللہ بن عمار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معافا بن عمران نے موسی بن خلف سے انھوں نے یحیی بن ابی کثیر سے انھوں نے زید بن سلام سے روایت کرکے بیان کیا انکے دادا ممطور نے انسے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے حارث اشعری نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے یحیی بن زکریا (پیغمبر) علیہما السلام کو پانچ چیزون کی نسبت حکم دیا کہ تم خود بھی انپر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دو کہ انپر عمل کریں یحیی بن زکریا علیہما السلام سے اس حکم کی تعمیل میں کچھ دیر ہو گئی یا ہونے لگی تو انسے عیسی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ اللہ عزوجل نے تمھین پانچ چیزون کا حکم دیا تھا کہ تم بھی انپر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دو کہ انپر عمل کرین پس یا تو تم بنی اسرائیل کو انکا حکم دیدو ورنہ تو (مجھسے کہو) میں انھین حکم دیدون یحیی علیہ السلام نے کہا کہ اگر تم اس کام میں مجھسے سبقت کروگے تو (خدا مجھسے ناخوش ہو جائیگا اور) مجھے خوف ہے کہ مین زمین مین دھسا دیا جاؤنگا حضرت فرماتے تھے کہ پھر یحیی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس مین جمع کیا یہانتک کہ بیت المقدس بھر گیا اور لوگ ٹیلون پر بیٹھے پس یحیی علیہ السلام نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے مجھے پانچ چیزون کی نسبت حکم دیا ہے کہ مین بھی انپر عمل کرون اور تمکو بھی انپر عمل کرنیکا حکم دون۔ پہلی بات انمین سے یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نکرو کیونکہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام کو خاص اپنے مال سونے یا چاندی کے عوض مین مول لیا اور (اس غلام کو اپنے گھر لایا اور اس سے) کہدیا کہ دیکھ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرے کام ہین لہذا تو ان کامون کو کرکے (انکا نفع) مجھ تک پہونچا دیا کر چنانچہ وہ غلام کام کرنے لگا مگر (نفع اسکا) اپنے مالک کے علاوہ اور کسی کو پہونچانے لگا پس (اب بتاؤ) تم مین سے کون شخص اس

لہ ترجمہ الہی اللہ تیرا شکر ہے تو نے (ہمین) کھلایا پلایا اور سیر کر دیا اور شکم سیر کو چاہئے کہ تیرا شکر ادا کرے ... اور نہ ترک کیا جاتا ہے اور نہ تجھسے بے پروائی ہے

بات کو پسند کرتا ہی کہ اُسکا غلام ایسا ہو - اور بیشک اللہ نے تمھین پیدا کیا ہو اور تمھین روزی دیتا ہو لہذا تم اسکی عبادت کرو اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک نکرو اور (دوسری بات یہ ہو کہ) اللہ نے تمھین نماز کا حکم دیا ہو پس جب تم نماز پڑھو تو ادھر اُدھر نہ دیکھو کیونکہ اللہ عز وجل اپنی ذات بزرگ برتر کو اپنے بندے کے منھ کے سامنے کر دیتا ہی جب تک کہ وہ نماز مین ادھر اُدھر نہ دیکھے اور (تیسری بات یہ ہو کہ) اللہ نے تمھین روزے کا حکم دیا ہو اور اُسکی مثال ایسی ہو کہ ایک شخص ایک جماعت کے ہمراہ بیٹھا ہوا ہو اُسکے پاس ایک تھیلی ہو جسمین مشک ہو ہر شخص چاہتا ہو کہ اُسکی خوشبو پالے اور بیشک روزہ دار کے منھ کی خوشبو اُسکے پروردگار کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہو - اور (چوتھی بات یہ ہو کہ) اللہ نے تمھین صدقہ کا حکم دیا ہو اور اُسکی حالت ایسی ہو جیسے کسی شخص کو دشمن نے قید کر لیا ہو اور اُسکی مشکین کس دی ہون وہ کہتا ہو کہ تم مجھے چھوڑ دو مین اپنی جان کے عوض مین فدیہ دونگا اور وہ اپنی جان کے فدیہ مین اپنا کل مال قلیل و کثیر دینے پر تیار ہو گیا ہو اور (پانچوین بات یہ ہو کہ) اللہ نے تمھین اپنی ذکر کی کثرت کا حکم دیا ہو اور اُسکی مثال ایسی ہو کہ کسی شخص کے تعاقب مین اسکا دشمن دوڑتا ہو اتفاقاً اس شخص نے ایک مضبوط قلعہ مین پہونچکر اپنے دشمن سے اپنی حفاظت کی پس بندہ شیطان سے امن مین اُسی وقت ہوتا ہو جب اللہ عز وجل کا ذکر کرتا ہو - نیز حارث کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ نے مجھے بھی پانچ باتون کا حکم دیا ہو کہ مین بھی انپر عمل کرون اور تمھین بھی انپر عمل کرنیکا حکم دون (وہ پانچ باتین یہ ہین) جماعت[۱] اور (امام وقت[۲] کی بات کا) سننا اور اطاعت کرنا اور ہجرت[۳] اور فی سبیل اللہ جہاد کرنا - پس یقیناً جو شخص ایک بالشت بھی جماعت سے الگ ہو گیا بیشک اُسنے اسلام کا طوق اپنے گلے سے نکالدیا لیکن یہ کہ وہ پھر جماعت کی طرف رجوع کرے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی سی باتین کرے وہ جہنم کا ایندھن بنیگا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان کہے حضرت نے فرمایا ہان اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو مسلمان کہے اللہ عز وجل کی تعلیم کے موافق باتین کرو جسنے تمھارا نام مسلمین اور مومنین اور عباد اللہ رکھا ہو - اس حدیث کو مروان بن محمد اور محمد بن شعیب بن سابور اور کئی لوگون نے معاویہ بن سلام سے روایت کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے طول کے ساتھ لکھا ہو اور ابو عمر نے اسکو مختصر لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ بعض علما نے بیان کیا ہو کہ یہ حارث بیٹے ہین حارث اشعری کے وہ نہین ہین جنکی کنیت ابو مالک ہو

[۱] جماعت سے مراد کہ اسلام مین جو بڑا گروہ ہو اسکی پیروی کرو اور ... مطلب یہ ہو کہ مسلمانون مین باہم اتفاق رہنا چاہئے تفرقہ نہ ہونا چاہئے ۱۲ [۲] امام وقت سے مراد حاکم شرعیت یعنی خلیفہ ہین ۱۲ [۳] ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ کا حکم ہر شخص کیلئے نہین ہو بلکہ جب کسی مقام پر فرائض مذہبی کے ادا کرنے سے ممانعت ہو تو وہان سے ہجرت کرنا چاہئے اور جب کفار خود حملہ کرین اور ان سے لڑنے کی طاقت ہو تو جہاد کرنا چاہئے ۱۲

اور انکا ذکر اکثر بغیر کنیت ہی کے ہوتا ہی اور - انھون نے کہا ہی کہ بہت سے علما کا یہی قول ہی منجملہ انکے ابو حاتم رازی اور ابن معین وغیرہما ہین - اور ابو مالک اشعری کا نام تو کعب ہی وہ بیٹے ہین عاصم کے اسمین اختلاف ہی اور انھون نے یہ بھی کہا ہی کہ (امام) احمد بن حنبل نے اہل شام کے مسند[1] مین حارث اشعری کی روایتین لکھی ہین اور انسے یہی ایک حدیث روایت کی ہی جسکو ہمنے بیان کیا اور انکی کنیت انھون نے نہین بیان کی اور کعب بن عاصم کا بھی ذکر کیا ہی اور انسے کئی حدیثین روایت کی ہین انھون نے انکو حارث اشعری نہین کہا ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر لکھا ہی اور ابو عمر نے کعب ابن عاصم کے بیان مین انکا تذکرہ لکھا ہی -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث غامدی - یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین - انسے شریح بن عبید اور ولید بن عبد الرحمن نے اور سلیم ابن عامر نے اور عدی بن ہلال نے روایت کی ہی - ولید بن عبد الرحمن جرشی نے انسے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہمنے (ایک دفعہ ایک مقام پر لوگون کو جمع دیکھکر) اپنے والد سے پوچھا کہ یہ ازدحام کیسا ہی انھون نے کہا یہ لوگ ایک بیدین کے پاس جمع ہو گئے ہین ہمنے جا کے دیکھا تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپ لوگون کو اللہ کی عبادت اور انپر ایمان لانیکی ترغیب دیتے تھے اور لوگ آپکو ستا رہے تھے یہانتک کہ دن چڑھ گیا اور لوگ آپکے پاس سے علیحدہ ہو گئے اسی حالت مین ایک بی بی ایک پیالہ پانی اور ایک رومال لیے ہوے آئین انکی گردن کھلی ہوئی تھی اور وہ رو رہی تھین حضرت نے پیالہ انکے ہاتھ سے لے لیا اور پیا بعد اسکے وضو کیا پھر آپنے انکی طرف سر اٹھایا اور فرمایا کہ اے بیٹی چادر اوڑھو تم اپنے باپ کی طرف سے کچھ خوف نکرو کہ یہ لوگ غالب آجاینگے اور ذلت ہو گی ہمنے پوچھا کہ یہ کون ہین لوگون نے کہا کہ یہ انکی بیٹی زینب ہین - اور ابو نعیم نے اس حدیث کے بعد وہ حدیث ذکر کی ہی جو حارث بن حارث ازدی کے بیان مین گذر چکی جسکی روایت انسے عبد الاعلی بن ہلال نے کی ہی کہ حضرت کھانا کھا کے یا پانی پی کے کیا فرمایا کرتے تھے بس دونون انکے نزدیک ایک ہین - ابن مندہ نے بھی ایسا ہی کہا ہی انھون نے اس تذکرہ مین لکھا ہی کہ بعض لوگون کا قول ہی کہ یہ وہی ہین جنکا ذکر ہو چکا یعنی اشعری جنکا ذکر اس سے پہلے ہی مگر ابو عمر نے ان دونون کو علاحدہ علاحدہ لکھا ہی پہلے غامدی ہین اور دوسرے یہ ہین اور اس تذکرہ مین انھون نے اس حدیث کا صرف یہ ٹکڑا روایت کیا ہی کہ حضرت نے اپنی صاحبزادی سے فرمایا کہ اپنا گلا بند کرو اور یہ حدیث روایت کی ہی کہ فردوس وسط جنت مین ایک مقام ہی - اور کچھ بعید نہین کہ حارث ازدی اور غامدی دونون ایک ہون کیونکہ غامد قبیلۂ ازد کی

[1] محدثین کی اصطلاح مین اگر ہر شیخ کی حدیثین جدا جدا مرتب کیجائین تو اسکو مسند کہتے ہین اہل شام کا مسند یعنی انکی بیان کی ہوئی حدیثین ۱۲

ایک شاخ ہی اور ابن مندہ کے قول کے موافق (بھی یہ بن سکتا ہی) کہ بعض لوگ کہتے ہین یہ اشعری ہین کیونکہ اشعری کے اور ازدی کے درمیان مین کچھ فرق نہین سوا اسکے کہ یہ دونون یمن کے قبیلے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ قریشی سہمی۔ حبش کی طرف اپنے دونون بھائیون بشر بن حارث اور معمر بن حارث کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔ یہ ابو عمر کا قول ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ جنگ اجنادین مین شہید ہوے اور انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن کلدہ بن عمرو بن علاج بن ابی سلمہ بن عبد العزی بن غیرة بن عوف بن ثقیف۔ انکے والد عرب کے طبیب اور حکیم تھے۔ اپنی قوم کے شریف لوگون مین سے تھے اور انکے والد حارث بن کلدہ شروع اسلام مین مر چکے تھے انکا اسلام لانا ثابت نہین ہوا۔ روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو حکم دیا تھا کہ انکے پاس جائین اور انسے اپنی بیماری کی کیفیت پوچھین۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طبی معاملات مین کافرون سے راے طلب کرنا جائز ہی اگر وہ طب کے ماہر ہون ہمنے قصہ حارث بن کلدہ کے بیان مین لکھا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ انکی والدہ فاطمہ بنت مجلل ہین اور انکے بھائی محمد بن حاطب سرزمین حبش مین پیدا ہوے تھے۔ حارث محمد بن حاطب سے بڑے تھے عبد اللہ بن زبیر نے حارث کو سنہ مین مکہ کا عامل بنایا تھا اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ مروان کے زمانہ مین جبکہ وہ حضرت معاویہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا تحصیل صدقات کا کام کرتے تھے۔ یہ ابو عمر اور زبیر بن بکار اور ابن کلبی کا قول ہی اور ابن اسحاق نے ان لوگون کے نام مین جنھون نے جمح سے حبش کی طرف ہجرت کی تھی انکو حارث بن حاطب بن معمر لکھا ہی اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہی مگر پہلا ہی قول صحیح ہی۔ ابن مندہ نے ابن اسحاق سے انکے تذکرہ مین یہ بھی روایت کیا ہی کہ لوگون نے بیان کیا ہی کہ ابو لبابہ بن عبد المنذر اور حارث بن حاطب دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر کی طرف گئے تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کو واپس کر دیا اور ابو لبابہ کو مدینہ کا حاکم بنایا تھا اور ان دونون کو اصحاب بدر کے ساتھ (مال غنیمت سے) حصہ دیا تھا۔ انکی ایک حدیث یہ ہی جو ہمسے یحیی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر ابن ابی عاصم تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین خالد حذاء نے یوسف بن

یعقوب سے انھون نے محمد بن حاطب سے یا حارث بن حاطب سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے (ایکمرتبہ) عبداللہ بن زبیر کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ ہمیشہ سے حکومت کے حریص تھے ہم لوگون نے کہا یہ کس طرح (آپکو معلوم ہوا) انھون نے کہا ایکمرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چور لایا گیا آپنے اُسکے قتل کا حکم دیا آپ سے عرض کیا گیا کہ اسنے تو صرف چوری کی ہے آپنے فرمایا اچھا اسکے ہاتھ کاٹ دو پھر وہ اسکے بعد حضرت ابوبکر صدیق کے پاس لایا گیا اُسنے پھر چوری کی تھی اُسکے ہاتھ پیر سب (اسی جرم مین) کٹ چکے تھے حضرت ابوبکر نے کہا مین تیرے لیے اُس فیصلے سے زیادہ کچھ مناسب نہین سمجھتا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے حق مین کیا تھا جب آپنے تیرے قتل کا حکم دیا تھا کیونکہ وہ تیرے حال سے خوب واقف تھے بعد اسکے انھون نے مہاجرین کے چند لڑکون کو جنمین مین بھی تھا اُسکے قتل کا حکم دیا ابن زبیر نے (ہم لوگون سے) کہا کہ تم مجھے اپنے اوپر حاکم بنالو چنانچہ ہم (سب لڑکون) نے انھین اپنے اوپر حاکم بنالیا بعد اسکے ہم اُسے لے گئے اور ہمنے اُسے قتل کر دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے جو انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے حارث بن حاطب بن معمر اور اسکو ابن اسحاق سے روایت کیا ہے یہ کچھ نہین ہے کیونکہ ابن اسحاق نے انکو اُن لوگون مین شامل کیا ہے جنھون نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور انھون نے کہا ہے کہ حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح ہماری روایت مین جو ہمنے یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے کی ہے ایسا ہی ہے اور عبدالملک بن ہشام نے بھی ابن اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور سلمہ نے بھی اُنسے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ باقی رہا ابن مندہ نے جو یہ لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر سے انکو ابولبابہ کے ہمراہ واپس کر دیا تھا (یہ بالکل غلط ہے) کیونکہ یہ حارث وہ ہین جو سرزمین حبش مین پیدا ہوے تھے اور غزوہ بدر کے بعد مدینہ آئے تھے اور اسوقت بچے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنکو اثنائے راہ سے مدینہ کی طرف واپس فرمادیا تھا وہ حارث بن حاطب انصاری ہین جنکا ذکر اس تذکرے کے بعد ہوگا۔ ابن مندہ نے یہ سمجھا ہے کہ وہ حارث جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے سے واپس کر دیا تھا وہ یہی ہین انھون نے حارث انصاری کا ذکر نہین کیا اور ابونعیم اور ابوعمر نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ بنی عبد الاشہل سے ہین (مگر پہلا ہی) قول زیادہ صحیح ہے۔ کنیت انکی ابو عبداللہ ہے۔ ثعلبہ بن حاطب کے بھائی ہین [illegible] ان لوگون مین انکو ذکر کیا ہے جو انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنی عمرو بن عوف کے خاندان بنی امیہ

ابن زید ہیں سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ یہ اور انکے بھائی ابولبابہ بن عبدالمنذر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر کی طرف تشریف لے گئے تھے حضرت نے مقام روحا سے ان دونوں کو واپس کر دیا اور ابولبابہ کو مدینہ کا حاکم بنا دیا اور حارث کو بنی عمرو بن عوف کا امیر بنایا اور ان دونوں کو مال غنیمت سے حصہ بھی دیا اور ثواب کا بھی امیدوار کیا پس یہ دونوں مثل انکے ہوئے جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا جنگ صفین میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف تھے انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب بن ارقم بن عوف بن وہب کنیت انکی ابو معاذ قاری ہے۔ انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حبال بن ربیعہ بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم اسلمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوئے تھے اور آپکے ہمراہ حدیبیہ میں شریک تھے۔ ابن شاہین نے اور طبری نے اور کلبی نے انکا ذکر لکھا ہے اور کلبی نے انکا نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہمنے بیان کیا اور انھوں نے ابوبرزہ کا نسب بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے ابوبرزہ بن عبداللہ بن حارث بن حبال پس اس تقدیر پر حارث ابوبرزہ کے دادا ہونگے اور یہ بہت بعید ہے ابوبرزہ کا پورا نسب انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائیگا۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان ربعی بکری ذہلی۔ بعض لوگ انکو حریث کہتے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ ان سے ابو وائل نے اور سماک بن حرب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلام یعنی ابوالمنذر قاری نے عاصم بن بہدلہ سے انھوں نے ابو وائل سے انھوں نے حارث بن حسان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارا گذر مقام ربذہ میں ایک بوڑھیا پر ہوا جو راستہ بھول گئی تھی خاندان بن تمیم سے تھی اُسنے (ہمسے) پوچھا کہ تم لوگ کہاں جاتے ہو ہم لوگوں نے کہا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جاتے ہیں اُس بوڑھیا نے کہا مجھے بھی اپنے ہمراہ لے چلو مجھے اُنسے کچھ کام ہے حارث کہتے تھے میں نے اُسکو اپنے ہمراہ بٹھا لیا جب میں (مدینہ منورہ) پہونچا تو میں مسجد میں گیا مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور ایک سیاہ جھنڈا ہل رہا تھا میں نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے لوگوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن عاص کو کسی طرف (جہاد کیلئے) بھیجنا چاہتے ہیں اور بلال تلوار لئے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے تھے میں بیٹھ گیا

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے مکان میں) تشریف لے گئے تو مجھے بلوایا میں حاضر ہوا حضرت نے پوچھا کہ کیا تمہارے اور بنی تمیم کے درمیان میں جھگڑا ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ ہمارے کچھ دعوے انپر ہیں اور میرا گذر انکی ایک بڑھیا پر ہوا تھا (میں اسکو لیتا آیا ہوں) وہ دروازے پر ہے حضرت نے اُسے بلوایا اور وہ آئی میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان میں مقام دہنا کو حد فاصل قرار دیدیں تو بہتر ہے (یہ سنکر) وہ بڑھیا سنبھل کے بیٹھ گئی اور اُسے (اپنی قوم کی) حمیت پیدا ہوئی اور اُسنے کہا کہ یارسول اللہ پھر آپکا (قبیلہ) مضر کہاں جائیگا حارث کہتے تھے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اس بڑھیا کو اپنے ساتھ بٹھا کے لائے ہیں ہم نہ جانتے تھے کہ یہی ہماری دشمن ہو جائیگی میں اللہ کی اور رسول اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں ویسا ہو جاؤں جیسا کہ پہلے[1] نے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے نے کیا کہا تھا حارث کہتے ہیں میں نے کہا آپ نے ایک باخبر سے پوچھا سلام (نامی ایک شخص) نے کہا کہ یہ شخص بڑا بے وقوف ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (کس گستاخی کے ساتھ) کہتا ہے کہ آپنے ایک باخبر سے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہنے دو وہ مجھے ایک بات بیان کرتا ہے میں نے عرض کیا کہ قوم عاد پر جب قحط پڑا تو انھوں نے ایک شخص کو بھیجا تاکہ وہ پانی برسنے کی دعا کرے چنانچہ وہ شخص ایک مہینے تک معاویہ بن بکر کے پاس ٹھیرا رہا معاویہ بن بکر اُسے شراب پلاتا تھا اور اپنی دونوں گانے والی لونڈیوں کا اسکو گانا سناتا تھا ایک مہینے کے بعد وہ مہرہ نامی پہاڑوں کی طرف گیا اور اُسنے کہا کہ اے اللہ میں کسی قیدی کے چھوڑانے کو نہیں آیا نہ کسی بیمار کی دوا کرنیکو آیا ہوں (بلکہ پانی طلب کرنیکو آیا ہوں) لہذا تو اپنے بندوں کو پانی پلادے اور انکے ساتھ ہی معاویہ بن بکر کے یہاں بھی ایک مہینے تک پانی برسا دے اُسنے شراب پلانیکا شکریہ ادا کیا جو معاویہ بن بکر کے یہاں اُسنے پی تھی پھر اُس طرف سے سیاہ سیاہ ابر نکلے اور اُسے آواز دی گئی کہ ان بادلوں میں کسی بادل کو پسند کر اُسنے کہا کہ یہ سیاہ ابر مجھے پسند ہے پھر اُسے آواز دی گئی کہ اچھا اس ابر کو لے لو میں سے راکھ برسیگی جو قوم عاد کے ایک شخص کو بھی زندہ نہ چھوڑیگی ابو وائل کہتے ہیں مجھے یہ خبر ملی ہے کہ پھر بہت ہی خفیف ہوا چلی۔ اس حدیث کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے عفان سے انھوں نے ابو المنذر سے انھوں نے عاصم سے انھوں نے ابو وائل سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسکو زید بن حباب نے بھی ابو المنذر سے روایت کیا ہے اور احمد بن حنبل نے اور سعید اموی نے اور یحیی حمانی نے اور عبدالحمید بن صالح نے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے۔ ان سب لوگوں نے اسکو ابوبکر بن عیاش سے انھوں نے عاصم سے انھوں نے حارث سے نقل کیا ہے ابو وائل کا ذکر نہیں کیا اور نیز اس حدیث کو عنبسہ بن ازہر ذہلی نے سماک بن حرب سے انھوں نے حارث

[1] قوم عاد کی طرف سے جو شخص بارش کی دعا کرنے کو بھیجا گیا تھا اسکو اہل عرب اپنی مثالوں میں قاصد عاد بھی کہتے تھے اور یہ مثال بھی کہتے تھے ۱۲

ابن حسان بکری سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا جب ہمارے اور ہمارے بھائیوں بنی تمیم کے درمیان میں جھگڑا ہوا تو میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے آپکو منبر پر پایا آپ یہ فرما رہے تھے کہ بکر بن وائل کی طرف لشکر بھیجنے کی تیاری کرو وہ حارث کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں قاصد عاد کی طرح ہو جاؤں اور انھوں نے قاصد عاد کا قصہ طول کے ساتھ بیان کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حارث بیٹے ہیں حسان بن کلدہ کے بکری ہیں اور بعض لوگ انکو ربعی کہتے ہیں اور بعض لوگ ذہلی کہتے ہیں یعنے ذہل ابن شیبان کی اولاد سے اور بعض لوگ انکو حارث بن یزید بن حسان کہتے ہیں اور بعض لوگ حریث بن حسان کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔

میں کہتا ہوں کہ جو شخص انکی نسبت یہ تین قول دیکھے گا بکری اور ربعی اور ذہلی وہ سمجھے گا کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ یہ اختلاف نہیں ہے کیونکہ ذہل بن شیبان قبیلہ بکر کی ایک شاخ ہے اور قبیلہ بکر ربیعہ کی شاخ ہے پس جب انکو ذہلی کہا گیا تو بکری بھی ہوگئے اور ربعی بھی ہوگئے اور جب انکو ربعی کہا گیا تو بکری بھی ہوگئے جب ربعی کہا تو ہو قبیلہ بکر اور ذہل سے بھی ہو سکتا ہے اور دوسرے قبیلہ سے بھی ہو سکتا ہے جیسے حنیفہ اور عجل اور عبد القیس وغیرہ واللہ اعلم۔ اگر ابو عمر نے انکو کلدہ کی طرف منسوب نہ کیا ہوتا تو میرا غالب گمان یہی ہوتا کہ یہ حارث حسان بن خوط کے بیٹے ہیں کیونکہ یہ جنگ جمل میں حضرت علی کی طرف تھے اور انھیں کے بھائی بشر نے یہ شعر کہا تھا

انا ابن حسان بن خوط و ابی ۞ رسول بکر کلہا الی النبی[1] واللہ اعلم

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم سلمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انھوں نے تین غزوے کیے تھے انہی سے ابو داؤد نے روایت کی ہے مگر یہ وہم ہے (کہ انکا نام) حکم بن حارث (ہے) یہی ابن مندہ نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے انکے تذکرہ میں لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہم ہے صحیح نام انکا حکم بن حارث ہے اور انھوں نے انکا تذکرہ حکم کے نام میں لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے انکا تذکرہ حکم ہی کے نام میں لکھا ہے اور ان دونوں نے بھی انکا تذکرہ حکم کے نام میں لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم ضبی۔ ہمیں ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن حسن بن علی شیبانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے منذر بن محمد قابوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد نے یوسف بن عمر سے انھوں نے مصعب بن ہلال ضبی سے انھوں نے اپنے والد حارث بن حکیم ضبی سے

---

[1] ترجمہ میں حسان بن خوط کا بیٹا ہوں اور میرے والد قبیلہ بکر کی طرف سے نبی کے پاس قاصد بنکے گئے تھے ۱۲

روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے عرض کیا کہ عبد الحارث حضرت نے فرمایا تم عبد اللہ ہو لہٰذا آپ نے انکا نام عبد اللہ رکھا اور انھیں انکے قوم کے صدقات کا متولی بنایا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے مگر اس میں انکے پاس کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ انھوں نے انکا وہی نام لکھا ہے جو جاہلیت میں تھا یعنے عبد الحارث اگر وہ انکا اسلامی نام لکھتے یعنے عبد اللہ تو پھر انکے یہاں ذکر کرنیکی کوئی وجہ نہ تھی۔ ہشام کلبی نے بھی انکا ذکر لکھا ہے اور انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام عبد الحارث بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف بن زید بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن ثعلبہ بن سعد بن ضبہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے انکا نام عبد اللہ رکھا تھا۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کے دادا ہیں مہاجرین اولین میں ہیں۔ انھوں نے اپنی بی بی ریطہ بنت حارث بن جبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کے ساتھ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی انکا اور ان بی بی کا نسب عامر میں جا کے ملجاتا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انھوں نے جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبش کی طرف پھر دوبارہ ہجرت کی تھی اور وہیں حبش میں انکی اولاد یعنے موسی اور عائشہ اور زینب اور فاطمہ پیدا ہوئی تھیں یہ سب بچے حبش ہی میں مرگئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکے والد انھیں حبش سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیے ہوئے آرہے تھے اثنائے راہ میں انھوں نے کہیں پانی پیا اس پانی میں نہ معلوم کیا تھا کہ سب مرگئے صرف یہی تنہا بچ رہے جب یہ مدینہ پہونچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف کی لڑکی سے انکا نکاح کر دیا۔ ابو عمر نے انکے تذکرہ میں انکے ان اولاد کے نام میں جو مرگئے تھے ایک نام ابراہیم لکھا ہے اور اسکو انھوں نے زبیر بن بکار سے روایت کیا ہے مگر زبیر نے انکا ذکر نہیں لکھا۔ انکے ایک بیٹے ابراہیم تھے جو انکے بعد زندہ رہے محمد بن ابراہیم بن حارث فقیہ انھیں کی اولاد سے ہیں شاید انکا کوئی اور لڑکا بھی ہو جسکا نام ابراہیم ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ کی کتاب میں انکا ذکر بہت طول کے ساتھ ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد قریشی۔ انکی حدیث ہشیم بن عبد الرحمن عذری نے موسی بن اشعث سے روایت کی ہے کہ قریش کے ایک شخص جنکا نام حارث بن خالد تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں تھے وہ کہتے تھے کہ آپکے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا اور آپ نے وضو فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ شاید یہ وہی خالد ہیں جو خالد بن خزیمی کے بیٹے ہیں انکا نسب نہیں بیان کیا واللہ اعلم انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم۔ غنم کا نام قوقل بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج ہے۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام حارث بن خزیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں (ابن) خزمہ یہ طبری کا قول ہے۔ انھوں نے انکا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہمنے لکھا اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب ایسا ہی لکھا ہے اور ان لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ یہی ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی لے آئے تھے جب وہ غزوہ تبوک میں کھو گئی تھی اور منافقوں نے کہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی اونٹنی کی خبر تو جانتے نہیں وہ آسمان کی خبر کیسے جان سکتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب انکی اس گفتگو کا حال معلوم ہوا تو آپنے فرمایا کہ میں وہی باتیں جانتا ہوں اللہ جنکی اطلاع مجھے دے اب اللہ نے اسکا مقام مجھے بتلا دیا ہے سنو وہ فلاں شعب کے وادی میں ہے چنانچہ لوگ گئے اور اسکو لے آئے جو شخص اسکو لائے انکا نام حارث بن خزمہ تھا۔ موسی بن عقبہ نے انکا ذکر شرکاء بدر میں کیا ہے اور کہا ہے کہ انصار کے قبیلہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبد الاشہل سے حارث ابن خزمہ بن عدی جو بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ہمیں ابو الحرم مکی بن ریان نے اپنی سند یحیی بن یحیی تک خبر دی وہ (امام) مالک سے وہ عبد اللہ بن ابی بکر بن عباد بن تمیم سے روایت کرتے تھے کہ ابو بشیر انصاری جنکی کنیت حارث بن خزمہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپکے کسی سفر میں تھے آپنے ایک شخص کو اس کام پر متعین فرمایا کہ کسی اونٹ کی گردن میں بالوں کا پٹہ اگر پڑا ہو تو وہ کاٹ دیا جائے (امام) مالک کہتے تھے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پٹہ نظر بد سے بچانیکے لیے ڈالا جاتا تھا ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حارث بن خزمہ وہی شخص ہیں جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سورۂ توبہ کے اخیر کی دو آیتیں لیکے آئے تھے لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورۃ تک۔ میرے نزدیک اسمیں اعتراض ہے ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی اور کئی لوگوں نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے زہری سے انھوں نے عبید بن سباق سے روایت کرکے خبر دی کہ زید بن ثابت انسے بیان کرتے تھے کہ جنگ یمامہ کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوا بھیجا بعد اسکے انھوں نے جمع قرآن کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ سورۂ براءۃ کی

لہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن کے وقت یہ شرط کی تھی کہ جب تک کسی آیت پر دو گواہ عدل نہ ملیں گی حالانکہ ہی اصلی شہادت ... [illegible] ... لکھی ہوئی بھی ہوا اس وقت تک وہ آیت مصحف میں نہ لکھی جائیگی تمام آیات قرآنی اس شرط پر ٹھیک اتریں سوا سورۂ توبہ کی اخیر کی دو آیتوں کہ وہ بھی بالآخر ان کے پاس لکھی ہوئی نکل آئیں ١٢

آخری آیتین یعنی لقد جاءکم رسول من انفسکم۔ العرش العظیم تک مجھے خزیمہ بن ثابت کے پاس ملین یہ حدیث صحیح ہے۔ ان حارث کی وفات ۴۰ھ مین بعہد خلافت علی رضی اللہ عنہ ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیمہ کنیت انکی ابوخزیمہ۔ انصاری ہین۔ ابن شہاب نے عبید بن سباق سے انھون نے زید (بن ثابت) سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا سورۂ توبہ کی آخری آیتین مجھے خزیمہ بن ثابت کے پاس ملین یہی قول صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن خزامہ ضبی ہلالی اُسی سند سے جو حارث بن حکیم کے بیان مین مذکور ہوئی سیمٰن بن محمد بن مصعب بن ہلال ضبی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا حُرّ بن خضرامہ آئے [ہلال ضبی نے (انکا نام) ایسا ہی بیان کیا ہے] اور وہ بنی عبس کے حلیف تھے مدینہ مین کچھ بکریان اور کچھ غلام بیچنے کے لیے لے گئے تھے مگر تھوڑے ہی دنون کے بعد انکا انتقال ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین (اپنے پاس سے) کفن اور حنوط دیا پھر اُنکے وارث آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریان اُنھین دلوادین اور حکم دیا کہ غلام مدینہ مین بیچ ڈالے جائین اور اُنکی قیمت اُنھین دلوادی بعض لوگون نے دارقطنی سے انھون نے منذر سے نقل کیا ہے کہ انھون نے (انکا نام) بجاے حُرّ کے حارث بیان کیا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن مکیث۔ بقیہ نے عثمان بن زفر سے انھون نے محمد بن خالد بن رافع بن مکیث سے انھون نے اپنے چچا حارث ابن رافع سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن خلق باعث برکت ہے اور کج خلقی باعث نحوست ہے اور نیکی کرنے سے عمر زیادہ ہو جاتی ہے۔ ابن صدیثا کو معمر نے عثمان سے روایت کیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ حدیث رافع بن مکیث کی بعض اولاد سے مروی ہے اور وہ اسکو رافع بن مکیث سے روایت کرتے ہین اور یہی صحیح ہے رافع بن مکیث کے نام مین یہ حدیث آئیگی ابوموسی نے انکا تذکرہ وہین لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع۔ ابوموسی نے عبدان سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا مین نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ حارث ابن رافع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے اُن لوگون مین سے تھے جو غزوۂ احد واقع ۳ھ مین شہید ہوئے تھے انکی کوئی حدیث محفوظ نہین ہے

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ربعی۔ بنی سلمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن راشد بن سارده بن یزید

ابن جشم بن خزرج۔ کنیت انکی ابوقتادہ انصاری ہیں خزرجی ہیں پھر بنی سلمہ سے ہوے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام نعمان ہو۔ یہ ابن اسحاق اور ہشام بن کلبی کا قول ہو۔ ابوعمر نے کہا ہو کہ لوگ کہتے ہیں ربعی بفتح ر اور بلا مسرین ذال معجمہ مضموم ہو انکا ذکر کنیت کے باب میں آئیگا۔ یہ کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن زیاد بن سفیان بن عبداللہ بن ناشب بن ہدم بن عود بن غالب بن قطیعہ بن عبس غطفانی عبسی۔ ہشام کلبی نے ابوالشاہ عبسی سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی عبس کے نو آدمی آئے وہ مہاجرین اولین میں سے تھے انھیں میں حارث بن ربیع بن زیاد بھی تھے یہ سب لوگ اسلام لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے دعا فرمائی ابن ماکولا نے لکھا ہو کہ ربیع کامل اور عمارہ وہاب اور انس الفوارس اور قیس الحفاظ یہ سب لوگ زیاد کے بیٹے ہیں انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ربیعہ مخزومی۔ انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قرض لیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ وہم ہو اسکو عبداللہ ابن عبدالصمد بن ابی خداش موصلی نے قاسم جرمی سے انھوں نے سفیان سے انھوں نے اسمعیل بن ابراہیم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حارث بن ابی ربیعہ سے روایت کیا ہو اور ثوری کے شاگردوں نے ثوری سے انھوں نے اسمعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہو صحیح وہی ہو جو ابن مبارک نے اور قبیصہ نے اور ثوری کے شاگردوں نے ثوری سے انھوں نے ابراہیم بن اسمعیل بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ربیعہ سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو اور وکیع نے اور ابوبشر بن عمرو نے اور ابن فدیک وغیرہ نے ابراہیم بن اسمعیل سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے اسی طرح روایت کیا ہو اور انھوں نے بیان کیا ہو کہ حارث کا ذکر اس روایت میں وہم ہو۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے موسیٰ اور اسمعیل فرزندان ابراہیم نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپنے انسے کچھ قرض لیا موسیٰ کہتے تھے کہ تیس ہزار قرض لیا تھا اور کچھ ہتھیار انسے عاریۃً لیے تھے پھر آپ واپس آئے تو انھیں واپس کر دیے اور فرمایا کہ قرض کا بدلہ یہی ہو کہ وہ ادا کر دیا جائے اور شکر گزاری کیجائے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ حارث بن ابی ربیعہ بیٹے ہیں عبداللہ بن ابی ربیعہ مخزومی کے وہ بصرہ میں ابن زبیر کے عامل تھے قباع انکا لقب ہو صحابی نہیں ہیں عبداللہ بن ابی ربیعہ کا ذکر انکے باب میں ہوگا۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن اقیش عکلی۔ ابن شاہین نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ وہی پہلے شخص ہیں یعنے حارث بن اقیش یا کوئی اور ہیں انکا ذکر ہو چکا ہے۔ انکی حدیث حارث بن یزید عکلی نے قبیلہ کے مشائخ سے انھون نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اور انکی قوم کو ایک خط لکھا تھا جسکی عبارت یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم[۱] من محمد النبی للبنی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان اقمتم الصلوٰۃ واتیتم الزکاۃ واعطیتم من اللہ عزوجل والصفی فانتم آمنون بامان اللہ عزوجل انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہون کہ مجھے ان دونون کے یعنے انکے اور حارث بن اقیش کے ایک ہونے میں کچھ شک نہیں ہے ابن مندہ کو اشتباہ ہو گیا ہے جو انھون نے ایک کے تذکرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط روایت کیا ہے اور دوسرے کے تذکرہ میں یہ حدیث روایت کی ہے کہ جس شخص کے چار بچے مرجائیں ابن مندہ نے انکو دو سمجھا ہے حالانکہ یہ دونون حدیثیں ایک ہی شخص یعنے حارث بن اقیش کی ہیں اور وہ بیٹے ہیں زہیر بن اقیش کے کبھی اپنے والد کی طرف منسوب کر دیے جاتے ہیں اور کبھی اپنے دادا کی طرف واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد انصاری ساعدی بدری۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمن بن غسیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمزہ بن ابی اسید نے جنکے والد شریک غزوہ بدر تھے حارث بن زیاد ساعدی انصاری سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ غزوہ خندق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے حضرت علیہ السلام ہجرت پر لوگون سے بیعت لے رہے تھے انھون نے (ایک شخص کی طرف) اشارہ کرکے کہا کہ یارسول اللہ ان سے بھی ہجرت پر بیعت لیجیے آپنے پوچھا کہ یہ کون ہے انھون نے عرض کیا میرے چچا کا بیٹا حوط بن یزید یا یزید بن حوط ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمسے بیعت نہ لونگا لوگ تمھاری طرف ہجرت کرکے آتے ہیں اور تم انکی طرف ہجرت کرکے نہیں جاتے (یعنے انسے محبت نہیں کرتے) قسم اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جو کوئی مرتے دم تک انصار سے محبت رکھیگا وہ اللہ سے اس حال میں ملیگا کہ اللہ اُس سے محبت رکھتا ہوگا اور جو شخص مرتے دم تک انصار سے بغض رکھیگا وہ اللہ سے اس حال میں ملیگا کہ اللہ اُس سے بغض رکھتا ہوگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ سعدی ہیں لیکن ٹھیک یہ ہے کہ ساعدی ہیں ابو احمد عسکری نے لکھا ہے کہ یہ کوفہ میں رہتے تھے۔ حوط بفتح حاء مہملہ ہے۔

---

[۱] ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد نبی کی طرف سے بنی قیس بن اقیش کے نام اما بعد اگر تم لوگ نماز پڑھتے رہوگے اور زکوٰۃ دیا کروگے اور اللہ عزوجل کا حصہ (مال غنیمت سے) خوشی خاطر دیتے رہوگے تو تم اللہ عزوجل کی امان میں رہوگے ۱۲

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد۔ یہ انصاری نہیں ہیں۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے حسن بن سفیان نے قتیبہ سے انھوں نے لیث سے انھوں نے معاویہ بن صالح سے انھوں نے یونس بن سیف سے انھوں نے حارث بن زیاد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے اللہ معاویہ کو کتاب وحساب سکھادے اور انھیں عذاب سے محفوظ رکھ۔ اس حدیث کو حسن بن عرفہ نے قتیبہ سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کے راویوں میں حارث بن زیاد بھی ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مگر یہ زیادتی وہم ہے۔ اس حدیث کو اسد بن موسی نے اور آدم نے اور ابو صالح نے لیث سے انھوں نے معاویہ بن صالح سے روایت کیا ہے انھوں نے اس حدیث کو حارث سے انھوں نے ابو رہم سے انھوں نے عرباض سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ بن عوف بن بکر بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس۔ ربعی عبدی۔ انکی والدہ ذو ملہ بنت رہم ہیں جو بنی ہند بن شیبان سے تھیں انکی کنیت ابو عتاب ہے سلمہ ہجری میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ یہ محمد بن اسحاق کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ بھائی ہیں بنی معیص کے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے عبد الرحمن بن حارث بن عبد اللہ بن عیاش سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ یہ آیت وماکان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء[1] ہمارے دادا عیاش بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ حارثہ بن زید معیص کے بھائی تھے وہ انکو مکہ میں بحالت شرک ستایا کرتے تھے جب اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو حارثہ مسلمان ہوگئے مگر لوگوں کو انکے اسلام کا حال نہیں معلوم ہوا وہ بارادہ ہجرت (مکہ سے) چلے یہاں تک کہ جب بنی عمرو بن عوف کے میدان میں پہونچے تو عیاش بن ابی ربیعہ انھیں ملے وہ یہی سمجھے کہ اب بھی یہ مشرک ہیں انھوں نے اپنی تلوار

[1] ترجمہ کسی مومن کو یہ جائز نہیں کہ کسی مومن کو قتل کردے مگر دہوکے سے ۱۲

چلا دی اور انکو قتل کر دیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء الی قولہ فان کان من قوم عدو لکم وھو مومن فتحریر رقبۃ مومنۃ مطلب یہ ہو کہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کر دے اور اہل شرک کو دیت نہ دے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن زید یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ عبدان مروزی نے کہا ہو کہ میں نے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ حارث بن زید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سختی کیا کرتے تھے وہ مسلمان ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہونے کے ارادہ سے چلے انکا اسلام مشہور نہوا تھا راستہ میں عیاش بن ابی ربیعہ انکو ملے اور انھوں نے انکو قتل کر دیا انھیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطاء۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہو حالانکہ ابن مندہ اس سے پہلے کے تذکرہ میں انکا ذکر لکھ چکے تھے یہ وہی ہیں جو بنی عامر بن لوی سے ہیں پس کوئی وجہ استدراک کرنیکی نہیں ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبرہ۔ یہ والد ہیں یزید بن حارث بن ابی سبرہ کے بعض لوگ انکو سبرہ بن ابی سبرہ کہتے ہیں یعنے انکو انکے دادا کیطرف منسوب کر دیتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سبرہ کے والد یزید بن ابی سبرہ ہیں۔ واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ بعض لوگ انکو حارثہ بن سراقہ کہتے ہیں۔ انصاری ہیں بنی عدی بن نجار سے بدر میں شہید ہوئے تھے یہ پاسبانی کرتے تھے۔ انکا ذکر عروہ بن زبیر نے شرکائے بدر میں کیا ہو اور حارثہ کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر اس سے زیادہ ہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ ابن شاہین نے انکا ذکر لکھا ہو حالانکہ یہ وہم ہو۔ انھوں نے اسکو عثمان بن عمر سے انھوں نے یونس سے انھوں نے زہری سے انھوں نے حارث بن سعد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جھاڑ پھونک والی حدیث روایت کی ہو۔ اور یحییٰ بن معین نے کہا ہو کہ عثمان بن عمر نے یونس سے انھوں نے زہری سے انھوں نے ابو خزامہ سے انھوں نے حارث بن سعد سے روایت کی ہو یہ غلط ہو کیونکہ یہ حدیث ابو خزامہ سے مروی ہو جو حارث بن سعد کی اولاد سے تھے

ﷺ ترجمہ کسی مومن کو جائز نہیں کہ کسی مومن کو قتل کرے مگر بھول کر پھر وہ مقتول مسلمان کسی ایسی قوم سے ہو جو تمھاری دشمن ہے تو ایک مومن غلام آزاد کرنا چاہیئے ۱۲

اور یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ابو خزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً خبر دی وہ اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب ابن ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے صالح بن کیسان سے انہوں نے زہری سے روایت کرکے خبر دی کہ انہیں ابو خزیمہ نے جو حارث بن سعد ہذیم کی اولاد سے تھے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بتائیے کوئی دوا ایسی ہے جو استعمال کی جائے یا کوئی پرہیز ایسا ہے جو عمل میں لایا جائے اور وہ خدا کی مقدر کی ہوئی بات کو ٹال دے ابن ابی عاصم کہتے تھے کہ اسمیں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام خزیمہ ہے اور بعض کہتے ہیں خزیمہ اور بعض کہتے ہیں ابو خزامہ اور بعض کہتے ہیں ابو خزامہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی خزامہ اور رفع ونصب وجر میں بھی لوگوں کا اختلاف ہے (یعنی کوئی مرفوع بعض منصوب بعض مجرور کہتے ہیں) انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن قیس بن حارث بن شیبان بن فاتک بن معاویہ اکرمین کندی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے گئے تھے اور اسلام لائے۔ ابن شاہین نے انکا ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ہشام بن کلبی نے بھی جمہرہ میں لکھا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے گئے تھے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی۔ انکو ابو سفیان حبش سے لے کے آئے تھے۔ ابو عمر نے انکے والد سفیان کے نام میں انکا ذکر کیا ہے علیحدہ انکا تذکرہ نہیں لکھا۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ عجلانی۔ احد میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں یہ محمد بن اسحاق کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن ثعلبہ بن کعب بن حارثہ۔ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے یہ عدوی کا قول ہے۔ ابو علی غسانی نے انکا ذکر لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن ابی صعصعہ۔ انصاری ہیں بنی مازن بن نجار سے۔ غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کرکے خبر دی وہ ابن اسحاق

اُن لوگون کے نام ہین جو انصار سے غزوۂ طائف مین شہید ہوے تھے بنی مازن بن نجار سے حارث بن سہل بن ابی صعصعہ کا نام روایت کرتے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے اور اُنسے اسمین وہم ہو گیا ہے اور انھون نے تصحیف کر دی ہے انکا صحیح نام حباب بن سہل بن صعصعہ ہے اور انھون نے اپنی سند سے ابو جعفر نفیلی سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نامون مین جو انصار کی شاخ بنی مازن بن نجار سے غزوۂ طائف مین شہید ہوے حباب بن سہل ابن ابی صعصعہ کا نام روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے ابن مندہ پر ناحق الزام لگایا ہے کہ انھون نے تصحیف کی۔ ابن بکیر نے ابن اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے جیسا انھون نے بیان کیا اور ابن ہشام بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ اور ابوعمر نے بھی ابن مندہ کے مثل انکا تذکرہ لکھا ہے مگر انھون نے اپنے قول کو کسی کی طرف منسوب نہین کیا اور یہ کوئی پہلا نام نہین ہے جسمین اختلاف ہوا ہو وہم اگر ہوا ہے تو نفیلی سے ہوا ہے کیونکہ تین آدمیون نے ابن اسحاق سے ابن مندہ کے مثل نقل کیا ہے پس ایک شخص کے کہنے سے تین آدمیون کا قول رد نہین کیا جا سکتا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سواد انصاری۔ بدر مین شریک تھے۔ یہ عروہ بن زبیر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا ذکر اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید تیمی۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہے۔ انسے مجاہد نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث قطن ابن نسیر سے مروی ہے وہ جعفر بن سلیمان سے وہ حمید اعرج سے وہ مجاہد سے وہ حارث بن سوید سے راوی ہین کہ وہ مسلمان ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہا کرتے تھے پھر بعد اسکے مرتد ہو کے اپنی قوم سے مل گئے اسکے بعد پھر اسلام لائے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ انکا نام حارث بن سوید ہے اور بعض لوگ انکو ابن مسلم کہتے ہین مخزومی ہین۔ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور کفار سے مل گئے تھے اُسپر یہ آیت نازل ہوئی کیف یہدی اللہ قوما کفروا بعد ایمانہم وشہدوا ان الرسول حق الی قولہ الا الذین تابوا[۱۵] ایک شخص ان آیات کو حارث کے پاس لے گیا اور انھین پڑھکے سنایا حارث نے کہا واللہ مین تجھے سچا ہی جانتا ہون اور اللہ تو سب سچون سے سچا ہے پھر یہ لوٹ آئے اور مسلمان ہو گئے اور انکا اسلام اچھا ہوا۔ انسے مجاہد نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ بعض علما نے بیان کیا ہے کہ حارث بن سوید تیمی تابعی ہین عبداللہ بن مسعود کے شاگردون مین سے ہین انکا صحابی ہونا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ثابت نہین ہے یہ قول بخاری و مسلم کا ہے اور ان دونون نے یہ بھی کہا ہے کہ جو شخص مرتد ہو گئے تھے پھر

[۱۵] ترجمہ [illegible] کافر ہو گئے مگر وہ لوگ جنھون نے [illegible]

اسلام لائے انکا نام حارث بن سوید بن صامت ہے۔ اور یہ قسم ہے اپنی جان کی کہ مفسرین کی یہ حالت ہے کہ ایک کہتا ہے کہ فلان آیت کے
نزول کا سبب زید ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ اسکے نزول کا باعث عمرو ہے اور جو شخص اسماے صحابہ کو جمع کرے اسپر ضروری ہے کہ
جو کچھ علما نے بیان کیا ہے اسکو ذکر کر دے گو انھون نے باہم اختلاف کیا ہو تاکہ گمان کرنے والا یہ گمان نکرے کہ یہ بات چھوٹ گئی
اور اس تذکرہ نویس کی نظر یہانتک نہین پہونچی پس بہتر یہ ہے کہ سب اقوال کو ذکر کرے اور جو انکے نزدیک صحیح ہو اسکو ظاہر کر دے۔ دیکھو
اس حادثہ مین ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ جو شخص اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور پھر اسلام لائے وہ حارث بن
سوید بن صامت ہین اور مجاہد نے ذکر کیا ہے کہ وہ دیں ہین اور مجاہد زیادہ علم رکھنے والے اور زیادہ ثقہ ہین لہذا مناسب ہے کہ
کسی اور کے کہنے سے انکا قول چھوڑ دیا جائے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن صامت۔ جلاس کے بھائی ہین عمرو بن عوف کی اولاد سے ہین انکا نسب اوپر گذر چکا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ (انکا
نام) حارث بن سوید بن صامت (ہے) اور بیان کیا ہے کہ یہ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے بعد اسکے نادم ہوئے اور کہا ہے کہ مین
انکو پہلا ہی حارث سمجھتا ہون یعنے تیمی جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور انھون نے حارث تیمی کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ وہ کوفی ہین اور
تمام علماے حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجذر بن زیاد کے عوض مین قتل کرا دیا تھا انھون نے
جنگ احد مین دھوکہ دیکے مجذر بن زیاد کو قتل کر دیا تھا۔ ابن مندہ نے مجذر کے بیان مین لکھا ہے کہ حارث بن سوید بن صامت نے
انکو قتل کیا تھا بعد اسکے وہ مرتد ہو گئے اور پھر اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مجذر کے عوض مین قتل کرا دیا
حارث نے مجذر کو صرف اسلیے مارا تھا کہ مجذر نے حارث کے والد سوید بن صامت کو زمانہ جاہلیت مین انصار کی لڑائیون مین
قتل کیا تھا انکے قتل کی وجہ سے جنگ بعاث کا واقعہ پھر لوگون کو یاد آ گیا چنانچہ حارث نے جنگ احد مین جب انکو دیکھا تو اپنے
باپ کے عوض مین انکو قتل کر دیا۔ واللہ اعلم۔ پورا قصہ جلاس کے بیان مین گذر چکا ہے لہذا اب ہم دوبارہ اسکو نہین لکھتے انکا
تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح نمیری۔ اور بعض لوگ انکو ابن ذویب کہتے ہین۔ یہ ابن مندہ کا اور ابو نعیم کا قول ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ (انکا نام)
حارث بن شریح بن ذویب بن ربیعہ بن عامر بن ربیعہ منقری تمیمی (ہے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد مین
قیس بن عاصم کے ہمراہ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے انکی حدیث دلہم بن دہثم عجلی سے مروی ہے وہ عائذ بن ربیعہ سے
وہ حارث سے روایت کرتے ہین بعض لوگ انکو نمیری کہتے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی نمیرہ کے وفد کے ہمراہ

آئے تھے - اور ابن مندہ اور ابونعیم نے دلہم کی حدیث عائذ بن ربیعہ نمیری سے انھون نے مالک سے انھون نے قرہ بن دعموص سے روایت کی ہو کہ یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے قرہ - اور قیس بن عاصم - اور ابو مالک - اور حارث بن شریح وغیرہم - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ میرا خیال یہ ہو کہ ابن مندہ اور ابونعیم حق پر ہین یہ حارث نمیری ہین تمیمی نہین ہین ابوعمر سے اسمین وہم ہو گیا ہو انھون نے حارث کے ہمراہ جو لوگ آئے تھے انمین قیس بن عاصم کا نام بھی لیا اور ابوعمر کی کتاب مین صرف قیس بن عاصم منقری کا ذکر ہو لہذا انھین یہ خیال آیا کہ یہ حارث بھی منقری ہین کیونکہ ابوعمر کے انکو وفد بنی قیس کے ہمراہ دیکھا ابوعمر نے قیس نمیری کا ذکر نہین کیا حالانکہ ایسا نہین ہو یہ قیس بن عاصم بن اسید بن جعونہ نمیری کے بیٹے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے حضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا - ابن کلبی وغیرہ نے بھی انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہو جو وفد بنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے اس سے معلوم ہوا کہ حارث بھی نمیری ہین - ابوموسی نے قیس بن عاصم نمیری کا ذکر ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہو اس سے بھی ہمارے ہی قول کی تائید ہوتی ہو کیونکہ یہ اگر منقری ہوتے تو ابوموسی استدراک نکرتے کیونکہ ابن مندہ نے منقری کا ذکر لکھا ہو - واللہ اعلم -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب - کنیت انکی ابو وداعہ تھی یہ اُن لوگون مین تھے جو جنگ بدر مین مشرکون کے ہمراہ آئے تھے پھر یہ گرفتار کیے گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مین ایک انکا بیٹا بڑا عقلمند ہو وہ مالدار ہو وہ انکا فدیہ ادا کر دیگا چنانچہ انکا بیٹا مُطلب مکہ سے مدینہ چار دن مین آیا اور اُسنے اپنے باپ کی طرف سے فدیہ ادا کیا قریش کے قیدیون مین سب سے پہلے انھین کا فدیہ ادا ہوا - ابو وداعہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت عمر کی خلافت تک زندہ رہے - انکے والد صبیرہ کی بہت بڑی عمر ہوئی تھی اور بوڑھے نہین ہوے انھین کے حق مین شاعر نے یہ شعر کہا ہو ؎

حجاج بیت اللہ ان صبیرۃ القرشی ماتا[1]   سبقت منیتہ المشیب وکان میتتہ افتلاتا

انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ قیس بن ابی صعصعہ کے بھائی ہین - ابوصعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار جنگ یمامہ مین شہید ہوے - انکے تین بھائی تھے قیس اور ابوکلاب اور جابر ابوکلاب اور جابر غزوۂ موتہ مین شہید ہوے تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو -

[1] ترجمہ - اے خانہ خدا کے حج کرنے والو صبیرۂ قرشی مرگیا اسکی موت بڑھاپے سے پہلے آگئی اور یکایک آگئی ۱۲

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن صمہ بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن عامر۔ انکا لقب مبذول بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی ہیں نجاری ہیں کنیت
انکی ابوسعد ہے۔ انکے بیٹے کا نام سعد تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور صہیب بن سنان کے درمیان میں مواخات
کرادی تھی۔ یہ اُن لوگون میں تھے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر کی طرف گئے مگر مقام روحا میں (پہونچکر) انکا پیر ٹوٹ گیا
لہذا حضرت نے انھیں واپس کردیا اور انھیں (مال غنیمت سے) حصہ دیا اور ثواب کا بھی امیدوار کیا یہ غزوۂ احد میں حضرت کے ساتھ
شریک تھے اور اُسدن ثابت قدم رہے انہون نے عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ کو قتل کیا تھا اور انکا لباس وغیرہ اُتار لیا تھا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لباس انکو دیدیا اور انکے سوا اورکسی کو اُسدن (اُسکے مقتول کا) سامان نہیں دیا۔ انھون نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے موت کے اقرار پر بیعت کی تھی بعد اسکے یہ غزوۂ بیر معونہ میں شریک ہوئے یہ اور عمرو بن امیہ دونون (مقام) سرح میں پہنچے
انھون نے (خواب میں) دیکھا کہ کچھ پرند ہوا سے آشیانون میں آرام کررہے ہیں پس یہ آئے تو دیکھا کہ انکے ساتھی شہید ہوگئے تو انھون نے
عمرو سے کہا کہ اب تمھاری کیا رائے ہے انھون نے کہا میں مناسب سمجھتا ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ جاؤن
حارث نے کہا مگر میں اُس مقام سے نہ ہٹونگا جہان منذر شہید ہوئے یہ کہکر آگے بڑھے اور کافرون سے لڑنے لگے یہانتک کہ شہید
ہوگئے۔ عبداللہ بن ابی بکر کہتے تھے کہ لوگون نے انکو اس طرح شہید کیا کہ سب نے انکو نیزون سے چھید دیا یہانتک کہ انکی وفات ہوگئی
اور عمرو بن امیہ گرفتار کرلیے گئے بعد اسکے وہ چھوڑ دیے گئے حارث کے حق میں شاعر نے بدر کے دن یہ اشعار کہے تھے ؎

یارب[۵] ان الحارث بن الصمہ ۔ اہل وفا صادق ذمہ ۔ اقبل فی مہامہ ملمہ
فی لیلۃ ظلماء مدلہمہ ۔ یسوق بالنبی ہادی الامہ ۔ یلتمس الجنۃ فیما ثمہ

بعض لوگ کہتے ہیں یہ اشعار حضرت علی بن ابی طالب کے ہیں انھون نے احد کے دن کہے تھے اور زہری نے اور موسی بن
عقبہ نے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور مقام روحا میں (پہونچکر) انکا پیر ٹوٹ گیا تھا اور یہ لوٹ آئے تھے
اور عروہ نے اور زہری نے ذکر کیا ہے کہ یہ جنگ بیر معونہ میں شہید ہوئے۔ اور محمود بن لبید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ
حارث بن صمہ کہتے تھے مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنگامہ میں پوچھا کہ کیا تمنے عبدالرحمن بن عوف کو دیکھا ہے
مینے کہا ہان مینے انھین اس پہاڑ کے پہلو میں دیکھا ہے مشرکون کا ایک لشکر انپر حملہ آور ہوا تھا مینے ارادہ کیا کہ میں انھین بچاؤن پھر
مینے آپکو دیکھا تو میں آپکے پاس چلا آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے انکی حمایت کررہے ہیں حارث کہتے

---

۵ ترجمہ۔ اے میرے پروردگار حارث بن صمہ باوفا اور سچے آدمی تھے وہ شب تیرہ و تار میں اپنے امام و اقوام کیطرف متوجہ ہوکر
(یکہ تنہا) رہنمائی امت یعنے نبی کے راہبر تھے اور نبی کی مرضی سے جنت کے خواستگار تھے ۱۲

پھر مین عبد الرحمن کے پاس لوٹ کر گیا تو مینے دیکھا کہ انکے آگے سات آدمی مقتول پڑے ہین مینے کہا کہ تمھارا بازو فتحمند رہے
کیا ان سب لوگون کو تمھین نے قتل کیا ہو انھون نے کہا (نہین) اس شخص کو تو ارطاہ بن شرحبیل نے قتل کیا ہو اور ان دو کو
مینے قتل کیا ہو اور ان لوگون کو ایک ایسے شخص نے قتل کیا جسکو مینے نہین دیکھا مینے کہا اللہ اور اسکا رسول سچا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ضرار۔ اور بعض لوگ انکو ابن ابی ضرار کہتے ہین۔ خزاعی ہین مصطلقی ہین۔ کنیت انکی ابو مالک ہو انکا شمار اہل حجاز مین
ہو۔ ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے محمد بن سابق نے عیسی بن دینار سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ انھون نے حارث بن
ابی ضرار سے سنا کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے مجھے اسلام کی ترغیب دی مین
مسلمان ہو گیا اور مینے (توحید و رسالت کا) اقرار کر لیا آپنے مجھے زکوۃ کی تعلیم کی مینے اسکا اقرار کر لیا پھر مین نے کہا کہ یا رسول اللہ
مین اپنی قوم کے پاس لوٹ کر جاتا ہون اور انھین اسلام کی طرف اور ادائے زکوۃ کی طرف بلاتا ہون جو لوگ انمین سے
میری بات مان لینگے مین انکی زکوۃ جمع کرونگا اور اے رسول خدا آپ فلان فلان وقت مین میرے پاس کسی کو بھیجدین تاکہ
جو کچھ زکوۃ مین جمع کرون وہ آپکے پاس لے آئے چنانچہ جب حارث اُن لوگون سے جنھون نے انکی بات مانی زکوۃ جمع کر لی
اور وہ وقت آگیا جس وقت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھیجنا چاہا تھا تو کوئی قاصد آپکو نہ ملا حارث نے سمجھا کہ کوئی بات
ناخوشی کی خدا اور رسول کی طرف سے پیدا ہوئی ہو چنانچہ انھون نے اپنی قوم کے سردارون کو بلایا اور اُنسے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھسے ایک وقت مقرر کر دیا تھا کہ تمھارے پاس قاصد بھیجونگا تاکہ جو کچھ زکوۃ مینے جمع کی ہو اُسپر وہ قبضہ کر لے اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلاف وعدگی نہین ہوسکتی اور نہ مین یہ سمجھتا ہون کہ آپکے قاصد آنے مین دیر کی بلکہ کوئی
بات ناخوشی کی ہوئی ہو لہذا چلو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور (ادھر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقبہ
ابن ابی معیط کو حارث کے پاس بھیجا تاکہ جو کچھ زکوۃ انھون جمع کی ہو اسپر قبضہ کر لین چنانچہ ولید گئے اور اثنائے راہ سے لوٹ آئے
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر کہا کہ یا رسول اللہ حارث نے زکوۃ مجھے نہین دی اور میرے قتل کا ارادہ کیا پس
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث کی طرف لشکر بھیجا حارث معہ اپنے ساتھیون کے آرہے تھے جب لشکر انھین ملا تو انھون نے
پوچھا کہ تم کسکی طرف بھیجے گئے ہو اُن لوگون نے کہا کہ تمھاری ہی طرف حارث نے کہا کہ کیون اُن لوگون نے کہا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارے پاس ولید بن عقبہ کو بھیجا تھا وہ لوٹ کر حضرت کے پاس گئے اور انھون نے بیان کیا کہ تمنے
انھین زکوۃ نہین دی اور اُنکے قتل کا ارادہ کیا حارث نے کہا نہین قسم ہو اُسکی جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ

بھیجا ہو نہ بینے ولید کو دیکھا نہ وہ میرے پاس گئے چنانچہ جب حارث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو آپنے انسے فرمایا کہ تمنے زکوۃ نہ دی اور میرے قاصد کے قتل کا ارادہ کیا حارث نے کہا کہ نہین قسم اسکی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہو نہ مینے انکو دیکھا نہ وہ میرے پاس گئے مین جو آیا تو اسی وقت آیا جبکہ آپکا قاصد میرے پاس نہ گیا مجھے خوف ہوا کہ خدا و رسول کی مجھپر ناخوشی ہو اسی پر سورہ حجرات نازل ہوئی یاایہا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ الی قولہ واللہ علیم حکیم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ (انکا نام) حارث بن ضرار ہو اور بعض لوگ ابن ابی ضرار کہتے ہین اور کہا ہو کہ مجھے خیال ہوتا ہو کہ یہ دو شخص ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ضرار۔ ابو ضرار کا نام حارث بن عائذ بن مالک بن جذیمہ جذیمہ کا نام مصطلق بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی ہین مصطلقی ہین والد ہین جویریہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنت حارث کے۔ ابن اسحاق نے لکھا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار سے نکاح کیا وہ قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنی مصطلق کی قیدیون مین تھین اور ثابت بن قیس ابن شماس کے حصہ مین آئی تھین پھر انھون نے پورا قصہ بیان کیا ہو۔ اسکے کہا کہ انکے والد حارث بن ابی ضرار اپنی بیٹی کی طرف سے فدیہ دینے کو آئے جب مقام عقیق مین پہونچے تو جو اونٹ وہ فدیہ دینے کے لیے لائے تھے انمین سے دو اونٹ انکو بہت اچھے معلوم ہوے اور ان دونون کو وادی عقیق کے کسی درے مین چھپا دیا بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور کہا کہ اے محمد آپ لوگون نے میری بیٹی کو گرفتار کر لیا ہو یہ اسکا فدیہ ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دونون اونٹ کہان ہین جو تمنے مقام عقیق کے فلان فلان درے مین چھپا دیے ہین حارث (اس معجزہ کو سنتے ہی) بول اٹھے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ میری اس بات پر سوا اللہ کے کوئی مطلع نہ تھا حارث اور انکے دونون بیٹے اور انکی قوم کے بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے ان حارث کا تذکرہ ابو علی غسانی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن صخر بن خزیمہ۔ عوف بن طفیل کے بھائی ہین۔ محمد بن اسمعیل بخاری نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہو انکے لیے شرف رویت معلوم نہین۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہو۔

ف ترجمہ اے مسلمانو جب تمہارے پاس کوئی فاسق کسی خبر کو لائے تو اسکی تحقیق کر لیا کرو ایسا نہو کہ اس کی خبر پر اعتماد کر کے انجان پنے مین کسی قوم پر جا پڑو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ فاسق کی خبر پر اعتماد نہ چاہئے بلکہ اس کی تحقیق کرنا چاہئے تاوقتیکہ پوری طرح اس کی تصدیق نہو جائے اسکو ماننا نہ چاہئے ۱۲

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن عبد اللہ بن سنجرہ قریشی۔ احمد بن زہیر نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ قریش کے کس خاندان سے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ ازدی ہیں اور انکا نسب ازد میں ہے ہم انشاء اللہ تعالی طفیل کے نام میں اسکو ذکر کرینگے یہ حارث وہی ہیں جو حضرت عائشہ اور عبد الرحمن فرزندان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اخیافی بھائی کے بیٹے ہیں کیونکہ انکے والد طفیل ہیں اور وہ حضرت عائشہ کے اخیافی بھائی ہیں گے۔ والد طفیل کا صحابی ہونا ثابت ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ظالم بن عبس سلمی۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو الاعور ہے۔ ہمنے کنیت کے باب میں انکا ذکر اس سے زیادہ کیا ہے یہ حارث جنگ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے انکے نام میں اختلاف ہے ان سے قیس بن ابی حازم نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ بعض علما نے ابو نعیم اور ابن مندہ کے اس قول کو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بڑا وہم ہے انھوں نے دو آدمیوں کو ایک کر دیا حارث بن ظالم کی کنیت ابو الاعور ہے اور ابو الاعور سلمی کا نام عمرو بن سفیان ہے ان دونوں کی کنیت ابو الاعور ہے مگر پہلے انصاری خزرجی ہیں بنی عدی بن نجار سے انکے صحابی ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں بدری ہیں اور دوسرے کا نام عمرو بن سفیان سلمی ہے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان دونوں آدمیوں کو ایک کر دیا باوجودیکہ انکے نام میں اور نسب میں اختلاف ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب۔ انکی والدہ قبیلۂ ہذیل کی خاتون تھیں۔ ابو عمر نے انکا ذکر انکے بھائی تمام بن عباس کے ذکر میں کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عباس کے سب بیٹوں نے حضرت کو دیکھا ہے۔ ہمنے بھی انکا ذکر ویسا ہی لکھا ہے جیسا انھوں نے لکھا۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن اوس ثقفی۔ بعض لوگ انکو حارث بن اوس کہتے ہیں انکا ذکر ہو چکا ہے یہ حجازی ہیں۔ طائف میں رہتے تھے۔ انھوں نے حائضہ عورت کے بارے میں روایت کی ہے کہ اسکو آخر میں کعبہ کا طواف کرنا چاہیے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد ابن مہران وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں کروخی نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نصر بن عبد الرحمن کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محاربی نے حجاج بن ارطاۃ سے انھوں نے عبد الملک بن مغیرہ سے انھوں نے عبد الرحمن بیلمانی سے انھوں نے عمرو بن اوس سے انھوں نے حارث بن عبد اللہ بن اوس سے

روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص حج کعبہ کرے انکو آخر مین کعبہ کا طواف کرنا چاہیے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بجلی اور بعض لوگ انکو جہنی کہتے ہین۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی انکی حدیث حماد بن عمرو نصیبی نے زید بن رفیع سے انھون نے معبد جہنی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مجھے ضحاک بن قیس نے حارث بن عبد اللہ جہنی کے پاس بیس ہزار درہم دے کے بھیجا اور کہا کہ اُنسے کہنا امیر المومنین نے ہمین حکم دیا ہی کہ ہم یہ اشرفیان تمپر خرچ کر دین لہذا تم اس سے اپنا کام نکالو (چنانچہ مین گیا) حارث نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو مینے کہا مین معبد بن عبد اللہ بن عویمر ہون مینے کہا امیر المومنین نے مجھے حکم دیا ہی کہ مین آپ سے وہ بات پوچھون جو ایک کتابی عالم نے آپ سے مین مین کہی تھی حارث نے کہا اچھا (سنو) مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا اگر مین جانتا کہ آپکی وفات ہو جائیگی تو ہرگز نہ آپکو چھوڑتا وہ کہتے تھے پھر میرے پاس ایک کتابی عالم آیا اور اُسنے کہا کہ محمد کی وفات ہو گئی مینے پوچھا کہ کب اُسنے کہا آج اگر میرے پاس (اُسوقت) کوئی ہتھیار ہوتا تو مین اُسے قتل کر دیتا مگر پھر تھوڑے ہی دنون کے بعد حضرت ابو بکر کے پاس سے ایک آدمی میرے پاس آیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور لوگون نے آپکے بعد مجھے خلیفہ بنا کے مجھسے بیعت کی ہی پس تم بھی اپنے وہان کے لوگون سے بیعت لو مینے کہا کہ اسدن جس شخص نے مجھے اسکی خبر دی تھی یقینا اُسکے پاس کچھ علم ہو مینے اُسنے بلوا بھیجا اور کہا کہ جو بات تمنے مجھسے بیان کی تھی وہ سچ تھی اُسنے کہا مین نے کبھی جھوٹ نہ بولتا مینے پوچھا کہ تمکو یہ بات کیسے معلوم ہوئی اُسنے کہا کہ اگلی کتاب مین لکھا ہوا تھا کہ آج کے دن کوئی نبی مریگا مینے پھر اُنکے بعد کیا حال ہوگا اُسنے کہا مسلمانون کی چکی پینتیس سال تک (اپنی حالت پر) گھومیگی (اسکے بعد رنگ بگڑ جائیگا) اس حدیث کو محمد بن سعد نے حماد بن عمرو سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔ اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہی حالانکہ ابن مندہ نے انکا ذکر لکھا ہی ابو موسی سے اس استدراک مین سہو ہو گیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ عبدان نے انکا ذکر لکھا ہی۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ یہ قصہ جریر بن عبد اللہ بجلی کے نام سے مشہور ہی مین خیال کرتا ہون کہ غلطی سے جریر کا حارث بن گیا ہی

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ عیاش بن ابی ربیعہ کے بھتیجے ہین۔ عبد الکریم بن ابی امیہ نے حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک چور لایا گیا الی آخر الحدیث انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔ یہ بھائی ہین عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ شاعر کے جنکا نام قباع ہی۔ انکے متعلق گفتگو حارث

ابن ابی ربیعہ کے نام میں ہو چکی ہے۔ یہ ابن زبیر کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن سائب بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی۔ انکی حدیث سعید مقبری نے انسے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش پر پیشقدمی نکرو اور نہ قریش کو پڑھاؤ اگر قریش کو تکبر نہ پیدا ہو جاتا تو میں بتا دیتا کہ کس وجہ سے اللہ عزوجل کے نزدیک انکی بزرگی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن سعد بن عمرو بن قیس بن عمرو بن امرؤ القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ کنیت انکی ابو علاقہ۔ انکا شمار اہل شام میں سے اہل رملہ میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے یہ ازدی ہیں اور انکی حدیث انھیں کے گھر والوں سے مروی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن کعب بن مالک بن عمرو بن عوف بن مبذول۔ انصاری۔ حدیبیہ میں اور اسکے بعد کے مشاہد میں شریک تھے اور حرہ کے دن شہید ہوئے۔ ابو عمر نے اسکے والد کا ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن وہب دوسی۔ بخاری نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ انکی حدیث محمد بن حمید رازی سے مروی ہے وہ کہتے تھے ہمسے ابو زہیر یعنے عبد الرحمن بن مغرا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن معزبن عیاض بن حارث بن عبد اللہ بن وہب نے خبر دی کہ حارث اپنے والد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے انکے والد تو (مقام) سراۃ کی طرف واپس چلے گئے انکے یہاں بہو دیات (کے) درخت بہت تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حارث مدینہ میں تھے۔ یہ جنگ یرموک میں شریک تھے بالآخر فلسطین میں فروکش ہو گئے تھے صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ تھے حضرت معاویہ کے زمانے میں انکی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز جنازہ کے متعلق روایت کی ہے۔ انکی حدیث علقمہ بن مرثد سے

مروی ہے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔
مین کہتا ہون کہ حارث بیٹے ہین نوفل کے ابو عمر نے انکا تذکرہ حارث بن نوفل کے نام مین کیا ہے پس انھین مناسب نہ تھا کہ انکا ذکر دوبارہ کرتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد شمس خثعمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے انکا شمار اہل شام مین ہے۔ انسے انکے بیٹے عمیری ابن حارث نے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے اور اپنے تمام ساتھیون کے لیے جان و مال کی امان آپ سے طلب کی تھی حضرت نے انھین ایک تحریر لکھدی تھی اور انکو اپنے ملک مین فلان فلان باتون کی اجازت دی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن رفاعہ بن ملان بن ناصرہ بن قبیصہ بن نصر بن سعد بن بکر بن ہوازن۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی باپ ہین۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے انھون نے اپنے والد اسحاق بن یسار سے انھون نے بنی سعد بن بکر کے کچھ لوگون سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حارث بن عبد العزی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی باپ تھے مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انسے قریش نے کہا کہ تم نے نہین سنا کہ تمھارے بیٹے کیا کہتے ہین حارث نے پوچھا کیا کہتے ہین لوگون نے کہا کہتے ہین کہ اللہ مرنے کے بعد پھر (لوگون کو) زندہ کریگا اور ایک دوسرا عالم بھی ہے جہان اللہ نافرمانون کو سزا دیگا اور فرمانبردارون کو انعام دیگا تمھارے بیٹے نے ہمارے معاملات کو برہم کر دیا اور ہماری جماعت کو متفرق کر دیا پس حارث حضرت کے پاس گئے اور کہا کہ اے میرے بیٹے یہ کیا بات ہے لوگ تمہاری شکایت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تم بیان کرتے ہو کہ لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ کیے جائینگے بعد اسکے جنت اور دوزخ مین بھیجے جائینگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان مین یہ بیان کرتا ہون اور جب وہ دن آئیگا تو اے باپ مین تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمھین آج کی بات دکھا دونگا۔ اسکے بعد حارث مسلمان ہوگئے اور انکا اسلام عمدہ ہوا جب وہ مسلمان ہوے تو کہتے تھے کہ جب میرا بیٹا میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی بیان کی ہوئی باتین دکھائیگا تو بغیر جنت مین داخل کیے ہوے مجھے نہ چھوڑیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر۔ انکے بھائی سعید بن قیس بھی حبش کے مہاجرین سے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ یہان لکھا ہے اور پھر دوبارہ ابن مندہ نے اور ابونعیم نے انکا ذکر حارث بن قیس مین

نام میں لکھا ہے وہاں بھی انکا ذکر آئیگا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کلال۔ انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا تھا۔ انکا شمار اہل یمن میں ہے۔ انکا ذکر عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے۔ زہری نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال کو خط لکھا تھا اسمیں بعد حمد کے صدقات اور دیت کے احکام بتائے تھے اور اس خط کو عمرو بن حزم کے ہاتھ بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے حالانکہ یہ صحابی نہیں ہیں صرف اس زمانے میں موجود تھے میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کے لوگوں کو جیسے احنف اور مروان وغیرہما کا کیوں ذکر کرتے ہیں حالانکہ انکا صحابی ہونا اور دولت دیدار سے مشرف ہونا ثابت نہیں۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد مناف بن کنانہ۔ عبدان بن محمد نے صحابہ میں انکا ذکر کیا ہے اور انکی حدیث شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے انسے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی میراث کی بابت پوچھا گیا تو آپنے فرمایا کہ ان دونوں کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن رزاح بن کعب۔ انصاری ظفری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے۔ انکا ذکر ابو عمر نے انکے بیٹے نضر بن حارث کے بیان میں کیا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیق بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عمرو بن عوف۔ غزوۂ احد میں اپنے والد اور دونوں چچاؤں کے ہمراہ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک بن حارث بن ہیشہ۔ جبر بن عتیک کے بھائی ہیں احد میں اور اسکے بعد غزوات میں شریک تھے انکے ہمراہ انکے بیٹے عتیک بن حارث بن عتیک بھی تھے۔ یہ عدوی کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے جابر بن عتیک کے نام میں کیا ہے وہ انکے بھائی ہیں اور کہا ہے کہ وہ صحابی ہیں۔

[۱] یہ کسی خالہ اور پھوپھی کے حصہ نہ ہونے کا جواب ہے ورنہ وقت نہ ہونے اور وارثوں کے انکو حصہ ملتا ہے ۱۲

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول مبذول کا نام عامر بن مالک بن نجار ہے۔ یہ بھائی ہیں جابر بن عتیک کے جو بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ حارث غزوۂ احد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے حارث کی کنیت ابو اخزم ہے۔ جسر ابی عبید کے دن شہید ہوئے۔ واقدی اور زہری نے انکا ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ۔ انصاری خطمی۔ [illegible] کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ [illegible] نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن مالک بن حرام بن خدیج بن معاویہ انصاری ہیں معاویہ [illegible] غزوۂ احد میں شریک تھے اور جسر ابی عبید میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ بھی انکا ذکر لکھ چکے تھے پھر کوئی وجہ انپر استدراک کرنیکی نہیں۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ بن حارث بن مالک بن کعب بن حارثہ بن غنم بن سلم بن امرء القیس ابن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ اور واقدی کا قول ہے۔ کلبی نے بھی انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے ابو عمر نے بھی انکا نسب بیان کیا ہے مگر انھوں نے مالک کو اور کعب ثانی کو نکال دیا ہے۔ ابن اسحاق نے انکو اہل بدر میں ذکر نہیں کیا۔ قبیلہ بنی سلیم کے تمام لوگوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عفیف کندی۔ بخاری نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور انکی کوئی حدیث نہیں ذکر کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن قابوس۔ اپنے چچا وہب بن قابوس کے ہمراہ جبل مزینہ سے کچھ اپنی بکریاں لیے ہوئے مدینہ آئے تھے مدینہ کو دیکھا تو خالی تھا پوچھا کہ سب لوگ کہاں گئے کسی نے بتایا کہ احد میں مشرکوں سے لڑنے گئے ہیں چنانچہ یہ دونوں مسلمان ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (احد میں) گئے اور مشرکوں سے خوب لڑے یہاں تک کہ دونوں شہید ہو گئے رضی اللہ عنہما انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر مزنی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے حضرت عمر اور ابن مسعود کی حدیثیں انھوں نے روایت کی ہیں سنہ میں انکی وفات ہوئی۔ واقدی نے انکو ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انصاری ہیں۔ چچا ہیں حضرت براء بن عازب (مشہور صحابی) کے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکے ماموں ہیں۔ ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد (امام احمد بن حنبل) نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے اشعث بن سوار سے انھوں نے عدی بن ثابت سے انھوں نے براء ابن عازب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حارث بن عمرو کا گذر میری طرف ہوا انکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جھنڈا منعقد کر دیا تھا میں نے پوچھا کہ اے چچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو کس طرف بھیجا ہے انھوں نے کہا کہ مجھے ایک شخص کی طرف بھیجا ہے اُسنے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی ہے مجھے حکم دیا ہے کہ اسکی گردن مار دوں اس حدیث کو حجاج بن ارطاہ نے عدی سے انھوں نے براء سے روایت کیا ہے۔ اور معمر نے اور فضل بن علاء نے اور زید بن ابی انیسہ نے اشعث سے انھوں نے عدی سے انھوں نے یزید بن براء بن عازب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے چچا مجھے ملے الی آخر الحدیث اور سدی نے اور ربیع بن رکین نے اور اور لوگوں نے عدی سے انھوں نے براء سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے ماموں کا گذر میری طرف ہوا اور انکے پاس ایک جھنڈا تھا الی آخر الحدیث حالانکہ انکے ماموں ابو بردہ بن نیار ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ اور ابو عمر نے انکے متعلق اختلاف ذکر کر کے کہا ہے کہ اسمیں اضطراب ہے جسکے ذکر سے طول ہوگا۔ اگر یہ حارث عمرو کے بیٹے ہیں تو یہ وہی حارث ہیں جو عمرو بن غزیہ کے بیٹے ہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے اور عمرو بن غزیہ اُن لوگوں میں ہیں جو بیعت عقبہ میں شریک تھے اور موافق بیان علما نسب انکے چار بیٹے تھے اور چاروں صحابی ہیں (انکے بیٹوں کے نام یہ ہیں) حارث اور عبد الرحمن اور زید اور سعید مگر انمیں سے حارث کے سوا اور کسی سے روایت نہیں ہے صحابہ کے بعض تذکرہ نویسوں نے ایسا ہی کہا ہے مگر اس قول میں اعتراض ہے حجاج بن عمرو بن غزیہ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جسمیں کسی کو اختلاف نہیں۔ اور میں ان حارث کو عمرو بن غزیہ کا بیٹا نہیں سمجھتا واللہ اعلم۔ اور شعبی نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے ماموں کا نام قلیل تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام کثیر رکھا ممکن ہے کہ اُنکے کئی ماموں اور کئی چچا ہوں ابو عمر کا کلام ختم ہو گیا۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن بن مالک بن اعصر باہلی۔ ابو احمد عسکری نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے ابن
ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے انکو حارث بن عمرو باہلی سہمی کہا ہے اور ابو احمد نے انکے نسب میں انکو سہمی نہیں کہا مگر انکے
تذکرہ میں لکھا ہے کہ یہ سہمی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ انسے کچھ رہ گیا ہے۔ ابن ابی عاصم نے بھی انکو باہلی سہمی لکھا ہے اس سے بھی
اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ قبیلہ باہلہ سے جن لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی انکے اور معن کے درمیان میں
آٹھ پشتیں ہیں اور [illegible] جیسا سلمان بن ربیعہ بن یزید بن عمرو بن سہم بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن [illegible]
ابو احمد نے کئی پشتیں نکال ڈالی ہیں واللہ اعلم۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی
وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عفان بن زرارہ نے
کریم بن حارث بن عمرو سے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا حارث بن عمرو سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے آپ اپنی اونٹنی عضبا (نامی) پر سوار تھے (یہ کہتے تھے) میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں آپ میرے لیے استغفار کیجیے حضرت نے فرمایا اللہ تمہاری مغفرت کرے ایک
شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ فرائع[1] اور عتائر (کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں) حضرت نے فرمایا جو چاہے کرے جو نہ چاہے
نہ کرے اور بکریوں میں انکی قربانی کرنی چاہیے پھر آپنے فرمایا آگاہ رہو تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر (ہمیشہ) اسی طرح
حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینہ میں اس حدیث کو عبداللہ بن مبارک نے اور معتمر بن سلیمان نے
اور ابو سلمہ منقری وغیرہم نے یحیی بن زرارہ سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ کنیت انکی ابو کعث اسدی۔ کنیت کے باب میں انکا ذکر اس سے زیادہ ہوگا امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ ابو کعث اسدی
کا نام حارث بن عمرو ہے اور سیف بن عمر نے لکھا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور آپکو ایک شعر بھی سنایا تھا

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ مزنی۔ سنہ [illegible] میں انکی وفات ہوئی۔ انکا شمار انصار میں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں
انکو وہ حارث بن غزیہ سمجھتا ہوں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ عورتوں سے متعہ کرنا حرام ہے اور انکو [illegible]

[1] فرائع جمع ہے فریعہ کی اور عتائر جمع ہے عتیرہ کی۔ فریعہ عام قربانی کو کہتے ہیں اور عتیرہ خاص رجب کے مہینہ کی قربانی کو جو زمانہ جاہلیت میں
مروج تھی سائل کا مطلب یہ تھا کہ قربانیاں ضروری ہیں یا نہیں ۱۲

اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ حارث بن غزیہ کے نام میں کیا ہے وہاں انشاء اللہ تعالی انکا ذکر آئیگا۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن مومل بن حبیب بن تمیم بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ اُن سواروں کے ہمراہ انھوں نے بھی ہجرت کی تھی جو سال خیبر میں بنی عدی سے ہجرت کرکے آئے تھے یہ کل ستر آدمی تھے اور یہ وہ وقت تھا جب تمام بنی عدی نے ہجرت کی تھی اور مکہ میں انکا ایک شخص باقی نہ رہا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر ازدی۔ قبیلۂ بنی لہب میں سے ایک شخص ہیں۔ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خط دے کے ملک شام کی طرف شاہ روم کے پاس بھیجا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں شاہ بُصریٰ کی طرف بھیجا تھا راستہ میں انکو شرحبیل بن عمرو غسّانی ملا اُسنے انکی مشکیں کسیں اور انکو لے گیا پھر یہ باندھکر قتل کردیے گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قاصد اِنکے سوا مقتول نہیں ہوا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی تو آپنے ایک لشکر مرتب کیا جسے موتہ کی طرف بھیجا اُنپر زید ابن حارثہ کو آپنے سردار بنایا تھا اس لشکر میں قریب تین ہزار آدمی کے تھے اہل روم نے ایک لاکھ آدمیوں سے انکا مقابلہ کیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابو موسی نے صرف انکا نام لکھدیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن اسید بن جابر بن عویرہ بن عبد مناف بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ کنیت انکی ابو واقد لیثی۔ لیث قبیلۂ کنانہ کی ایک شاخ ہے انکے نام میں اختلاف ہے بعض تو وہی بیان کرتے ہیں جو ہمنے بیان کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں عوف بن مالک اور بعض لوگ کہتے ہیں حارث بن مالک مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کیا جائیگا۔ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ فتح مکہ کے مسلمانوں میں سے ہیں اور قاضی ابو احمد نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ہم حنین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور کہا کہ ہم کفر سے قریب العہد تھے۔ ان سے سعید بن مسیب نے اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے اور عروہ بن زبیر نے اور عطا ابن یسار نے اور بشر بن سعید وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معن بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مالک بن انس نے ضمرہ بن سعید مازنی سے انھوں نے عبید اللہ ابن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کرکے خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب نے ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نماز عید فطر اور نماز عید اضحیٰ میں کیا پڑھتے تھے انہوں نے کہا کہ (سورۂ) ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھتے تھے۔ انکی وفات سنہ ۵۰ھ میں ہوئی (اسوقت) عمر انکی ستر برس کی تھی۔ یہ یحییٰ بن بکیر کا قول ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ سنہ ۶۵ھ میں انکی وفات ہوئی تھی اور انکی عمر پچھتر برس کی تھی شاید یہ زیادہ صحیح ہو کیونکہ جب انکی عمر ستر برس کی ہو تو اس قول کے موافق جو انکی وفات سنہ ۵۰ھ میں کہتے ہیں ہجرت کے وقت انکی عمر دو برس کی ہوگی اور حنین میں دس برس کے ہونگے پس حنین میں یہ کیونکر شریک ہونگے ہاں جب انکی عمر پچھتر برس کی ہو تو حنین میں انکی عمر پندرہ برس کی ہوگی یہی قریب بصحت ہے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن ابی حارثہ بن مرہ بن نشبہ بن غیظ بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان غطفانی ثم الذبیانی ثم المری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے حضرت نے انکے ہمراہ انصار میں سے ایک شخص کو انکی قوم کی طرف بھیجا تھا انکی قوم کے لوگوں نے انصاری کو قتل کر دیا اور حارث انکو بچا نہ سکے انہیں کے متعلق حسان کے یہ شعر ہیں ؎

یا حار من یغدر بذمۃ جارہ　　منکم فان محمدا لا یغدر

وامانۃ المری ما استودعتہ　　مثل الزجاجۃ صدعہا لا یجبر

حارث عذر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ اللہ کی اور آپکی قسم کہ یہ واقعہ ابن فریعہ کی شرارت سے ہوا خدا کی قسم (وہ ایسا شریر ہے کہ) اگر دریا میں اسکی شرارت ملا دی جائے تو تمام دریا خراب ہو جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے حسان اسے چھوڑ دو حسان نے عرض کیا کہ میں نے چھوڑ دیا۔ جنگ [illegible] میں قبیلہ [illegible] کا جھنڈا یہی اٹھائے ہوئے تھے اور جنگ خندق میں یہ سرداران احزاب سے تھے جب [illegible] مقتول ہوئے جنکو انھوں نے پناہ دی تھی تو انھوں نے انکی دیت میں ستر اونٹ بھیجے یہ اونٹ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری کے وارثوں کو دیدیے انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک جبہ) [illegible] پر عامل بنایا تھا۔ انکی اولاد بھی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن غزیہ۔ اور بعض لوگ انکو غزیہ بن حارث کہتے ہیں۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے [illegible] عبد اللہ بن [illegible]

---

۵ ترجمہ۔ اے حارث تم میں سے جو شخص اپنے پڑوسی کی حفاظت میں عہد شکنی کرتا ہے [illegible]

روایت کی ہو۔ یحیی بن حمزہ نے اسحاق بن عبد اللہ سے انھون نے عبد اللہ بن رافع سے انھون نے حارث بن غزیہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے کہ بعد فتح کے اب ہجرت باقی نہین ہو اب صرف ایمان اور نیت (نیک) اور جہاد باقی ہو اور عورتون سے متعہ کرنا حرام ہو۔ اس حدیث کو سوید بن عبد العزیز نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے انھون نے عبد اللہ بن ابی رافع سے روایت کیا ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن غضیف سکونی کندی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین (انکا نام) غضیف بن حارث (ہی) مگر پہلا ہی قول صحیح ہو۔ انکا شمار اہل شام مین ہو۔ حمص مین رہتے تھے انسے یونس بن سیف عبسی نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مین کوئی بات بھولتا نہین ہون مین یہ بات بھی نہین بھولتا کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز مین اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائین ہاتھ پر رکھے ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن فروہ بن شیطان بن خدیج بن امرء القیس بن حارث بن معاویہ بن حارث بن معاویہ بن ثور۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے حاضر ہوئے تھے ابن شاہین نے کہا ہو کہ ابن کلبی نے بیان کیا ہو کہ انکے دادا کو اہل عرب شیطان صرف انکے حسن وجمال کی وجہ سے کہتے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے حاضر ہوئے تھے۔ ابو موسی نے انکے نسب مین قرہ کا نام لکھا ہو حالانکہ مینے کلبی کی کتاب جمہرہ مین انکا نام فروہ لکھا دیکھا ہو ایسا ہی طبری نے بھی کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حارث بن اساد بن مر بن شہاب بن ابی شمر۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے۔ بڑے شہسوار اور شاعر تھے ابن دباغ اندلسی نے ابن کلبی سے انکا تذکرہ نقل کیا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حصن بن حذیفہ بن بدر فزاری۔ عیینہ بن حصن کے بھائی ہیں۔ انکا نسب انکے چچا کے نام مین گذر چکا ہو۔ قبیلۂ فزارہ کے وفد کے ہمراہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہنچے تھے جبکہ آپ تبوک سے لوٹے ہوئے آرہے تھے۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہو۔ اور ابن عباس سے مروی ہو کہ انکا بھتیجا عیینہ بن حصن انکے یہان آکر اترا تھا۔ یہ ان لوگون مین سے تھے جنکو

حضرت عمر اپنے قریب بٹھاتے تھے اور اسکے بعد انھون نے پورا قصہ بیان کیا - مین کہتا ہون کہ یہ عسکری کا وہم ہے یہ حال حر بن قیس کا ہے - انکا حال پورا اوپر ہو چکا ہے - ہمنے انکا ذکر اسلیے کر دیا کہ کوئی شخص انکو دیکھکر یہ نہ سمجھے کہ یہ صحابی ہین اور انکا ذکر ہم سے رہ گیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم الزرقی - بیعت عقبہ مین اور غزوہ بدر مین شریک تھے - یہ عروہ اور ابن اسحاق کا قول ہے - انکی کنیت ابو خالد ہے کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہین انکا ذکر کنیت کے باب مین کیا جائیگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عدی بن سعد بن سہم - قریشی سہمی - زمانہ جاہلیت مین اشراف قریش سے تھے حکومت انھین کے متعلق تھی اور جسقدر مال بتون کے نامزد کئے جاتے تھے وہ سب انھین کی تحویل مین رہتے تھے - بعد اسکے یہ مسلمان ہو گئے اور انھون نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے - اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ (انکے والد کا نام) قیس بن عدی بن سعد بن سہم (ہے) - انکے نکاح مین غیطلہ بنت مالک بن حارث بن عمرو بن صعق بن نشوق بن مرہ بن عبد مناہ بن کنانہ تھین یہ لوگ غیطلہ ہی کی طرف منسوب کیے جاتے تھے - حارث بن قیس بھی انھین لوگون مین تھے جو حضرت کے ساتھ مسخرا پن کیا کرتے تھے انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی - افرایت من اتخذ الٰہہ ھواہ[1] - زبیر نے بھی انکو مسخرا پن کرنے والون مین شمار کیا ہے - مین کہتا ہون کہ مینے کسی کو نہین دیکھا کہ اسنے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو سوا ابو عمر کے اور صحیح یہ ہے کہ یہ مسخرا پن کرنے والون مین سے تھے -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - بعض لوگ کہتے ہین ابن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن حارث بن فہر قریشی فہری - حبش کے مہاجرین مین سے ہین - یہ محمد بن اسحاق کا قول ہے - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر یہان کیا ہے - اور ابو عمر نے حارث بن عبد قیس کے نام مین انکو ذکر کیا ہے ابن مندہ نے وہان بھی ذکر کیا ہے - مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے جو انکا ذکر یہان بھی کیا اور وہان بھی کیا تو انھون نے یہ سمجھا ہے کہ یہ دو شخص ہین حالانکہ یہ دونون ایک ہین بعض لوگ انکو حارث بن قیس کہتے ہین اور بعض لوگ حارث بن عبد قیس کہتے ہین ابو نعیم اور ابو عمر پر کچھ اعتراض نہین ہو سکتا کیونکہ ابو نعیم نے انکا ذکر صرف اسی مقام پر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ بعض لوگ انکو ابن عبد قیس کہتے ہین اور ابو عمر نے انکا ذکر صرف وہان کیا ہے واللہ اعلم۔

[1] ترجمہ - اے محمد کیا تمنے اس شخص کو دیکھا جسنے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عمیرہ اسدی۔ جب یہ اسلام لائے تو انکے نکاح میں آٹھ بیبیان تھیں۔ بعض لوگ انکو قیس بن حارث کہتے ہیں انسے صرف ایک حدیث مروی ہی اور وہ بھی کسی صحیح سند سے مروی نہین ہی۔ انسے حمیضہ بن شمردل نے روایت کی ہی ہمکو ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے ابو داؤد سے یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے بیان کیا نیز ابو داؤد کہتے تھے ہمسے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے ابن ابی لیلی سے انھون نے حمیضہ بن شمردل سے انھون نے حارث بن قیس سے روایت کرکے خبر دی کہ مسدد بن عمیرہ کہتے تھے کہ وہب اسدی نے بیان کیا کہ حارث کہتے تھے جب مین اسلام لایا تو میرے نکاح مین آٹھ عورتین تھین مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انمین سے چار رکھ لو۔ اس حدیث کو حمید بن ابراہیم نے ہشیم سے روایت کیا ہی اور انھون نے انکا نام قیس ابن حارث بتایا ہی احمد بن ابراہیم بن احمد نے کہا ہی کہ یہی صحیح ہی یعنی قیس بن حارث ہمنے انکا ذکر قیس کے نام مین بھی کیا ہی انکا ذکر ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری نجاری ثم المازنی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔ کلبی نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ یہ اصلع کے لقب سے مشہور ہین۔ علی بن سعید عسکری نے صحابہ مین انکا نام لکھا ہی بشرطیکہ محفوظ ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا حال اسی طرح مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب جاہلی۔ عبدان نے کہا ہی کہ مینے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حارث جاہلی ہین انھون نے خود اپنا حال بیان کیا ہی کہ انکی عمر ایک سو ساٹھ برس کی ہو چکی تھی۔ یہ بھی بیان کیا ہی کہ انھون نے اپنے بیٹون کو بہت عمدہ عمدہ باتون کی نصیحت کی تھی جس سے انکا مسلمان ہونا معلوم ہوتا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن کلدہ بن عمرو بن علاج بن ابی سلمہ بن عبد العزی بن غیرۃ بن عوف بن ثقیف۔ ثقفی عرب کے طبیب تھے۔ ابو بکرہ کے خاندانی آقا تھے۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی۔ ابن اسحاق نے بواسطہ ایسے لوگون کے جو متہم نہ تھے عبد اللہ بن مکرم سے انھون نے قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے روایت کی ہی کہ جب اہل طائف اسلام لائے تو انمین سے کچھ لوگون نے اُن غلامون کی

بابت گفتگو کی جو محاصرہ طائف کے وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے تھے اور مسلمان ہو گئے تھے منجملہ انکے ابو بکرہ بھی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ خدا کے آزاد کیے ہوئے ہین (اب یہ غلام نہین بنائے جاسکتے) جن لوگون نے ان غلامون کی بابت گفتگو کی تھی انھین حارث بن کلدہ بھی تھے۔ اور ابن اسحاق نے اسماعیل بن محمد بن سعد ابی وقاص سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ سعد بیمار ہو گئے اور وہ حجۃ الوداع مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کو تشریف لے گئے سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین سمجھتا ہون کہ یہ مرض موت ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین مین امید رکھتا ہون کہ اللہ تمھین شفا دیگا یہانتک کہ تم سے کچھ لوگون کو فائدہ پہونچیگا اور کچھ لوگون کو ضرر پہونچیگا پھر آپ نے حارث بن کلدہ سے فرمایا کہ تم سعد کے مرض کا علاج کرو حارث نے کہا واللہ مین انکی شفا اسی چیز مین سمجھتا ہون جو غالباً انکے پاس موجود ہوگی (پھر سعد سے) کہا کیا تمھارے پاس عجوہ کے چھوہارے ہین انھون نے کہا ہان پھر حارث نے انکے لیے فریقہ بنا دیا چھوہارون کو دودھ مین ملایا پھر انمین گھی مخلوط کیا اور یہ انھین چٹوایا اسکو چاٹتے ہی یہ معلوم ہوا کہ کوئی بندھن بندھا ہوا تھا وہ کھل گیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک طائی۔ عدی بن حاتم کے ہمراہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر کے پاس قبیلہ طی کا صدقہ لے کے آئے تھے اسکے متعلق انکا ایک شعر بھی ہی۔ اسکو ابن دباغ نے وثیمہ سے نقل کیا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن قیس عوذ بن جابر بن عبد مناف بن شجع بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی معروف بہ ابن برصاء۔ برصاء انکی والدہ تھین اور بعض لوگ کہتے ہین انکی دادی تھین نام انکا ریطہ بنت ربیعہ بن رباح بن ذی البردین تھا۔ ہلال بن عامر کے خاندان سے تھین وہ اہل حجاز مین سے تھے مکہ مین رہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کوفہ مین رہتے تھے انسے ابن جریج نے اور شعبی نے روایت کی ہی اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام مالک بن حارث ہی مگر پہلا ہی قول صحیح ہی۔ ہمین ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحییٰ بن سعید نے زکریا بن ابی زائدہ سے انھون نے شعبی سے انھون نے حارث بن مالک بن برصاء سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فتح مکہ کے دن فرماتے تھے آج کے بعد سے قیامت تک قریش سے شرعی جہاد کبھی نہ کیا جائیگا۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے زکریا سے روایت کیا ہی اور نیز اس حدیث کو

عبید اللہ بن ابی سفر نے شعبی سے انھون نے عبد اللہ بن مطیع سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی۔ اور نیز انسے عبید ابن جریج نے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دونون حجرون کے درمیان مین یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اس (میرے) منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے وہ اپنی جگہ دوزخ مین ڈھونڈھ لے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ اور بعض لوگ انکو حارثہ کہتے ہین۔ انصاری ہین۔ انسے زید سلمی وغیرہ نے روایت کی ہی۔ یوسف بن عطیہ نے قتادہ اور ثابت سے انھون نے انس سے روایت کی ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن حارث سے ملے آپ نے پوچھا کہ اے حارث تمنے کس حال مین صبح کی حارث نے عرض کیا کہ مینے اس حال مین صبح کی کہ مین سچا مومن ہون آپ نے فرمایا کہ اے حارث دیکھو کیا کہ رہے ہو ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہی (اچھا بتاؤ) تمھارے ایمان کی کیا حقیقت ہی انھون نے عرض کیا کہ میرا دل دنیا سے ہٹ گیا ہی اسی وجہ سے مین رات بھر جاگتا ہون اور دن بھر پیاسا رہتا ہون اور (اب میری یہ حالت ہی کہ) گویا مین اپنے پروردگار کا عرش ظاہر طور پر دیکھ رہا ہون اور گویا مین اہل جنت کو دیکھ رہا ہون کہ وہ باہم ایک دوسرے کی زیارت کر رہے ہین اور گویا مین اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہون کہ وہ آپس مین شور کر رہے ہین۔ حضرت نے فرمایا کہ اے حارث تم اب پہچان گئے ہو لہذا اسی پر قائم رہو اس حدیث کو مالک بن مغول نے زبید سے روایت کیا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حارث سے فرمایا پھر انھون نے ایسی ہی حدیث بیان کی اور اسکو ابن مبارک نے صالح بن مسمار سے روایت کیا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حارث بن مالک الی آخر الحدیث اور محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابو سلمہ سے انھون نے ابوہریرہ سے ایسا ہی روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ ابو ہند حجام کے آقا تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ بعض اہل علم نے انکا نام ہم سے بتایا ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابو ہند ہی کا نام حارث بن مالک تھا۔ ابو عوانہ نے جابر سے انھون نے شعبی سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) پچھنے لگوائے اور حجام کو اسکی مزدوری دی ابو ہند نے جو بنی بیاضہ کے غلام تھے آپ کے پچھنے لگائے تھے انکو ہر روز ڈیڑھ مد مزدوری دینا پڑتی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے آقا سے انکی سفارش کی تو انھون نے نصف مد معاف کر دیا۔ اس حدیث کو شعبہ اور ثوری اور شریک اور ابو اسرائیل نے جابر سے روایت کیا ہی بعض لوگون نے کہا ہی کہ ابو طیبہ کے غلام تھے اور بعض نے کہا ہی کہ بنی بیاضہ کے غلام تھے۔ اور اس حدیث کو اسحاق بن بہلول نے اپنے والد سے انھون نے ورقا سے انھون نے جابر سے انھون نے شعبی سے انھون نے ابن عباس سے روایت

کیا ہی کہ ابو ہند نے جنکا نام حارث بن ہاک تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور اسمین ابو ہند کے آقا کا ذکر نہین ہی ابو ہند ہی کا نام حارث لکھا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مخاشن۔ اسماعیل بن اسحاق نے علی بن مدینی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے حارث بن مخاشن مہاجرین میں سے تھے انکی قبر بصرہ مین ہی۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مخلد۔ عبدان نے اور ابن شاہین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی حالانکہ یہ تابعی ہین۔ احمد بن یحیی صوفی نے محمد بن بشر سے انھون نے سفیان بن سعید سے انھون نے سہیل سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حارث بن مخلد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جو شخص عورتون کی دُبُر مین ادخال کریگا قیامت کے دن اللہ عز وجل اسکی طرف (رحمت کی) نظر نہ کریگا۔ احمد بن یحیی نے اسکو اسی طرح مرسل روایت کیا ہو۔ اور معاویہ بن عمرو نے محمد بن بشر سے اسکو روایت کیا ہو اور موسی بن اعین ثوری سے انھون نے سہیل سے انھون نے حارث بن مخلد زرقی سے انھون نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن عبدہ بن مظہر بن قیس بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔ انصاری اوسی۔ صحابی ہین۔ جسر کے دن حضرت ابو عبیدہ کے ہمراہ شہید ہوئے۔ اسکو طبری نے ابن شہاب اور ابن اسحاق سے نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم بن حارث تمیمی۔ بعض لوگ انکو مسلم بن حارث کہتے ہین مگر پہلا ہی قول صحیح ہی کنیت انکی ابو مسلم ہو۔ انکی حدیث ہشام بن عمار نے ولید بن مسلم سے انھون نے عبدالرحمن بن حسان کنانی سے انھون نے مسلم بن حارث بن مسلم تمیمی سے روایت کی ہی کہ انکے والد نے ان سے بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انھین ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا۔ (یہ کہتے تھے) جب ہم مقام مغار مین پہونچے تو مینے اپنے گھوڑے کو تیز کر دیا اور اپنے ساتھیون سے پہلے مقام مذکور مین جا کے وہان کے لوگون سے ملا اور مین نے انسے کہا کہ لا الہ الا اللہ کہو تو بچ جاؤگے ان لوگون نے کہہ دیا جب میرے ساتھی آئے تو انھون نے مجھے ملامت کی کہ تمنے ہمین مال غنیمت سے محروم کر دیا حالانکہ وہ ہمارے لیے ثابت ہو چکی تھی ہم جب وہان سے لوٹے تو لوگون نے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے مجھے بلایا اور جو کچھ میں نے کیا تھا اسکی تعریف کی اور فرمایا کہ آگاہ رہو اللہ عزوجل نے
انمین سے ہر شخص کے عوض میں تمہارے لیے اس مقدر نیکیاں لکھی ہیں عبد الرحمن کہتے تھے میں نیکیون کی مقدار کو
بھول گیا وہ کہتے تھے پھر مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمہارے لیے ایک تحریر لکھدونگا اور میرے بعد
مسلمانون کے جو لوگ حاکم ہونگے انکو تمہارے متعلق (اس تحریر مین) وصیت کرونگا چنانچہ آپ نے یہ تحریر لکھدی اور اس
پر مہر کرکے میرے حوالہ کردی ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے
میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یزید ابن عبد ربہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ولید بن مسلم نے عبد الرحمن بن
حسان کنانی سے روایت کرکے خبر دی کہ مسلم بن حارث تمیمی نے اپنے والد سے نقل کرکے انسے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھسے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو قبل اسکے کہ کسی سے بات کرو اللھم اجرنی من النار سات
مرتبہ کہ لیا کرو پس اگر تم اسدن مر گئے تو اللہ تمہارے لیے آگ سے امان لکھدیگا اور جب تم مغرب کی نماز پڑھ چکو تو قبل
اسکے کہ کسی سے بات کرو اللھم اجرنی من النار سات مرتبہ کہ لیا کرو اگر تم اس رات کو مرجاؤگے تو اللہ تعالی تمہارے لیے آگ سے
امان لکھدیگا پھر اللہ تعالی نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھا لیا تو مین اس تحریر کو لیکر ابو بکر (رضی اللہ عنہ)
کے پاس گیا انھون نے اسکو کھولا اور پڑھا اور میرے لیے (وظیفہ مقرر کرنے کا) حکم دیا پھر مین اس تحریر کو حضرت عمر رض کے
پاس لے گیا انھون نے بھی ایسا ہی کیا پھر مین اسکو حضرت عثمان رض کے پاس لے گیا انھون نے بھی ایسا ہی کیا۔ مسلم کہتے
تھے کہ حضرت عثمان رض ہی کے زمانے مین میرے والد کی وفات ہوگئی پھر وہ تحریر ہمارے پاس ہی یہانتک کہ عمر بن عبد العزیز
خلیفہ ہوئے تو انھون نے اپنے عامل کو جو ہمارے یہان تھا لکھکر بھیجا کہ مسلم بن حارث تمیمی کو میرے پاس معہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے خط کے جو حضرت نے انکے والد کو لکھ دیا تھا بھیجدو یہ کہتے تھے کہ پھر مین انکے پاس گیا انھون نے اس خط کو
پڑھا اور میرے لیے (وظیفہ مقرر کرنے کا) حکم دیا پھر انھون نے مجھسے کہا کہ مین نے تمہین اسلیے بلایا ہی کہ تمہارے والد نے جو حدیثین
تمسے بیان کی ہون مجھسے بیان کرو یہ کہتے تھے کہ پھر مین نے صحیح صحیح حدیثین بیان کین۔ اس حدیث کو حوطی نے ولید بن مسلم سے
انھون نے عبد الرحمن بن حسان سے انھون نے حارث بن مسلم بن حارث سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا
سے روایت کیا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انھین ایک تحریر لکھدی تھی ابو زرعہ سے پوچھا گیا کہ (صحیح کیا ہی) مسلم بن حارث
یا حارث بن مسلم انھون نے کہا ہی صحیح یہ ہی کہ مسلم بن حارث اپنے باپ سے روایت کرتے ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم بن مغیرہ - قریشی حجازی - انکا صحابی ہونا ثابت ہی - ابن ابی حاتم نے کہا ہی کہ بخاری نے بھی انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی

اور کہا ہی کہ حارث بن مسلم جنکی کنیت ابوالمغیرہ ہی مخزومی قریشی حجازی ہیں صحابی ہیں - ابن دباغ اندلسی نے انکا ذکر کیا ہی -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن مضرس بن عبد رزاح - انھوں نے بیعۃ الرضوان[1] کی تھی اور اسکے بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے اور جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے - انکی اولاد بھی تھی یہ عدوی کا قول ہی -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن نعمان بن امرءالقیس بن زید بن عبد الاشہل - اوسی اشہلی - سعد بن معاذ کے بھائی ہیں صحابی ہیں - غزوہ بدر میں شریک تھے یہ تین بھائی تھے سعد اور حارث اور اوس - عروہ نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے قبیلۂ اوس کی شاخ بنی عبد الاشہل سے جنگ بدر میں شریک تھے حارث بن معاذ بن نعمان کا نام بھی لکھا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ - انکا ذکر صحابہ میں ہی عبادہ بن صامت کی حدیث میں - حسن نے مقدام رہاوی سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ عبادہ اور ابوالدرداء اور حارث بن معاویہ بیٹھے ہوئے تھے ابوالدرداء نے کہا کہ تم میں سے کسی کو اس دن کا واقعہ یاد ہی جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوکر ہمیں نماز پڑھائی تھی عبادہ نے کہا ہاں مجھے یاد ہی پھر انھوں نے بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے ایک اونٹ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھائی پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو اونٹ کی ایک مینگنی کی طرف اشارہ کرکے آپ نے فرمایا کہ تمہارے اموال غنیمت سے میرے لیے اسقدر بھی حلال نہیں جو اس مینگنی کی برابر ہو سوا خمس کے سو وہ خمس بھی پھر تمہیں میں واپس دیا جاتا ہی - اس حدیث کو ابو سلام اسود نے مقدام بن معدیکرب کندی سے روایت کیا ہی اور انھوں نے کہا ہی کہ (یہ حدیث) حارث بن معاویہ کندی سے مروی ہی) یہ حدیث بواسطہ مقدام کے حارث بن معاویہ سے مروی ہی کہ انھوں نے کہا مجھسے عبادہ بن صامت نے بیان کیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی - انصاری - کنیت انکی ابو سعید - فلیح بن سعید بن حارث بن معلی نے انکا نام بیان کیا ہی - حفص بن عاصم نے ابو سعید بن معلی سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبع مثانی اور قرآن عظیم جو تمکو دیا گیا ہی اس سے مراد سورۂ الحمد ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور کنیت کے باب میں ان شاء اللہ تعالی انکا ذکر آئیگا -

[1] واقعہ حدیبیہ میں آنحضرت صلعم نے ایک درخت کے نیچے تمام صحابہ سے بیعت لی تھی اسلئے کہ اس وقت یہ افواہ اڑی تھی کہ آپ کے داماد حضرت عثمان شہید کر دیے گئے اسی بیعت کو بیعۃ الرضوان کہتے ہیں

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحی۔ مہاجرین حبش میں سے ہیں انکو ابن مندہ نے ذکر کیا ہی انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انھوں نے کہا جن لوگوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی انمیں قبیلۂ بنی جمح بن عمرو سے حارث بن معمر بن حبیب بھی تھے اور انکے ساتھ انکی بی بی تھیں جو مظعون کی بیٹی تھیں۔ سرزمین حبش میں انکے بطن سے حاطب پیدا ہوئے تھے۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھوں نے عروہ سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ملیکی۔ انکی حدیث یزید بن عبد اللہ بن حارث نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا حارث ملیکی سے انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا گھوڑے کی پیشانیوں میں خیر و کامیابی قیامت تک وابستہ ہی اور انکے مالکوں کو اسکا بدلہ ملیگا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن نبیہ۔ ابو عبد الرحمن سلمی نے انکا ذکر اہل صفہ میں کیا ہی۔ انس بن حارث بن نبیہ نے اپنے والد حارث بن نبیہ سے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور اہل صفہ میں سے تھے روایت کی ہی کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اسوقت حسین آپ کی گود میں تھے آپ فرماتے تھے کہ میرا یہ فرزند سرزمین عراق میں شہید کیا جائیگا جو شخص اسوقت کو پائے وہ اسکی مدد کرے چنانچہ انس بن حارث حضرت حسین کے ساتھ شہید ہوے انس بن حارث سے یہ بھی مروی ہی کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے باپ سے انھوں نے روایت نہیں کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن اساف بن نضلہ بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی نجاری۔ ابن اسحاق نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہی جو غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے عدوی نے کہا ہی کہ غزوۂ بدر اور احد اور انکے مابعد کے تمام غزوات میں یہ شریک رہے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو علی نے ابو عمر پر استدراک کرنیکی غرض سے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن امرء القیس۔ انکا نام برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر میں اور احد میں شریک تھے عبد اللہ بن جبیر اور خوات بن جبیر کے چچا ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن خزمہ بن ابی خزمہ اور بعض لوگ کہتے ہیں خزمہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن حارثہ

ابن ثعلبہ انصاری اوسی۔ بدر میں شریک تھے عبدان نے انکا ذکر کیا ہی اور ایک حدیث انکی عبدالکریم جزری سے نقل کی ہی عبدالکریم نے ابن حارثہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ انھون نے جبریل علیہ السلام کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دیکھا یہی ہین جنکو حارثہ بن نعمان بھی کہتے ہین مگر عبدان نے ان دونون کے نام اور کنیت اور نسب مین فرق بیان کیا ہی۔ انھون نے حارثہ کو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ نعمان بن رافع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار بن مالک بن عمرو بن خزرج کے بیٹے ہین انصاری ہین خزرجی ہین انھون نے انکی ایک حدیث بواسطہ زہری کے عبداللہ بن عامر سے نقل کی ہی کہ انھون نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی یہ کلام انھین کا تھا۔ ابن مندہ نے بھی انکا ذکر لکھا ہی مگر ابوموسی نے چونکہ انکے نسب مین ابوخزمہ کا نام دیکھا اور ابن مندہ نے اسکو نہین بیان کیا اور نسب مین انھون نے اور بھی تغیر کر دیا ہی جیسا کہ تم اسکے بعد کے تذکرہ مین دیکھوگے لہذا ابوموسی نے انکو اور کوئی سمجھا حالانکہ یہ وہی ہین ابوموسی اگر ابن مندہ کی غلطی جو اس نسب کے بیان کرنے مین انھون نے کی ظاہر کر دیتے تو اس سے بہتر ہوتا کہ انھون نے ایک نیا نام ان پر استدراک کیا جس شخص نے جبریل کو دیکھا وہ حارثہ بن نعمان خزرجی ہین ابن مندہ نے بھی انکا ذکر کیا ہی۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن رافع بن ثعلبہ بن جشم بن مالک۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہی بعد اسکے انھون نے خود اپنے قول کی مخالفت کی ہی۔ ابن مندہ نے عبدالکریم جزری سے انھون نے ابن حارثہ بن نعمان سے انھون نے اپنے والد حارثہ بن نعمان انصاری سے کی روایت کی ہی جو بنی عمرو بن عوف سے تھے اور غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ ابونعیم نے عروہ سے اُن لوگون کے نام مین جو انصار کے قبیلۂ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے شریک بدر ہوئے تھے حارثہ بن نعمان کا نام بھی نقل کیا ہی یہ نسب علاوہ اس نسب کے ہی جو پہلے بیان کیا گیا اور یہی صحیح ہی۔ ہمین ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو قبیلۂ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے شریک بدر تھے حارثہ بن نعمان بن حرام کا نام نقل کر کے خبر دی اس سے بھی انھین دونون کے قول کی تائید ہوتی ہی کہ یہ بنی عمرو بن عوف سے ہین اور وہ نسب جو شروع تذکرہ مین بیان کیا گیا صحیح نہین ہی اور یہی ہین جنکو ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے ذکر کیا ہی ابن مندہ سے انکے نسب مین غلطی ہو گئی ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضیع بن سعلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ زرقی انصاری کنیت انکی ابوسعید بن سعلی ہے اور بعض لوگ انکو حارثہ بن سعلی کہتے ہین یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہین۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل بن حارث بن عبد المطلب۔ قریشی ہاشمی۔ انکے والد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت انھیں حاصل تھی اور حضرت کے زمانے میں انکے بیٹے عبد اللہ پیدا ہو چکے تھے جنکا لقب ببہ تھا جو یزید بن معاویہ کے مرتے وقت بصرہ کے حاکم تھے عنقریب انکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ انکے نام میں کیا جائیگا۔ انکے والد حارث اپنے باپ نوفل کے ساتھ ہی اسلام لائے تھے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حارث بن نوفل کو مکہ کا حاکم بنایا تھا پھر وہ بصرہ سے مدینہ چلے گئے۔ بصرہ میں انھوں نے عبد اللہ بن عامر کی امارت کے زمانہ میں ایک گھر بنا لیا تھا بعض لوگوں کا قول ہے کہ انھوں نے حضرت عمرؓ کی آخر خلافت میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات پائی اسوقت انکی عمر ستر برس کی تھی۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم لڑنے بھی تھے حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں اور ہند بنت ابی سفیان حارث کے نکاح میں تھیں وہی انکے بیٹے عبد اللہ کی ماں ہیں۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز جنازہ میں اس دعا کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی اللّٰھم اغفر لاحیائنا و امواتنا و اصلح ذات بیننا و الف بین قلوبنا اللّٰھم ہذا عبدک ولا نعلم الا خیرا و انت اعلم بہ فاغفر لنا ولہ میں اس زمانے میں کمسن تھا میں نے کہا کہ اگر ہم بھلائی نہ جانتے ہوں حضرت نے فرمایا تو پھر جو بات جو تم نہ جانتے ہو وہ نہ کہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے جو یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حارث کو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا یہ انکا وہم ہے مکہ میں حاکم حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں بنا بر قول صحیح عتاب بن اسید تھے ہاں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حارث کو جدہ کا حاکم بنایا تھا اسی وجہ سے وہ غزوہ حنین میں شریک نہیں ہو سکے پھر حضرت ابو بکرؓ نے انکو معزول کر دیا تھا اور اسکے جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے پھر انکو حاکم بنایا اسکے بعد وہ بصرہ چلے گئے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی بن ابی شمر بن جبلہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ الاکرمین۔ کندی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے حاضر ہوئے تھے اور جنگ ساباط میں شریک تھے جنگ ساباط عراق میں اس جنگ کا نام ہے جب حضرت سعدؓ قادسیہ سے مدائن پر حملہ کیا جب مقام ساباط میں پہونچے تو سخت جنگ ہوئی اسدن انھوں نے بہت خونریزی کی دشمن نے انکو گھیر لیا تو انھوں نے پکارا اسے حکرای حکریہ ایک یمنی لغت ہے مراد انکی حجر بن عدی تھے

۱۵ ترجمہ [illegible]

چنانچہ جبران کے پاس آئے اور انھوں نے انکو چھڑایا اس روز انکو دو ہزار پانچسو انعام ملا تھا۔ یہ کلبی اور ابن شاہین کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام جہنی۔ کنیت انکی ابو عبد الرحمن ہے۔ انسے اہل مصر نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت انکی ابو عبد الرحمن قریشی مخزومی۔ انکی والدہ ام جلاس اسماء بنت مخربہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تمیمیہ ہیں یہ ابو جہل کے حقیقی بھائی ہیں اور خالد بن ولید کے چچا کے بیٹے ہیں اور بنا بر قول صحیح حضرت عمر بن خطاب کی والدہ حنتمہ کے بھی چچا کے بیٹے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکے بھائی ہیں غزوہ بدر میں کافروں کی طرف سے آئے تھے اور (آخر میں) بھاگ گئے انکو اس بھاگنے سے عار دلائی گئی اور یہ اشعار حسان بن ثابت نے انھیں کے حق میں کہے تھے۔

ان کنت کاذبۃ بما حدثتنی ۔۔۔ فنجوت منجی الحارث بن ہشام

ترک الاحبۃ ان یقاتل دونہم ۔۔۔ ونجا برأس طمرۃ ولجام

حارث نے اپنے اس بھاگنے کا عذر ایسا بیان کیا ہے کہ (علامہ) اصمعی نے اسکی نسبت کہا ہے کہ اس سے بہتر فرار کے متعلق کسی کا عذر سنا نہیں گیا اور وہ عذر انکا یہ ہے

اللہ یعلم ما ترکت قتالہم ۔۔۔ حتی رموا فرسی باشقر مزبد

یہ اشعار مشہور ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت ام ہانی بنت ابی طالب کے یہاں اس روز پناہ لی حضرت علی نے چاہا کہ انکو قتل کر دیں مگر ام ہانی نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ (اے ام ہانی) جسکو تمنے پناہ دی اسکو ہمنے بھی پناہ دی۔ یہ قول زبیر وغیرہ کا ہے اور مالک وغیرہ کا قول ہے کہ حضرت ام ہانی نے جنکو پناہ دی تھی وہ ہبیرہ بن ابی وہب تھے جب حارث مسلمان ہوئے تو انکا اسلام بہت اچھا ہوا اور انسے بحالت اسلام کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھی گئی انھیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کی غنیمت سے سو اونٹ دیئے تھے جیسا کہ آپ نے مولفۃ القلوب کو دیا تھا یہ غزوہ حنین میں آپ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو اکرم مکی بن ریان نے

ؐ ترجمہ اگر تو نے مجھسے جھوٹی بات بیان کی ہے تو تو حارث بن ہشام کیطرح بچ جائیگا جسنے دوستوں کو چھوڑ دیا انکیطرف سے لڑا اور اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کے بھاگا ۱۲ ؐ ترجمہ خدا جانتا ہے کہ میں نے لڑائی ترک نہیں کی یہانتک کہ انھوں نے میرے گھوڑے کو تیر مارا ۱۲

شہد نحوی مقری نے اپنی سند سے یحییٰ سے انھون نے (امام) مالک سے انھون نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حارث بن ہشام نے پوچھا کہ آپ پر وحی
کس طرح آتی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی گھنٹی کی آواز کے مثل آتی ہی اور وہ مجھپر بہت سخت ہوتی ہی جب
یہ حالت رفع ہوتی ہی تو جو کچھ فرشتے نے بیان کیا اسکو مین یاد کرچکا ہوتا ہون اور کبھی فرشتہ بشکل انسان میرے پاس آتا ہی
اور مجھسے کلام کرتا ہی اور جو کچھ وہ کہتا ہی مین اسکو یاد کرلیتا ہون۔ حضرت عائشہ کہتی تھین کہ بیشک مینے سخت سردی کے
دنون مین دیکھا کہ جب حالت وحی آپ سے رفع ہوتی تھی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہوتا تھا۔ حارث حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین مع اپنے اہل و عیال اور مال کے ملک شام کی طرف جہاد کرنے گئے تھے اور وہان برابر جہاد کرتے
رہے یہانتک کہ جنگ یرموک مین رجب سنہ ۱۵ھ مین شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہین (یہ نہین ہوا) بلکہ طاعون عمواس
واقع سنہ ۱۸ھ مین انکی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین سنہ ۱۵ھ مین۔ جب انکی وفات ہوئی تو انکی بی بی فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ
سے جو حضرت خالد بن ولید کی بہن تھین اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کی مان تھین حضرت عمر بن خطاب نے
نکاح کرلیا تھا۔ علمای نسب نے بیان کیا ہی کہ حارث بن ہشام کی اولاد مین انکے بعد صرف عبد الرحمن اور انکی بہن ام حکیم
باقی تھین عبد اللہ بن مبارک نے اسود بن شیبان سے انھون نے ابو نوفل بن ابی عقرب سے روایت کی ہی کہ انھون نے
کہا جب حارث ابن ہشام مکہ سے بغرض جہاد نکلے تو اہل مکہ کو سخت رنج ہوا کوئی شخص ایسا جو کھانا کھاتا ہو نہین بچا جو انکے
پہونچانے کو نہ آیا ہو جب یہ بطحا کی بلندی پر پہونچے تو یہ ٹھہر گئے اور سب لوگ انکے گرد کھڑے ہوکر رونے لگے جب انھون نے
لوگون کی بے صبری کی حالت دیکھی تو انکو بھی رقت طاری ہوئی اور یہ بھی رونے لگے اور کہا کہ ای لوگو مین اسواسطے نہین
نکلا کہ تمھارے پاس رہنے کی مجکو خواہش نہ ہو یا تمھارے اس شہر سے مین کسی دوسرے شہر کو پسند کرتا ہون بلکہ یہ معاملہ
جب ہوا تو کچھ لوگ نکلے حالانکہ خدا کی قسم وہ نہ اس عمر کے تھے اور نہ انکے گھر سیابان تھا پس اب ہم اگر مکہ کے پہاڑ سونے کے
ہوجائین اور انکو خدا کی راہ مین خرچ کردین تو انکے دنون مین سے ایک دن بھی نہین پاسکتے پس اگر وہ دنیا مین
ہمسے بڑھ گئے تو ہم یہ چاہتے ہین کہ آخرت مین انکے شریک ہوجائین لہذا یہ اللہ تعالی کی طرف سفر ہی اور ملک شام کا قصد
ہی چنانچہ یہ شہید ہوئے۔ انسے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہی کہ انھون نے (ایکمرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے
کوئی ایسی بات بتائیے جسکو مین گرہ مین باندھ لون حضرت نے فرمایا اسکو قابو مین رکھو اور آپ نے زبان کی طرف اشارہ
کیا یہ کہتے تھے کہ مین نے اسکو بہت آسان سمجھا اور مین بہت کم سخن آدمی تھا مین اس بات کو اچھی طرح نہین سمجھا مگر

---

[1] مطلب یہ ہی کہ دودھ پیتے بچون کے سوا سب آئے تھے ۱۲

جب پینے تجربہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس سے بڑھکر کوئی بات دشوار نہیں ہے۔ حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی ہے کہ حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل اور عیاش بن ابی ربیعہ یہ سب لوگ غزوۂ یرموک میں زخمی ہوئے جب یہ لوگ اٹھا کے لائے گئے تو حارث بن ہشام نے پانی پینے کے لیے مانگا جب پانی آیا تو عکرمہ نے انکی طرف دیکھا انھوں نے (خود پانی نہ پیا اور) کہا کہ یہ پانی عکرمہ کو دیدو جب عکرمہ نے پانی لیا تو عیاش نے انکی طرف دیکھا عکرمہ نے کہا یہ پانی عیاش کو دیدو عیاش تک جب پانی پہونچا تو انکی وفات ہو چکی تھی پھر کسی کو پانی نہ پہونچ سکا یہانتک کہ سب کی وفات ہوگئی[1]۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن وہبان بن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے بنی عبد بن عدی بن دیل کا جو وفد آیا تھا اسمیں حارث بن وہبان بھی تھے ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد ہم اہل حرم ہیں وہیں کے رہنے والے ہیں اور وہاں کے سب لوگوں میں زیادہ معزز ہیں یہ واقعہ اسید بن ابی ایاس کے نام میں گذر چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید اسدی۔ محمد بن سائب کلبی نے ابو صالح سے انھوں نے حارث بن یزید سے یہ روایت کی ہے کہ انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا حج ہر سال فرض ہے اسپر یہ آیت نازل ہوئی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا[2]۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید جہنی۔ عبدان نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ پینے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ ایک شخص ہیں اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ قبیلہ جہینہ سے ہیں انکی کوئی حدیث معلوم نہیں مگر انکا ذکر ابو الیسر کی حدیث میں ہے۔ جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ ابو الیسر کہتے تھے میرا کچھ مال حارث ابن یزید جہنی کے ذمہ تھا اور وہ بہت دنوں انکے پاس رہا یہ حدیث مشہور ہے حسن بن زیاد نے حارث بن یزید جہنی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ رکے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن سعد بکری۔ ابن شاہین نے اور سراج نے اور عسکری مروزی نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا

[1] یہ تھی ہمدردی اور سچی محبت اپنے بھائیوں کی ۱۲ [2] ترجمہ لوگوں پر اللہ کے لیے کعبہ کا حج فرض ہے جو وہاں تک پہونچ سکے ۱۲

وہ کہتے تھے ہمین زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابو المنذر نے عاصم بن بہدلہ سے انھون نے ابو وائل سے انھون نے حارث بن یزید بکری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین علاء بن حضرمی کی شکایت کرنیکو (نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف) چلا جب مین مقام ربذہ مین پہونچا تو ایک بوڑھیا کو بیٹھے دیکھا کہ وہ راستہ بھول گئی تھی اُسنے مجھسے کہا کہ اے بندۂ خدا مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ کام ہی کیا تم مجھکو انکے پاس پہونچا دوگے اسکے بعد پوری حدیث انھون نے ذکر کی زید بن حباب نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی حالانکہ یہ واقعہ حارث بن حسان کا ہی جو انکی کتابون مین مذکور ہی اور بعض لوگ کہتے ہین حریث بن حسان کا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید - قریشی عامری - عامر بن لوی کے خاندان سے ہین - انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطا یہ اس کا واقعہ اسطرح پر ہی کہ یہ بقصد ہجرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے راستے مین انکو عیاش بن ابی ربیعہ ملے یہ اُن لوگون مین تھے جو مکہ مین ابو جہل کے ساتھ ملکے عیاش کو ستایا کرتے تھے عیاش نے انپر تلوار اُٹھائی وہ انکو کافر سمجھتے تھے چنانچہ انکو قتل کر دیا حالانکہ اسوقت وہ مسلمان ہو چکے تھے) بعد اسکے عیاش نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی وما کان لمومن ان یقتل مومنا الا خطا[1] نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا بعد اسکے عیاش سے فرمایا کہ اٹھو اور غلام آزاد کرو - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور انھون نے اس سے پہلے بھی انکا ذکر لکھا ہی اور کہا ہی کہ انکا نام حارث بن یزید بن انسہ ہی اور پورا قصہ بیان کیا ہی ان دونون تذکرون مین کچھ فرق نہین ہی سوا اسکے کہ پہلے تذکرہ مین انھون نے پورا قصہ بیان کر دیا ہی اور انکا نسب دادا تک بیان کر دیا ہی اور اس جگہ انھون نے پورا قصہ نہین بیان کیا اس سے یہ نہین لازم آتا کہ یہ دونون دو ہو جائین - واللہ اعلم -

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

انکی حدیث حسن بن موسی اشیب نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ثابت سے انھون نے حبیب بن سبیعہ سے انھون نے حارث سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اُس طرف سے ایک اور شخص کا گذر ہوا تو اس (بیٹھے ہوئے شخص) نے کہا کہ یا رسول اللہ مین اس شخص کو خدا کے لیے دوست رکھتا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اُسکو اسکی اطلاع کر دی ہی اُسنے کہا نہین تو آپ نے فرمایا تم اسکو اسکی اطلاع کر دو چنانچہ اس شخص نے

[1] ترجمہ کسی مسلمان کو جائز نہین ہی کہ کسی مسلمان کو قتل کر دے مگر دھوکہ سے ۱۲

جاکر کہا کہ مین تمکو خدا کے لیے دوست رکھتا ہون اُس شخص نے دعا دی اور کہا کہ جسکے لیے تم مجھسے محبت کرتے ہو وہ تمسے محبت کرے۔ اس حدیث کو ابن عائشہ اور عفان نے حماد بن ثابت سے انھون نے حبیب بن سبیعہ ضبعی سے انھون نے حارث سے روایت کیا ہو کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو مبارک ابن فضالہ نے اور حسین بن واقد نے اور عبد اللہ بن زبیر نے اور عمارہ بن زاذان نے ثابت سے انھون نے انس سے روایت کیا ہو حالانکہ یہ وہم ہو۔ حماد کی حدیث زیادہ مشہور ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارث (رضی اللہ عنہ)

بن یادث ہا۔ یہ بیٹے ہین اضبط ذکوانی کے۔ اہل جزیرہ مین سے ہین۔ انکی حدیث عبد اللہ بن یحیی ابن حارث بن اضبط نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے چھوٹون پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑون کی تعظیم نہ کرے وہ ہم مین سے نہین ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبلہ بن حارثہ کلبی۔ یہ بھتیجے ہین زید بن حارثہ غلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے انکا نسب اُسامہ ابن زید کے نام مین گذر چکا ہو عبدان نے انکو ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حذام۔ عبدان نے انکو ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے اور آپ کو ایک شکار جو خود انھون نے کیا تھا ہدیہ مین دیا تھا حضرت نے اُسے لے لیا اور نوش فرمایا۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک یمنی عمامہ دیا تھا۔ انکا شمار اہل شام مین ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر اشجعی۔ بنی سلمہ کے حلیف ہین۔ انصار مین سے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ بنی خزرج کے حلیف ہین موسی بن عقبہ نے انکا ذکر شرکای بدر مین کیا ہو اور یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے ان لوگون کے نام مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے حارثہ بن حمیر اور عبد اللہ بن حمیر کا بھی نام نقل کیا ہو یہ دونو ن قبیلۂ اشجع کے حلیف تھے اور ابراہیم بن سعد نے اور سلمہ نے ابن اسحاق سے شرکاے بدر کے نامون مین خارجہ بن حمیر اور عبد اللہ بن حمیر کا نام نقل کیا ہو کہ یہ دونون قبیلۂ اشجع سے تھے اور بنی سلمہ کے حلیف تھے اور واقدی نے حمزہ بن حمیر لکھا ہو ہم انشاء اللہ تعالی حمزہ کے نام مین انکو بھی ذکر کرینگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے جو یہ کہا ہو کہ یہ بنی سلمہ کے حلیف ہین اور انصار مین سے ہین

اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بنی خزرج کے حلیف ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اختلاف ہے حالانکہ یہ اختلاف نہیں ہے بنی سلمہ خزرج ہی سے ہیں پس جب یہ انکے حلیف ہوئے تو خزرج کے حلیف ہو گئے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رُبَیِّع ۔ عبدان نے اور ابن علی نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے یعنی بفتح راء و تخفیف حالانکہ یہ لفظ رُبَیِّع ہے بضم راء و تشدید یاء۔ یہ انکی والدہ کا نام ہے۔ حماد نے ثابت سے انھوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ حارثہ بن ربیع بدر کے دن تماشہ دیکھنے کو آئے تھے اس وقت یہ بچے تھے کسی کا تیر ناگہاں انکے گلے میں لگ گیا اور یہ شہید ہو گئے تو انکی ماں ربیع آئیں اور انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ حارثہ سے مجھکو کسقدر محبت تھی پس اگر وہ جنت میں ہو تو میں صبر کروں ورنہ اللہ تعالی دیکھیگا کہ میں کیا کرتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ اے ام حارثہ اسکے لیے ایک جنت نہیں بلکہ کئی جنتیں ہیں وہ فردوس اعلی میں ہے حارثہ کی ماں نے کہا تو اب میں صبر کرونگی۔ یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ وہ احد کے دن شہید ہوئے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حارثہ بیٹے ہیں سراقہ کے جنکا ذکر آگے آئیگا اور ربیع انکی ماں ہیں یہ اپنی ماں کی طرف نسبت کیے گئے اسلیے کہ انکی ماں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی درخواست کی تھی اور نیز اسی وجہ سے کہ اس حادثہ کے وقت انکے والدین میں سے صرف یہی باقی تھیں۔ ابن مندہ پر اس تذکرہ میں استدراک کرنا درست نہیں کیونکہ انکا اپنی والدہ کی طرف منسوب ہونا بہ نسبت اسکے مشہور نہیں ہے اور نیز اسوجہ سے کہ ابن مندہ نے حارثہ بن سراقہ کا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو حارثہ بن ربیع کہتے ہیں وہ حضرت انس بن مالک کی پھوپھی کے بیٹے ہیں۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ انصاری۔ بدری۔ محمد بن اسحاق مسیبی نے محمد بن فلیح سے انھوں نے موسی بن عقبہ سے انھوں نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے ذیل میں جو انصار کے قبیلۂ بنی حارث بن خزرج سے شریک بدر تھے حارثہ بن زید بن ابی زہیر بن امرء القیس کا نام بھی نقل کیا ہے مسیبی کی روایت میں انکا نام حارثہ ہی بتایا گیا ہے اور ابراہیم بن منذر کی روایت میں انکا نام خارجہ ہے اور ابن اسحاق نے ایسا ہی کہا ہے۔ ابو نعیم نے انکا تذکرہ یہیں لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو عمر نے خارجہ کے نام میں انکا ذکر لکھا ہے اور یہی صحیح ہے اور پہلا قول وہم ہے۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ [illegible] بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری [illegible]

بیان ہو کہ انصار میں سے غزوہ بدر میں سب سے پہلے یہی شہید ہوئے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ ابو نعیم نے اسکا انکار کیا ہو اور انھوں نے ابن مندہ کا تعاقب کیا ہو اور ایک روایت بھی ابن اسحاق اور انس سے اس مضمون کی نقل کی ہو کہ وہ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے جو ذکر کیا ہو کہ انکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں دیکھا یہ حال حارثہ بن نعمان کا ہو اسکو بہت سے ائمہ نے بیان کیا ہو منجملہ انکے امام احمد بن حنبل بھی ہیں انھوں نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہو کہ میں جنت میں ہوں وہاں میں نے ایک پڑھنے والی کی آواز سنی کہ وہ پڑھ رہا تھا میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہو لوگوں نے کہا یہ حارثہ بن نعمان ہیں میں نے کہا کہ ماں کی اطاعت ایسی ہی کرنا چاہیے۔ (ان) حارثہ بن سراقہ کا ذکر حارثہ بن ربیع کے نام میں ہو چکا ہو وہ یہی ہیں اگر ہم نے یہ التزام نہ کیا ہوتا کہ کوئی تذکرہ ترک نہ کرینگے تو بیشک ہم اس تذکرہ کو ترک کر دیتے اور پہلے تذکرہ پر اکتفا کرتے۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حارثہ بن قیس بن عامر بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس غزوہ احد میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور عدوی نے کہا ہو کہ تمام اہل مغازی کا اتفاق ہو کہ یہ احد میں شریک تھے۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل بن کعب بن عبد العزی بن امرء القیس بن عامر بن نعمان کلبی۔ والد ہیں زید بن حارثہ غلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ انکا نسب اسامہ بن زید کے نام میں گذر چکا ہو۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے بیٹے زید کو لینے آئے تھے پھر مسلمان ہو گئے۔ اسامہ بن زید نے اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے والد حارثہ کو اسلام کی ترغیب دی تو انھوں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ظفر۔ ابن شاہین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن امیہ بن ضبیب۔ بعض لوگوں نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ ایک مجہول شخص ہیں مشہور نہیں ہیں بخاری نے انکو ذکر کیا ہو عصمہ بن کمیل بن وہب بن حارثہ بن عدی بن امیہ بن ضبیب نے اپنے اپنے باپ دادا سے انھوں نے حارثہ بن عدی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ میں اور میرے بھائی اس وفد میں

تھے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا تھا تو حضرت نے فرمایا کہ ای اللہ حارثہ کو انکے رزق میں برکت دے ابن ماکولا نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ حارثہ بن عدی انکا شمار اہل شام میں ہی صحابی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن بن زابر بن کعب بن حصن بن علیم بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ ابن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن دبرہ۔ کلبی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ اور انکے بھائی حصن وفد بنکے گئے تھے حضرت نے ان دونون کو یہ تحریر لکھدی تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ لحارثۃ و حصن ابنی قطن لاہل المداشۃ من بنی جناب من المار الجاری العشر ومن العثری نصف العشر فی السنۃ فی عمائر کلب انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک انصاری۔ حبیب بن عبید کی اولاد سے ہین۔ بدر مین شریک تھے یہ محمد بن اسحاق کا قول ہی اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہی ابن مندہ نے بھی کہا ہی کہ جو لوگ حبیب بن عبید کی اولاد سے بدر مین شریک تھے انمین حارثہ بن مالک بھی ہین۔ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض وہم کرنے والون نے یعنی ابن مندہ نے انکا ذکر لکھا ہی اور اسنے اپنا وہم محمد بن اسحاق کی طرف منسوب کر دیا ہی حالانکہ یہ واہی ہی صحیح نام انکا حبیب بن عبید حارثہ بن مالک ہی انھون نے عبید کے اور حارثہ کے درمیان مین فصل کر دیا اور یہ بات فرض کر لی کہ حارثہ صحابی کا نام ہی حالانکہ ابن اسحاق نے جو کچھ لکھا وہ اسکے خلاف ہی جو ابن مندہ نے انسے نقل کیا ہی انھون نے ابراہیم بن سعد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو بنی حبیب بن عبید حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے شہید ہوے رافع بن معلی کا نام روایت کیا ہی پس شہید رافع ہین اور وہ بنی حبیب بن عبید حارثہ سے ہین اس وہم کرنے والے نے سمجھا کہ شہید حارثہ ہین ابو نعیم نے کہا کہ یہ وہم ابن مندہ کو ابن وجہ سے بھی پیدا ہوا کہ انھون نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انھون نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ سے ان لوگون کے نام مین جو انصار کے خاندان بنی بیاضہ سے بیعت عقبہ مین شریک تھے حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج کا نام نقل کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون اس معاملہ مین حق ابو نعیم کی طرف ہی اگرچہ ابن مندہ پر ابو نعیم کا ابراہیم بن سعد اور انکا اپنے والد سے اور انکا ابن اسحاق سے نقل کرنا حجت نہین ہو سکتا کیونکہ راوی ابن اسحاق سے اکثر اختلاف کرتے ہین ہان ابن مندہ پر وہ روایت ضرور حجت ہی جو یونس نے ابن

[illegible] ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible]

اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہی کہ وہ شخص جو اپنے والدہ کی اطاعت زیادہ کرتے تھے حارثہ بن ربیع تھے مگر یہی قول صحیح ہی - یہ آن اسّی آدمیون مین تھے جو غزوہ حنین مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے جبکہ اور لوگ بھاگ گئے تھے حارثہ نہین بھاگے - آخر مین نابینا ہو گئے تھے پس انھون نے ایک رسی اپنے مصلّے سے دروازے تک باندھ دی تھی اور اپنے پاس ایک زنبیل رکھے رہتے تھے جسمین چھوہارے بھر لیتے تھے جب کوئی مسکین آتا اور سلام کرتا تو یہ اس رسی کو پکڑ کر اپنے مصلے سے دروازے تک آتے اور اسکو چھوہارے دیتے انکے گھر والے کہتے تھے کہ ہم آپکی خدمت کر دیا کرین مگر یہ منظور نہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ مسکین کو دینا بری موت سے بچاتا ہی ابن اسحاق نے آن لوگون کے نام مین جو انصار کے قبیلۂ خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ سے غزوہ بدر مین شریک تھے حارثہ بن نعمان بن رافع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک کا نام لکھا ہی اور موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہی کہ بدر مین انصار کی شاخ بنی نجار سے حارثہ بن نعمان شریک تھے یہی ہین جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہو کے گذرے تھے اور آپ جبریل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - اور ابن اسحاق نے انکے نسب مین اختلاف کیا ہی انھون نے کہا ہی نعمان بن رافع اور ابن ماکولا نے بھی انکی موافقت کی ہی اور پہلا نسب ابو عمر کا بیان کیا ہوا ہی انھون نے نعمان بن نفیع کہا ہی کلبی نے انکی موافقت کی ہی -

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان - خزاعی کنیت انکی ابو شریح - عسکری یعنی علی بن سعید نے افراد مین انکو ذکر کیا ہی انکے نام مین اختلاف ہی لہذا ہین انکا ذکر ایک دوسرے مقام مین بھی کرونگا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) حارثہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب خزاعی - عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی ہین - انسے ابو اسحاق سبیعی نے اور معبد بن خالد جہنی نے روایت کی ہی - ہمین اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے معبد بن خالد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مینے حارثہ بن وہب خزاعی سے سنا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کیا مین تمھین اہل جنت کے حالات بتاؤن ہر کمزور مسکین کہ اگر اللہ پر بھروسہ کر کے قسم کھالے تو اللہ اسکو پوری کرے کیا مین تمھین اہل دوزخ کے حالات نہ بتاؤن ہر سرکش بد اخلاق مغرور - یہ حدیث صحیح ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - جواظ کے معنی بعض لوگون نے یہ بیان کیے ہین کہ مال جمع کرے اور بخیل ہو اور بعض لوگون نے یہ بیان کیے ہین کہ فربہ

تھا اور بعض لوگون نے کہا ہو [illegible]

(سیدنا) حازم (رضی اللہ عنہ)

انصاری ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہو کہ حضرت معاذ بن جبل نے (ایک مرتبہ) انصار کو نماز مغرب پڑھائی (اور قرأت مین خوب طول دیا) حازم انصاری نہ ٹھہر سکے (اور اپنی نماز علیحدہ پڑھ کے چل دیئے) اس پر حضرت معاذ انپر غصہ ہوئے حازم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ معاذ نے ہمین بہت طویل نماز پڑھائی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے فرمایا کہ کیا تم فتنہ مین ڈالنے والے ہو اے معاذ لوگون پر تخفیف کرو کیونکہ انمین مریض بھی ہین اور ضعیف بھی ہین اور بوڑھے بھی ہین انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ اس روایت مین انکا نام حازم بتایا گیا ہو اور ایک روایت مین ہو کہ وہ حزام بن ملحان تھے اور بعض لوگون کا قول ہو کہ وہ حرام بن ابی کعب تھے اور بعض کا قول ہو کہ وہ سلیم تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حازم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حازم احمسی ۔ والد ہین قیس بن ابی حازم کے ۔ ابو حازم کا نام عبد عوف بن حارث ہو ۔ حازم اور انکے بھائی قیس دونون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمان ہو چکے تھے مگر آپ کو دیکھا نہین ۔ حازم جنگ صفین مین حضرت علی کے ہمراہ قبیلۂ احمس اور بجیلہ کے جھنڈے کے نیچے شہید ہوئے ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حازم (رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ بن مسعود ۔ غفاری ۔ بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہین انسے صرف ایک حدیث مروی ہو ۔ ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود اصبہانی نے اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن منذر [illegible] نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن معن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے خالد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے [illegible] نے جو حازم بن ابی حرملہ کے غلام تھے حازم بن حرملہ سے انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ایک خزانہ ہو جنت کے خزانون مین سے ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حازم (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام اور بعض لوگ کہتے ہین ابن حزام ۔ خزاعی ۔ بغوی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو [illegible] بن ہشیم بن شبیب بن حازم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا شبیب سے انھون نے اپنے والد حازم سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے کہا حازم حضرت نے [illegible]

نہیں بلکہ ہمارا نام مطعم ہے۔ ابو عمر نے انکو غزاعی قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے انکو بیاضی لکھا ہے۔ ابن مندہ وغیرہ نے (انکے راوی کا نام) مدرک بن سلیمان لکھا ہے اور دارقطنی اور عبدالغنی نے بجاے مدرک بن سلیمان کے محمد بن سلیمان لکھا ہے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حازم (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک دوسرے شخص ہیں عبدان نے انکی حدیث ذکر کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو روزہ دار کے لیے تمام لغو اور فحش باتوں سے پاکی کا سبب قرار دیا ہے جو شخص اسکو قبل نماز (عید) کے ادا کرے اسکے لئے زکوۃ کا ثواب ہوگا اور جو شخص بعد نماز کے ادا کرے اسکو (معمولی) صدقہ کا ثواب ہوگا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حاطب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بلتعہ۔ ابو بلتعہ کا نام عمرو بن عمیر بن سلمہ۔ بنی خالفہ سے ہیں جو ایک شاخ ہے لخم کی۔ اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ (انکا نسب اسطرح ہے) حاطب بن ابی بلتعہ بن عمرو بن عمیر بن سلمہ بن صعب بن سہل بن عتیک بن سعاد بن راشدہ بن جزیلہ بن لخم بن عدی۔ بنی اسد کے حلیف ہیں۔ کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قبیلۂ مذحج سے ہیں اور حلیف ہیں بنی اسد بن عبد العزی کے بعد اسکے حضرت زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد کے حلیف ہوئے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عبید اللہ بن حمید بن زبیر بن حارث بن اسد کے غلام تھے انھوں نے انکو مکاتب[1] کر دیا تھا انھوں نے اپنا بدل کتابت فتح مکہ کے دن ادا کر دیا۔ جنگ بدر میں شریک تھے یہ موسی بن عقبہ کا اور ابن اسحاق کا قول ہے حدیبیہ میں شریک تھے۔ اللہ تعالی نے انکے ایمان کی شہادت دی تھی اپنے اس قول میں یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء[2] الا یہ اس سورت کے نزول کا سبب وہ ہے جو ہمیں اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے بیان کیا وہ محمد بن عیسی سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہمیں ابن ابی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو بن دینار سے انھوں نے حسین بن محمد سے انھوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر بن عوام کو اور مقداد کو بھیجا فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ جب (مقام) روضہ خاخ میں پہونچنا تو وہاں ایک بڑھیا ملیگی اسکے پاس ایک خط ہے اس خط کو اس سے لیکر میرے پاس لے آؤ چنانچہ ہم بہت تیزی کے ساتھ گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے چلے یہاں تک

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اسکا مالک یہ کہدے کہ تم اسقدر روپیہ مجھے دیدو تو آزاد ہو جاؤ گے یہ معاملہ بذریعہ تحریر و کتابت کے ہوا کرتا تھا۔ جو روپیہ غلام دیتا اسکو بدل کتابت کہتے تھے ۱۲

[2] ترجمہ اے ایمان والو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ۱۲

کہ اُس مقام مین پہونچ گئے وہ بڑھیا ہمین ملی ہمنے کہا کہ خط نکال اُسنے کہا میرے پاس کوئی خط نہین ہی ہم لوگون نے کہا کہ تجھے
یقینا خط نکالنا ہوگا ورنہ ہم تجھے برہنہ کرینگے حضرت علی کہتے تھے پس اُسنے اپنے جوڑے سے خط نکالا ہم وہ خط رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اُس خط مین حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے چند مشرکین مکہ کے نام تحریر تھی حاطب بن
ابی بلتعہ نے انھین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض معاملات کی خبر دی تھی حضرت نے فرمایا کہ اے حاطب یہ کیا بات تھی حاطب
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے معاملہ مین عجلت نہ فرمائیے (اصل بات یہ ہی کہ) مین ایک شخص اون کا قریش مین ملگیا ہون
درحقیقت قریش سے نہین ہون اور آپکے ساتھ جو اور مہاجرین ہین مکہ مین انکی قرابتین ہین جنکی وجہ سے اپنے گھر والون
کی اور مال کی (جو مکہ مین ہی) حفاظت کرتے ہین پس جبکہ مین میری کوئی رشتہ داری نہین ہی تو مینے یہ چاہا کہ مین کچھ احسان
انپر کرون جسکی وجہ سے وہ میرے اعزہ کی (جو مکہ مین ہین) حفاظت کرین اوری غرض سے مینے یہ خط لکھا تھا) مینے کفر
کیوجہ سے یا اپنے دین سے پھر کر یا کفر سے راضی ہوکر یہ کام نہین کیا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہین
حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (حکم ہو تو) اس منافق کی گردن ماردون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہین)
یہ غزوہ بدر مین شریک ہوچکے ہین اور اللہ اہل بدر کے حال سے مطلع ہی لہذا اُسنے فرمادیا ہی اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم حضرت
علی کہتے تھے کہ انھین کے حق مین یہ سورت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ
اس حدیث کو ابو عبد الرحمن سلمی نے حضرت علی سے روایت کیا ہی اس خط کا واقعہ یون ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سال
فتح مکہ مین مکہ جہاد کا ارادہ فرمایا تو اللہ سے دعا کی کہ کفار قریش کو اسکی اطلاع نہ ہونے پائے حاطب نے انھین رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے ارادۂ جہاد سے خبردار کرنے کے لیے یہ خط لکھا پس اللہ نے اپنے رسول کو اس سے آگاہ کردیا چنانچہ آپنے
حضرت علی کو اور زبیر کو بھیجا اور اسکا بھی وہ قصہ ہوا جو ہم ذکر کرچکے حاطب کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۶ ہجری
مین مقوقس شاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا تھا (چنانچہ جب یہ اسکندریہ پہونچے تو) مقوقس نے انکو اپنے پاس بلوایا اور کہا
کہ مجھسے اپنے صاحب کی حالت بیان کرو کیا وہ نبی نہین ہین حاطب کہتے تھے مینے کہا ہان بیشک وہ خدا کے رسول ہین
مقوقس نے کہا پھر انھون نے اپنی قوم پر بددعا کیون نہ کی جبکہ انکی قوم نے انکو انکے شہر سے نکالا حاطب کہتے تھے مینے مقوقس کو
یہ جواب دیا کہ عیسی بن مریم کی نسبت تو آپ یہ کہتے ہین کہ وہ خدا کے رسول تھے پھر جب انکو انکی قوم نے سولی دینے کا ارادہ
کیا تو انھون نے کیون نہ انھین بددعا دی یہانتک کہ انکو اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا مقوقس نے کہا تمنے اچھا جواب دیا
تم حکیم ہو اور حکیم کے پاس سے آئے ہو اور مقوقس نے انکے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدیہ بھیجا تھا اُسی ہدیہ

سلہ ترجمہ۔ تم جو چاہو کرو مینے تمھین بخشدیا ۱۲

نہیں بلکہ تمہارا نام مسلطح ہے۔ ابو عمر نے انکو خزاعی قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے انکو جذامی لکھا ہے۔ ابن مندہ وغیرہ نے (انکے راوی کا نام) مدرک بن سلیمان لکھا ہے اور دارقطنی اور عبد الغنی نے بجائے مدرک بن سلیمان کے محمد بن سلیمان لکھا ہے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حازم (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک دوسرے شخص ہیں عبدان نے انکی حدیث ذکر کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو روزہ دار کے لیے تمام لغو اور فحش باتوں سے پاکی کا سبب قرار دیا ہے جو شخص اسکو قبل نماز (عید) کے ادا کرے اسکے لئے زکوۃ کا ثواب ہوگا اور جو شخص بعد نماز کے ادا کرے اسکو (معمولی) صدقہ کا ثواب ہوگا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حاطب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بلتعہ۔ ابو بلتعہ کا نام عمرو بن عمیر بن سلمہ۔ بنی خالفہ سے ہیں جو ایک شاخ ہے لخم کی۔ اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ (انکا نسب اسطرح ہے) حاطب بن ابی بلتعہ بن عمرو بن عمیر بن سلمہ بن صعب بن سہل بن عتیک بن سعاد بن راشدہ بن جذیلہ بن لخم بن عدی۔ بنی اسد کے حلیف ہیں۔ کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قبیلۂ مذحج سے ہیں اور حلیف ہیں بنی اسد بن عبد العزی کے بعد اسکے حضرت زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد کے حلیف ہوئے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عبید اللہ بن حمید بن زہیر بن حارث بن اسد کے غلام تھے انھوں نے انکو مکاتب[1] کر دیا تھا انھوں نے اپنا بدل کتابت فتح مکہ کے دن ادا کر دیا۔ جنگ بدر میں شریک تھے یہ موسی بن عقبہ کا اور ابن اسحاق کا قول ہے حدیبیہ میں شریک تھے۔ اللہ تعالی نے انکے ایمان کی شہادت دی تھی اپنے اس قول میں یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء[2] الایہ اس سورت کے نزول کا سبب وہ ہے جو ہمسے اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے (اپنی سند سے) بیان کیا وہ محمد بن عیسے سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہمیں ابن ابی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو بن دینار سے انھوں نے حسین بن محمد سے انھوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر بن عوام کو اور مقداد کو بھیجا فرمایا کہ جاؤ یہانتک کہ جب (مقام) روضہ خاخ میں پہونچنا تو وہاں ایک بڑھیا ملیگی اسکے پاس ایک خط ہے اُس خط کو اس سے لیکر میرے پاس لے آؤ چنانچہ ہم بہت تیزی کے ساتھ گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے چلے یہانتک

---

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اسکا مالک یہ کہدے کہ تم اسقدر روپیہ مجھے دیدو تو آزاد ہو جاؤگے یہ معاملہ بذریعہ تحریر و کتابت کے ہوا کرتا تھا۔ جو روپیہ غلام دیتا اسکو بدل کتابت کہتے تھے ۱۲ منہ

[2] ترجمہ اے ایمان والو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ۱۲

کہ اُس مقام میں پہونچ گئے وہ بڑھیا ہمین ملی ہمنے کہا کہ خط نکال اُسنے کہا میرے پاس کوئی خط نہین ہی ہم لوگون نے کہا کہ تجھے
یقینا خط نکالنا ہوگا ورنہ ہم تجھے برہنہ کرینگے حضرت علی کہتے تھے پس تب اُسنے اپنے جوڑے سے خط نکالا ہم وہ خط رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اس خط مین حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے چند مشرکین مکہ کے نام تحریر تھی حاطب بن
ابی بلتعہ نے انھین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض معاملات کی خبر دی تھی حضرت نے فرمایا کہ اے حاطب یہ کیا بات تھی حاطب
نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے معاملہ مین عجلت نہ فرمایئے (اصل بات یہ ہی کہ) مین ایک شخص ہون کہ قریش مین مل گیا ہون
درحقیقت قریش سے نہین ہون اور آپکے ساتھ جو اور مہاجرین ہین مکہ مین انکی قرابتین ہین جنکی وجہ سے اپنے گھر والون
کی اور مال کی (وجہ کہ مین ہی) حفاظت کرتے ہین پس چونکہ مین میری کوئی رشتہ داری نہین ہی تو مینے یہ چاہا کہ مین کچھ احسان
انپر کرون جسکی وجہ سے وہ میرے اعزہ کی (جو مکہ مین ہین) حفاظت کرین (اسی غرض سے مین نے یہ خط لکھا تھا) مینے کفر
کیوجہ سے یا اپنے دین سے پھر کر یا کفر سے راضی ہوکر یہ کام نہین کیا پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہین
حضرت عمر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (حکم ہو تو) اس منافق کی گردن ماردون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین یہ
غزوۂ بدر مین شریک ہوچکے ہین اور اللہ اہل بدر کے حال سے مطلع ہی لہذا اُسنے فرمادیا ہی اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم[۵] حضرت
علی کہتے تھے کہ انھین کے حق مین یہ سورت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ
اس حدیث کو ابوعبدالرحمن سلمی نے حضرت علی سے روایت کیا ہی اس خط کا واقعہ یون ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سال
فتح مکہ مین مکہ جہاد کا ارادہ فرمایا تو اللہ سے دعا کی کہ کفار قریش کو اسکی اطلاع نہ ہونے پائے حاطب نے انھین رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے ارادہ جہاد سے خبردار کرنے کے لیے یہ خط لکھا پس اللہ نے اپنے رسول کو اس سے آگاہ کردیا چنانچہ آپنے
حضرت علی کو اور زبیر کو بھیجا اور اسکا بھی وہ قصہ ہوا جو ہم ذکر کرچکے۔ حاطب کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنہ ہجری
مین مقوقس شاہ اسکندریہ کے پاس بھیجا تھا (چنانچہ جب یہ اسکندریہ پہونچے تو) مقوقس نے انکو اپنے پاس بلوایا اور کہا
کہ مجھسے اپنے صاحب کی حالت بیان کرو کیا وہ نبی نہین ہین حاطب کہتے تھے مینے کہا ہان بیشک وہ خدا کے رسول ہین
مقوقس نے کہا پھر انھون نے اپنی قوم پر بددعا کیون نہ کی جبکہ انکی قوم نے انکو انکے شہر سے نکالا حاطب کہتے تھے مینے مقوقس کو
یہ جواب دیا کہ عیسی بن مریم کی نسبت تو آپ خود کہتے ہین کہ وہ خدا کے رسول تھے پھر جب انکو انکی قوم نے سولی دینے کا ارادہ
کیا تو انھون نے کیون نہ انھین بددعا دی یہانتک کہ انکو اللہ نے آسمان پر اٹھالیا مقوقس نے کہا تمنے اچھا جواب دیا
تم حکیم ہو اور حکیم کے پاس سے آئے ہو اور مقوقس نے انکے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدیہ بھیجا تھا اُسی ہاتھ

[۵] ترجمہ۔ تم جو چاہو کرو مینے تمھین بخشدیا ۱۲

ہین ماریہ قبطیہ اور انکی بہن سیرین بھی تھین اور ایک لونڈی اور تھی پس ماریہ کو تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے رکھ لیا اور وہی ابراہیم فرزند نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ہین اور سیرین کو آپ نے حسان بن ثابت کے حوالہ کر دیا وہ انکے بیٹے عبدالرحمن کی مان ہین اور دوسری لونڈی آپ نے ابوجہم بن حذیفہ عدوی کو دیدی مقوقس نے حاطب کے ہمراہ کچھ لوگ بھی کر دئیے تھے جو انکو امن کے مقام تک پہونچا دین۔ حاطب کی وفات ۳۰ھ مین ہوئی حضرت عثمان نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی تھی اسوقت انکی عمر پینسٹھ ۶۵ سال کی تھی یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب حاطبی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا حاطب سے انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور اسویرے سے) جامع مسجد جائے اور (امام کے) قریب بیٹھے تو یہ بات اسکے لیے دوسرے جمعہ تک (تمام گناہون کے) کفارہ ہوجائیگی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حاطب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحی۔ سرزمین حبش مین انکی وفات ہوئی جب یہ وہان ہجرت کرکے گئے تھے یہ وہان جب گئے تھے تو انکے ہمراہ انکی بی بی فاطمہ بنت مجلل عامریہ بھی تھین وہین انسے انکے دونون بیٹے محمد اور حارث پیدا ہوئے۔ یہ ابوعمر کا قول ہی اور ابن مندہ نے (اسطرح) لکھا ہی حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب انھون نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور انکے ساتھ انکی بی بی فاطمہ اور انکے دونون بیٹے محمد اور حارث بھی تھے اور انھون نے ابن اسحاق سے حبش کی طرف ہجرت کرنے والون کے نام مین حاطب بن حارث بن مغیرہ ابن حبیب بن حذافہ جمحی کا نام بھی نقل کیا ہی مگر یہ وہم ہی جو بروایت یونس بن بکیر کے ابن اسحاق سے منقول ہی اور اسی کو ابن ہشام نے بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے صحت کے ساتھ نقل کیا ہی اور کہا ہو کہ حاطب بن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے ایسا ہی روایت کیا ہی شاید یہ وہم یونس سے ہوا ہی یا اور کسی راوی سے جو اس سند مین ہی واللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حاطب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ عبداللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انھون نے بشیر بن تیم وغیرہ سے انکا تذکرہ نقل کیا ہی ان لوگون نے کہا ہو کہ بنی عامر بن لوی مین سے حاطب ابن عبد العزی مولفۃ القلوب مین سے تھے۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حاطب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی سہیل اور سلیط اور سکران کے بھائی ہین۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارقم بن ابی الارقم کے گھر مین تشریف لیجانے سے پہلے اسلام لے آئے تھے سرزمین حبش کی طرف دونون ہجرتین انھون نے کی تھین ایک قول کے موافق حبش کی طرف ہجرت کرنے والون مین یہ سب سے پہلے تھے بدر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ موسی بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے اور واقدی نے اُن لوگون کے نام مین جنھون نے حبش کی طرف ہجرت کی اور غزوہ بدر مین بھی شریک ہوئے حاطب بن عمرو کا نام لکھا ہی جو بنی عامر بن لوی مین سے تھے بعض لوگ انکو ابو حاطب بھی کہتے ہین کنیت مین انشاء اللہ اسکا بیان ہوگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) حاطب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عتیک بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ ابن اسحاق نے شرکای بدر مین انکو ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حامد (رضی اللہ عنہ)

صارمی کوفی۔ ابو الفتح ازدی نے انکو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ صحابی ہین مگر انکی کوئی حدیث نہین نقل کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین سمجھتا ہون کہ کسی اور نے بھی انکا ذکر کیا ہی اور انکو قبیلۂ ازد کی طرف منسوب کر دیا ہی۔

باب الحاء والباء

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ عرفطہ بن حباب انکے بیٹے ہین۔ یہ غزوہ طائف مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہید ہو گئے تھے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن جزر بن عمرو بن عامر بن عبید رزاح بن ظفر انصاری ظفری۔ طبری نے انکا ذکر شرکاے بدر مین کیا ہی۔ اور ابن شاہین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔ ابن ماکولا نے کہا ہی کہ جزر بفتح جیم وسکون زا ہی اور بعد اسکے ہمزہ ہی انھین کی اولاد مین سے حباب بن جزر بن عمرو بن عامر انصاری ہین وہ صحابی ہین اُحد مین اور اسکے بعد کے تمام غزوات مین شریک ہوئے اور جنگ قادسیہ مین شہید ہوئے۔ اور مصعب نے ابن قداح سے نقل کیا ہی کہ انکا نام حباب بن جزی ہی بضم جیم مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہی۔

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن تیم بن امیہ بن خفاف بن بیاضہ بن خفاف بن سعید بن مرہ بن مالک بن اوس انصاری بیاضی احد مین معہ اپنے

بھائی حاجب بن زید کے شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی بن سلول۔ انکا نام حباب تھا اور انکے والد کی کنیت انھیں کے نام پر تھی (یعنی ابو حباب) مگر جب یہ اسلام لائے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھا۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالی عبد اللہ کے نام میں پورا کیا جائیگا یہی ہیں جنھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے باپ کے قتل کی اجازت مانگی تھی جبکہ انسے نفاق کی باتیں ظاہر ہوئیں مگر حضرت نے انکو اجازت نہیں دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ابو الیسر انصاری کے بھائی ہیں۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے خطاب بن صالح سے انھوں نے اپنی والدہ سے انھوں نے سلامہ بنت معقل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے چچا زمانہ جاہلیت میں آئے اور انھوں نے مجھے حباب بن عمرو کے ہاتھ فروخت کر ڈالا حباب نے مجھسے خلوت کی چنانچہ مجھسے انکا بیٹا عبد الرحمن پیدا ہوا پھر جب حباب کی وفات ہوئی اور انھوں نے (اپنے اوپر) کچھ قرض چھوڑا تو انکی بی بی نے مجھسے کہا کہ اسے سلامہ اب تم قرض کی بابت بیچی جاؤگی[1] میں نے جواب دیا کہ اگر اللہ نے میرے لیے یہ مقدر کر دیا ہے تو میں بھی صبر کرونگی پھر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور میں نے اپنا سب حال آپ سے بیان کیا آپ نے پوچھا کہ حباب کے ترکہ کا مالک کون ہے لوگوں نے کہا انکے بھائی ابو الیسر بن عمرو تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (ابو الیسر سے) فرمایا کہ اسے آزاد کر دو اور جب تم سنو کہ میرے پاس کوئی غلام آیا ہے تو تم میرے پاس آنا میں اسکے عوض میں تمھیں غلام دیدونگا چنانچہ اُن لوگوں نے مجھے آزاد کر دیا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام آئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو الیسر کو بلایا اور فرمایا کہ ان غلاموں میں سے کوئی غلام اپنے بھتیجے کے لیے لے لو۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اسحاق بن ابراہیم سے انھوں نے سلمہ بن فضل سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے اور انھوں نے اس حدیث کو اسی طرح ذکر کیا ہے اور انکا نام سلامہ بتایا ہے۔ اور بعض متاخرین نے اس حدیث کو ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ خطاب سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنی والدہ سے وہ سلمہ بنت معقل سے حالانکہ انکا نام سلامہ ہے اسمیں کسی کا اختلاف نہیں۔ بعض لوگوں نے (اس صحابی کا نام بجاے حباب کے) لختات بیان کیا ہے جو اپنے مقام میں انشاء اللہ تعالی بیان کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] اسوقت تک یہ حکم نازل نہوا تھا کہ جس لونڈی سے اولاد پیدا ہو جائے وہ آزاد ہو جاتی ہے ۱۲۔

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی - انکی والدہ صعبہ بنت تیہان ہین جو بہن ہین ابو الہیثم بن تیہان کی - احد کے دن شہید ہوئے ابن شہاب نے کہاہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جو مسلمان انصار کی شاخ بنی نبیت سے شہید ہوئے تھے انمین حباب بن قیظی بھی تھے اور ابن اسحاق نے کہاہی کہ یہ بنی عبد الاشہل سے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھاہی مین کہتا ہون کہ عبد الاشہل بھی نبیت کی شاخ ہی کیونکہ نبیت لقب ہی عمرو بن مالک بن اوس کا اور عبد الاشہل بیٹے ہین جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو نبیت کے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے خای معجمہ اور بای موحدہ کی ردیف مین کیاہی اور امیر ابو نصر نے حباب بجائے مہملہ مضمومہ کی ردیف مین لکھاہی کہ حباب بن قیظی انصاری احد کے دن شہید ہوئے انکی والدہ صعبہ بنت تیہان ہین اور موافق روایت مروزی کے ابن ایوب سے اور انکی ابن سعد سے ابن اسحاق نے انکا نام جباب بن قیظی الجیم کے ساتھ لکھاہی -

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی کنیت انکی ابو عمر اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عمرو - غزوہ بدر مین جب یہ شریک ہوئے تو انکی عمر تینتیس سال کی تھی - واقدی وغیرہ نے ایسا ہی کہاہی اور ان سب لوگون نے کہاہی کہ یہ غزوہ بدر مین شریک تھے مگر ابن اسحاق نے کہاہی کہ صحیح یہ ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے انکو لوگ اہل الرای کہتے تھے - ہمین عبد اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے ابن اسحاق تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے یزید بن رومان نے عروہ بن زبیر سے روایت کرکے بیان کیا نیز ابن اسحاق نے کہاہی کہ مجھسے زہری نے اور محمد بن یحیی بن حبان نے اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے اور عبد اللہ بن ابی بکر وغیرہ ہمارے علما نے غزوہ بدر کے واقعات بیان کیاہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ قریش سے پہلے پانی پر پہونچ جائین چنانچہ جب سب سے پہلا پانی مقام بدر کا ملا اور حضرت وہان اترے تو حباب بن منذر بن جموح نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس مقام مین جو اللہ نے آپکو اتار دیاہی کیا ہمکو اختیار نہین ہی کہ یہان سے آگے بڑھین یا پیچھے ہٹین یا رای صائب اور لڑائی کے طریقے جس بات کو مقتضی ہون اسکے کرنے کا ہمین اختیار ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان رائے صائب اور لڑائی کے طریقے جس بات کو مقتضی ہو اسکے کرنے کا اختیار ہی پس حباب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس مقام کو منزل نہ بنایئے بلکہ یہان سے چلیے یہانتک کہ جسقدر کنوین ہین سب آپ کی پس پشت رہجائین پھر جسقدر کنوئین ہین سب کا پانی خشک کر دیا جائے سوا ایک کنوین کے اور اس کنوین پر ایک حوض بنوا دیجیئے تاکہ ہم کافرون سے لڑین ہمین پانی پینے کو ملے اور ان لوگون کو نہ ملے یہانتک کہ اللہ تعالی ہمارے اور انکے درمیان مین فیصلہ کردے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ تمنے عہد ہ راست بتائی پھر آپنے ایسا ہی کیا۔ حباب تمام مشاہد مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور انھین نے سقیفہ بنی ساعدہ مین جب حضرت ابوبکر صدیق سے لوگ بیعت کرنے لگے کہا تھا کہ مین اس معاملہ مین مثل جذیل محکک اور عذیق مرجب کے ہون ایک خلیفہ ہم مین سے (یعنی انصار مین سے) اور ایک خلیفہ تم مین سے (یعنی مہاجرین مین سے) ہونا چاہیے۔ حباب کی وفات حضرت عمر بن خطاب کی خلافت مین ہوئی۔ انسے ابو الطفیل یعنی عامر بن واثلہ نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حباب (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ سعید بن مسیب نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مجھے خبر ملی ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد کا نام جو حباب تھا بدل دیا تھا اور فرمایا تھا کہ حباب ایک شیطان کا نام ہی انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی اور مین ان حباب کو عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن سلول سمجھتا ہون جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی۔

(سیدنا) حَبّان (رضی اللہ عنہ)

بفتح حاء و بای موحدہ مشددہ۔ یہ حبان بیٹے ہین منقذ بن عمرو بن عطیہ بن خنسار بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے۔ انصاری ہین خزرجی ہین مازنی ہین۔ صحابی ہین۔ احد مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے انھون نے زینب صغری بنت ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب سے نکاح کیا تھا اور انکے بطن سے یحیی بن حبان اور واسع بن حبان پیدا ہوئے تھے۔ یہ دادا ہین محمد بن یحیی بن حبان استاد امام مالک کے یہی ہین جنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم خرید فروخت کیا کرو تو کہہ دیا کرو کہ لا خلابۃ انکی زبان مین کچھ ثقل تھا ایس جب یہ کوئی چیز مول لیتے تو کہتے لا خیابۃ انکو بوجہ نقصان عقل خرید فروخت مین گھاٹا ہو جاتا تھا۔ (اسی وجہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کلمہ کے کہنے کی انکو تعلیم فرمائی تھی) حضرت عثمان کی خلافت مین انکی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) حِبّان (رضی اللہ عنہ)

بکسر حاء اور بعض لوگ کہتے ہین بفتح حاء لیکن کسرہ زیادہ مشہور اور صحیح ہی۔ آخر مین بای موحدہ اور نون ہی اور بعض لوگ کہتے ہین یای تحتانیہ ہی اسکا ذکر ابھی آئیگا۔ یہ حبان بیٹے ہین بح صدائی کے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بنکے آئے تھے اور فتح مصر مین شریک تھے [illegible] انھون نے زیاد بن نعیم حضرمی سے انھون نے حبان بن بح صدائی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین ایک سفر مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا نماز صبح کا

[illegible] کہتے ہین جو نا رشتہ اونٹ کے [illegible] تاکہ وہ اس سے اپنے بدن کو کھجلائے۔ اور عذیق [illegible] کو کہتے ہین مطلب یہ ہی کہ مین اس معاملہ کا [illegible] ہون

[illegible]

وقت آگیا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ اسے قبیلہ صدا کے بھائی اذان دو جب مین اذان دے چکا تو حضرت بلال اقامت کہنے کو آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اذان دے وہی اقامت کہے اس روایت مین ایسا ہی ہے۔ اس روایت کو ہناد نے عبدہ اور یعلی سے انھون نے عبدالرحمن بن نعم سے انھون نے زیاد بن انعم سے انھون نے زیاد بن حارث صدائی سے روایت کیا ہے اور ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ مشہور بھی ہے مگر یہ حدیث بواسطہ افریقی کے مروی ہے اور وہ علمای حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔ حبان نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث طویل روایت کی ہے جس مین یہ مضمون بھی ہے کہ مسلمان کے لیے امارت مین کچھ فائدہ نہین ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ اذان کی حدیث اور امارت مین بہتری نہ ہونیکی حدیث زیاد بن حارث صدائی سے مروی ہے اور یہ بات بعید ہے کہ یہ دونون حدیثین قبیلہ صدا کے دو دو آدمیون سے مروی ہون حالانکہ قبیلہ صدا سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بہت کم لوگ آئے تھے یہ روایت زیاد ہی کی نسبت سے زیادہ مشہور ہے۔

(سیدنا حیان (رضی اللہ عنہ))

ابن حکم سلمی۔ انکو لوگ فرار بھی کہتے ہین۔ فتح مکہ مین آپ کے ساتھ تھے اور انکے ساتھ قبیلہ بنی سلیم بھی تھے اور جب فتح مکہ کے دن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی سلیم کا جھنڈا باندھا تو فرمایا کہ مین یہ جھنڈا کس کو دون لوگون نے کہا حیان بن حکم فرار کو دیجیے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرار کہنا ناپسند ہوا پھر دوبارہ آپ نے ایسے ہی پوچھا بعد اسکے آپ نے جھنڈا انکو دیدیا یہی جھنڈے کو لیکر وہ فتح مکہ مین اور حنین مین شریک ہوئے پھر آپ نے جھنڈا ان سے لیا اور یزید بن اخنس کو دیدیا یہ [illegible] رعل مین سے تھے یہ ایک شاخ ہے قبیلہ سلیم کی انکا ذکر ابو علی غسانی نے کیا ہے۔

(سیدنا حبحاب (رضی اللہ عنہ))

کنیت انکی ابو عقیل انصاری ہے۔ یہ وہی ہین جنپر منافقون نے طعن کیا تھا جبکہ یہ ایک صاع چھوہارے خیرات کے لیے لائے تھے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات والذین لا یجدون الا جہدہم فیسخرون منہم الآیہ سعید نے قتادہ سے اللہ عزوجل کے قول الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات والذین لا یجدون الا جہدہم کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ عبدالرحمن بن عوف اپنا نصف مال نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ میرا نصف مال ہے جو مین آپکے پاس لے آیا ہون اور نصف اپنے بال بچون کے لیے چھوڑ آیا ہون نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تمھین برکت دے اس چیز مین جو تمنے دی اور جو تمنے باقی رکھی پس منافقون نے انپر طعن کیا کہ انھون نے دکھانے سنانے کے لیے اسقدر دیا ہے پھر ایک انصاری فقرا سے

ف جو لوگ صدقہ دینے والے مسلمانون پر طعن کرتے ہین اور ان لوگون پر جو اپنی مشقت سے روپیہ حاصل کرتے ہین ۱۲

مسلمین میں ہے جنکا نام حباب تھا اور کنیت انکی ابوعقیل تھی آئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ مینے رات بھر رسی بٹی اور وہ دو صاع چھوہارے کے عوض مین بکی پس ایک صاع تو مینے اپنے گھر والون کے لیے رہنے دیا اور ایک صاع یہ ہی۔ منافقون نے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول ابوعقیل کے ایک صاع سے بے نیاز ہین پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی استغفر لہم اولا تستغفر لہم۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حبشی (رضی اللہ عنہ)

ابن جنادہ بن نصر بن اسامہ بن حارث بن معیط بن عمرو بن جندل بن مرہ بن صعصعہ مرہ بھائی ہین عامر بن صعصعہ کے انکی اولاد کو سلولی کہتے ہین انکی مان کیطرف نسبت کرتے ہین جنکا نام سلول بنت ذہل بن شیبان تھا کنیت انکی ابوالجنوب تھی انکا شمار اہل کوفہ مین ہی انھون نے حجۃ الوداع مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ انسے شعبی نے اور ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہی۔ اسرائیل نے ابواسحاق سے انھون نے حبشی بن جنادہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بے ضرورت سوال کرتا ہی وہ آگ کے انگارے کھاتا ہی ہمین ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ نے اور کئی آدمیون نے اپنی سند سے ابوعیسی یعنی محمد بن عیسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن سعید کندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحیم بن سلیمان نے مجالد سے انھون نے شعبی سے انھون نے حبشی بن جنادہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین سنا آپ مقام عرفات مین تھے ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اسنے آپ کی چادر کا کنارہ پکڑ لیا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے اسے دیدیا اور وہ چلا گیا اسی وقت سے سوال کرنا حرام ہوگیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ مالدار کے لیے اور طاقتور کے لیے حلال نہین ہی سوا اس شخص کے جو نہایت سخت محتاج ہو اور جو شخص لوگون سے بغرض تجارت کے سوال کریگا قیامت کے دن اسکے چہرے پر زخم اور جہنم کے داغ ہونگے پس اب جسکا جی چاہے سوال کم کرے جسکا جی چاہے زیادہ کرے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن بعکک کنیت انکی ابوالسنابل بیٹے ہین بعکک قریشی عامری کے ابوعمر نے ایسا ہی کہا ہی اور ابوموسی نے کہا ہی کہ حبہ کی کنیت ابوالسنابل ہی بیٹے ہین بعکک بن حارث بن سباق بن عبدالدار بن قصی کے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام عمرو ہی ابوموسی کا یہ کہنا کہ یہ قبیلۂ عبدالدار سے ہین صحیح ہی۔ ابوعمر نے بھی کنیت کے باب مین انکا ذکر اسی طرح کیا ہی جیسا ابوموسی نے کیا اور کلبی نے بھی انکو اسی طرح ذکر کیا ہی یہ فتح مکہ کے نومسلمون مین سے ہین یہی ہین جنھون نے سبیعہ اسلمیہ سے انکے شوہر کی وفات کے بعد نکاح کیا تھا۔ ہم انکا ذکر کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی کرینگے۔ انکا تذکرہ ابوعمر

اور ابوموسی نے لکھا ہی اور ابن ماکولا نے کہا ہی کہ انکا نام حبّۃ ہی حای مہملہ اور بای موحدہ کے ساتھ بیٹے ہین بعلبک کی کنیت انکی ابو سنابل ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام حَنّہ ہی نون کے ساتھ۔

(سیدنا) حبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جوین بجلی ثم العرنی کنیت انکی ابو قدامہ۔ کوفہ کے رہنے والے ہین۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے ہین ابو العباس بن عقدہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور انھون نے یعقوب بن یوسف بن زیاد سے اور احمد بن حسین بن عبد الملک سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہمین نصر بن مزاحم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الملک بن مسلم ملائی نے اپنے والد سے انھون حبہ بن جوین عرنی بجلی سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب غدیر خم کا دن آیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دوپہر کے وقت اعلان کرایا کہ الصلوۃ جامعۃ وہ کہتے تھے پھر (جب سب لوگ جمع ہو گئے تو) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ مین تمھارا تمھاری جان سے بھی زیادہ دوست ہون سب لوگون نے کہا کہ ہان پھر آپ نے فرمایا من[1] کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اور آپ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا یہانتک کہ مینے انکی بغل کی دیکھ لیا مین اس زمانے مین مشرک تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہی۔ مین کہتا ہون کہ حبہ بن جوین صحابی نہین ہین ہان حضرت علی اور ابن مسعود کے اصحاب مین سے ہین اور انھون نے جو یہ کہا کہ مین اس واقعہ مین بحالت شرک موجود تھا (بالکل غلط ہی کیونکہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ قول حجۃ الوداع مین فرمایا تھا اور اس سال کسی مشرک نے حج نہین کیا کیونکہ ۹ھ ہجری مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو موسم حج مین بھیجا تھا اور انھین حکم دیا تھا کہ اس امر کا اعلان کر دین کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع ۱۰ھ ہجری مین کیا ہی اسوقت تمام جزیرۂ عرب مین اسلام پھیل گیا تھا۔ حبہ کا نسب یہ ہی حبہ بن جوین بن علی بن عبد بہم بن مالک بن غانم بن مالک بن ہوازن بن عرینہ بن نذیر بن قسر بن عبقر بن انمار بن اراش بجلی ثم العرنی۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حابس۔ ابن ابی عاصم نے انکا ذکر لکھا ہی اور بعض لوگون کا قول ہی کہ انکا نام حبیبہ ہی یای مثناۃ کے ساتھ ہم اسکو اسی مقام مین انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے اسی طرح مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد۔ بھائی ہین سواد بن خالد خزاعی کے۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی۔ انکی حدیث سلام یعنی ابو شرحبیل نے روایت کی ہی انھون نے حبہ سے اور سواد سے جو دونون بیٹے تھے خالد کے سنا کہ وہ دونون کہتے تھے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

[1] ترجمہ۔ مین جسکا محبوب ہون علی بھی اسکے محبوب ہین اے اللہ محبت رکھ اس سے جو علی سے محبت رکھے اور دشمنی رکھ اس سے جو انسے دشمنی رکھے۔

حضور میں گئے آپ کچھ عمارت بنا رہے تھے ان دونوں سے بھی آپ نے فرمایا کہ آؤ بناؤ پھر جب یہ دونوں فارغ ہوئے تو انھیں کچھ دیے جانے کا حکم دیا اور اسکے انھیں فرمایا کہ جب تک تمھارے سر ہل رہے ہیں (یعنی تم زندہ ہو) رزق سے مایوس ہونا کیونکہ ہر بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے سرخ پیدا ہوتا ہے اسکے اوپر چھلکا بھی نہیں ہوتا (یعنی اپنے ساتھ کچھ لیکے نہیں آتا) پھر اللہ عز و جل اسے رزق دیتا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا حبہ (رضی اللہ عنہ))

ابن مسلم۔ انکا تذکرہ عبدان نے احمد بن سیار سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے ہمیں یوسف بن یعقوب عصفری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد المجید بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حبہ بن مسلم سے نقل کر کے بیان کیا گیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شطرنج کھیلے وہ ملعون ہے اور جو اسکی طرف دیکھے وہ ایسا ہے جیسا سور کا گوشت کھانے والا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا حبیب (رضی اللہ عنہ))

ابن اساف۔ اور بعض لوگ یساف کہتے ہیں۔ انصاری ہیں بلحارث بن خزرج کے اور بعض لوگ انکا نام خبیب خای معجمہ کے ساتھ کہتے ہیں انکا نسب خای معجمہ میں بیان کیا جائیگا کیونکہ وہی نام انکا صحیح ہے اور یہ تو بعض راویوں کی تصحیف ہے۔ وہب بن جریر نے اپنے والد سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا حضرت ابو بکر حبیب بن اساف کے یہاں اترے تھے جو بھائی تھے بلحارث بن خزرج کے اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں بلکہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے یہاں اترے تھے جو بھائی تھے بلحارث بن خزرج کے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا حبیب (رضی اللہ عنہ))

ابن اسید بن جاریہ ثقفی۔ حلیف ہیں بنی زہرہ کے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے یہ بھائی ہیں ابو بصیر کے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا حبیب (رضی اللہ عنہ))

ابن بدیل بن ورقاء۔ ابو العباس بن عقدہ وغیرہ نے صحابہ میں انکو ذکر کیا ہے۔ انکی حدیث زر بن حبیش نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے حضرت علی (ایک روز) محل سے نکلے تو چند سواروں نے جو تلواریں لٹکائے ہوئے تھے انکا استقبال کیا اور کہا السلام علیک یا امیر المومنین السلام علیک یا مولانا و رحمۃ اللہ و برکاتہ حضرت علی نے پوچھا کہ یہاں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کون لوگ ہیں پس بارہ آدمی کھڑے ہو گئے جن میں قیس بن ثابت بن شماس اور ہاشم بن عتبہ اور حبیب بن

بدیل بن ورقا (بھی) تھے ان لوگون نے گواہی دی کہ ہمنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہو کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث - یہ ابو الغاویہ کے ہمراہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کرکے آئے تھے - عاص بن عمر و طفاوی نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ابو الغاویہ اور انکی والدہ اور حبیب بن حارث یہ سب لوگ ہجرت کرکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اور مسلمان ہوگئے تھے ابو الغاویہ کی مان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کچھ نصیحت کیجیے حضرت نے فرمایا ایسی بات نہ کرو جو کان کو بری لگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حباشہ - عبدان نے بیان کیا ہو کہ یہ انصار مین سے ہین صحابی ہین - انکی وفات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی مین ہوگئی تھی ایک زخم انکے لگ گیا تھا انھون نے کہا ہو کہ ہمسے یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ یہ رات کو دفن کیے گئے تھے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے اور انکی قبر پر نماز پڑھی تھی - انھون نے یہ بھی کہا ہو کہ سوا ذکر وفات کے اور کوئی حال انکا محفوظ نہین ہو انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہو اور کلبی نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہو حبیب بن حباشہ بن جویریہ بن عبید بن غنان ابن عامر بن خطمہ انکے جنازہ کی نماز نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی -

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حماز - عبدان نے کہا ہو کہ یہ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہین آپ کے ہمراہ کئی سفر مین شریک رہے انکی صرف ایک حدیث مروی ہو اسکو زائدہ نے اعمش سے انھون نے عمرو بن مرہ سے انھون عبداللہ ابن حارث سے انھون نے حبیب بن حماز سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر مین تھے آپ کسی منزل مین فروکش ہوئے بعض لوگون نے مدینہ جانیکی عجلت کی اور کہا کہ ہم اسکو پھر آراستہ کرین اُس سے بھی زیادہ جیسا کہ پہلے تھا - اور جریر نے اعمش سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا بواسطہ حبیب کے ابوذر سے مروی ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ پہلی روایت مرسل ہو۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حماسہ سلمی - ابن مندہ وغیرہ نے مجہول لوگون مین انکو ذکر کیا ہو اور لوگون نے کہا ہو کہ یہ حماسہ کے بیٹے ہین اور عبدالوارث نے احمد بن سیار سے روایت کی ہو کہ بعض لوگون کا قول ہو کہ حماسہ کے بیٹے کا نام حبیب ہو - ابو نعیم کہتے ہین ابن مندہ نے انکو حماسہ لکھا ہو حالانکہ یہ حماسہ کے بیٹے ہین انکی ایک حدیث مشہور ہو اور لوگون نے انکا تذکرہ لکھا ہو -

ابو موسی نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حیان کنیت انکی ابو رمثہ۔ تیمی ہیں اور ابو عمر نے کہا ہے کہ تمیمی ہیں۔ انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ رفاعہ کہتے ہیں بعض لوگ عمارہ اور بعض لوگ خشخاش اور بعض لوگ حیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے انسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہے انھوں نے عرض کیا کہ یہ میرا لڑکا ہے حضرت نے فرمایا آگاہ رہو تمہارا گناہ اسپر نہ پڑیگا اور اسکا گناہ تمپر نہ پڑیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور انشاء اللہ تعالی الکنیت کے باب میں انکا ذکر آئیگا۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش بن حریث بن صامت بن کیاس بن جعفر بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی حنظلی بدر میں شریک تھے اور انکے ساتھ انکے غلام صامت بھی تھے۔ یہ کلبی کا قول ہے انھوں نے کہا ہے کہ یہ انصار کے خاندان بنی سلمہ کے حلیف تھے۔ ابن شاہین نے انکو ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہے۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش عصری۔ قبیلہ عبد القیس سے ہیں۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ انکی حدیث محمد بن حبیب بن خراش عصری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان سب آپس میں بھائی ہیں ایک کو دوسرے پر کچھ فضیلت نہیں مگر بوجہ پرہیزگاری کے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن خماشہ انصاری اوسی خطمی۔ خطمہ بیٹے ہیں جشم بن مالک بن اوس کے۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے انکی حدیث یہ ہے کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مقام عرفات میں فرماتے ہوئے سنا کہ عرفات سب موقف ہے سوا بطن عرنہ کے اور مزدلفہ سب موقف ہے سوا بطن محسر کے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ حبیب بن خماشہ دادا ہیں ابو جعفر یعنی عمیر بن یزید بن حبیب بن خماشہ خطمی کے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عمرو بن عمیر ثقفی۔ جسر کے دن ابو عبید کے ساتھ شہید ہوئے غسانی نے انکو ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن تمیم بن اسید بن خفاف بن بیاضہ انصاری بیاضی۔ بنی بیاضہ میں سے ہیں احد میں شہید ہوئے ابو موسی نے

کہا ہی کہ ابن شاہین نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے محمد بن یزید سے انھون نے اپنے راویون سے نقل کرکے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم من بنی مازن بن النجار۔ عقبی۔ ابن اسحاق نے انکو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ نسیبہ بنت کعب یعنی ام عمارہ اور انکے شوہر زید بن عاصم بن کعب اور انکے دونون بیٹے حبیب اور عبداللہ فرزندان زید بیعت عقبہ مین شریک تھے اور نیز ام عمارہ اور انکے شوہر اور انکے دونون بیٹے احد مین بھی شریک تھے۔ یہ حبیب وہی ہین جنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب حنفی کے پاس یمامہ کے پاس بھیجا تھا مسیلمہ جب انسے پوچھتا تھا کہ کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ محمد خدا کے رسول ہین تو یہ کہتے تھے کہ ہان اور جب وہ انسے پوچھتا تھا کہ کیا تم اس بات کی بھی شہادت دیتے ہو کہ مین خدا کا رسول ہون تو یہ کہتے تھے کہ مین بہرا ہون سنتا نہین ہون ایسا ہی انھون نے کئی بار کیا پس مسیلمہ نے انکا ایک ایک عضو کاٹ ڈالا اور یہ شہید ہوگئے اللہ انسے راضی رہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے کہا ہی۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید کندی۔ صحابی ہین۔ ابو الحسن عسکری وغیرہ نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہی۔ انکی حدیث انکے بیٹے عبداللہ بن حبیب نے اپنے والد حبیب بن زید سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت کو شوہر سے کسقدر حصہ ملتا ہی جب شوہر مر جائے تو حضرت نے فرمایا کہ چوتھائی مال بشرطیکہ شوہر کی اولاد نہو اور اگر اولاد ہو تو آٹھوان حصہ اور انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وضو کا طریقہ بھی پوچھا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن سباع۔ اور بعض لوگ انکو حبیب بن وہب کہتے ہین اور بعض لوگ حبیب بن سبع کہتے ہین۔ انصاری ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کنانی ہین مگر پہلا ہی قول صحیح ہی۔ کنیت انکی ابو جمعہ ہی انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین انکا ذکر اس سے زیادہ کیا جائیگا۔ انکا شمار اہل شام مین ہی۔ ہمین ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو المغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اوزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسید بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے صالح بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابو جمعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک روز صبح کو ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے ہمارے ہمراہ

ابو عبیدہ بن جراح بھی تھے ابو عبیدہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہمسے بھی بہتر کوئی شخص ہی ہم اسلام لائے اور ہمنے آپ کے ہمراہ جہاد کیا اور ہم آپ پر ایمان لائے حضرت نے فرمایا ہان (تمسے بھی بہتر لوگ ہین) کچھ لوگ تمھارے بعد ہونگے جو مجھپر ایمان لا ئینگے حالانکہ انھون نے مجھے دیکھا نہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ انصار کے غلام تھے۔ موسی بن عقبہ نے کہا ہی کہ یہ جنگ بدر مین شریک تھے بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ حبیب بیٹے ہین اسود بن سعد کے اور بعض لوگ کہتے ہین یہ حبیب بیٹے ہین اسلم کے جو غلام تھے جشم بن خزرج کے اور ان سب نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین نہین جانتا کہ کسی ایک کی بابت یہ قول ہی یا دو کی بابت۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

سلمی۔ والد ہین ابو عبد الرحمن سلمی کے کنیت انکی ابو عبد اللہ انکے بیٹے ابو عبد الرحمن کا نام عبد اللہ تھا زہیر نے ابو اسحاق سے انھون نے ابو عبد الرحمن سلمی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ میرے والد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے تمام غزوات مین شریک تھے۔ انکے بیٹے ابو عبد الرحمن فضلا سے تابعین مین سے ہی انھون نے حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت حذیفہ سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن سندر۔ عبدان نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ کنیت انکی ابو عبد الرحمن ہی۔ یہ وہی ہین جنھون نے اپنے غلام کو خصی کیا تھا۔ انکا شمار اہل مصر مین ہی۔ عبدان نے انکا نام یہی بنایا ہی یہ ابن سندر کی لفظ سے مشہور ہین سب لوگون نے ابن سندر کے نام مین انکو ذکر کیا ہی اور اسی نام سے انکی ایک حدیث بھی مشہور ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ضحاک جمحی۔ ہمین ابو الفضل عبید اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر احمد بن علی بن بدر حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد بن عبد اللہ بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفتح بن ابی الفوارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو جعفر یعنی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وہب بن بقیہ نے عبد العزیز بن عبد الصمد سے انھون نے سلمہ بن حامد سے انھون نے حبیب بن ضحاک جمحی سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام مسکراتے ہوئے آئے مین نے پوچھا کہ کیون مسکراتے ہو تو انھون نے کہا مین یہ دیکھکر مسکرایا کہ ایک

رحم عرش سے لٹکا ہوا ہے اُس شخص کے لیے بد دعا کر رہا ہے جس نے اسکو قطع کیا ہے حضرت فرماتے تھے مین نے پوچھا کہ اس قطع کرنے والے اور اس رحم کے درمیان مین کس قدر فصل ہے جبرئیل نے کہا پندرہ پشت کا انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انھون نے انکو جہنی لکھا ہے۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

کنیت ان کی ابو ضمرہ۔ انسے انکے بیٹے ضمرہ نے روایت کی ہے۔ یہ دادا ہین عبدالعزیز بن ضمرہ بن حبیب کے۔ عبدالعزیز نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جماعت کی نماز تنہا ایک شخص کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ ہے اور نماز نفل کا گھر مین پڑھنا ویسی ہی فضیلت رکھتا ہے جیسے جماعت کی نماز تنہا ایک شخص کی نماز پر فضیلت رکھتی ہے۔ انکا ذکر غسانی نے لکھا ہے

(سیدنا) جلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو سلامانی۔ قبیلۂ قضاعہ سے ہین اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ جلیب بیٹے ہین فدیک بن عمرو کے مقام جفار مین رہتے تھے۔ ابن شاہین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حبیب سلامانی ہین۔ واقدی نے کہا ہے کہ سنہ ہجری مین قبیلۂ سلامان کا وفد آیا تھا وہ سات آدمی تھے انکے سردار حبیب سلامانی تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حلبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ بھائی ہین مسعود بن عمرو کے اور بھائی ہین ربیعہ کے جو دادا تھے امیہ بن ابی الصلت بن ربیعہ کے۔ ان کے اور انکے بھائیون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی وان تبتم فلکم رؤس اموالکم۔ ابو صالح نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربا ان کنتم مومنین کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ یہ آیت قبیلہ ثقیف کے لوگون کے حق مین نازل ہوئی تھی یہ مین مسعود اور ربیعہ اور حلبیب اور عبد یالیل فرزندان عمرو بن عمیر بن عوف ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور میرے نزدیک اس کے صحیح ہونے مین کلام ہے

(سیدنا) حلیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن غنم بن مازن [illegible] یہ یمامہ کی طرف جا رہے تھے (اثنائے راہ مین) مقتول ہوئے انکا شمار شہدائے یمامہ مین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) جلیبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ عبدان نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جمعہ بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علاء بن عبدالجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد نے ابوجعفر خطمی سے انھوں نے جلیبیب بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی وہ جب کسی کو سلام کرتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) جلیبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر خطمی۔ انکا ذکر بھی عبدان کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ابراہیم بن یعقوب سعدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالصمد ابن عبدالوارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجعفر خطمی نے اپنے دادا جلیبیب بن عمیر سے نقل کر کے خبر دی کہ انھوں نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور کہا کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور بے عقل لوگوں کے پاس نہ بیٹھو کیونکہ ان کے پاس بیٹھنا ایک مرض ہے جو شخص کم عقل کی بات برداشت کر لیگا وہ اس بردباری سے خوش ہوگا اور جو شخص کم عقل سے دوستی کریگا وہ پشیمان ہوگا جو شخص کم عقل کی ذراسی تکلیف پر صبر نہ کریگا وہ اس کی بہت تکلیف پر صبر نہ کر سکے گا اور جو شخص اپنے خلاف مزاج بات پر صبر کرے گا وہ اپنی محبوب چیز کو پا جائیگا۔ پھر جب تم میں سے کوئی شخص عمدہ بات کی تعلیم اور بری بات سے روکنے کا قصد کرے تو جب تک اپنے نفس کو تکلیف پر صبر کرنے کا عادی نہ بنالے ایسا نہ کرے اللہ عزوجل کے ثواب پر بھروسہ رکھے کیونکہ جو شخص اللہ عزوجل کے ثواب پر بھروسہ رکھتا ہے اسکو کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جلیبیب بن خراشہ اور جلیبیب بن عمرو جو سلام والی حدیث روایت کرتے ہیں اور یہ جلیبیب تینوں ایک ہیں کیونکہ نسب ایک ہے اور خطمی ہیں اور راوی بھی ان سب سے ایک ہی ہے یعنی ابوجعفر کا پوتا اسی سبب سے ابوعمر نے صرف جلیبیب بن خراشہ کا ذکر کیا ہے اور ابوموسی کے پاس جلیبیب بن عمرو اور جلیبیب بن عمیر کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ یہ وہی جلیبیب بن خراشہ ہیں ابن مندہ نے اسپر تنبیہ بھی کر دی واللہ اعلم۔

(سیدنا) جبیب (رضی اللہ عنہ)

غنوی والد ہیں طلق بن جبیب کے۔ عبدان نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکی حدیث کی سند میں اختلاف ہے صحیح وہ ہے جو غندر نے شعبہ سے انھوں نے یونس بن عبید سے انھوں نے طلق سے انھوں نے ایک شامی شخص سے اسنے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے انکو قبض کی بیماری تھی حضرت نے انھیں حکم دیا کہ اس

دعا کو پڑھتین. ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک الحدیث انکا تذکرہ ابوموسی نے لیے۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن فدیک۔ بعض لوگ انکو حبیب بن فویک واو کے ساتھ کہتے ہین اور بعض لوگ حبیب بن عمرو بن فدیک کہتے ہین۔ سلامانی ہین انکی حدیث مین اختلاف ہے ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن بشر نے عبد العزیز بن عمر سے انھون نے بنی سلامان بن سعد کے ایک شخص سے انھون نے اپنی والدہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انکے ماموں حبیب بن فدیک نے اُن سے بیان کیا کہ اُن کے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے انکی آنکھین سفید ہو گئی تھین دکھائی نہ دیتا تھا حضرت نے اُنسے اس کا سبب پوچھا انھون نے کہا مین ایک مرتبہ اپنا بوجھ لیے جاتا تھا اتفاق سے میرا پیر سانپ کے انڈون پر پڑ گیا بس میری بینائی جاتی رہی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پڑھ کر ان کی آنکھون پر دم کر دیا انکی آنکھون مین روشنی آ گئی حبیب کہتے تھے مین نے انکو دیکھا کہ وہ سوئی مین تاگا ڈال لیتے تھے حالانکہ انکی عمر اسی برس کی تھی اور انکی آنکھین بدستور اسی طرح سفید تھین۔ اور محمد بن سہل نے اپنے والد سے انھون نے حبیب بن عمرو سلامانی سے روایت کی ہے کہ وہ سلامان کے وفد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے حبیب ابن عمرو سلامانی کا ذکر اوپر ہو چکا ہے

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

فہری۔ ابن مندہ نے حبیب فہری کو ذکر کیا ہے اور انکا تذکرہ حبیب ابن مسلمہ فہری کے علاوہ قائم کیا ہے کہ وہ مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ لڑکا میرا ہاتھ اور میرا پیر ہے (یعنی اسی کے سبب سے مجھے قوت و طاقت ہے) حضرت نے حبیب سے فرمایا تو تم انھین کے ساتھ لوٹ جاؤ کیونکہ عنقریب انکا انتقال ہو جائیگا چنانچہ اسی سال انکا انتقال ہو گیا۔ ابو نعیم نے اس حدیث کو نقل کر کے کہا ہے کہ بواسطہ ابن ابی ملیکہ کے حبیب بن مسلمہ سے مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین مدینہ گئے جہاد کا ارادہ رکھتے تھے ان کے والد نے انھین مدینہ مین چھوڑ دیا پھر مسلمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا نبی اللہ اس کے سوا اور کوئی میرا لڑکا نہین ہے جو میرے مال اسباب کی حفاظت کرے اور میرے گھر والون کی خبر گیری کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حبیب کو مسلمہ کے ہمراہ کر دیا اور فرمایا کہ شاید اسی سال تم انکے دیکھنے سے محروم ہو جاؤ گے چنانچہ اسی سال حبیب نے جہاد کیا۔ انھون نے کہا ہے کہ بعض متأخرین نے بواسطہ داود عطار کے ابن جریج سے انکا مختصر ذکر نقل کیا ہے۔ اور

انکا تذکرہ علیحدہ قائم کیا ہے حالانکہ اسمین شک نہین کہ یہ حبیب مسلمہ کے بیٹے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے-

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن مخنف غامدی - یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ عمری ہین - انکا شمار اہل حجاز مین ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ مین ذکر کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے - صحیح وہی ہے جو عبدالرزاق نے ابن جریج سے انھون نے عبدالکریم سے انھون نے حبیب ابن مخنف سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرفہ کے دن پہونچا حضرت فرما رہے تھے کہ تم جانتے ہو کہ یہ کون دن ہے مجھے یہ نہین معلوم کہ ان لوگون نے کیا جواب دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص پر واجب ہے کہ ایک بکری رجب مین قربانی کرے اور ایک بکری عید الضحیٰ مین - بعض اوقات عبدالرزاق اس حدیث کی روایت مین انکے والد کا ذکر نہ کرتے تھے - ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عبدالکریم نے حبیب بن مخنف سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین عرفہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچا پھر انھون نے ایسی ہی روایت بیان کی - اس حدیث کو ابن عون نے ابو رملہ سے انھون نے مخنف بن سلیم سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا مین عرفہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی مرضیہ عبدان نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ مین انکا صحابی ہونا نہین جانتا مگر یہ حدیث ان سے اسی طرح روایت کی گئی ہے انکی حدیث یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر مین ایک وبائی مقام مین قیام کیا خیبر کے لوگون نے آپ سے عرض کیا کہ آپ جس مقام مین اترے ہین یہ وبائی مقام ہے اور اگر آپ مناسب سمجھین تو بلندی پر اٹھ چلین اسکی آب و ہوا اچھی ہے - انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن مروان بن بن عامر بن ضباری بن حجیہ بن کنانہ بن حرقوص بن مازن بن مالک بن عمرو ابن تمیم تمیمی مازنی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھون نے کہا لعنبس حضرت نے فرمایا تم حبیب ہو پس آپ نے انکا نام حبیب رکھدیا - ابن کلبی نے ان کو ذکر کیا ہے

اور کسی نے انکا تذکرہ نہیں کیا۔

(سیدنا) حبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلمہ بن مالک اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وایلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک ابن نضر قریشی فہری کنیت انکی ابو عبد الرحمن ۔ بعض لوگ انکو حبیب ورب اور حبیب روم بھی کہتے ہین اسوجہ سے کہ یہ رومیون کے یہان بہت جایا کرتے تھے اور ان سے فائدہ اٹھاتے تھے زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ حبیب بن مسلمہ ایک شریف شخص تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا انھون نے یہ بھی کہا ہے کہ واقدی نے حبیب کے صحابی ہونے سے انکار کیا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب نے جزیرہ کی حکومت ان کے متعلق کی تھی جبکہ عیاض بن غنم کو وہان سے معزول کیا پھر ارمینیہ اور آذربیجان بھی انھین کے متعلق کر دیا تھا بعد اسکے انکو معزول کر دیا تھا اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ ان کو حضرت عمر نے حاکم نہین بنایا بلکہ حضرت عثمان نے ان کو شام سے آذربیجان بھیجا تھا اور سلمان بن ربیعہ کو کوفہ سے انکی مدد کے لیے ساتھ کر دیا تھا پس کوفہ کے متعلق ان دونون مین باہم اختلاف ہوا ایک نے دوسرے کو دھمکایا سلمان کو لوگون نے قتل کی دھمکی دی تو سلمان کے اصحاب نے کہا ؎

فان تقتلوا سلمان نقتل حبیبکم[1] وان ترحلوا نحو ابن عفان نرحل

یہ پہلا اختلاف تھا اور اہل عراق اور اہل شام کے درمیان مین واقع ہوا۔ اہل شام ان حبیب کی بہت تعریف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ مستجاب الدعوت تھے جب حضرت عثمان کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت معاویہ نے ایک لشکر ان کی مدد کے لیے بھیجا تھا اس لشکر پر حبیب بن مسلمہ کو سردار بنایا تھا تاکہ یہ لوگ حضرت عثمان کی مدد کرین مگر جب حبیب بن مسلمہ مقام وادی قری مین پہونچے تو انکو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی پس یہ لوٹ آئے اور حضرت معاویہ کے ساتھ ان کی تمام لڑائیون مین یعنی صفین وغیرہ مین رہے ۔ انھین حضرت معاویہ نے آرمینیہ پر حاکم بنا کے بھیجا تھا چنانچہ وہین سنہ ۴۲ھ مین انکی وفات ہوئی انکی عمر پچاس برس کی تھی بعض لوگ کہتے ہین ان کی وفات دمشق مین ہوئی ۔ ابو وہب نے مکحول سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے فقہا سے پوچھا [illegible] ... الا تھے انھون نے اپنی لاعلمی ظاہر کی [illegible] وفات ہوئی تو حبیب بن مسلمہ کی عمر بارہ برس کی تھی انھون نے [illegible] بیان کیا کہ [illegible] جہاد نہین کیا اور اہل شام کہتے ہین کہ انھون نے آپ کے ہمراہ جہاد کیا تھا ۔ واقدی نے کہا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ... مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوئی ...

[1] ترجمہ اگر تم سلمان کو قتل کرو گے تو ہم تمھارے حبیب کو قتل کر دینگے ۔ اور اگر تم حضرت عثمان کے پاس جاؤ گے تو ہم بھی انکے پاس جائینگے

ابو الفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے سعید بن عبد العزیز سے انھون نے سلیمان ابن موسیٰ سے انھون نے مکحول سے انھون نے زیاد بن جاریہ سے انھون نے حبیب بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک جہاد مین) جاتے وقت چوتھائی مال خیرات کیا اور لوٹتے وقت پانچوان حصہ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حلبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ملہ - بھائی ہین ربیعہ بن ملہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے انکا ذکر اسید بن ابی ایاس کی حدیث مین ہے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر کیا ہے۔

(سیدنا) خلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب - کنیت انکی ابو جمعہ قاری اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام حلبیب بن سباع ہے اور بعض لوگ کہتے ہین حبیب بن جلید - انکا شمار اہل شام مین ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ نے تو یہین لکھا ہے اور ابو نعیم اور ابو عمر نے انکا ذکر حبیب بن سباع کے نام مین لکھا ہے اور ابن مندہ نے وہان بھی لکھا ہے اور یہان تو صرف ابن مندہ ہی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حلبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن یساف - ابن شاہین نے انکا ذکر کیا ہے - اور عبدان نے کہا ہے کہ یہ ایک شخص ہین اہل بدر مین سے قدیم الاسلام ہین انکی کوئی روایت ذکر نہین کی گئی صرف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ اگر تم اہل بدر مین سے نہ ہوتے تو مین تمھارے ساتھ ایسا کرتا) یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت عمر نے ان کو رجم کیا - ابن شاہین نے انکو حاء ی کے باب مین ذکر کیا ہے حالانکہ انکا نام خاء معجمہ مضمومہ کے ساتھ مشہور ہے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے ابو نعیم نے انکا تذکرہ حلبیب کے نامون مین سب سے پہلے کیا ہے حبیب بن اساف کے نام مین اور کہا ہے بعض لوگ انکو حبیب بن یساف کہتے ہین۔

(سیدنا) حلبیب (رضی اللہ عنہ)

[illegible] ابن عمرو انصاری صحابی ہین - واقعہ حرہ مین شہید ہوئے ان کے دو بھائی تھے یزید اور عبد [illegible] واقعہ حرہ مین شہید [illegible] شہید ہوئے انکا ذکر غسانی نے کیا ہے۔

(سیدنا) حلبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن جاریہ ثقفی حلیف ہین بنی زہرہ بن کلاب کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے

لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ طبری کا قول ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا جو لوگ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے انہیں قبیلۂ ثقیف سے حبی بن حارثہ بھی ہیں انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ لکھنے والے نے انکا نام اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حارثہ کے بیٹے ہیں واقدی نے بھی کہا ہے کہ حبی بن حارثہ اور طبری نے بھی انکو اسی طرح ذکر کیا ہے اور ابومعشر نے انکا نام یعلی بن جاریہ ثقفی بتایا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ صحیح وہی ہے جو ابن اسحاق نے کہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے انکے نام کو حرفوں میں ضبط نہیں کیا تاکہ پھر متغیر نہ ہوتا اور امیر ابونصر ابن ماکولا نے انکو ذکر کیا ہے اور حروف میں بہت اچھی طرح انکے نام کو ضبط کیا ہے ہم اس کو ذکر کرتے ہیں تاکہ اشتباہ جاتا رہے انھوں نے کہا ہے کہ حبی بای مشددہ موحدہ امالہ کی ہوئی کے ساتھ ہے پھر انھوں نے اس نام کے کئی آدمیوں کو ذکر کر کے کہا ہے کہ حبی بن حارثہ حلیف ہیں بنی زہرہ کے قبیلۂ ثقیف سے ہیں یہ ابن اسحاق کا قول ہے اس کی روایت ابراہیم بن سعد نے کی ہے اور یحیی بن سعید اموی نے ابن اسحاق سے انکا نام [illegible] کے ساتھ نقل کیا اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ حارثہ کے بیٹے ہیں اور واقدی نے بھی کہا ہے کہ ان کا نام حبی ہے مگر انھوں نے کہا ہے کہ یہ جاریہ کے بیٹے ہیں اور طبری نے کہا ہے کہ انکا نام حی ہے حاے مہملہ مفتوحہ اور ایک یاے مشددہ کے ساتھ بیٹے ہیں جاریہ ثقفی کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے تمام لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

(سیدنا) حبیش (رضی اللہ عنہ)

اسدی۔ اسد بن خزیمہ کی اولاد سے ہیں۔ اُن لوگوں میں ہیں جنھوں نے بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی اسد میں خطبہ پڑھا تھا اور انھیں اسلام پر قائم رہنے کی ترغیب دی تھی جب کہ طلیحہ (نامی ایک شخص) ظاہر ہوا اور اس نے نبوت کا دعوی کیا یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

(سیدنا) حبیش (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن کعب بن عمرو بعض لوگ انکا نسب اسطرح بیان کرتے ہیں حبیش بن خالد بن حنیف بن منقذ بن ربیعہ منقذ کا ذکر نہیں کرتے یہ خزاعی ہیں کعبی ہیں۔ کنیت ان کی ابوصخر ہے اور ابوخالد ہے انکو بعض لوگ اشعر بھی کہتے ہیں اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ حبیش اشعر ہیں اور انھوں نے انکے نسب میں کچھ بڑھا دیا ہے اور کہا ہے حبیش بن خالد بن حنیف بن منقذ بن اصرم اور ابن ماکولا نے بھی انکی موافقت کی ہے مگر انھوں نے اشعر خالد کا لقب قرار دیا ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انکا نام خنیس [illegible] اور نون کے ساتھ نقل کیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے کنیت ان کی ابوصخر ہے یہ بھائی ہیں ام معبد کے اور ان کی

حدیث کو انھین نے روایت کیا ہے۔ ہمین ابو طالب یعنی محمد بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے بشر بن انس یعنی ابو الخیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو ہشام یعنی محمد بن سلیمان بن رابد بن ثابت بن یسار کعبی ربعی خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچا ایوب بن حکم نے بیان کیا نیز ابو بکر کہتے تھے کہ ہم سے احمد بن یوسف بن تمیم بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو ہشام یعنی محمد بن سلیمان نے قدیدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچا ایوب بن حکم نے حرام بن ہشام قدیدی سے انھون نے اپنے والد ہشام بن حبیش سے انھون نے اُنکے دادا حبیش بن خالد صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت ابو بکر کے غلام عامر بن فہیرہ اور انکے رہنما عبد اللہ بن اریقط ہجرت کرکے مکہ سے چلے تو (راستہ میں) انکا گذر ام معبد خزاعیہ کے دونون خیمون پر ہوا انھون نے کمال کے خیمہ بنا لیے تھے انھین کے سامنے وہ بیٹھی تھین اور (مسافرون کو) پانی پلاتی تھین اور کھانا کھلاتی تھین حضرت ابو بکر وغیرہ نے گوشت اور چھوہارے ام معبد سے مانگے تاکہ خرید کرلین مگر وہان کچھ نہ نکلا وہ لوگ محتاج ہوگئے تھے وہان قحط پڑگیا تھا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ کی دراز سے ایک بکری دیکھی تو آپ نے پوچھا کہ اے ام معبد یہ بکری کیسی ہے ام معبد نے کہا کہ کمزور ہونے کے سبب سے یہ بکری گلہ سے پیچھے رہ گئی ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا اس مین دودھ ہے ام معبد نے کہا کہ یہ بہت کمزور ہے اسمین دودھ کہان حضرت نے فرمایا کیا تم اجازت دیتی ہو کہ مین اس بکری کا دودھ دوہون ام معبد نے عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہوجائین اگر آپ اسمین دودھ دیکھین تو دودھ لین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کو منگوایا اور اُس کے تھنون پر ہاتھ پھیرا اور اللہ عزوجل کا نام لیا اور (اُس کی) بابت دعا کی پس اسکے تھنون مین دودھ بھر آیا اور پھول گئے آپ نے ایک برتن منگوایا جس مین سب لوگ ملکر کھاتے تھے اسمین دودھ دوہا یہانتک کہ دودھ اسکے اوپر تک آگیا پھر آپ نے وہ دودھ ام معبد کو پلایا یہانتک کہ وہ سیراب ہوگئین پھر آپ نے اپنے اصحاب کو پلایا یہانتک کہ وہ بھی سیراب ہوگئے پھر سب کے بعد آپ نے پیا پھر آپ نے اُسی برتن مین دوبارہ اسکو دوہا یہانتک کہ پھر وہ برتن بھر گیا بعد اسکے وہ دودھ آپ نے ام معبد کے پاس چھوڑ دیا ام معبد نے اسکو بیچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ کے لوگ وہان سے چلدیے تھوڑی دیر کے بعد ام معبد کا شوہر اپنی دبلی کمزور بکریون کو لیے ہوئے آیا جو ایسی دبلی تھین کہ انکی ہڈیون مین مغز بھی کم تھا جب ابو معبد (یعنی ام معبد کے شوہر) نے دودھ دیکھا تو تعجب سے کہا کہ اے ام معبد یہ دودھ تمھارے پاس کہان سے آیا بکری بھی بہت دلون کی جنی ہوئی ہے اور کوئی دوسرا دودھ والا جانور بھی گھر مین نہین ہے ام معبد نے کہا نہین واللہ یہ کوئی بات نہین ہے) بلکہ ایک مرد مبارک کا گذر ہمپر ہوا جنکا یہ حال تھا ابو معبد نے کہا کہ ا

ام معبد کچھ اوصاف اُن کے بیان کرکے ام معبد نے کہا میں نے ایک مرد کو دیکھا جس کا حسن غالب تھا چہرہ چمکدار تھا خوش خلق تھا نہ انکا پیٹ بڑا تھا اور نہ سر چھوٹا تھا جسم خوشبودار اور حسین تھا آنکھیں سیاہ تھیں اور پلکیں دراز تھیں اور آواز میں ایک خاص لہجہ تھا گردن لانبی تھی ڈاڑھی گھنی تھی ابرو خمدار اور دراز تھیں اگر وہ چپ ہوتے تو ان پر ایک ہیبت ہوتی تھی اور اگر وہ کلام کرتے تو ایک رونق ہوتی دور سے نہایت جمیل اور باہیبت معلوم ہوتے تھے اور قریب سے نہایت حسین اور شیریں کلام تھے باتیں بہت سجھی ہوتی تھیں نہ کم سخن تھے اور نہ بہت باتیں کرنے والے تھے انکی باتیں گویا موتی کی لڑیاں ہوتی تھیں میانہ قد تھے نہ دراز قامت اور نہ ایسے کہ کوئی شخص پست قامتی کی وجہ سے انکو حقیر سمجھے ایک درمیانی حالت تھی تین آدمی تھے تینوں میں وہی زیادہ تروتازہ اور صاحب قدر تھے انکے کچھ رفیق تھے جو ان کو گھیرے رہتے ہیں جب وہ بات کرتے ہیں تو وہ لوگ چپ ہوکے انکی بات سنتے ہیں اور اگر وہ کچھ حکم دیتے ہیں تو وہ لوگ فوراً اُن کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں مخدوم اور مطاع تھے ترش رو اور بے فیض نہ تھے ابو معبد نے کہا خدا کی قسم یہ وہی قریش کے شخص ہیں جنکا ذکر ہم سے مکہ میں کیا گیا تھا میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ اُن کے ساتھ رہونگا اور یقیناً میں ایسا کرونگا اگر مجھے کوئی سبیل اس کی ملی پھر ایک بلند آواز مکہ میں ظاہر ہوئی لوگ اس آواز کو سنتے تھے مگر آواز والے کو نہ دیکھتے تھے وہ یہ کہتا تھا

جزى الله رب الناس خير جزائه ... رفيقين قالا خيمتي ام معبد ... هما نزلاها بالهدى واهتدت به

فقد فاز من امسى رفيق محمد ... فيال قصي ما زوى الله عنكم ... به من فعال لا تجاري وسودد

ليهن بني كعب مقام فتاتهم ... ومقعدها للمومنين بمرصد ... سلوا اختكم عن شاتها وانائها

فانكم ان تسالوا الشاة تشهد ... دعاها بشاة حائل فتحلبت ... عليه صريحا ضرة الشاة مزبد

فغادرها رهنا لديها لحالب ... يرددها في مصدر ثم مورد ... حسان بن ثابت نے ان اشعار

کو سنا تو انھوں نے اس ہاتف غیبی کے جواب میں یہ اشعار کہے ... لقد خاب قوم زال عنهم نبيهم

وقدس من يسري اليهم ويغتدي ... ترحل عن قوم فضلت عقولهم ... وحل على قوم بنور مجدد

هداهم به بعد الضلالة ربهم ... وارشدهم من يتبع الحق يرشد ... وهل يستوي ضلال قوم تسفهوا

عمايتهم هاديه كل مهتد ... وقد نزلت منه على اهل يثرب ... ركاب هدى حلت عليهم باسعد

نبي يرى ما لا يرى الناس حوله ... ويتلو كتاب الله في كل مسجد ... وان قال في يوم مقالة غائب

فتصديقها في اليوم او في ضحى الغد

یہ حبیش پھر اسلام لائے اور فتح مکہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے فتح مکہ کے دن یہ اور کرز بن

جابر شہید ہو گئے تھے یہ دونون خالد بن ولید کے سوارون مین تھے اور ان کے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستہ مین چلے تھے پس مشرک انکو ملگئے اور انھون نے انکو قتل کر دیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حبیش (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح کنیت انکی ابوحفصہ حبشی ہین - اسحاق بن سوید رملی نے انکا ذکر صحابہ مین لکھا ہے - اہل فلسطین سے ہین - بیت جبرین مین رہتے تھے - اور موسی بن سہل نے انکا ذکر تابعین مین لکھا ہے اور یہی صحیح ہی حضرت عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہین انسے علی بن ابی جملہ نے روایت کی ہے حسان بن ابی معن نے انسے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا (ایک مرتبہ) مین اور تین صحابی یکجا تھے ان لوگون نے اذان دی اور اقامت کہی اور مین نے انھین نماز پڑھائی اور بعد اسکے پوری حدیث ذکر کی ہے حسان نے انکا نام حبیش بتایا ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

باب الحاء والتاء

(سیدنا) حتات (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - انصاری - بھائی ہین ابوالیسر کے - انکے نام مین دو تائے فوقانیہ ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام حباب ہی دو بائے موحدہ کے ساتھ انکا ذکر حباب کے نام مین ہوچکا ہے۔

(سیدنا) حتات (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن علقمہ بن جوی بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تمیمی دارمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد مین عطارد بن حاجب اور اقرع بن حابس وغیرہما کے ساتھ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے ابن اسحاق نے اور کلبی نے ان لوگون کا ذکر کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان مین مواخات کرادی تھی جب حضرت معاویہ کو خلافت حاصل ہوئی تو حتات اور جاریہ بن قدامہ اور احنف بن قیس انکے پاس گئے یہ دونون بھی قبیلہ بنی تمیم سے تھے حتات حضرت عثمان کے دوستون مین تھے اور جاریہ اور احنف حضرت علی کے اصحاب مین سے تھے حضرت معاویہ نے ان دونون کو حتات سے زیادہ دیا تو حتات نے ان سے کہا کہ تم نے محرّق (یعنی جلا دینے والے) اور مخذل (یعنی پریشان کرنے والے) کو مجھپر فضیلت دی حضرت معاویہ نے کہا (میں نے فضیلت نہین دی) بلکہ مین نے انسے انکا دین مول لیا ہے اور تمکو اُس محبت پر چھوڑ دیا ہی جو تمکو حضرت عثمان کے ساتھ ہے حتات نے کہا مجھسے بھی میرا دین مول لے لو جلا دینے والا انھون نے جاریہ بن

قدامہ کو کہا کہ انھون نے ابن حضرمی کو جلادیا تھا اور پریشان کرنے والا احنف بن قیس کو کہا کہ انھون نے حضرت عائشہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم سے لوگون کو پریشان کردیا تھا۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ حتات حضرت معاویہ کے پاس گئے اور انھین کے یہان وفات پائی اور حضرت معاویہ اُس اخوت کے سبب سے ان کے وارث ہوئے حضرت معاویہ اُس زمانہ مین خلیفہ تھے فرزدق نے اس معاملہ مین حضرت معاویہ سے مخاطب ہوکر یہ اشعار کہے تھے

ابوك وعمي يا معاوي اورثا　　تراثا فيحتاز التراث اقاربه　　فما بال ميراث الحتات اكلته

وميراث حرب جامد لك ذائبه　　فلو كان هذا الامر في جاهلية　　علمت من المرء القليل حلائبه

ولو كان في دين سوى ذا شنئتم　　لنا حقنا او غص بالماء شاربه　　الست اعز الناس قوما واسرة

وامنعهم جارا اذا ضيم جانبه　　وما ولدت بعد النبي وآله　　كمثلي حصان في الرجال تقاربه

وبيتي الى جنب الثريا فناءه　　ومن دونه البدر المضي كواكبه　　انا ابن الجبال الشم في عدد الحصى

وعرق الثرى عرقي فمن ذا يحاسبه

اس قصیدہ مین اس سے زیادہ اشعار ہین اور فخریہ اشعار ہین یہ سب سے عمدہ کلام ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

باب الحاء والجیم

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

باہلی صحابی ہین۔ قواریری نے غندر سے انھون نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے حجاج بن حجاج باہلی کو اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہوئے سنا وہ صحابی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جنکا نام مجھے ابن مسعود یاد پڑتا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے ہوتی ہے پس جب گرمی زیادہ پڑنے لگے تو تم لوگ نماز ظہر کو ٹھنڈے مین پڑھو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قریشی سہمی۔ انھون نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور احد کے بعد مدینہ منورہ لوٹ کر آگئے تھے انکے کوئی اولاد نہ تھی۔ یہ حقیقی بھائی ہین سائب اور عبد اللہ اور ابو قیس فرزندان حارث کے۔ اور عبد اللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کے چچازاد بھائی ہین۔ عروہ بن زبیر نے اور زہری نے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ حجاج بن حارث سہمی جنگ اجنادین مین شہید ہوگئے۔ انکا تذکرہ تینون نے

لکھا ہے مگر ابن مندہ نے لکھا ہے کہ یہ حجاج بیٹے ہیں قیس بن عدی کے۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر ثمالی۔ انکا شمار اہل حمص میں ہے۔ انسے خالد بن معدان اور شرحبیل ابن مسلم نے روایت کی ہے۔ ثور نے خالد بن معدان سے انھوں نے حجاج بن عامر ثمالی سے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے اور عبد اللہ بن عامر ثمالی سے کہ وہ بھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے روایت کی ہے کہ ان دونوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نماز پڑھی حضرت عمر نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور آیت سجدہ کیا اور شرحبیل بن مسلم نے انسے روایت کی ہے اور یہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کثرت سوال اور مال کے ضائع کرنے سے بچو اور مال کا دیدینا بہتر ہے اسکے روکنے سے روکنا بہت برا ہے اور تنگی معیشت پر خدا اکو ملامت نہ کرے اور خیرات کرنے میں ابتدا ان شخص سے کرو جس کی تم عیال داری کرتے ہو۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ حجاج بن عامر ثمالی بعض لوگ انکو حجاج بن عبد اللہ ثمالی کہتے ہیں اور بعض لوگ نصری کہتے ہیں شام میں رہتے تھے۔ انسے صرف ایک حدیث بواسطہ اہل حمص کے مروی ہے۔ انسے شرحبیل بن مسلم نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ کثرت سوال سے بچو الخ پس ابو عمر نے حجاج بن عامر ثمالی کو اور حجاج بن عبد اللہ نصری کو ایک کر دیا ہے جنکا ذکر اسکے بعد کے تذکرہ میں آئیگا اور ابو نعیم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیا ہے اور ان دونوں کے تذکرہ علیحدہ قائم کئے ہیں احمد بن محمد بن عیسی نے بھی اپنی تاریخ میں اسی کے موافق لکھا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن عامر ثمالی صحابی ہیں مجھے ان کے بعض اولاد کے دیکھنے والوں نے حمص میں خبر دی تھی۔ بعد اسکے حجاج بن عبد اللہ ثمالی کا ذکر کیا ہے انسے ابو سلام اسود نے روایت کی ہے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا تھا ابو احمد عسکری نے بھی اسی کے موافق لکھا ہے انھوں نے کہا ہے حجاج بن عبد اللہ نصری ثمالی بعض لوگ ان کو حجاج بن عامر ثمالی کہتے ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا نظر کا لگ جانا بر حق ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ نصری۔ ہمیں ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید بن یعیش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن یعلی نے عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے روایت کرکے

خبر دی نیز ابو نعیم کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد مقری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد اللہ حضرمی نے خبر دی نیز ابو نعیم کہتے تھے ہم سے ابو عمر بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن سفیان نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسامہ نے عبد الرحمن بن یزید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مکحول نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حجاج ابن عبد اللہ نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (غازیوں کو کچھ بطور) انعام دینا درست ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انعام دیا ہے عبد الرحمن بن ابی حاتم نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو زرعہ سے پوچھا گیا کہ یہ روایت صحیح ہے انھوں نے کہا میں اس کو نہیں جانتا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن علاط بن خالد بن نویرہ بن حنتر بن ہلال بن عبید بن ظفر بن سعد بن عمرو بن تیم بن بہز ابن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی ثم البہزی کنیت ان کی ابو کلاب اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد اللہ مدینہ میں رہتے تھے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے انھوں نے وہاں ایک مسجد بنائی تھی اور ایک گھر بنایا تھا وہ انھیں کے نام سے مشہور ہے یہ والد ہیں نصر بن حجاج کے جن کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جلا وطن کر دیا تھا جب انھوں نے ایک عورت کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا ؎

هل من سبيل الى خمر فاشربها　　　ام هل سبيل الى نصر بن حجاج[1]

نصر بن حجاج بہت حسین تھے۔ حجاج اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے انکے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ یہ اپنی قوم کے سواروں کے ساتھ مکہ کی طرف گئے تھے ایک خوفناک جنگل میں انھیں شام ہو گئی انسے ان کے ساتھ والوں نے کہا کہ اے ابو کلاب اٹھو اور اپنی اصحاب کی حفاظت کرو چنانچہ حجاج بن علاط کھڑے ہو گئے اور اپنے اصحاب کے گرد گشت کرنے لگے ان کی پاسبانی کرتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ میں اپنی جان کی اور اپنے ساتھیوں کے جان کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس جن سے جو اس جنگل میں ہو یہاں تک کہ میں اور میرے ساتھی صحیح سلامت لوٹ جائیں پس انھوں نے ایک کہنے والے کو سنا کہ وہ کہہ رہا ہے یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان پھر جب یہ مکہ پہونچے تو انھوں نے جماعت قریش کو اسکی خبر دی ان لوگوں نے انسے کہا کہ تم بے دین ہو گئے ہو واللہ اے ابو کلاب یہ تو انھیں کلام کا ایک ٹکڑا ہے جو محمد کہا کرتے ہیں کہ ان پر نازل ہوا ہے انھوں نے کہا واللہ میں نے اسکو سنا ہے اور میرے ساتھ والوں نے بھی سنا ہے بعد اسکے یہ اسلام لے آئے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو حجاج بن علاط نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

[1] ترجمہ۔ کیا کوئی سبیل شراب ملنے کی ہے کہ میں اسکو پیوں یا کوئی سبیل نصر بن حجاج کے ملنے کی ہے ۱۲

مکہ مین میرا کچھ مال ہے اور وہین میری بی بی بھی ہے مین چاہتا ہون کہ وہان جاؤن تو کیا مجھے اس بات کی اجازت ہے کہ مین آپ کی کچھ برائی بیان کردون یا کچھ کہدون - ہمین عبید اللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے بعض اہل مدینہ نے بیان کیا کہ جب حجاج بن علاط سلمی اسلام لائے تو خیبر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ مکہ مین کچھ مال میرا تاجرون کے پاس ہے اور کچھ مال میری بی بی ام شیبہ بنت ابی طلحہ کے پاس ہے جو بنی عبد الدار کی بہن ہے اور مین ڈرتا ہون کہ اگر وہ لوگ میرے اسلام سے واقف ہو جائینگے تو میرا مال ہضم کر لینگے پس آپ مجھے اجازت دیجیے کہ وہان جاؤن شاید اپنا مال لے آؤن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تمھین اجازت دی پھر انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہان مجھے یہ بھی ضرورت ہے کہ کچھ کہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو تمکو اجازت ہے چنانچہ حجاج گئے وہ کہتے تھے کہ جب مین (مقام) ثنیہ بیضا مین پہونچا تو وہان قریش کے کچھ لوگ ملے جو خبرون کا تجسس کر رہے تھے جب انھون نے مجھے دیکھا تو کہا کہ یہ حجاج ہین انکے پاس کچھ خبر ہوگی مین نے کہا کہ اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو تو بہت بڑی شکست ہوگئی تمنے سنا ہوگا اور اسکے اصحاب بھی مقتول ہوگئے اور محمد قید کر لیے گئے لوگون نے کہا کہ ہم انکو قتل نہ کرینگے انکو مکہ لیجائینگے اور وہان سب لوگون کے سامنے قتل کرینگے پھر ہم مکہ پہونچے تو ان لوگون نے مکہ مین شور مچادیا کہ یہ حجاج آئے ہین اور خبر لائے ہین کہ محمد قید کر لیے گئے اب صرف اس بات کا انتظار ہے کہ وہ یہان لائے جائین اور تم لوگون کے سامنے قتل کیے جائین مین نے کہا کہ تم لوگ میرا مال جمع کردو کیونکہ مین خیبر جانے کا ارادہ رکھتا ہون محمد کا جو مال لوٹا گیا ہے اسکو مول لونگا قبل اس کے کہ تاجر لوگ وہان پہونچین چنانچہ ان سب لوگون نے اچھی طرح میرا مال جمع کردیا اور مین نے اپنی بی بی سے بھی کہا کہ میرا مال لاؤ تاکہ مین خیبر جاؤن اور وہان سے سستا مال خرید لاؤن اسنے بھی میرا مال مجھے دیدیا جب اس خبر کا مکہ مین بہت چرچا ہوا تو عباس میرے پاس آئے اس وقت مین ایک تاجر کے خیمہ مین کھڑا ہوا تھا وہ نہایت شکستہ خاطر اور رنجیدہ میرے پاس آکے کھڑے ہوگئے اور انھون نے کہا کہ اے حجاج یہ خبر کیسی ہے مین نے کہا کہ آپ ٹھہر جائیے مجھسے خلوت مین ملیے چنانچہ وہ میرے پاس آئے اور کہا کہ اے حجاج تمھارے پاس کیا خبر ہے مین نے کہا میرے پاس واللہ وہ خبر ہے جو آپ کو خوش کردیگی مین نے واللہ آپ کے بھتیجے کو اس حال مین چھوڑا ہے کہ اللہ نے خیبر انپر فتح کردیا اور وہان کے بہت سے لوگ مقتول ہوئے اور انکے مال آپ کے بھتیجے کو اور انکے اصحاب کو ملے اور مین نے انکو اس حال مین چھوڑا ہے کہ انھون نے خیبر کی شاہزادی (حضرت ام المومنین صفیہ) سے نکاح کیا ہے

اور میں تو مسلمان ہوں یہاں صرف اپنا مال لینے آیا ہوں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ جاؤنگا آپ اس خبر کو تین دن تک مخفی رکھیے گا ورنہ مجھے خوف ہے کہ میرا تعاقب کیا جائیگا بعد اس کے میں چلا آیا جب تیسرا دن ہوا تو حضرت عباس نے اپنا لباس پہنا اور خوشبو لگائی بعد اس کے عصا لیکر مسجد میں گئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا قریش کے لوگوں نے انکو دیکھا تو کہا کہ اے ابو الفضل تم اس سخت مصیبت پر ایسی سنگدلی کرتے ہو حضرت عباس نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم خیبر فتح ہو گیا اور محمد اور انکے اصحاب کو ملگیا (اور محمد نے وہان کی شاہزادی سے نکاح کیا ہے اُن لوگوں نے پوچھا کہ تم سے یہ خبر کس نے بیان کی حضرت عباس نے کہا حجاج بن علاط نے وہ تو مسلمان ہو گئے ہیں اور انھون نے محمد کے دین کی پیروی کر لی ہے یہاں وہ صرف اپنا مال لینے آئے تھے وہ پھر وہیں لوٹ جائینگے کفار قریش نے (یہ سنکے بہت واویلا کیا) کہا کہ اے خدا کے بندو دیکھو وہ خدا کا دشمن ہمیں دہوکہ دے گیا پھر تھوڑے ہی دنون کے بعد (فتح خیبر کی) خبر اُن لوگوں کو پہونچ گئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم من بنی مازن بن النجار۔ بخاری نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں ان سے عکرمہ مولی ابن عباس نے اور کثیر بن عباس وغیرہما نے روایت کی ہے۔

ہمیں اسمعیل بن عبید اللہ اور ابراہیم بن محمد اور ابو جعفر بن سمین نے اپنی اسناد سے محمد بن عیسی بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں روح بن عبادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حجاج بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حجاج بن عمرو نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (کسی چیز کے) ہاتھ توڑ ڈالے یا (اسکا) لنگڑا کر دے وہ احرام سے باہر ہو جاتا ہے اور اس کے اوپر دوسرا حج فرض ہوتا ہے میں نے یہ روایت ابن عباس سے اور ابو ہریرہ سے بیان کی انھون نے کہا کہ حجاج نے سچ کہا اس حدیث کو معمر نے اور معاویہ بن سلام نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے عکرمہ سے انھون نے عبد اللہ بن رافع سے انھون نے حجاج ابن عمرو سے روایت کیا ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ یہ بہت صحیح ہے انسے کثیر بن عباس نے تہجد کی حدیث روایت کی ہے یہی ہیں جنھون نے مروان کو حضرت عثمان کے محاصرہ کے زمانے میں مارا یہانتک کہ وہ گر پڑا انکے مولی ابو حفصہ نے انکو اس بات پر آمادہ کیا تھا یہ اُس زمانہ میں زیادہ سمجھ نہ رکھتے تھے حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے اور لڑتے وقت لوگوں سے کہتے تھے کہ اے گروہ انصار کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب ہم اپنے پروردگار سے ملیں تو اس سے کہیں کہ انا اطعنا سادتنا ۔ الخ

فاضلاوناٰ السبیلا- انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو قابوس۔ سماک بن حرب نے قابوس بن حجاج سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی شخص میرا مال لینا ہو تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تم اسکو نصیحت کرو اور ہٹا دو۔ ابن قانع نے ایسا ہی کہا ہے حالانکہ یہ وہم ہے صحیح نام انکا مخارق ہے کنیت ان کی ابو قابوس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مخارق کے نام میں انکا ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عدی سہمی۔ چچا ہیں عبد اللہ بن حذافہ سہمی کے۔ انھوں نے عبد اللہ بن حذافہ اور ان کے بھائی قیس بن حذافہ کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن حارث بن قیس قریشی اور کہا ہے کہ میں انکو وہی حجاج سمجھتا ہوں جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے یعنی سہمی۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے انکو حجاج بن حارث بن قیس سہمی کے علاوہ سمجھا ہے جنکا ذکر ہم کر چکے حالانکہ یہ بلا شک وہی ہیں چونکہ ابن مندہ نے انکے والد حارث کا ذکر نہ دیکھا لہذا انھوں نے انکو اور کوئی سمجھ لیا اور ابو نعیم نے دونوں تذکروں سے انکے والد کا ذکر حذف نہیں کیا اور دونوں تذکروں میں ابن زبیر اور زہری اور ابن اسحاق سے ایک ہی مضمون یعنی انکا ہجرت کرنا اور اجنادین میں شہید ہونا روایت کیا ہے واللہ اعلم ہمیں شک نہیں کہ ان کے والد حارث کا نام حذف ہو گیا ہے حجاج بن حارث کے نام میں ان کی بحث ہو چکی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

بن مالک بن عویمر بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصی اسلمی۔ اور بعض لوگ انکو حجاج بن عمرو اسلمی کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے یہ مدنی ہیں۔ مقام عرج میں فروکش تھے انسے صرف ایک مختلف فیہ حدیث مروی ہے کہ سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حجاج سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حق رضاعت[1] مجھ سے کیونکر ادا ہو سکتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک غلام یا ایک لونڈی کے دینے سے اور لوگوں نے سفیان کی مخالفت کی ہے۔ ہمیں عبد اللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے

---

[1] اہل عرب کا دستور تھا کہ جب بچہ کا دودھ چھڑاتے تھے تو مرضعہ کو اسکی مقررہ اجرت کے علاوہ بھی کچھ دیدیتے تھے تاکہ اس کا حق ادا ہو جائے اسی کے متعلق انھوں نے پوچھا کہ کیا چیز دینا چاہیے جس میں پوری طرح حق ادا ہو جائے ۱۲۔

ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسمٰعیل نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا پھر انھوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا پس انھوں نے عروہ اور حجاج اسلمی کے درمیان میں حجاج ابن حجاج کو بڑھا دیا ہے ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومعاویہ نے خبر دی نیز ابوداؤد کہتے تھے کہ ہم سے ابن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ادریس نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حجاج بن حجاج سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ حق رضاعت مجھ سے کیونکر ادا ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا ایک غلام یا ایک لونڈی کے دینے سے۔ نفیلی نے بھی حجاج بن حجاج اسلمی کہا ہے یہ الفاظ انھیں کے تھے۔ معمر اور ثوری اور ابن جریج اور لیث بن سعد اور عبداللہ بن نمیر اور یحییٰ قطان وغیرہم نے بھی حاتم بن اسمٰعیل کی موافقت کی ہے انھوں نے سند میں حجاج بن حجاج کا ذکر کیا ہے۔ اور ابن عیینہ کی حدیث غلط ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور انھوں نے بواسطہ ابو داؤد طیالسی کے شعبہ سے انھوں نے حجاج بن حجاج اسلمی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جنکو میں حجاج بن مسعود سمجھتا ہوں روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ پڑنے لگے تو نماز ٹھنڈک میں پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس سے پیدا ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ ابن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے حجاج بن حجاج سے سنا وہ ان لوگوں کے امام تھے اپنے والد سے نقل کرتے تھے انکے والد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے نقل کرتے تھے حجاج کہتے تھے میں ان صحابی کا نام عبداللہ سمجھتا ہوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں انکو ابن مسعود سمجھتا ہوں اور قواریری نے محمد بن جعفر سے

روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین انکو عبداللہ بن مسعود سمجھتا ہون - مین کہتا ہون ابونعیم نے ابو عبداللہ بن مندہ کے حق مین انصاف نہین کیا کیونکہ ابن مندہ نے حجاج بن مسعود کا تذکرہ لکھ کے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور صحیح وہ ہی جو اسکے بعد مذکور ہوگا اور انھون نے قواریری کی حدیث ذکر کردی ہے پس انپر کوئی اعتراض باقی نرہا ابن مندہ نے اس بات مین شک نہین کیا کہ حجاج بن مسعود کی صرف ایک روایت ہی اور اس حدیث کو انھون نے صرف اسواسطے پیش کیا ہے کہ اسمین حجاج بن حجاج نے اپنے والد کو صحابی بتایا ہے اور اسی تذکرہ مین کہا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تھا پس اسلیے انھون نے اس حدیث کو پیش کیا ورنہ نفس حدیث سے کچھ مطلب نہین ہی اور چونکہ انکو یہ خیال ہوا کہ لوگ اسکو وہم سمجھین گے لہذا انھون نے کہدیا کہ یہ وہم ہے ابن مندہ نے اس حدیث کے دو ترجمے لکھے ہین ایک یہ ہے اور دوسرا حجاج باہلی کا ہی اسمین ابونعیم نے ابن مندہ پر اعتراض کیا ہی کہ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) حجاج (رضی اللہ عنہ)

ابن منبہ بن حجاج بن حذیفہ بن عامر سہمی - ابن قانع نے اپنی سند سے ابراہیم بن منبہ ابن حجاج سہمی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو تم دیکھو کہ ابوبکر و عمر کا ذکر بری طرح کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ دین اسلام کے سوا اور کسی دین کو چاہتا ہے - انکا تذکرہ ابو علی غسانی نے لکھا ہے -

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن وائل - والد ہین وائل بن حجر حضرمی کے انسے صرف ایک حدیث مروی ہی اسمین اعتراض ہے ہشیم نے عبدالجبار بن وائل بن حجر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشانی اور ناک کے بل سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ابو عمر نے کہا ہے کہ اگر یہ قول وہم نہین ہی تو یہ حجر صحابی ہین اور اگر یہ قول غلط ہے تو یہ حدیث انکے بیٹے وائل کی ہوگی انکے صحابی ہونے مین اختلاف نہین ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ اس حدیث مین انکے دادا کا ذکر وہم ہے اور غلط ہی یہ حدیث وائل اور انکے بیٹے کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) حجیر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبداللہ - انسے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (ایکمرتبہ) نماز پڑھی (تو تسبیحات وغیرہ مین نے بلند آواز سے کہین) آپ نے فرمایا کہ اے حجر اللہ کو سناؤ اور

تھے نہ ہناور غسانی نے ابن قانع سے انکا تذکرہ نقل کیا ہے۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

عدوی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔ انھوں نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی سے انھوں نے قاسم ابن دینار سے انھوں نے اسحاق بن منصور سے انھوں نے اسرائیل سے انھوں نے حجاج بن دینار سے انھوں نے حکم بن جحل سے انھوں نے حجر عدوی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہم نے عباس کی زکوۃ لے لی۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعیسی نے اپنی کتاب جامع میں اسی سند سے جسکو ابوموسی نے ذکر کیا ہے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اسمیں اسقدر بات زیادہ ہے کہ حجر عدوی نے حضرت علی سے روایت کی اور ترمذی نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے انھوں نے سعید بن منصور سے انھوں نے اسمعیل بن زکریا سے انھوں نے حجاج بن دینار سے انھوں نے حکم بن عتیبہ سے انھوں نے حجیہ عدوی سے انھوں نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میرا صدقہ قبل از وقت لے لیا جائے حضرت نے انھیں اس کی اجازت دیدی۔ ابوعیسی نے کہا ہے کہ اسمعیل بن زکریا کی حدیث جو حجاج سے مروی ہے میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے جو اسرائیل نے حجاج بن دینار سے روایت کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن معاویہ بن جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین بن حارث بن معاویہ بن حارث ابن معاویہ بن ثور بن مرتع بن معاویہ بن کندہ کندی۔ یہ حجر الخیر کے نام سے مشہور ہیں۔ بیٹے ہیں ادبر کے انکے والد عدی کو ادبر اس سبب سے کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ بھاگے جا رہے تھے انکے سر پر کسی نے نیزہ مار دیا تھا اسی وجہ سے انکو لوگ ادبر کہنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ اور انکے بھائی ہانی حاضر ہوئے تھے اور جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ فضلائے صحابہ میں تھے۔ جنگ صفین میں قبیلہ کندہ کے سردار تھے اور نہروان میں لشکر کے میسرہ پر تھے اور جنگ جمل میں بھی حضرت علی کے ساتھ تھے مشاہیر صحابہ سے ہیں جب زیاد عراق کا حاکم ہوا اور اس نے سختی اور بد چلنی شروع کی تو حجر نے اسکی بیعت واپس کردی اور حضرت معاویہ کی بیعت انھوں نے واپس نہ کی تھی شیعیان[1] علی رضی اللہ عنہ کی ایک جماعت انکی پیرو ہوگئی ایک دن تاخیر نماز کی بابت انھوں نے اور انکے اصحاب نے زیاد پر طعن و تشنیع کی تو زیاد نے انکی شکایت حضرت معاویہ کو لکھ بھیجی حضرت معاویہ نے لکھا کہ انکو مع انکے اصحاب کے میرے پاس بھیجدو چنانچہ زیاد

[1] شیعیان علی سے وہ لوگ مراد ہیں جو حضرت علی مرتضی کے ساتھ رہتے تھے فرقہ روافض ۱۲۔

نے سب لوگون کو وائل بن حجر حضرمی کے ساتھ بھیجدیا انکے ساتھ بڑی جماعت تھی جب یہ مقام مرج عذرا مین پہونچے تو انھون نے کہا کہ مین پہلا مسلمان ہون جو اس مقام مین تکبیر کہتا ہون پھر یہ اور ان کے اصحاب عذرا نامی قریہ مین جو دمشق کے پاس ہے اُترے حضرت معاویہ نے ان سب کے قتل کا حکم دیا مگر حضرت معاویہ کے اصحاب نے بعض لوگون کی سفارش کی وہ چھوڑ دئے گئے اور حجر اور انکے ساتھ چھ آدمی قتل کر دئے گئے اور چھ آدمی چھوڑ دیے گئے جب لوگون نے انکے قتل کا ارادہ کیا تو انھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے کہا کہ اگر تم میری طرف کسی ایسی بات کا گمان نہ کرتے جو مجھ مین نہین ہے (یعنی بزدلی کا) تو بیشک مین ان دونون رکعتون کو طول دیتا بعد اس کے انھون نے کہا کہ میرے ہتھیار نہ اتارنا اور میرے خون کو نہ دھونا مین (قیامت کے دن) معاویہ سے اسی حال مین ملونگا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حجر کے ساتھ زیاد کی اس بدسلوکی کی خبر ملی تو انھون نے عبد الرحمن بن حارث کو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا کہ خدا کے لیے حجر اور انکے اصحاب کی بیحرمتی نہ کرنا مگر عبد الرحمن ایسے وقت مین پہونچے کہ وہ قتل ہو چکے تھے تو عبد الرحمن نے حضرت معاویہ سے کہا کہ ابو سفیان تو حجر اور انکے اصحاب کے ساتھ بہت بردباری کیا کرتے تھے یہ بات تم مین کیون نہ ہوئی تم نے انکو قید کیون نہ کر دیا یا کسی وبائی مقام مین کیون نہ بھیجدیا حضرت معاویہ نے کہا اس وقت میری قوم مین تمھارے ایسے (نیک مشورہ دینے والے) لوگ نہ تھے عبد الرحمن نے کہا خدا کی قسم اب اہل عرب نہ تمکو حلیم سمجھین گے اور نہ صاحب عقل تم نے ایسے لوگون کو قتل کر دیا جو مسلمان تھے اور تمھارے پاس قید کر کے بھیجے گئے تھے حضرت معاویہ نے کہا مین کیا کرتا زیاد نے مجھے انکے بہت سخت سخت حالات لکھے تھے اور لکھا تھا کہ یہ لوگ ایسا رخنہ ڈالنا چاہتے ہین جو پھر بند نہ ہو سکے گا۔ جب حضرت معاویہ مدینہ مین آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے حضرت عائشہ نے سب سے پہلے حجر کے قتل کے متعلق ان سے طویل گفتگو کی حضرت معاویہ نے کہا کہ میرا اور حجر کا معاملہ چھوڑ دیجیے یہانتک کہ ہم دونون اپنے پروردگار کے یہان ملین نافع کہتے تھے کہ حضرت ابن عمر بازار مین تھے جب انکو حجر کی وفات کی خبر ملی تو ان سے صبر نہ ہو سکا اُٹھ کھڑے ہوئے اور رونے کی آواز ان سے بلند ہو گئی محمد بن سیرین سے قتل کے دو رکعت نماز پڑھنے کا مسئلہ پوچھا گیا انھون نے کہا ان دونون رکعتون کو حجر اور خبیب نے پڑھا ہے اور یہ دونون بڑے فاضل تھے حسن (بصری) حجر اور انکے اصحاب کے قتل کو بڑا حادثہ سمجھتے تھے ربیع بن زیاد حارثی کو جو حضرت معاویہ کی طرف سے خراسان کے حاکم تھے حجر کے قتل کی خبر پہونچی تو انھون نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ ربیع کے لیے اگر تیرے پاس بھلائی ہو تو اسے اپنی طرف اُٹھا لے اور جلدی کر چنانچہ وہ اُس مقام سے ہٹنے نہین پائے کہ انکی وفات ہو گئی۔ حجر کا وظیفہ دو ہزار پانچسو تھا

انکا قتل سنہ ۵۱ھ میں ہوا انکی قبر مقام عذرا میں مشہور ہے۔ مستجاب الدعوۃ تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

ابن عنبس۔ بعض لوگ انکو ابن قیس کہتے ہیں کنیت انکی ابو العنبس ہے کوفی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں انکی کنیت ابو السکن ہے انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور اسی زمانہ میں انھوں نے (ایک مرتبہ) خون پیا تھا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں مگر آپ کی زندگی ہی میں آپ پر ایمان لے آئے تھے۔ انکی روایت حضرت علی بن ابی طالب اور وائل بن حجر سے ہے۔ حضرت علی کے ہمراہ جنگ جمل اور صفین میں شریک تھے۔ انسے موسی بن قیس حضرمی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ کی خواستگاری کی مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (منظور نہیں کیا اور حضرت علی سے) فرمایا کہ اے علی کیا تم اسکو منظور کرتے ہو۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن داود حربی نے موسی بن قیس سے روایت کیا ہے انھوں نے انکا نام حجر بن قیس بتایا ہے اور اتنی بات زیادہ روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اے علی کیا تم اسکو منظور کرتے ہو) بشرطیکہ فاطمہ سے عمدہ معاشرت کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

یہ والد ہیں مخشی کے۔ عبدان نے انکو اسی طرح ذکر کیا ہے حالانکہ انکا نام حُمیر ہے اور یہی نام ہیں لوگوں نے انکا ذکر کیا ہے ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن عمرو بن عرفجہ بن عاتک بن امرء القیس بن ذہل بن معاویہ بن حارث اکبر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے اور اسلام لائے۔ ان کے بیٹے مسلمہ بن حجر کا وظیفہ دو ہزار پانسو تھا۔ یہ ابن شاہین کا قول ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن سلمہ بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی۔ انکو لوگ حجر اشر کہتے ہیں اس سبب سے کہ یہ (پہلے) بہت شریر تھے اور حجر بن عدی اور انکو حجر الخیر کہتے ہیں یہی ان دونوں کے درمیان میں مابہ الامتیاز ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے تحکیم کے گواہوں میں ایک یہ بھی تھے حضرت علی کی طرف تھے حضرت معاویہ نے انھیں ارمینیہ کا حاکم بنایا تھا۔ انکے بیٹے عائذ شریف تھے انھوں نے عبد الرحمن بن محمد بن اشعث کو طمانچہ مارا تھا قبیلہ کندہ کو تو اس پر غصہ نہیں آیا مگر قبیلہ ہمدان کے لوگ اس پر بگڑے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے اور ابن

شاہین سے نقل کیا ہے۔ کلبی نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔

(سیدنا) حجن (رضی اللہ عنہ)

آخر میں نون ہے۔ بیٹے ہیں مرتع بن سعد بن عبد الحارث بن حارث بن عبد الحارث ازدی غامدی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے یہ ہشام کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) حجیر (رضی اللہ عنہ)

بضم حاء۔ تصغیر ہے حجر کی۔ یہ حجیر بیٹے ہیں ابو اہاب تمیمی کے حلیف ہیں بنی نوفل کے صحابی ہیں۔ انسے ان کی لونڈی ماریہ نے زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن بیان۔ انکا شمار اہل عراق میں ہے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ صحابہ میں انکا ذکر کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے انسے ابو قزعہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) یہ آیت پڑھی ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتاھم اللہ من فضلہ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حجیر۔ کنیت انکی ابو مخشی ہلالی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں حنفی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں ربیعہ بن نزار کے خاندان سے ہیں انسے انکے بیٹے مخشی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ تم لوگوں کے خون اور آبروئیں آپس میں ہمیشہ کے لیے اسیطرح حرام ہیں جسطرح آج کے دن اس مہینے میں اس شہر میں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) حجیہ (رضی اللہ عنہ)

بزیادت ہاء کنیت ان کی ابو یزید۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ انسے انکے بیٹے یزید نے روایت کی ہے انکا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ حسن بن سفیان وغیرہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے یزید ابن حجیہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو نعمتیں ہیں جنمیں بہت سے لوگ فائدہ نہیں حاصل کرتے صحت اور فارغ البالی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

باب الحاء والدال

(سیدنا) حدرجان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ انکا ذکر انکے بھائی کے ذکر مین ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) حدرد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد۔ انکا نام سلامہ بن عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن شاب بن حارث بن عبس بن ہوازن بن اسلم بن اقصی بن حارثہ اسلمی ہے۔ کنیت انکی ابو خراش۔ جندل بن والق نے یحیی بن یعلی اسلمی سے انھون نے سعید بن مقلاص سے انھون نے ولید بن ابی الولید سے انھون نے عمران بن انس سے انھون نے حدرد اسلمی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا اپنے بھائی (مسلمان) کو ایک سال تک چھوڑ دینا مثل اسکی خونریزی کے ہے۔ اس حدیث کو عباد بن یعقوب نے یحیی بن یعلی سے انھون نے عمران بن ابی انس سے انھون نے ابو خراش سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ابن وہب اور مقبری نے حیوۃ سے انھون نے ولید بن ابی الولید سے انھون نے عمران سے انھون نے ابو خراش سلمی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حدیر (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر صحابہ مین ہے۔ ابن ابی رواد نے نافع سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی طرف بھیجا اس لشکر مین ایک شخص تھے جنکا نام حدیر تھا اور انھون نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) حدیر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو فوزہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابو فروہ سلمی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین اسلمی ہین۔ صحابی ہین ان سے علاء بن حارث اور بشیر مولائے معاویہ نے روایت کی ہے۔ عثمان بن ابی العاتکہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے ایک بھائی نے جنکا نام زیاد تھا بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تھے تو فرماتے تھے کہ اے اللہ ہمین اس مہینے مین برکت دے۔ زیاد کہتے تھے کہ اس دعا کو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے چھ شخصون نے متفق اللفظ روایت کیا ہے اور ساتوین شخص تیز گھوڑے کے شہسوار اور تیز نیزہ کے باندھنے والے ابو فوزہ سلمی ہین۔ اس حدیث کو ابو المعز ازدی نے بشیر مولائی معاویہ سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا مین نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے دس آدمیون کو دیکھا منجملہ ان کے ایک حدیر یعنی ابو فوزہ تھے کہ یہ لوگ جب نیا چاند دیکھتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے انکا ذکر مین

حضرت ابوالدرداء سے بھی روایت ہے وہ روایت ہم سے ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی حافظ نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن گازری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبد العزیز نے ابو عبید سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے ابن علیہ سے سنا وہ جریری سے نقل کر کے بیان کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ ابوالدرداء نے ایک سال جہاد نہیں کیا (اسکی تلافی کے لیے) انھوں نے ایک شخص کو روپیہ کی تھیلی دی اور کہا جاؤ جب تم قوم میں سے کسی شخص کو دیکھنا کہ یمامہ کی طرف جا رہا ہے تو اس کو دیدینا راوی کہتا ہے کہ اس شخص نے ایسا ہی کیا پھر ابوالدرداء نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا کہ اے اللہ تو حدیرکو نہیں بھولتا پس حدیر کو بھی ایسا کر دے کہ وہ تجھکو نہ بھولے پس اس شخص نے ابوالدرداء سے آکے بیان کیا کہ وہ نعمت اسکے مستحق کو ملگئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب الحاء والذال المعجمہ

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

ازدی۔ بغوی وغیرہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ عبد الحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے انھوں نے ابوالخیر سے انھوں نے جنادہ ازدی سے انھوں نے حذیفہ ازدی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قبیلۂ ازد کے آٹھ آدمیوں کے ہمراہ جمعہ کے دن حاضر ہوا میں انہیں کا آٹھواں شخص تھا ہم لوگ روزہ دار تھے حضرت نے ہمیں کھانے کیلیے بلایا جو آپ کے سامنے رکھا ہوا تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ روزہ دار ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو کیا کل روزہ رکھوگے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو آج بھی نہ رکھو وہ کہتے تھے کہ پھر سب لوگوں نے روزہ توڑ ڈالا۔ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے یزید سے روایت کیا ہے انھوں نے جنادہ کو حذیفہ پر مقدم کر دیا ہے جنادہ کو صحابی قرار دیا ہے اور حذیفہ کو راوی قرار دیا ہے اور اسی طرح لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ مگر پہلی روایت صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے ابن مندہ نے انکو حذیفہ بارقی لکھا ہے حذیفہ بارقی کا بھی تذکرہ انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن خالد بن اغوذ بن واقعہ بن حرام بن غفار بن علیل کنیت انکی ابو سریحہ غفاری ہیں انھوں نے درخت

کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ کوفہ میں رہتے تھے اور وہیں وفات پائی ان کے جنازے کی نماز حضرت زید بن ارقم نے پڑھائی تھی اور نماز میں چار تکبیریں کہی تھیں ان سے ابو الطفیل اور شعبی اور ربیع بن عمیلہ اور حبیب بن حماز نے روایت کی ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں انشاء اللہ تعالی کنیت میں انکا تذکرہ آئیگا۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ شافعی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی بن سورۃ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے فرات قزاز سے انھوں نے ابو الطفیل سے انھوں نے حذیفہ بن اسید سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام عرفات سے ہمارے پاس تشریف لائے ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا۔ یاجوج ماجوج۔ دابۃ۔ تین خسوف ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں اور ایک آگ جو عدن سے نکلیگی لوگوں کو ہنکا لیجائیگی رات کو بھی وہ انھیں لوگوں کے ساتھ رہیگی اور دوپہر کو بھی ان کے ساتھ رہیگی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے بعض لوگوں نے انکے دادا کا نام اغوس بھی کہا ہے۔

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس۔ انکی اولاد تھی اور ایک کتاب انکی انکے اولاد کے پاس تھی۔ ہمیں حافظ ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن حارث نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سلیمان حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد بن یوسف عبدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن ابان بن عثمان بن حذیفہ بن اوس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے ابان بن عثمان نے اپنے والد عثمان بن حذیفہ سے انھوں نے انکے دادا حذیفہ بن اوس سے روایت کرکے خبر دی کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مبتلا کو دیکھے اور کہے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس چیز سے بچا لیا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور مجھے اپنی مخلوقات میں سے بہتوں پر فضیلت دی تو اللہ تعالی اس کو اس بلا سے محفوظ رکھے گا خواہ وہ کوئی بلا ہو۔ اس سند سے انکی بہت سی حدیثیں مروی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

بارقی۔ انکا ذکر ان لوگوں میں کیا جاتا ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا جنادہ ازدی نے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو الخیر یزنی نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں ابو موسی نے حذیفہ ازدی کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ شروع ہی میں لکھا ہے

ابوموسیٰ نے سمجھا کہ ازدی اور چیز ہے اور بارقی اور چیز ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے ازد ایک بڑا قبیلہ ہے جس کی بہت سی شاخیں ہیں منجملہ اُن کے اوس اور خزرج اور خزاعہ اور اسلم اور بارق اور عتیک وغیرہ ہیں بارق کا نام سعد ہے وہ بیٹے ہیں عدی ابن حارثہ بن عمرو بن عامر بن حارثہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد کے اس سے معلوم ہوا کہ جتنے بارقی ہیں سب ازدی ہیں بارق کی وجہ تسمیہ میں بہت سے اقوال ہیں جن کے ذکر کی حاجت نہیں۔ پھر ابوموسیٰ نے خود بھی اقرار کر لیا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں چنانچہ انھوں نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابن اسحاق نے روایت کیا ہے اور انھوں نے جنادہ کو حذیفہ پر مقدم کر دیا ہے جنادہ کو صحابی قرار دیا ہے اور حذیفہ کو اسنے راوی ظاہر کیا ہے اور اسی طرح شیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ کلام ابوموسیٰ کا تھا ابن مندہ نے بھی بارقی کے تذکرہ میں ایسا ہی لکھا ہے کہ حذیفہ جنادہ سے روایت کرتے ہیں اور ابوالخیر حذیفہ بارقی سے روایت کرتے ہیں اور انکا نام جنادہ بن ابی امیہ ازدی بھی ہے جنکا ذکر اوپر ہو چکا اور انکی حدیث صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی بابت بھی ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ وہ جنادہ جن کی بابت کہا گیا ہے کہ حذیفہ سے روایت کرتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حذیفہ اُنسے روایت کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے اور جنادہ بن ابی امیہ ازدی یہ سب ایک ہیں اور حذیفہ ازدی کا ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید مرادی۔ انکا ذکر قضاۂ مصر کے بارے میں ہے فتح مصر میں شریک تھے انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابوسعید بن یونس بن عبد الاعلیٰ سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

قلعانی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکو اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ ابوبکر صدیق نے عکرمہ بن ابی جہل کو عمان سے معزول کر کے یمن بھیجا تھا اور حذیفہ قلعانی کو عمان کا حاکم بنایا تھا یہ وہاں حاکم رہے یہانتک کہ حضرت ابوبکر کی وفات ہو گئی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انھوں نے قلعانی کے لفظ کو ضبط کیا ہے جیسا کہ ہم نے نہایت صحیح نسخوں میں دیکھا ہے قاف لام عین کے ساتھ مگر مجھے اسمیں شک ہے طبری نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام حذیفہ بن محصن غلفانی ہے غین معجمہ اور لام اور فے کے ساتھ اہل فارس کے قتال میں ان سے اچھے بہت کارنمایاں ظاہر ہوئے تھے حضرت عمر نے ان کو یمامہ کا حاکم بنایا تھا۔

(سیدنا) حذیفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یمان - یہ حذیفہ بیٹے ہین حسل کے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ بیٹے ہین حسیل بن جابر بن عمرو بن ربیعہ بن جروہ بن حارث بن مازن بن قطیعہ بن عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان کے - کنیت ان کی ابو عبداللہ عبسی ہین - یمان لقب ہی حسل بن جابر کا - ابن کلبی نے کہا ہی کہ یہ لقب ہی جروہ بن حارث کا - انکو یمان اس وجہ سے کہتے ہین کہ انھون نے اپنی قوم مین ایک خون کیا تھا پھر بھاگ کر مدینہ چلے گئے اور بنی عبدالاشہل سے جو انصار کی ایک شاخ ہی انھون نے حلف کی دوستی کر لی لہذا انکی قوم نے انکا نام یمان رکھدیا کیونکہ انھون نے انصار سے حلف کی دوستی کی اور وہ لوگ یمن کے رہنے والے تھے - انسے ابو عبیدہ اور عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور قیس بن ابی حازم اور ابو وائل اور زید بن وہب وغیرہم نے روایت کی ہی - یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہجرت کر کے آئے تھے حضرت نے انکو ہجرت اور نصرت کے درمیان مین اختیار دیا انھون نے نصرت کو اختیار کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احد مین شریک ہوئے ان کے والد اسی جنگ مین شہید ہو گئے تھے - انکا نام اسطرح لیا جاتا ہی حذیفہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنافقین منافقون کے حالات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا حذیفہ کے اور کسی کو نہین بتائے تھے حضرت عمر نے ایکمرتبہ انسے پوچھا کہ کیا میرے عمال مین کوئی منافق ہی حضرت حذیفہ نے کہا ہان ایک ہی حضرت عمر نے پوچھا وہ کون ہی انھون نے کہا مین یہ نہ بتاؤنگا حضرت حذیفہ کہتے تھے کہ حضرت عمر نے اس منافق کو معزول کر دیا گویا انکو کسی نے بتا دیا حضرت عمر کی عادت تھی کہ جب کوئی شخص مر جاتا تو حذیفہ سے پوچھتے تھے اگر وہ اسکی نماز مین شریک ہوتے تو حضرت عمر اس کے جنازہ کی نماز پڑھاتے اور اگر حضرت حذیفہ نہ شریک ہوتے تو خود بھی نہ جاتے - حضرت حذیفہ جنگ نہاوند مین شریک تھے جب نعمان بن مقرن سردار لشکر شہید ہو گئے تو انھون نے جھنڈا لیا ہمدان اور ری اور دینور کی فتح انھین کے ہاتھ پر ہوئی - فتح جزیرہ مین شریک تھے نصیبین کی سکونت اختیار کی تھی اور وہین نکاح کر لیا تھا - نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنہ کے حالات بہت پوچھا کرتے تھے تاکہ اس سے بچین - غزوہ احزاب کی شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین ایک سریہ کے ساتھ بھیجا تھا تاکہ کفار کی خبر لے آئین - غزوہ بدر مین شریک نہ تھے مشرکون نے ان سے عہد لے لیا تھا کہ ہم سے نہ لڑنا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لڑین یا نہ لڑین حضرت نے فرمایا نہین بلکہ ہم کو اپنا عہد پورا کرنا چاہیئے اور اللہ سے ان کے مقابلہ مین مدد مانگنی چاہیے - ایک شخص نے حضرت حذیفہ سے پوچھا کہ سب سے زیادہ سخت فتنہ کون ہی انھون نے کہا یہ کہ نیکی اور بدی دونون تمھارے سامنے پیش کیجائین اور تم نہ سمجھ سکو کہ کس کو اختیار کرو ہمین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہناد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو معاویہ نے اعمش سے انھون نے زید بن وہب سے انھون نے حضرت حذیفہ سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان کیں میں نے ایک کو دیکھ لیا اور دوسری کا منتظر ہون۔ آپ نے ہم سے بیان کیا تھا کہ امانت لوگون مین نازل کی گئی بعد اس کے قرآن نازل ہوا اور لوگون نے قرآن اور سنت کا علم حاصل کیا پھر آپ نے ہم سے رفع امانت کی کیفیت بیان کی کہ ایک شخص سوکے اُٹھے گا تو امانت اسکے دل سے نکلجاے گی اور اسکا نشان مثل ایک نقطہ کے رہجائیگا پھر وہ سوئے گا تو اور بھی امانت اس کے دل سے نکل جائیگی اور اسکا نشان مثل نقطہ کے رہجائیگا پھر وہ سوئے گا تو اور بھی امانت اسکے دل سے نکل جائیگی اور اسکا نشان مثل نقطہ کے رہجائیگا پھر وہ سوئے گا تو اور بھی امانت نکلجائیگی اور اسکا نشان مثل آبلہ کے رہجائیگا جسطرح تم آگ کا انگارا اپنے پیر پر لڑھکاؤ اس سے آبلہ پڑ جاے اس آبلہ کو تم پھولا ہوا دیکھتے ہو مگر اس مین کچھ بھی نہین ہوتا پھر آپ نے ایک کنکری اپنے پیر پر لڑھکائی حضرت نے فرمایا پھر لوگون کی یہ حالت ہو جائیگی کہ آپس مین خرید فروخت کرین گے اور کوئی امانت سے کام نہ کریگا یہانتک کہ یہ چرچا کیا جائیگا کہ فلان قبیلہ مین ایک امانت دار شخص ہی یہانتک کہ ایک شخص کی اسطرح تعریف کیجائیگی کہ وہ کیسا دلیر ہی اور کیسا خوش طبع اور کیسا عقلمند ہی حالانکہ اسکے دل مین رائی کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا حضرت حذیفہ کہتے تھے وہ زمانہ تو آچکا کہ مین جس سے چاہتا تھا معاملہ کر لیتا تھا اگر وہ مسلمان ہوتا تھا تو اسکا ایمان میرے نقصان کی واپسی پر اُسکو مجبور کرتا تھا اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تھا اسکا ساعی مجھے واپس دیتا تھا مگر آج مین صرف فلان فلان شخص سے معاملہ کرتا ہون۔ زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ حضرت عمر بن خطاب نے (ایکمرتبہ) اپنے اصحاب سے کہا کہ اپنی اپنی خواہشین بیان کرو چنانچہ لوگون نے خواہش کی کہ یہ گھر مال سے اور جواہر سے بھر جاے مگر حضرت عمر نے فرمایا کہ مین ایسے لوگون کی خواہش رکھتا ہون جیسے ابو عبیدہ اور معاذ بن جبل اور حذیفہ بن یمان تاکہ مین اُنسے خدا کا کام لون پھر حضرت عمر نے کچھ مال حضرت ابو عبیدہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ دیکھو وہ کیا کرتے ہین حضرت ابو عبیدہ نے اس کو تقسیم کر دیا پھر کچھ مال حضرت حذیفہ کے پاس بھیجا اور کہا دیکھو یہ کیا کرتے ہین انھون نے بھی اسکو تقسیم کر دیا حضرت عمر نے فرمایا مین تو تم سے کہتا تھا لیث بن سلیم نے کہا ہی کہ جب حضرت حذیفہ پر موت کی کیفیت طاری ہوئی تو انھون نے بہت جزع کی اور بہت روئے کسی نے پوچھا کہ آپ کیون روتے ہین انھون نے کہا کہ مین دنیا کے چھوٹنے کے افسوس مین نہین روتا بلکہ موت مجھے بہت محبوب ہی مگر مین اس سبب سے روتا ہون کہ مین نہین جانتا کہ مین خدا کی رضامندی کی طرف جارہا ہون یا ناخوشی کی طرف جب انکی موت بالکل قریب آگئی تو انھون نے کہا کہ یہ دنیا کی آخری ساعت ہی اے اللہ تو جانتا ہی کہ مین تجھے دوست رکھتا ہون پس تو مجھے اپنی ملاقات مین برکت عنایت فرما بعد اس کے انکی وفات ہو گئی انکی وفات حضرت عثمان کی شہادت کے چالیس دن کے بعد سنہ ٣٦ھ مین ہوئی محمد بن سیرین کہتے تھے کہ حضرت عمر کا دستور تھا کہ

جب کسی کو حاکم مقرر کرتے تھے تو انکے پروانہ میں لکھدیتے تھے کہ مین فلان شخص کو مقرر کرتا ہون اور اسے مین نے
فلان فلان بات کا حکم دیا ہی مگر جب انھون نے حضرت حذیفہ کو مدائن کا حاکم مقرر کیا تو انکے پروانے مین لکھا کہ
اے لوگو انکی بات سنو اور مانو اور جو کچھ یہ مانگین انکو دو چنانچہ جب یہ مدائن پہونچے تو وہان کے سردارون نے انکا
استقبال کیا جب انھون نے اپنا پروانہ پڑھا تو اُن لوگون نے کہا کہ آپ جو چاہین مانگین حضرت حذیفہ نے کہا
کہ مین تم سے کوئی ایسی چیز چاہتا ہون جو مین کھالیا کرون اور اپنے گدھے کا چارہ مانگتا ہون جب تک مین تمھارے
یہان رہون - پھر یہ وہان مقیم رہے بعد اسکے حضرت عمر نے انھین لکھا کہ میرے پاس چلے آؤ پس جب حضرت عمر کو انکے
آنے کی خبر معلوم ہوئی تو راستہ مین چھپ کے بیٹھ رہے جب حضرت عمر نے انکو اسی حال مین دیکھا جس حال مین وہ
انکے پاس سے گئے تھے تو آئے اور انکو لپٹا لیا اور کہا کہ تم میرے بھائی ہو اور مین تمھارا بھائی ہون - انکا
تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حذیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حنیفہ بن حذیم - کنیت انکی ابو حنظلہ حنفی - انسے انکے بیٹے حنظلہ نے روایت کی ہی کہ انکے دادا حنیفہ نے حنظلہ
کا ہاتھ پکڑا اور انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لیگئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے کئی بیٹے ہین اور یہ ان سب مین
چھوٹا ہی حضرت نے اُن کیلیے دعائے خیر کی حنظلہ کہتے تھے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میرے سر پر ہاتھ
پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمھین اس لڑکے مین برکت دے - ابو حاتم نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ نواحی بصرہ کے اعراب مین سے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) حذیم (رضی اللہ عنہ)

دادا ہین حنظلہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے کنیت انکی ابو حذیم ہی یہ اور انکے بیٹے حذیم
اور حنظلہ بن حذیم سب صحابی ہین انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی یہ دادا ہین حذیم بن حنیفہ کے جنکا ذکر اوپر ہو الہ ابن
مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ انکی بابت بہت اختلاف ہی بعض لوگ حنظلہ کو مقدم کرتے ہین اور بعض لوگ انکو
موخر کرتے ہین ہم اس اختلاف کو حنظلہ بن حذیم کے نام مین ذکر کر چکے ہین چونکہ ابن مندہ نے پہلے نام مین حذیم
ابو حنظلہ دیکھا اور اس نام مین حذیم جد حنظلہ دیکھا لہذا انھون نے انکو دو سمجھ لیا حالانکہ یہ ایک ہی ہین واللہ اعلم

(سیدنا) حذیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو سعدی - قبیلۂ بنی سعد بن عمرو بن تمیم سے ہین - بصرہ مین رہتے تھے یہ ابو عمر کا قول ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم
نے کہا ہی کہ حذیم بن عمرو سعدی یہ نہین بیان کیا کہ یہ سعد بن عمرو کے خاندان سے ہین - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی

سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن بحر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریر بن عبد الحمید نے مغیرہ سے انھون نے موسی بن زیاد بن حذیم سعدی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا حذیم بن عمر سے نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے حجۃ الوداع مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ آگاہ رہو تمھارے خون اور تمھارے مال اور تمھاری آبروئین تم لوگون پر (ہمیشہ کے لیے اسی طرح) حرام ہین جسطرح اس دن مین اس مہینے مین اس شہر مین - آگاہ رہو مین تبلیغ کر چکا سب لوگون نے عرض کیا کہ ہان - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

باب الحاء والراء

(سیدنا) حر (رضی اللہ عنہ)

ابن خصرامہ - ابو موسی نے کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا تذکرہ نقل کیا ہے اور دار قطنی کی روایت مین ہے کہ انکا نام حارث ہے - ہم انکا ذکر لکھ چکے ہین -

(سیدنا) حر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ بن ذبیان فزاری - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب بیان کیا ہے اور ان دونون نے کہا ہے کہ انکے دادا کا نام حصن بن بدر بن حذیفہ ہے مگر یہ غلط ہے صحیح وہی ہے جو ہم نے بیان کیا یہ بھتیجے ہین عیینہ بن حصن کے منجملہ ان وفود کے تھے جو تبوک سے لوٹتے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے - انھین نے حضرت ابن عباس سے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھی کی بابت جن سے ملنے کی حضرت موسی نے اللہ سے درخواست کی تھی اختلاف کیا تھا زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ وہ خضر تھے اتفاق سے حضرت ابی بن کعب ان دونون کے پاس سے گذرے تو حضرت ابن عباس نے انھین آواز دی اور کہا کہ مجھ سے اور انسے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھی کی بابت جن سے ملنے کی حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی تھی اختلاف ہے پس کیا آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکا کچھ حال بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت ابی بن کعب نے کہا ہان مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک دن خدا کے رسول موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت مین تھے ایک شخص انکے سامنے آیا اور انسے کہا کہ کیا آپ اپنے سے زیادہ علم والا بھی کسی کو جانتے ہین حضرت موسی نے کہا کہ نہین اور بعد اسکے

پوری حدیث بیان کی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس بارے میں حضرت ابن عباس سے جس نے اختلاف کیا تھا
وہ نوف بکالی تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے اپنی سند سے ابوالحسن یعنی علی بن احمد ابن
متویہ واحدی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی احمد بن حسن حیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یعقوب
اموی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان
بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کر کے خبر دی کہ انھوں نے کہا میں نے حضرت ابن
عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتے ہیں کہ وہ موسیٰ جنھیں خضر سے ملاقات ہوئی تھی بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے حضرت
ابن عباس نے کہا کہ وہ خدا کا دشمن جھوٹ بولتا ہے مجھے ابی بن کعب نے خبر دی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمارے سامنے خطبہ پڑھا ہمیں فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھتے کھڑے ہوئے ان سے پوچھا
گیا کہ سب لوگوں سے زیادہ علم والا کون ہے انھوں نے کہا میں پس اللہ عزوجل نے ان پر عتاب فرمایا کہ انھوں نے
اس بات کو اللہ کے علم کے حوالہ کیوں نہ کیا اور اس کے پوری حدیث ذکر کی۔ یہ حضرت عمر بن خطاب کے ہمنشینوں
میں تھے اپنے چچا عیینہ بن حصن کو حضرت عمر کے پاس آنے کی اجازت انھیں نے دلائی تھی ہمیں ابو محمد بن سویدہ
نے اپنی سند سے ابوالحسن واحدی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یوسف نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں شعیب نے زہری
سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس سے نقل کر کے خبر دی وہ
کہتے تھے کہ عیینہ بن حصن اپنے بھتیجے حر بن قیس کے یہاں آئے یہ حر بن قیس ان لوگوں میں تھے جن کو حضرت عمر اپنے
قریب بٹھاتے تھے عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ اے میرے بھتیجے تم کو خلیفہ کے یہاں تقرب ہے مجھے بھی ان کے
پاس جانے کی اجازت دلا دو چنانچہ حر نے عیینہ کے لیے اجازت طلب کی حضرت عمر نے اجازت دیدی جب
عیینہ حضرت عمر کے پاس گئے تو انھوں نے کہا کہ اے ابن خطاب خدا کی قسم تم ہمیں مال نہیں دیتے اور ہمارے درمیان
میں انصاف نہیں کرتے حضرت عمر کو غصہ آگیا یہاں تک کہ انھوں نے چاہا کہ عیینہ کو سزا دیں مگر حر نے عرض کیا کہ اے
امیر المومنین اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن
الجاہلین اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے راوی کہتا تھا کہ خدا کی قسم یہ سنتے ہی حضرت عمر رک گئے اور وہ کتاب
اللہ کو سنکر فوراً رک جایا کرتے تھے۔ غلابی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حر کا بیٹا شبیب تھا اور انکی بیٹی خارجیہ تھی اور انکی بی بی
معتزلیہ تھی اور انکی بہن مرجئہ تھی تو حضرت حر نے ان لوگوں سے کہا کہ ہم اور تم ایسے ہی ہیں جیسے اللہ نے فرمایا ہے

وانا منا الصالحون ومنا دون ذلک کنا طرائق قددا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی-

(سیدنا) حر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عامر بن حذیفہ بن عامر بن عمرو بن حجبا - غزوہ احد مین شریک تھے - یہ طبری کا قول ہی کہ انکے نام مین حای مہملہ ہی اور ابن ماکولا نے کہا ہی کہ انکا نام جزر بن مالک جیم اور زے اور ہمزہ کے ساتھہ - جزء کے نام مین انکا ذکر ہو چکا ہی - انکا تذکرہ ابوموسی نے ابن شاہین سے حے اور رے کے نام مین نقل کیا ہی ابو عمر نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ طبری نے انکو حر بن مالک بیان کیا ہی احد مین شریک تھے ہم نے انکو جزء کے نام مین ذکر کیا ہی

(سیدنا) حراش (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ کعبی - انکے بیٹے عبداللہ بن حراش نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ وادی محسر مین فروکش تھے انکا تذکرہ ابوموسی نے حے کی ردیف مین لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن طحان نے بھی انکو حای مہملہ کی ردیف مین لکھا ہی اور ابن ابی حاتم نے خای معجمہ کی ردیف مین انکا نام لکھا ہی

(سیدنا) حرام (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بلوی - ایک شخص ہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے - فتح مصر مین شریک تھے اسکو ابن ماکولا نے ابن یونس سے نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ مجھے انکی کوئی روایت معلوم نہین -

(سیدنا) حرام (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کعب - انصاری سلمی بعض لوگ انکو حزم کہتے ہین بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہی حضرت معاذ بن جبل کے پیچھے نماز عشا مین شریک تھے اور جماعت کو چھوڑکر خود تنہا نماز پڑھکر چلے آئے تھے پھر ایک نے دوسرے کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ سے فرمایا کہ ای معاذ کیا تم فتنہ مین ڈالنے والے ہو - اس حدیث کو عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا انکا نام حرام بن ابی بن کعب ہے اور عبدالرحمن ابن جابر نے اپنے والد سے روایت کیا ہی اور انکا نام حزم بتایا ہی اور بعض لوگون نے انکا نام سلیم بتایا ہی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) حرام (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ - عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہی - معمر نے زید بن رفیع سے انھون نے حرام بن معاویہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص سلطان کے یہان مقرب ہو اور وہ اسکا دروازہ حاجت والون اور

فاقہ و فقر والون کے لیے کھولدے اللہ اسکے لئے آسمان کے دروازے اسکی حاجت اور فاقہ کے واسطے کھول دیتا ہی اور جو شخص اسکا دروازہ حاجت والون اور فقر و فاقہ والون کے لیے بند رکھے گا اللہ آسمان کے دروازون کو اسکی حاجت اور فقر کے وقت بند کر دیگا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ عبدان کی کتاب مین انکا نام زے کے ساتھ ہی اور ابن ابی حاتم نے حرام بن معاویہ کے نام مین لکھا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا روایت کی ہی اور کہا ہی کہ بعض لوگ انکو حزام زے کے ساتھ کہتے ہین - اور خطیب نے کہا ہی کہ حرام بن معاویہ ہی حرام بن حکیم دمشقی ہین

(سیدنا) حرام (رضی اللہ عنہ)

ابن ملحان - ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم ابن عدی بن نجار ہی - انصاری ہین نجاری ہین پھر بنی عدی بن نجار سے ہین - حضرت انس بن مالک کے ماموں ہین - بدر مین اور احد مین شریک تھے اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے - ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے انس بن حرام بن ملحان سے روایت کی ہی کہ حرام بن ملحان حضرت انس کے ماموں تھے جب بیر معونہ کے دن انکے نیزہ لگا تو اپنا خون لیکے انھون نے اپنے چہرہ پر اور اپنے سر پر چھڑک لیا اور کہا کہ مین تو قسم رب کعبہ کی پہونچ گیا ہمین ابو محمد بن ابی القاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے کتابۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالرحمن بن ابراہیم یعنی ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفرج یعنی سہل بن بشر بن احمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنی خلیل بن ہبۃ اللہ بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالوہاب بن حسن کلابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن حسین ابن طلاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عباس بن ولید بن صبح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن سماعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اوزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے اسحاق بن عبداللہ نے بیان کیا انس بن مالک نے کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر آدمیون کو عامر کلابی کے پاس بھیجا جب یہ لوگ اسکے قریب پہونچ گئے تو انصار مین سے ایک شخص نے جنکا نام حرام تھا کہا کہ تم یہین ٹھہرو مین خبر لے آؤن چنانچہ وہ گئے یہانتک کہ وادی کے کنارے سے انھین آواز دی کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہون تم مجھے امن دو تاکہ مین تمھارے پاس آؤن اور تم سے کلام کرون ان لوگون نے انکو امن دیدیا پس وہ لوگون سے باتین کر رہے تھے کہ یکایک ایک شخص انکے پیچھے سے آیا اور اس نے نیزہ مار دیا جب حرام کو نیزہ کی حرارت محسوس ہوئی تو کہنے لگے کہ مین تو قسم رب کعبہ کی (اپنی مراد کو) پہونچ گیا پھر ان سب لوگون نے انکو قتل کر دیا بعد اسکے انکے نشان قدم کو دیکھتے ہوئے آئے اور ان کے اصحاب پر حملہ کیا انکو بھی قتل کر دیا حضرت انس کہتے تھے کہ کچھ آیتین قرآن کی منسوخ ہو گئین انمین ایک آیت یہ بھی تھی (جو انھین لوگون کے حق مین نازل ہوئی تھی) بلغوا اخواننا ان

لہ ترجمہ ہمارے بھائیون کو خبر پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے مل گئے اور وہ ہمسے خوش ہوا ہم اس سے خوش ہوئے ۱۲

قد نقلبنا ربنا فرضی عنا و رضینا عنہ بعض لوگون کا بیان ہے کہ حرام بن ملحان بیر معونہ کے دن زخمی اٹھا لائے گئے تھے ضحاک بن سفیان کلابی نے جو پوشیدہ طور پر مسلمان ہو چکے تھے اپنی قوم کی ایک عورت سے کہا کہ کیا مین تیرے پاس ایک ایسے شخص کو لے آؤن کہ اگر وہ اچھا ہو جائے تو عمدہ جروا ہا ہوگا وہ عورت راضی ہو گئی اور ضحاک حرام کو اس عورت کے پاس لے گئے اس عورت نے انکو اپنے یہان رکھ لیا اور انکا علاج کیا ایک روز اس عورت نے انکو یہ کہتے ہوئے سن لیا

اتت عامر ترجوا الہوادة بیننا وھل عامر الاعدو مداجن • اذا ما رجعنا ثم لم تک وقعۃ

باسیافنا فی عامر و نطاعن فلا ترجونا ان نقاتل بعدنا عشائرنا والمقربات الصوافن

پس جب اُن لوگون نے یہ شعر سنے تو سب انکے پاس جمع ہو گئے اور انکو قتل کر دیا۔ مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حرب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ محاربی۔ انسے ربیع بن زیاد نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے عورتون کو ورس (نام خوشبو) کے استعمال کا حکم دیدیا ہے ورس ان زمانے مین یمن سے آگیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حرب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حرب۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ عبدان نے انکا ذکر کیا ہے اور اسمین اختلاف ہے عبدان نے ابو سعید اشج سے انھون نے وکیع سے انھون نے سفیان سے انھون نے عطاء بن سائب سے انھون نے حرب بن ابی حرب سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا مسلمانون پر عشر نہین ہے عشر یہود و نصاری پر ہے۔ اس حدیث کو ابو نعیم یعنی فضل بن دکین نے سفیان سے انھون نے عطاء سے انھون نے حرب بن عبید اللہ سے انھون نے اپنے ماموں سے جو بکر بن وائل کے ایک شخص تھے روایت کی ہے اور جریر نے عطا سے انھون نے حرب بن ہلال ثقفی سے انھون نے ابو امیہ سے جو بنی تغلبہ کے ایک شخص تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ حرب بن ابی حرب اگر قبیلہ بکر کے ہین تب تو کچھ بھی اختلاف نہ رہے گا کیونکہ قبیلہ بکر سے ہونا اور بنی تغلبہ سے ہونا ایک بات ہے اس لئے کہ ثعلبہ بیٹے ہین عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کے ہان انسے روایت کرنے والے یعنی عطاء کی بابت البتہ اختلاف ہے بعض لوگ تو کہتے ہین کہ وہ حرب سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ حرب سے اور وہ کسی اور صحابی (یعنی)

ترجمہ بیشک ہمارے رب نے ہمیں قبول کیا ہم اس سے راضی اور وہ ہم سے راضی ۔ عامر کے لوگ ہم سے مصالحت کی امید رکھتے ہین حالانکہ وہ لوگ (ہمارے) مخفی دشمن ہین + اگر ہم یہان سے لوٹ کے گئے اور ہمنے اپنی تلوارون

اپنے ماموں ابو امیہ سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا) حرقوص (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر سعدی۔ طبری نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہرمزان فارسی والی خوزستان کافر
ہوگیا اور اُس نے اپنے یہاں کا جزیہ موقوف کردیا اور قوم کرد سے مدد لی اس کی جماعت بڑھ گئی پس سلمی نے اور
انکے ساتھ والوں نے یہ خبر عتبہ بن غزوان کو لکھ بھیجی عتبہ نے حضرت عمر بن خطاب کو لکھ بھیجا حضرت عمر نے عتبہ کو
ہرمزان سے لڑنے کا حکم دیا اور پھر حرقوص بن زہیر سعدی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مسلمانوں کی مدد
کے لیے بھیجا اور انھیں سردار جنگ بنایا پس مسلمانوں سے اور ہرمزان سے جنگ ہوئی ہرمزان کو شکست ہوئی
حرقوص نے اہواز کے بازاروں کو فتح کرلیا اور وہیں فروکش ہوگئے ہرمزان کی لڑائی میں انھوں نے بڑا کار
نمایاں کیا۔ حرقوص حضرت علی مرتضی کے زمانے تک باقی تھے اور انکے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے۔ پھر
خوارج میں سے ہوگئے اور ان سب سے زیادہ حضرت علی بن ابی طالب کے لیے سخت تھے جب حضرت علی نے خوارج
سے قتال کیا تو یہ خوارج کے ساتھ تھے اور اسی زمانے میں ۳۷ھ میں مقتول ہوئے۔

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس۔ [illegible] ابن عصفیہ اور [illegible] علیہ [illegible] بغوی نے انکے اور حرملہ بن عبداللہ [illegible] کے بیان میں
فرق بیان کیا ہے اور حافظ ابو نعیم وغیرہ نے ان دونوں کو ایک کردیا ہے اور [illegible] دونوں کا ذکر لکھا ہے
ابو احمد عسکری نے ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر کی طرح لکھا ہے حرملہ بن ایاس عنبری اور بعض لوگ انکو حرملہ بن عبداللہ
ابن ایاس کہتے ہیں بنی عنبر بن کعب سے ہیں جو قبیلہ عنبر کی ایک شاخ ہے۔ اور یہی صحیح ہے

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید انصاری۔ بنی حارثہ میں سے ایک شخص ہیں حضرت عبداللہ بن عمر نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا کہ حرملہ بن زید انصاری آئے جو بنی حارثہ میں سے ایک شخص تھے وہ حضرت
کے سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایمان تو اس مقام پر ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا اور
نفاق اس جگہ ہے اور اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا اور ہم اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں پس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے حرملہ نے اس کو کئی بار کہا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرملہ کی زبان پکڑ لی اور کہا کہ
اے اللہ حرملہ کو سچی زبان اور شکر کرنے والا دل عنایت کر اور انکو میری محبت اور میرے محبت کرنے والوں کی محبت

دے اور انکا انجام بخیر کر حرملہ نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے کچھ بھائی منافق ہین مین انکا سب کا سردار تھا کیا مین انکے نام آپ کو بتا دون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے پاس اسطرح آئیگا جسطرح تم آئے ہو تو ہم اس کے لیے استغفار کرین گے جس طرح تمھارے لیے استغفار کیا اور جو شخص اسپر اصرار کریگا تو اللہ کو اسکی بابت اختیار ہی تم کسی کی پردہ دری نکرو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ایاس بعض لوگ انکو حرملہ بن ایاس کہتے ہین تیمی عنبری ہین انکا شمار اہل بصرہ مین ہی۔ انکی حدیث صفیہ اور دحیبہ دختران علیبہ سے مروی ہی وہ اپنے والد علیبہ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتی ہین اور ضرغامہ بن علیبہ نے بھی اسکو روایت کی ہی۔ ہمکو عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر یعنی ابو الفضل نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ عنبری نے اپنے والد علیبہ سے انھون نے ان کے دادا حرملہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین قبیلہ کے چند آدمیون کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا حضرت نے ہمین صبح کی نماز پڑھائی وہ ایسا وقت تھا کہ تاریکی کے سبب سے ہم اپنے پاس والے آدمی کو نہ پہچان سکتا تھا پھر جب مین نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ وصیت کیجیے حضرت نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور جب تم کسی مجلس مین جاؤ تو جب وہان سے اٹھنے لگو تو اگر ان لوگون کو ایسی بات کہتے سنو جو تمھین پسند آجائے تو پھر اس مجلس مین جانا اور اگر انکو ایسی بات کہتے سنو جو تمھین ناگوار ہو تو پھر وہان نہ جانا۔ اس حدیث کو ابن مہدی اور معاذ بن معاذ نے قرہ سے اسی طرح روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ ان کے دادا کا نام اوس ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ ایاس ہی ابو موسی نے بھی ایاس کہا ہی۔ ابو عمر نے اس طرح کہکر شبہ دور کردیا ہی حرملہ بن عبد اللہ بن ایاس اور بعض لوگ انکو حرملہ بن ایاس کہتے ہین پس انھون نے ابن مندہ اور ابو موسی کے قول جمع کردیا ہی۔

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن سنۃ اسلمی۔ والد ہین عبد الرحمن بن حرملہ کے ینبع مین رہتے تھے۔ عبد الرحمن بن حرملہ نے یحیی بن ہند بن حارثہ اسلمی سے انھون نے حرملہ بن عمرو سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین اپنے چچا سنان بن سنہ کے ساتھ تھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا تو مین نے اپنے چچا سے پوچھا کہ آپ کیا فرما رہے ہین انھون نے کہا فرماتے ہین کہ کنکریون سے رمی جمار کرو اس حدیث کو عبد الرحمن بن حرملہ نے بہت لوگون سے روایت کیا ہی منجملہ

ان کے وہیب بن زر وادر در اور دی اور یحیی بن ایوب ہیں۔ یحیی بن ہند کے والد ہند بھی صحابی ہیں ہم انکو انکے مقام میں انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے۔

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

مدلجی۔ انکا شمار صحابہ میں ہے۔ ہمیں حافظ ابو موسی یعنی محمد بن ابی بکر مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن عبید اللہ بن حارث نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد عطار مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حفص یعنی عمر بن شاہین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حرملہ مدلجی یعنی ابو عبد اللہ نے خبر دی کہ وہ ینبع میں رہتے تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اور آپ سے روایت کی ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ آپ کے ساتھ کسی سفر میں بھی رہے ہیں۔ ان سے انکے بیٹے عبد اللہ نے بھی روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ ہجرت کو دوست رکھتے ہیں مگر ہمارا ملک ہمارے لیے بہت موافق ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تمھارے کسی عمل کو کم نہ کریگا چاہے تم جہاں رہو انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مریطہ۔ سیف نے انکو کتاب الفتوح میں ذکر کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ حرملہ بن مریطہ کا شمار صحابہ میں تھا۔ انکو طبری نے ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو عتبہ بن غزوان کے ساتھ بصرہ میں تھے انکو عتبہ نے اہل فارس سے لڑنے کے لیے میسان اور دستمیسان کی طرف بھیجا تھا جو خوزستان کا علاقہ ہے یہ صحابی ہیں اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت بھی کی تھی۔ عتبہ نے ان کے ہمراہ سلمی بن قین کو بھی بھیجا تھا وہ بھی مہاجرین میں سے تھے چار ہزار آدمی بنی تمیم اور رباب کے انکے ہمراہ تھے یہ لوگ مقام جعرانہ اور نعمات میں اترے یہ دونوں مقامات نواحی عراق میں ہیں انھیں کے مقابل میں نوشجان اور تیومان دو مقام ہیں مقام ورکا میں اہل فارس جمع ہوئے تھے

(سیدنا) حرملہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہوذہ بن خالد بن ربیعہ بن عمرو بن عامر ضحیا نامی ایک گھوڑا انکے پاس تھا اسپر سوار ہوکر نکلتے تھے ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہیں۔ عمرو بن عامر بھائی ہیں بکار کے بکار کا نام ربیعہ ابن عامر ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ اور ان کے بھائی خالد آئے تھے اور دونوں اسلام لائے تھے حضرت انکے اسلام سے خوش ہوئے انکا شمار (پہلے) مولفۃ القلوب میں تھا جب یہ دونوں اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ [illegible]

اسلام کی بشارت لکھی تھی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) حریث (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان شیبانی بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام حارث ہے حارث کے نام میں انکا حال گذر چکا ہے قیلہ بنت مخرمہ کے شوہر تھے - بکر بن وائل کے وفد تھے لہذا ہم انکے ذکر کو طول نہیں دیتے انکا نام حارث ہی صحیح ہے اس مقام میں انکا ذکر ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے یہاں لکھا ہے اور باقی سب لوگوں نے حارث کے نام میں انکا ذکر لکھا ہے

(سیدنا) حریث (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عبد ربہ بن ثعلبہ بن زید - بنی جشم بن حارث بن خزرج سے ہیں - غزوۂ بدر میں اپنے بھائی عبد اللہ بن زید کے ساتھ شریک تھے عبد اللہ بن زید وہی ہیں جنھوں نے اذان کو خواب میں دیکھا تھا اور باتفاق سب لوگوں کے احد میں بھی شریک تھے - ابو عمر نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا نسب اسطرح لکھا ہے حریث بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ ابن زید بن حارث بن خزرج خزرجی - میں کہتا ہوں کہ انھیں دونوں کا قول حق ہے یہ حریث بن جشم بن حارث بن خزرج سے نہیں ہیں بلکہ بنی زید بن حارث سے ہیں ابن اسحاق نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور کہا ہے حریث بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید ہشام کلبی نے بھی انکی موافقت کی ہے واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) حریث (رضی اللہ عنہ)

ابن زید الخیل - طائی - انکا نسب انکے والد کے نام میں انشاء اللہ تعالی ذکر کیا جائیگا یہ اور ان کے بھائی مکنف بن زید مرتدین کے قتال میں خالد بن ولید کے ساتھ تھے - ابو عمر نے انکے والد زید الخیل کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ انکے دو بیٹے تھے مکنف اور حریث جن کو بعض لوگ حارث بھی کہتے ہیں یہ دونوں مسلمان تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور قتال مرتدین میں خالد کے ہمراہ شریک تھے ابو عمر نے ان دونوں کا تذکرہ مستقل نہیں لکھا انکا تذکرہ ابو علی غسانی نے لکھا ہے -

(سیدنا) حریث (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعورا ابن عبد الاشہل - انصاری اوسی ثم الاشہلی - انسے محمود بن لبید نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) حریث (رضی اللہ عنہ)

کنیت ان کی ابوسلمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے تھے۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ انکی حدیث ولید بن مسلم نے عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے انھوں نے ابو سلام اسود سے انھوں نے حریث ابو سلمی راعی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ چیزیں بڑی مبارک ہیں ترازوی اعمال میں انکا وزن بہت زیادہ ہے وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و سبحان اللہ و الحمد للہ اور نیک فرزند جس کی وفات ہو جائے اور صبر کیا جائے۔ اس حدیث کو لیث ابن سعد نے ولید سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث کو زید بن یحیی بن علبید نے اور ابراہیم بن عبد اللہ بن علا ابن زید نے عبد اللہ بن علا سے انھوں نے ابو سلام سے انھوں نے ثوبان سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حریث (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبان۔ قبیلۂ بکر بن شیبان کے وفد تھے۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ عبدان نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو حارث بن حسان کہتے ہیں یہ دونوں ایک ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو موسی نے جو عبدان سے انکا نسب نقل کیا ہے یہ نہایت عجیب و غریب قول ہے بکر بن شیبان کوئی قبیلہ ہی نہیں اگر شیبان بن بکر کہتے تو البتہ صحیح ہوتا۔ اور یہ کہنا کہ یہ دونوں ایک ہیں ایک کیونکر ہو سکتے ہیں ایک تو حریث بن شیبان دوسرے حریث یا حارث بن حسان ہیں شاید انھوں نے حریث کو قبیلۂ شیبان سے دیکھا اور بن کی جگہ ابن کا لفظ کر دیا اس قسم کی غلطی اکثر ہو جاتی ہے۔

(سیدنا) حریث (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عثمان بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ والد ہیں عمرو اور سعید فرزندان حریث کے یہ سب لوگ صحابی ہیں۔ انکے بیٹے عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے اور حضرت نے ان کے لئے دعا کی تھی۔ انکی حدیث عطا بن سائب نے عمرو بن حریث سے انھوں نے اپنے والد حریث سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کماۃ من کی قسم سے ہے اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر نے عمرو بن حریث سے انھوں نے سعید بن زید سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے حریث بن ابی حریث کا تذکرہ قائم کیا ہے اور بعد اسکے ابو نعیم نے انکا نسب بیان کیا ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی اور ہیں حالانکہ وہ یہی ہیں۔

(سیدنا) حریث (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکے بھائی ضمرہ بن عوف کے نام میں لکھا ہے۔

(سیدنا) حریز (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل کندی صحابی ہیں۔ ولید بن مسلم نے عمرو بن قیس کندی سکونی سے انھوں نے حریز سے روایت کی ہے اور اسمٰعیل ابن عیاش نے عمرو بن قیس سے انھوں نے حریز سے انھوں نے بواسطہ کسی اور شخص کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ابو زرعہ دمشقی نے کہا ہے کہ اسمٰعیل کا قول زیادہ صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ حریز بفتح حاء وکسر راء ہے اور آخر میں زے ہے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ سال جارف واقع ۶۶ھ میں شہید ہوئے تھے۔

(سیدنا) حریز (رضی اللہ عنہ)

یا ابو حریز اسیطرح شک کے ساتھ مروی ہے۔ انسے ابولیلی کندی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہونچا آپ منی میں خطبہ پڑھ رہے تھے پس میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سواری پر رکھ لیا میں نے دیکھا کہ اسکا زین بھیڑ کی کھال کا تھا۔ انکا تذکرہ ابومسعود نے افراد میں لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ انکا نام جریر یا ابوجریر ہے جیم کے ساتھ مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) حریش (رضی اللہ عنہ)

حبیب بن خدرہ نے حریش سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ تھا جب حضرت ماعز سنگسار کیے گئے جب انکے پتھر زیادہ لگنے لگے تو مجھے لرزہ آگیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لپٹا لیا میرے اوپر آپ کا پسینہ ٹپکا جس میں مشک کی ایسی خوشبو تھی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ خدرہ بضم خاے معجمہ وسکون دال مہملہ وفتح را ہے اور بعد اسکے ہی ہے حریش کی اولاد میں سے ایک شخص تھے وہ اپنے والد کے ہمراہ تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز کو سنگسار کیا انسے ابوبکر بن عیاش نے روایت کی ہے اور ابن عیینہ نے چند اشعار روایت کیے ہیں۔

(سیدنا) حریش (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال قریعی۔ ابوتمام طائی نے انکے چند اشعار حماسہ میں لکھتے ہیں جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرتے ہیں انھیں اشعار کے شروع کے شعر یہ ہیں[1]

شہدن مع النبی مسومات حنینا وھی دامیۃ الحوامی

ووقعۃ خالد شہدت وحکت سنابکھا علی البلد الحرام

ابن اثیر کہتے ہیں یہ شعر صحیح ہیں تو بلاشبہ صحابی ہیں۔ اور ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ اشعار حجاج بن حکیم سلمی کے ہیں ہم انکو جیم کی ردیف میں لکھ چکے ہیں

[1] ان اشعار کا ترجمہ ... میں لکھا جا چکا ہے ۱۲